# THE BOOK WAS DRENCHED

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222328

UNIVERSAL
LIBRARY

بین گلشن آرای کون و مکان نگارین فرمای گلزار جنان

از تتبع افکار سرمد روزگار عمدهٔ فصحا زبدهٔ نوع مقامات جاسر اقلیم سخن خاقان محمد یوسف تبریزی

# دیوان

بتحسین تلمذ کاریردازان مطبع منشی ام مرتب بمباهتم مطبع دلکشا در طبع جست

و تزئین تحلی محلی تلمذ یافته طبع طبایع اهل جهان گردیده آراسته شد



واہ واصل علی پاک ہی کیا شاہ کی ذات — جتنی گنوری میں سولان رفیع الدرجات
کہتے ہیں سب تمنا و بصد عجز یہ بات — ما ہمہ تشنہ لبانیم و تو ی آب حیات

لطف فرما کہ رحمدیگر روشنہ لبی

شب معراج میں قوسین ہی کا فرق رہا — بلکہ قرآن سے ہوتا ہی عیان او ادنی
حامل وحی نبی تب دیکھہ کی یہ قرب کہا — نسبتی نیست ذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

نہ گنہ ہی نہ کوئی جرم ہی ثابت ہمپر — بی سبب پی ایذا ہی عدوی خود سر
پی زہراو علی بھر حسین و شبر — چشم رحمت بکشا سوی من زار نگر

ای قریشی نسبی ہاشمی و مطلبی

نقطہ امالی میں نادر کو مرادات دلی — کامیاب ایک زمانہ ہی بفیض ازلی
پڑہ کی یہ مصرعہ دلکش بزبان عربی — سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدم پیش تو قدسی پی درمان نسبی

## ایضاً فی نعتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کسی خیر ذات حق ہی علم شہ کے وصف بیحد کا — کسی تحریر میں یارا ہی نعت ذات امجد کا
می طوبائی ریاض خلد سایہ آپ کے قد کا — جسی کہتی ہیں کرسی پایہ می تخت سند کا

یقیناً عرش اعلے متکا ہی شہ مسند کا

صفت لکنہی میں قاصر ہے ہوی خامہ قدرت — کری کیا حوصلہ توصیف کا انسانکی فکرت
اگر طبع رسا ہو چاہی تشبیہ میں جدت — کجی ہی راست قامت کو جو دیجی سرو سے نسبت

الف اللہ کا موزون یہ ہی آپکی قد کا

فضایل او اعجاز آپکی میں مدح کی قابل — ہر اک اہل یقین دنیا میں ہے اس کا قائل

احادیث صحیحہ سی یہ ثابت ہوگیا ایدل | شب معراج گرمی تک نہ بستر سوئی نایل
کیا وہ رات نے یہ جلد اس قصر ربر جد کا

مین کیا نسبت بیضہ بن گس سے اوکو عین بجا ہے | مروت کا گھر اوعین ہے حیا سی وہ معرا ہے
کمال فکر سے مضمون تب مجھکو سوجھا ہے | اگر جام مے وحدت کہو آنکھو نکو زیبا ہے
عیان ہے ابرو نسے لطف بسم اللہ کی مد کا

فضا یان آ ہے حد بیان سے کیون ہو ن باہر | رسولان سلف سی شاہ دین تبہ مین ہین برتر
جو اہل دین ہین دنیا مین آ وکا قول ہی یکسر | فدا کیونکر نہ کیجے جان اپنی میم حمد پر
ملے جو حمد مین تو نام پیدا ہو محمد کا

وہ آقا ہی وہ سامی ہی وہ شافع ہی وہی مولی ہی | جو کچھ تعریف مین اوسکے کہو ن حق ہے بیجا ہے
تردد جسقدر ایسے ہے ایدل تجکو بیجا ہے | خدا کی آگی ہی جہی جو کوئی بند کسکا ہے
تو کھدو نگا محمد کا محمد کا محمد کا

اوسی معنا مین ہوگا جو چشم غور سی دیکھی | سر مو بھی نخین فرق اسمین سمجھے جو کوئی حا
وہ جانی کا ل کر کی دلمین جو کوئی سوچے | مروت ثابت اول سی تو پیدا مہر ثانی ہی
سبب نام مبارک مین یہی میم شد کا

نہ آہ و نالہ کا ہی نہ غمے ہی کبھی روتا | لحد کی گوشہ مین تا حشر ہے آرام سی تا
وہ آب رحمت حق سی ہمیشہ سنہ کو ہی ہوتا | تمسک النسی جو کرتا ہی غرق آخر نہین ہوتا
تشابہ نوح کی کشتے سی ہی آل محمد کا

عداوت مین کر ماوہ ہو جائین عدو یکسر | نہوی کوئی تیر اخلق مین گو ناصر و یاور
قوی ال کر بہ نجہد اندیشہ و بیخ و تر دد کر | تو مدح محمد ہی مدد حضرت کے ہی بیچر
بہلا نا در کبھی ہوگا نہ تیرے دشمن بد کا

محسن منقبت حضرت مظہر العجائب جناب علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام

زیب کمر جو تیغ دوپیکر کرے علے
پس باہر ایک حملہ مین لشکر کری علے

چین جبین کی سرفرازونکو بی سر کری علے
برکندہ باب قلعۂ خیبر کرے علے

یکسر ہم دین ہی سر کرے علے

پیدا ہوا ہی جو کوئی مابین بحر و بر
ممنون شہ ہی خلق مین ایک خشک و تر

منصف ہین جتنے قول ہے اونکا یہ مشتہر
جو ہو گیا ہ سبز پر الطاف کی نظر

تو اوسکو غیرت گل احمر کرے علے

ہر ایک پر ہے شاہ کی الطافکی نظر
کرتی تمھین ہین آپ سخاوت سے درگذر

دنیا ہی مین تمھین ہی کچھہ اکرام بیشتر
پیاسا ہو درحشر محبونکو دیکھہ کر

انعام کیون نہ شربت کوثر کرے علے

رہوار خاص کو ہو اگر میل حسب و خیز
باقی رہے حدود کو نہ ہرگز رہ گریز

آے تقابلہ مین نہ کوئی دم ستیز
ہوتا ہی یہ یقین کہ کھینچے جو تیغ تیز

مجموعۂ نفاق کو ابتر کرے علے

کم زور ونکو عطا جو کیا زور اقویا
تو بی پرونکو صاحب پرواز کر دیا

عاجز نوازکوئی بھی ہوگا نہ شاہ سا
کرنے لگے وہ کیون نہ سلیمانسی سامنا

جس مور ناتوانکو عطا پر کرے علے

کیون نخوت فشار قبر سے ناحق کی دفعتے
کیون منکر و نکیر سے بیجا کوئی ڈرے

کیون مطمئن نہ پرسش اعمال سے رہے
جب آکی ہر مزار مین تسکین کے لئے

تار یکیٔ لحد کو منور کرے علے

کونین مین وصی پیمبر ہین انتخاب
الحق کہ بہتیان ہین وہ اور لاجواب

طفلی ہی سے نظیر نہ رکھتے تھے وہ جناب
کیونکر عطا نہ حیدر کرار ہو خطاب

گہوارہ مین دوپارہ جو ارذر کرے علے

ہی کو کیا مدارج اعلی کی احتیاج | تجھی آپ اوصیای زمانہ کی سرکی تاج
کہتی ہین وہ جو کہتی ہین انصاف کا مزاج | خیر النساسی ہوی مقدر جو ازدواج

کیون ہم کہین کسی سی خواہش دخترکری علے

فرمان پذیر سب ہین سفید اور کیا سیاہ | ہین زیر حکم خشک وتر وکوہ اور کاہ
ماہی ہی شہ کی انجم افلاک کی سپاہ | منکر جو معجزات کی ہو جائین کینہ خواہ

کیونکر نہ ردشمس مکرر کری علے

کسکو ہی چارہ سازی حضرت ہین گفتگو | عاجز نواز کب کوی ایسا ہی نیک خو
مشہور نبض پروری شہ ہے چارسو | خادم دکھائی آئینہ جو آکی روبرو

لاریب صاف دسکو سکندر کری علے

روئین فزا کبھی ہو اگر سوی حرب گاہ | باقی فرار کی نہ رہی دشمنون کو راہ
لشکر عدوی دین نبی کا ہوا تباہ | قبضہ سی تیغ تیز کی نکلن نہو پناہ

یکسر علم جو تیغ دوپیکر کری علے

رتبہ دیا جو کاہ کو ہر کوہ سے سوا | تو دی گلون کو باغ ہین خوشبوی جانفزا
آئینہ تو غبار سے بخشی اگر صفا | تو لعل سنگریزون کو ٹہکرا کی کر دیا

چاہی تو قطرہ قطرہ کو گوہر کری علے

خوش قسمتی ہوی ہین کو کہ زمانہ مین بیشتر | انصاف سے ضرور ہی پر اسمجگہہ نظر
شہ کا دراز دست تصرف ہے کسقدر | سایہ کو قد راست کے گلشن مین ڈالکر

چاہی تو ہر شجر کو صنوبر کرے علے

شہ ساخین ہی کو ہی یا نخین وی نہال | بخشے ثمر ہر ایک شجر کو کیا نہال
وہ کان ہی نہین ہی جو ممنون بال بال | انگشتری رکوع مین دیکر دم سوال

جس بی نوا کو چاہی تونگر کری علے

ہی جو غبار راہ مین تاثیر کیمیا
تو گرد پا پہ پوش کی ہی رشک طور طیا
اکسیر ہی زیادہ ہی وشع کی خاکپا
مسی لگی جو ہاتھہ مین ہو جای وہ طلا

مس کو جو چھو کری تو ہہ از زر کری علے

انصاف سے کری جو کوئی خلق مین نظر
ہین معجزات ختم نبی و امام پر
اون سا نہ ذی کمال نہ انسان ہی ہے نظر
شق القمر نہی کری جب اوج چرخ پر

کیونکر نہ تو شمس منور کرے علے

دو جملو نمین عیان ہو اگر جرأت قوی
گم صورت غزال ہو ہر اک کی چوکڑی
واقع ہو سینہ و سر و گردن مین اتبری
آماد ہفت و ہشت کی کیا ہو کوئی جری

زایل حواس خمسہ ہون شد کری علے

تہی فتح سمت چپ تو سوے راست یحیی ظفر
نصرت جلو مین رہتی تہی بانہی ہی کمر
ہوتی مقابل شہ دین کیا وہ بد گہر
چہای سحر سی ابر الم فوج شام پر

ظاہر جوانی تیغ کی جوہر کری علے

اپنی مرض کی فکر مین کیون ہے تو مبتلا
نادان امر مرض کی حقیقت بہلا ہی کیا
تو در امام زمن پر ہو جیسہ سا
ہوئی اک آن مین مرض الموت سے شفا

مردہ جو کوئی ہوئی تو جا نبر کرے علے

ایضاً فی منقبتہ علیہ الصلوۃ والسلام

للہ دلسی دور میری سب خلل کرو
پر زور پای لنگ و قوی دست شل کرو
تشویش و رنج و غم مین مجھی مستقل کرو
مجھپر نگاہ لطف و کرم آج کل کرو

مشکلکشا علی میری مشکلو حل کرو

ہی بر سر خلاف جو گردون کینہ خواہ
نالہ زبان پر مری رہتا ہی لب پر آہ

تشویش و رنج و فکر سے ہی حال دل تباہ | جز درگہہ حضور نہین ہی کہین پناہ
مشکلکشا علے مرے مشکلکو حل کرو

مجھسے خلاف پر ہی بہت آسمان پیر | قید بلا و رنج و الم مین ہون مین اسیر
جو کہ ہوی مصیبت مین دستگیر | سلطان انبیا کی ہو تم نایب و وزیر
مشکلکشا علے مرے مشکلکو حل کرو

مجھسے نہین ہی بہتر شکایت کہی زبان | ہی بر عناد و حسد مجھسے آسمان
ابتلای غم و رنج میری جان | اب ہی مرے جبین تمہارا ہی آستان
مشکلکشا علے مرے مشکل کو حل کرو

ظلم پر فلک کج نہاد ہے | اوسکا جو کام ہے وہ خلاف مراد ہی
ستم کوئی ہی نہ کسیکو داد ہے | انصاف کا یہ وقت ہے ہنگام داد ہے
مشکلکشا علے مرے مشکلکو حل کرو

تشویش و رنج و فکر و الم کا وفور ہے | اندوہ تو قرین بھی خوشی دسے دور ہے
حاصل نہ چین ہے نہ میسر سرور ہے | اب حال زار پر مرے رحمت ضرور ہے
مشکلکشا علے مرے مشکلکو حل کرو

ایسا ہی رنج و الم نی گیا ہے زیر | برگشتگی بخت ہی تقدیر کا ہی پھیر
اندوہ کی سبب ہے ہون جینے سے نا امید | ہو جاوینگا تباہ عنایت مین کی جو دیر
مشکلکشا علے مرے مشکلکو حل کرو

رہتا ہون اندنون مین جو پابند رنج و غم | حاصل نہین سرور و مسرت بجز الم
سامان عیش و لطف طبیعت نہین بہم | کثرت سے یاس ہے تو رجا و امید کم
مشکلکشا علے مرے مشکلکو حل کرو

رنج و غم و الم سے مجھی پیش ہے نبرد | ہو نہین بلاکشان مصیبت مین اب تو فرد

رہتا ہی رنگ چہرہ و فور الم سی زرد — نالہ مری ہین گرم تو آہین ہین سیر سرد
مشکلکشا علی مرے مشکلکو حل کرو

لیتا نہین کوئی مری حوال کی خبر — ہی نفع کی عوض مجھی اندیشہ ضرر
تشویش و رنج و فکر مین کرتا ہون ہین بسر — للہ بی معین و مددگار جان کر
مشکلکشا علے مری مشکلکو حل کرو

سلمان کو دست شیر یان سی بچا دیا — اسود کی دست قطع شان کو ملا دیا
کشتی نوح کو بہی ٹہکانی لگا دیا — قید غم و الم سی ہر کو چہڑا دیا
مشکلکشا علی مری مشکلکو حل کرو

دیکہی نہ تہی جو جلوے ہر اک کو دکہا گئے — اعجاز عیسوی کو لبون سے جلا گئے
موسی کی طرح سی ید بیضا دکہا گئے — بہر خلیل آگ کو گلشن بنا گئے
مشکلکشا علے مری مشکلکو حل کرو

تمسا نہین ہی خلق مین واللہ دوسرا — جو جو بزرگیان تہین وہ کین جو نی عطا
مخصوص ہی تمہاری ہی شان قل کفی — زینبدہ سر کی واسطے ہی تاج انما
مشکلکشا علے مری مشکل کو حل کرو

ارحم برای خیر رسل فخر انبیا — ارحم برای فاطمہ اشرف النسا
ارحم برای کشتہ زہر و سم و دغا — ارحم برای شاہ شہیدان کربلا
مشکلکشا علے مری مشکلکو حل کرو

مداح اہلبیت جو ہی نادر زمین — رہتا ہی رنج و فکر سی اندوہ گین
اسکا سوا تمہاری ٹہکانا کہین نہین — کرتا ہی التماس یہ باجاہ طہ امین
مشکلکشا علے مری مشکلکو حل کرو

## ایضاً فی منقبتہ علیہ الصلوۃ والسلام

لوحِ پیشانی مین تحریر ہی مضطر ہونا | دل کے آئینہ کو ہی صاف مکدر ہونا
غیر ممکن ہی دوا کا بھی میسر ہونا | سخت دشوار ہی اس درد سی جانبر ہونا

یا علی نادر دلریش کی یاور ہونا

ضعف اسمرتبہ یا شاہ ہوا ہی طاری | کہ قدم کو مین اوٹھانا ہوں بصد دشواری
جان ایذای مرض سی ہی نہایت عاری | ہی دمِ درد والم بس یہ وظیفہ جاری

یا علی نادر دلریش کی یاور ہونا

کوئی صورت نہین ایسی کہ مرض ہو زائل | کوئی دوا ہی نہ طبیب کامل
کوئی حیلہ ہی نہ اسکا ہی نہ حاصل | یہی حسرت ہی مگر نوک زبانِ ایدل

یا علی نادر دلریش کی یاور ہونا

دل گرفتار غم و رنج والم رہتا ہی | ہوئی شیر و دم رہتا ہی
جینی کا اپنی بھروسا بھی نہین کم رہتا ہی | آنکھ سے دیئ غمدیدہ ہی نم رہتا ہی

یا علی نادر دلریش کی یاور ہونا

خون دل آنکھون کے رستی ہی چلا آہا ہی | طایر جان قفس جسم مین گھبراتا ہی
کسی جانب سی دل امید نہین پاتا ہی | کوئی دیتا نہین تسکین نہ سمجھاتا ہی

یا علی نادر دلریش کی یاور ہونا

کبھی رونا ہون کبھی ہوں سے بجاری آہ | کبھی اوٹھتا ہی مری سینہ سی نالہ جانکاہ
غیر بیمار کیسی ہی حال مراحق ہی گواہ | دیتا ہی مرض حالتِ مداح تباہ

یا علی نادر دلریش کے یاور ہونا

خلق مین حال دل زار سناؤن کس کو | حد شدت سی مرض کی دوہ دکھاؤن کس کو
دور بیدرد ہون تو پاس بٹھاؤن کس کو | دستگیری کی لئی دھونڈھ کی لاؤن کس کو

یا علی نادر دلریش کے یاور ہونا

نالہ و آہ سی رہتا ہی سر و کار مدام
شام سی تا بسحر اور سحر سے تا شام
اسقدر تنگ ہی اب جانسی جاتا ہی غلام
کوئی خبر جلد مگر ہوتا ہی مرا کام تمام

یا علی نادر درویش کے یاور ہونا

التجا کس سے کروں جا و بغیر کس شخص کے پاس
خاطر زار و حزیں رہتی ہی ہر وقت اداس
جان مضطر کو ہی اندیشہ و تشویش و ہراس
کیون نہ بیماری مین ہو جای مجھی یاس سے

یا علی نادر درویش کے یاور ہونا

جو اسی طرح سی ضعف تن لاغر ہوگا
جو اسی طرح سی حال دل مضطر ہوگا
جو اسی طرح علاج اب نہ میسر ہوگا
دیکھون انجام شفا کا مری کیونکر ہوگا

یا علی نادر درویش کے یاور ہونا

تم شہنشاہ رسالت کی بلا شک ہو وزیر
خلق مین کہتی ہین سب تمکو امیر
اب بیماری کی شدت سے ہی حالت تغیر
جلد فرما دو کوئی میری شفا کی تدبیر

یا علی نادر درویش کے یاور ہونا

دشت و ارزن مین تو سلمانکی مددگار یکی
کشتی نوح کی دریا مین خبردار یکی
اوسکی تائید کی جنسے کہ کہین زاری کی
حد سی بڑہ گئی حالت مری بیماری کی

یا علی نادر درویش کی یاور ہونا

قل کفی شان مبارک مین ہوا ہی نازل
رتبہ آیہ تطہیر ہے آقا حاصل
قاب قوسین کے رتبہ مین ہی تم ہو شامل
نگہہ لطف سے دیکھو تو مرض ہو زایل

یا علی نادر درویش کے یاور ہونا

او گلی سی مرہ قیس کو مارا شاہا
در خیبر کو اشارہ سی اوکہاڑا شاہا
معجزہ خلق کو کیا کیا نہ دکہایا شاہا
قابل رحم بہت حال ہی میرا شاہا

یا علی نادر درویش کی یاور ہونا

روح زہرا و پیمبر کی قسم دیتا ہون | لخت ہای دل شبّر کی قسم دیتا ہون

یا علی نادر دلریش کے یاور ہونا

پھر حق جلوہ نما زد کہا دو مجھکو | از پئے ختم رسل جلد تفاد و مجھکو
واسطے فاطمہ کے غمسی چھڑا دو مجھکو | مردہ دل ہون پے سبطین جلا دو مجھکو

یا علی نادر دلریش کے یاور ہونا

دستگیر غربا رحم بحال نادر | دستگیر فقرا رحم بحال نادر
دستگیر شفعا رحم بحال نادر | دستگیر مرضا رحم بحال نادر

یا علی نادر دلریش کی یاور ہونا

## پنجمین منقبت حضرت خامس آل عبا امام حسین شہید کربلا علیہ الصلوٰۃ والسلام

اندون کیسی تباہی مین پڑی ہی کشتی | آشنا بحر جہان مین نہین اپنا کوئی
جس سے امید مونیکی کی وہ کرتا ہی ہی | کر رہا ہون یہ دعا بعد نماز سحری

یا حسین ابن علی خذ بیدی خذ بیدی

شانہ سان جاگ پ ہی دل سخت پریشانی ہی | مثل آئینہ عجب عالم حیرانی ہے
یاس ہے ہر نظر بی سر و سامانی ہے | جکو دیکھو وہی اک دشمنی جانی ہی

یا حسین ابن علی خذ بیدی خذ بیدی

کسی جانب سی مین امید نہین رکھتا ہون | آپکا بندہ دین خلق مین کہلاتا ہون
آنسو پیتا ہون اگر غصہ و غم کھاتا ہون | کوئی غربت نہین کرتا ہی جہان جاتا ہون

یا حسین ابن علی خذ بیدی خذ بیدی

آج جو لوگ ہین آفاق مین جاہ و حشم | متوجہ نہین حال غریبا پر اک دم

نہ مروت ہی کسی مین نہ ترحم نہ کرم | جان اس رنج سی کیونکر نہو ما نند الم

یا حسین ابن علے خذ بیدی خذ بیدی

دین دل طرف راہگذر رہتا ہے | سامنا رنج ہی کا شام و سحر رہتا ہی
نالہ و آہ سے کام آٹھہ پہر رہتا ہی | دغدغہ جان ہی کا پیش نظر رہتا ہی

یا حسین ابن علی خذ بیدی خذ بیدی

مید غمسی نہین ہی کوئی چھڑانے والا | نہین افسوس کوی رنج بٹانے والا
جانکا آہ نہین کوئی بچانے والا | خاک سی مجھکو نہین کوئی اوٹھانے والا

یا حسین ابن علے خذ بیدی خذ بیدی

جانکو چین غم و درد مین آئی کیونکر | راحت و عیش و خوشی شکل دکہائی کیونکر
دل مصیبت کی پہاڑ آہ اوٹہائی کیونکر | اتنی فکرون مین کوئی جان بچائی کیونکر

یا حسین ابن علی خذ بیدی خذ بیدی

آہین کرتا ہون کبہی گاہ دعا کرتا ہون | راتدن نالہ و فریاد و بکا کرتا ہون
جو سنتا ہی خدا آہ سدا کرتا ہون | تنگ ہوتا ہون تو یہ مصرعہ پڑہا کرتا ہون

یا حسین ابن علے خذ بیدی خذ بیدی

کوئی رحم نہین پاتا ہون جہان کرتا ہون نگاہ | کثرت رنج و غم و درد سی حالت ہی تباہ
سامنی انکہون کی عالم نظر آتا ہے سیاہ | تازہ لب پر کبہی آتا کبہی درد سری

یا حسین ابن علے خذ بیدی خذ بیدی

نظر آتا نہین افسوس کہ اپنا کوئے | نہین ہوتا ہی برے وقت کسیکا کوئی
آئیگا کام تو اسوقت بہلا کیا کوئی | ہای جھوٹہون بہی لا سامنے بیٹہا کوئی

یا حسین ابن علے خذ بیدی خذ بیدی

اقربا و مرین ہمدرد نہین ہی کوئی پاس | دور امید نظر آتی ہی نزدیک ہی یاس

غم واندوہ والم سی نہین جا بجا جو اس | بیشتر دغدغہ جان سی بھی رہتا ہی اپر
یا حسین ابن علی خذ بیدی خذ بیدی

کام بگڑا ہی نہین اوسکو بناتا کوئی | رحم سی جان نہین آہ بچاتا کوئی
دائم غمسی نہین افسوس چھڑاتا کوئی | خاک سی مجھکو نہین حیف اوٹھاتا کوئی
یا حسین ابن علی خذ بیدی خذ بیدی

سخن یاس کوئی آکی سناجاتا ہی | نا امیدی کی کوئی شکل دکہا جاتا ہے
رنج دیدی کی کوئی دلکو دکہا جاتا ہی | حال جو چہرہ ہی بہلا کب وہ کہا جاتا ہی
یا حسین ابن علی خذ بیدی خذ بیدی

داغ دل جو ہین وہ جا کی دکہاون کسکو | از پئی درد رسی آہ مین پاؤن کسکو
قصۂ رنج وغم و درد سناؤن کسکو | دور سب بہاگتی ہین پاس بلاؤن کسکو
یا حسین ابن علی خذ بیدی خذ بیدی

روضہ پاک پر اب جلد بلا لو مجھکو | خاک ذلت سی بصد لطف اوٹھا لو مجھکو
پہنس گیا ہون مین مصیبت مین نکالو مجھکو | رنج ہی فکر سی ایذا سی بچا لو مجھکو
یا حسین ابن علی خذ بیدی خذ بیدی

بحق روح رسول دوسرا کا صدقہ | بحق روح علی شیر خدا کا صدقہ
بحق روح متول غدرا کا صدقہ | بحق روح شہ سبز قبا کا صدقہ
یا حسین ابن علی خذ بیدی خذ بیدی

ضبط کا فکر مین رکہتا نہین یارا نادر | کوئی یا نہین دنیا مین سہارا نادر
رنج وغم کو کری تا چند کوارا نادر | سخت آفت مین ہی مداح تمہارا نادر
یا حسین ابن علی خذ بیدی خذ بیدی

منقبت حضرت ابو الفضل العباس ابن علی ابن ابی طالب علیہ السلام

تردد مین پڑا ہون حضرت عباس اور کنی
مصیبت مین پھنسا ہون حضرت عباس اور کنی

الم مین مبتلا ہون حضرت عباس اور کنی
غریب و بی نوا ہون حضرت عباس اور کنی

مین بی جرم و خطا ہون حضرت عباس اور کنی

عجب تشویش لاحق از برای جان پر غم ہی
نہ حامی ہی نہ ساعی ہی نہ یاور ہی نہ ہمدم ہے

غم و رنج و الم کا سامنا ہر وقت ہر دم ہی
نہین قایم جواب عقل کا مجموعہ برہم ہے

مین غم مین مبتلا ہون حضرت عباس اور کنی

غم و تشویش و رنج و فکر و اندوہ و مصیبت ہے
بیان اوسکو کرون کس طرحسی جو جو کہ حالت ہے

لہین جان حال زار کو ی وقت غربت ہے
شباب نو زوال آب اب چینی ہی وقت ہی محنت ہے

غریزون سی جدا ہون حضرت عباس اور کنی

ہر رنج و غم کی چلتی ہین ہر نوع سے بہاے
لبون پر سرد آہین گاہین کہ گرم ہین نالے

قی ہین ہر سو آبرو کی چاہنی والے
سرور و عیش کسی پر گئی ہین جانکی لالے

دل و جان سی فدا ہون حضرت عباس اور کنی

دعوے کی کثرت بہت جور و جفا کی ہے
اگر بچ جاے جان زار تو قدرت خدا کی ہے

تباہ ہی ہون اب کشتی مری ناخدا کی ہے
مدد میری کرو تم قسم مشکلکشا کی ہی

غلام باوفا ہون حضرت عباس اور کنی

اگر پڑھنا تی کچھ تو اوسکی کام آتی ہو
اگر بگڑی کسیکی بات تو اوسکو بناتی ہو

اگر گرتا ہی کوئی اوسکو اوٹھاتی ہو
غرض ہر طرح سی اپنی غلامونکو بجاتی ہو

غمونکا آشنا ہون حضرت عباس اور کنی

ترس احوال پر میرے خدا کی واسطے کھاؤ
نگہ رحم و عنایت کی مری جانب کو فرماؤ

علی سلمان کے کوئی ہی میرے کام تم آؤ
گرا ہون خاک ذلت پر ابھی غربت سے اوٹھاؤ

فدوی آپکا ہون حضرت عباس اور کنی

جھکای سر کو در پر از برای جبہہ سائی ہون
غلام و بندہ درگاہ عالی ہون فدائی ہون

سزاوار کرم ہون لایق شکلکشائی ہون
الم کی دام سی یا شہ طلبگار رہائی ہون

جو کچھہ ہون آپکا ہون حضرت عباس اور کنی

نظر رحم و عنایت خدارا الجبی مجھپر
ہو رفع رنج بیکاری مری اے حیدر دشبر

حفاظت جانکی فرمائی از بھر حسین ہمبر
ہو قایم آبرو بھر حسین کشتہ خنجر

مین عاجز ہور ہا ہون حضرت عباس اور کنی

وہ رنج و غم سی نالہ و فریاد کرتا ہون
کبھی بیداد سی مین آرزوی داد کرتا ہون

کبھی آہ مین بیجان ناخوش و ناشاد کرتا ہون
بہت عاجز ہوا ہون تو تمکو یاد کرتا ہون

یہ ہر دم کہہ رہا ہون حضرت عباس اور کنی

تمہین معلوم ہی جو جو کہ ذلت اب اٹھاتا ہون
تمھین منجملہ ہی وہ تکلیف وایذا جو مین پاتا ہون

نوجھہ وہ تمھین کرتا ہی جسکی پاس جاتا ہون
عوض کہانیکے خون دل ہی پیتا اور کھاتا ہون

لگا ہو نسی گرا ہون حضرت عباس اور کنی

علی مرتضی نے تمنو نکی شکلکشائی کی
جلایا مثل جیسی مردونکو معجز نمائی کی

بواجو قید اوسکے وسطے فکر رہائی کی
بچایا جان و عزت تم ہی نے ہر بلا ئی کی

سزاوار عطا ہون حضرت عباس اور کنی

جھکایا سر کسی در پر نہ ہرگز جز در دولت
نگاہ لطف سی حاصل ہوئی رتبت و حشمت

تمہاری ہی بدولت ملگ بجینہ عزت
ترقی ابتدا سی پائی روز افزون ہی عزت

غلام مرتضی ہون حضرت عباس اور کنی

شرمندہ ہی بار شاہونکی ای شہ کی فقیر یکا
گدا کو امید مہ مین رہتا ہی امیری کا

ہم کسکی در پہ اب جاؤن کہ وتنا ہی یکا
سہارا ہی ابا ہی سید اللہ دستگیری کا

ہم کو امید ہی لگا ہوا ہی حضرت عباس اور کنی

کسے فکر سخن کہتی ہو اور شاعری کیسا
نجا حسہ حواس خمسہ نا در پذیر جا

رباعی عناصر تین تیرہ ہوگی کیا کیا
حقیقت کیا کہیے جو اُڑی ہی کا دعوے

تمہارا خاکپا ہون حضرت عباس دکنی

## مخمسات غزلهای عاشقانه شعرای نامی و خوش فکر زمانه سابق و حال و تضمین کلام علمای و فقرای ذی کمال

### ردیف الف

تضمین غزل بادشاه جمجاه قدر قدرت اعلی حضرت ابوالمنصور ناصرالدین سکندر جاه بادشاه عادل قاهر زمان سلطان عالم جناب محمد واجد علیشاه بادشاه غازی فاضل علی العالمین و ابرحانه

قد راست نیزه کے تصویر ہے
خمیده جو ابرو ہے شمشیر ہے

سیر خال رخسار بی پیر ہی
پلک جلوہ سمجھے ہی وہ تیر ہی

جسے زلف کہتے ہے زنجیر ہی

سنی تم زمانہ مین مشہور ہو
برای خدا عرض میری سنو

جفا کرتے ہو تو کرم بہی کرو
مجھے کوس کر ایک بوسہ ہے دو

دعا مین دوا کے بہی تاثیر ہے

غرق الم آشنا ہو گئے | فنا مثل نقش فنا ہو گئے
محبت کے حق سے ادا ہو گئے | جوان مبتلائے بلا ہو گئے ✤

عجب پیر گردون کی تاثیر ہے

وہ مختار ہون جو کہ مجبور ہون | وصال اون سے ہو جو کہ مہجور ہون
جو گمنام تھے آہ مشہور ہون | ملین غیر ہم پاس سے دور ہون

اجی اپنی اپنی یہ تقدیر ہے

مین والہ ہون اوس عاشق آزار کا | مین عاشق ہون اوس رشک گلزار کا
مین شیدا ہون اوس شوخ دلدار کا | مین قیدی ہون اوس گلبدن یار کا

جسے عشق ہیجان بھی زنجیر ہے

گئے دن جو تھے وصل دلدار کے | مین فرقت مین بیٹھا ہون جی مار کے
تھی اب تو پہلو مین مجمہ زار کی | حمایل اگر ہاتھ ہون یار کے

پڑے گل کہ گردن مین زنجیر ہے

مرصع ہین ہاتھون مین مینا مے | ہوئی جو مراتب تھی زینت کی طے
مہیا نہین گو نسی اوسکو شے | کھین سر پہ تعویذ سورج کا ہے

کھین چاند تارے کی زنجیر ہے

گلستان مین تو آ چکے ہین رقیب | خزان کی کہین دن نہ آئین قریب
تو مرغان گلشن مین ہی خوش نصیب | بجھا اتش گل کھا اے عندلیب

تری چونچ گلشن مین گلگیر ہے

خدا کے لئے عرض نادر سنو | اوٹھاؤن جو بہر دعا ہاتھ کو
بہم ملکے آپسمین یار و خو | خدایا شفا جلد اخنتر کو ہو

محب حسن اور شبیر ہے

## وصف نواب نامدار قدسی اقتدار وزیر الممالک جناب نواب آصف الدولہ محمد یحیی خان بہادر عرف مرزا مانے عالی لہ متعالی الجنان

جواب ہی غم دل پر غم رہی رہی نہ رہی
بگاڑ سکی وہ یہ عالم رہی رہی نہ رہے

نم آگی دیدہ پر نم رہی رہے نہ رہے
یہ اشک چشم مین ہمدم رہی رہی نہ رہے

حباب وار کوئی دم رہی رہی نہ رہے

قسم لی حرف گلہ جو زبان پر آئی
قبول ہی مجھی جو کچھہ کہ ہونی ہو ہوی

جو آفت آہی مری جان پر وہ آنی ہی
تو اپنی شیوہ جور و جفا سی کیون گذری

تری بلا سی مرا دم رہی رہی نہ رہے

جو شاد رہتی ہین ہوتی ہین وہ قرین ملال
زمانہ مین ہی کسیکا نہین مساوی حال

تو اپنی دلمین ذرا سوچ ای پری تمثال
قمر کو ہوتا ہی ہر ماہ مین کمال و زوال

تری ہی حسن کا عالم رہی رہی نہ رہے

دراز عمر ہو اللہ دی فروغ حسن
رہی تو گلشن عیش و نشاط مین باکن

جو حسن کا تری عالم ہی وہ رہے دن دن
عرق ہی رخ پہ تری خوشنما بہت لیکن

ہمیشہ گل پہ یہ شبنم رہی رہی نہ رہے

مثال نادر مخزون رہا کری اصف
اوٹھا کی ہاتھونکو اپنی دعا کری اصف

رجوع طبع کو سوی خدا کری اصف
تری وصال جدائی کو کیا کری اصف

یہ اتفاق ہی ہم سم رہی رہی نہ رہے

## انشا شاعر ہمدم گویا میر انشا اللہ خان خلف الرشید حکیم میر شاہ اللہ خان دہلوی

زبان پر ہے فغان لب پر آہ و واویلا
کدورت غم و اندوہ سی ہی دل میلا

مکلف اسکے ہون کیا تجھسے لطف بیرونی لا
جگر کی آگ بجھی جس سے جلد وہ شے لا

لگا کی برف مین ساقی صراحی مے لا

عجب شے حال تر آشفتہ و خوار و بلون
عجب شے جان غم و رنج ہجر کی مقرون
عجب شے گنج فراق حبیب مین مخزون
نکلی وادی وحشت سی دیکھہ اے مجنون

کہ زور و دمن مین اب تا ہی ناقہ لیلا

اگرچہ ہوتی ہین معشوق سب جفا پیشہ
ہین غفلتون سے بری دلکی گرگ درپیشہ
مگر عجب ہی نہ شیرین کو ہوئی اندیشہ
گرا جو ہاتھہ سی فرہاد کی کہین تیشہ

درون کوہ سی نکلی صدا ہی واہ بلا

یہہ وعدہ تھا کہ ہم آئینگی تیری گھر میں کل
مگر وفا نہ ہوا آج تک ہین ہون نا بیکل
ادای دور کر ای ترک لبن مگر کل کل
قدم کو ہاتھہ لگاتا ہون اوسکہ در پہ چلا

خدا کی واسطے اتنی تو یاوہ بات پھیلا

حسین خلق مین ہر چند دیکھی ہین کیا کیا
کوئی جو ماہ جبین سے تو کوئی مہر لقا
ہی چاہ جسکی مجھی مثل نادر شیدا
نزاکت اوس گل رعنا کی کیا کہی افشا

نسیم صبح جو چھو جاتی رنگ رو میرا

آتش استاد زمانہ بی مثل و یگانہ جناب خواجہ حیدر علی مرحوم متخلص بلدہ جنت نظیر لکھنو متصل ماہیچہ جو نگریز از اخلاف خواجہ علی بخش جو مرحوم مغفور

صحن چمن مین جلسہ ہی اہل شباب کا
ہی لطف میکشی مین شب ماہتاب کا
یہ قول متفق ہی ہر اک شیخ و شاب کا
ساقی کی ہاتھہ مین ہین ساغر شراب کا

دست مسیح مین ہی قدح آفتاب کا

وحشت کی یاد رکھتی ہی پیچین کا کمال
لیکن مواجہ آمد دلدار کا خیال

دھڑکے ہے روز ہجر کی گو دلکو تہا ملال
اللہ ری ہمارے تکلف مشب وصال

روغن کی بہلی عطر حلوا یا گلاب کا

ایجاد کا ہی طبع معلے میں جو اثر
آیا ہی دل لبوی تماشا کیہے اگر

جدت ہر ایک امر میں کرتا ہی بیشتر
پروانون سے لڑایا ہی بلبل کو رات بھر

شمعونکو عطر یار نے ملکر گلاب کا

نیچو نکو کیجیے دہن تنگ نئی تنگ
نام خدا جوانی کی ہی آپ کی امنگ

دکھلائی نہ بلبل گلشن کو رنگی رنگ
بیچہوائے نہ چاندنی میں بام پر پلنگ

تحریر ہے قران مہ و آفتاب کا

مدہوشیں ہونگی جب سے پیا ساغر الست
پہیلا دون پیش ازل دور آسیا میں دست

کوئی خدا پرست کہی کوئی بت پرست
دونگی تین یہ میری ہین میں ہون فقیر مست

اک نان خشک ایک پیالہ شراب کا

تکیہ پس ہی بابل تو گل کے واسطے
کیون بیقرار ہوتی ہی وہ گل کیو واسطے

رعیہ بڑا ہی صبر و تحمل کیو واسطے
صیاد نے نکالے بلبل کیو واسطے

کنج قفس میں حوض بھرا ہی گلاب کا

خواہش ہی ان فنا ہی یہی تہی یا علی
نادر کی اب دعا ہی یہی تہی یا علی

اپنا تو مدعا ہی یہی تہی یا علی
آتش کی التجا ہی یہی تہی یا علی

صدقہ تہو شارع مین عذاب کا

## ایضاً

ہمسر آفاق مین ہون میں سودائی کا
ذکر ہر جا ہی مری یاد یہ پیمائی کا

کیا کہون حال مین اپنی دل شیدا اپنا
وحشت آگین ہی فسانہ مری رسوائی کا

عاشق زار ہون اک آہوی صحرا اپنا

عیش و آرام سی راحت سی جدا رکھا ہے
مورد آفت و بیداد و بلا رکھا ہے

دلکو ناشاد مری اوخفا رکھا ہے
زندگانی نی مجھی مردہ نما رکھا ہے

ملک الموت سی سائل ہون مسیحا اپنا

جو سمجھتی نہین اس نکتہ کو ہین وہ غافل
سوچ لی غور و تامل سی اسی ہر عاقل

دہیان اسکا نہین کرتا ہی توانی دل
کونسا دل ہی نہین جسمین خدا کی منزل

شکوہ کس منہ سی کرون مین بت ہرجائی کا

دلکو آواز جرس ہجر مین تڑپاتی ہے
جانکو چین نہین نیند آوری جاتی ہی

روح کیا کیا قفس جسم مین گھبراتی ہے
یہی رنجیر کی نالون سے صدا آتی ہے

قید خانہ مین بر احال ہی سودائی کا

لوگ بادام سیہ آنکی مری لاتی ہین
پھول بھی نرگس گلزار کی دکھلاتی ہین

پر کسی طرح مری دلکو نہین بہاتی ہی
بوسہ چشم غزالان مجھے یاد آتی ہین

نہین بھولا مین مزا میوہ صحرائی کا

ایکدن موسم گل مین جو ہوا کہبر یا
تو سوی صحن گلستان پی گلگشت آیا

سیر گلزار نی یہ عقدہ لاحل کہو لا
ہوئی حجت مجھی غنچونکی چٹکنی کی صدا

شک پڑا تھا دہن یار مین گویائی کا

حال غربت مین تہا اوس سے ہمین مشکل احباب
یعنی فرقت مین نہوتی تہی گوارا خور و خواب

بعد مردن یہ ہوا حال دل خانہ خراب
لحد تیرہ مین مجھپر جو لگا ہونے عذاب

پھر گیا آنکھون مین عالم شب تنہائی کا

آستانا مین نہوا حرص و طمع سی اصلا
خوش نہ آئی کوئی شی مجکو قناعت کے سوا

ہاتھ کسوا سطے پھیلاؤنمین پیش امرا
مرد درویش ہون تکیہ ہی توکل میرا
خرچ ہر روز ہی یہان آمد بالای کا

وحشت دل بھی ہی اک امر طبیعی آتش
مثل نادر نہین حالت مری مخفی آتش
کہ کسیطرح سی لگتا ہی نہین جی آتش
شہر مین قافیہ پیمائی بہت کی آتش
اب ارادہ ہی مرا بادیہ پیمائے کا

# اسد غالب نظامی دہر سعدی عصر نجم الدولہ دبیر الملک مرزا اسد اللہ خان نظام جنگ از اخلاف عبد اللہ بیگ خان قوم ترک

چاک زخم خنجر قاتل کو سلوائینگی کیا
ہی جراحت حد سی فزون انکی دلوائینگی کیا
پنبہ و مرہم سی تسکین دل لائینگی کیا
دوست غمخواری مین میری سعی فرمائینگی کیا
زخم کی بھرنی نمک ناخن بڑہ آئینگی کیا

انتظار آمد عالی مین گذری سال و ماہ
اونکی آنی ہی نہایت ہی خوشی خالق گواہ
سچ تو یہ ہی س سی بہتر اور کیا ہی واہ واہ
حضرت ناصح جو آئین دیدہ و دل فرش راہ
کوئی مجکو یہ تو سمجہادی کہ سمجہائینگے کیا

سر جو رکہی پاون پر اپنا تو کہتی ہین سرک
دست بستہ عرض کچہہ کیجی تو کہتی ہین ٹرک
آپ مستغنی تو مین ہر ایک سی بی ریب و شک
بی نیازی حد سی گذری بندہ پرور کب تلک
ہم کہینگے حال دل اور آپ فرمائینگے کیا

دلکو آمادہ برای مرگ جو پاتا ہون مین
انہی سر دینی کی سامان آپ لاتی ہون مین
وہ نہین آئی تو تدبیر اور ٹہہراتا ہون مین
آج وہان تیغ و کفن باندہی ہوا جاتا ہون مین
خدہ میری قتل کر نہین وہ اب لائینگی کیا

ہم ضیا پر اضی ہیں تقدیر سے بھی گلہ کیوں
دل کو سمجھا ہی ہدف تو تیر سے بھی گلہ کیوں

پیاسی ہیں آب دوم شیشہ سے بھی گلہ کیوں
خانہ زاد زلف ہیں زنجیر سے بھی گلہ کیوں

ہیں گرفتار وفا زندانی گھبرائینگے کیا

گم رہی ہیں شبھ میں اشخاص جو تھی معتمد
مثل تا در ہی سکونت اسجگہہ کی کب سند

ہوگئی ہی بند جاری تھی جو آگی سی رسد
ہی لباس معمورہ میں محظ عنم الفت اسد

ہمنی یہ مانا کہ دلی میں رہینگے کھائینگے کیا

اسیر ملک الشعرا ید بیرالدولہ منشی مظفر علیخان خلف
مدد علی مقیم لکھنو شاگرد میان مصحفی

نالان بصور سرمہ کا روان گیا
ساکت نہ آہ و نالہ سی میں نیجان گیا

شور آشنا لبوں سے رہا میں جہان گیا
طاعت میں میرے دلسی نہ شور فغان گیا

مسجد میں پانچ وقت میں اذان گیا

بعد فنا بھی عشق و محبت میں ہی اثر
کہلجای حال جذب پہ جو ہو نظر

انصاف کرکے سوچ کی چھ دلمیں غور کر
صندل لگا کی آتی ہی شیریں مزار پر

فرہاد دور دور سے ترا رائیگان گیا

کہتا نہیں ہوں جھوٹھ خدا ہی مرا گواہ
آہ و بکا پر آہ رہی روز و شب نگاہ

ای ہجر کی دنوں میں کہیں کی جو بیٹھی راہ
موقوف کب سفر میں ہوا شغل اشک آہ

بہر سحاب برق گری میں جہان گیا

کیا شبی ہی نیند ہی کسی ام نظر
لب پر جو کا مونکا ہی تو ہی تشنہ لب سمر

پیتا ہوں آہ پیاس میں خون دل و جگر
کہانیسی ہجر یار میں نفرت ہے اسقدر

فاقہ جہان سنا مین وہان سب جہان گیا

عشاق مین ہر ایک سی حاصل ہو امتیاز
دونو جہان مین کہین سب محجوب سرفراز
سجدہ کو خم کرو نہین سر عجز با نیاز
محراب تیغ یار مین مین ہی پڑہون نماز

عید آئی عیدگاہ مین سارا جہان گیا

سنبل کو رشک دیتی ہین گیسوی مشکبار
نرگس کو شرم آتی ہی آنکہون سی بار بار
نام خدا عجیب ہی اوس چہرہ پر بہار
رخسار گل مین غنچہ دہن سرو قد یار

اک تازہ باغ اوسنے لگایا جہان گیا

تہا صاف صاف چہرہ پر نور و پر ضیا
ہر گز کہین نشان کدورت نہا ذرا
پر کیا کہون کہ آہ یہ کیسا غضب ہوا
کہوئی نمود خط نی رخ یار کی صفا

آئینہ مین جو زنگ لگا رائیگان گیا

رنجش مین لطف کیا ہی اگر ہوئی بی سبب
ہوتا ہی چشم پوشی سی پیدا بہی عجب
انصاف اپنی دلمین ذرا کر یہ ہی غضب
سیلاب بادہ بزم مین ساقی مین شیشہ لب

اس فیض عام مین مرا حصہ کہان گیا

نادر کی طرح فکر و تردد ہی گو کثیر
ظاہر مین گو نہین کوئی حامی و دستگیر
لیکن زبان پر ہی بہی قطع امید
پہونچی گا وہ ضرور مدد کو مری اسیر

دم مین ہمان سی جو طرف لامکان گیا

اسیر مولوی محمد حسن خان بہادر صدر الصدور ضلع مراد آباد دیا خلف الرشید
مفتی ابو الحسن رئیس بریلے

آنکہون سے جاری اشک گری پارہ ہای دل
آہی نہین ہی کانون مین ابتو صدای دل
ہی سینہ زن ہر ایک الم سی برای دل
آ ای جگر بہم کرین ہم تو عزای دل

تو وای دل بکار مین جلدی نہ کر دل

لب پر کسی جفا کی شکایت نہ لائین
بی عذر جو مصیبتین ہوئین وہ سہم اوسہائین
شکوہ کی حرف تو کبھی زبان تک نہ لائین
ہوش و حواس و تاب و توان سب بلا سی جائین

آہی ہزار جان پر آفت نہ آئی دل

داغ جگر ہی شعلہ خوی اور بس صفات مین
مجسم برشتہ دل ہی کہان کائنات مین
پاتا ہون جین جلنی ہی دنمین نہ اتمین
تنکی دہوان بالنسی تکیون تب نہ باتمین

خبگاری رکہدی سینہ مین شاید بجا ہی دل

بی رحمی و جفا مین وہ رکہتا نہین نظیر
سفاکیون مین سب سے زیادہ ہی وہ شریر
عاشق کو ہی آہ ہمارا نہ دلگیر
ہر دم نگاہ تیر سے وہ تا نتاہی تیر

لوہی کا کسطرح کوئی اپنا بنا ہی دل

نادر کسطرح ہم نہ کبہی ہی ہوئی نظیر
تجسے کنارہ کش ہی رہی دل واخیر
مانی نہ تو نی کوئی بھی فہمایش کثیر
اب بس دای کا گلہ تجسے اسیر

رلغہ نمین کیون ہنستا ہی ہی سراے دل

## اسیر سید گلزار علے خلف الرشید میان نظیر اکبر آبادی

ہر جند جان زار ہی غم کی بندہی ہوئی
دلمین گرہ ہی گو کہ الم کی بندہی ہوئی
پر ہی یہ باتشول دلم کی بندہی ہوئی
نیت لو ظاہر ہی حرم کی بندہی ہوئی

پر دلمین دیکہن ہے کوئی صنم کی بندہی ہوئی

آنانکہ آبگینہ دل راجلا کنند
آنانکہ لطف بی حد و بی انتہا کنند
آنانکہ نبل جود و سخا و عطا کنند
آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند

ہی آس اونکی فضل و کرم کی بندہی ہوئی

بھیلینگے رنج ہجر کی شدت میں ہوئین جو
موہوم سمجھی ہیچی ہین ہم اپنی زیست کو

جی ہی پر اپنی کھیلینگی آخر جو ہو سو ہو
جاتی تو نہو جو شب کو نہ آتی تو دیکھیو

پورا یا ہماری یاس ہی ہم کی نبد ہی ٹوٹی

اے چین بے قرار نہ تنہا ہی آدمی
سُنکر بھڑک ہی جاتی ہین جن مُلک کی جگہ

دلکش عجیب طرحکی آوازہی ترے
کیونکر سمان نبد ہی نہ تری راگ کا پڑی

کیا لی ہی سُر کی تال کی ہم کی نبد ہی ہوے

واقف ہی وہ جو صاحب طبع غیور ہے
منزل ہر ایک سخت ہی رستہ بہی دور ہے

اس راہ مین ہر ایک کو مشکل مرور ہے
توشہ مسافران عدم کو ضرور ہے

تکیہ ہی کلیجی پہ غم کی نبد ہی ٹوٹی

کچھہ زیست کا نہین ہی سبطرح اعتبار
سمجھا کی تمکو ہم کہے جاتی ہین بار بار

ہشیار ہو ہشیار خبردار ہو ہشیار
بحر جہان مین کون ہے تمھرا حباب وار

غافل یہہ ہی ہوا کوئی دم کی نبد ہی ٹوٹی

ناور کی طرح جانتی ہین جو کہ ہین خبیر
یعنی زمانہ کا ہی بس اب دورہ اخیر

اک دوست کا یہہ شعر ہی کافی ہی نظیر
مضمون نو کا نبد سنا ہی دشوار تر اسیر

نبد ش ہی سب یہ اہل قلم کی نبد ہی ٹوٹی

انور نواب نامدار فلک اقتدار جناب سید محمد علیخان بہادر
عرف نواب دولہ رئیس آباد داماد وزیر الممالک اعتماد الدولہ بہادر

مت ہوئی اوجاڑ پڑی ہی سرای دل
ویران ہجر یار مین ہی ہای ہای دل

اٹھون بھر یہی ہی خدا سی دعای دل
یارب کبھی کسیکا بتونیز نہ آی دل

اورای تو نہ ہجر کی صدمی اوٹھای دل

کرتا ہون بارگاہ الہی مین التجا ✣ کچھہ اور خلق مین نہین رکھتا ہون مدعا
اللہ سی ہی ہی ہمیشہ مری دعا سب کچھہ لیا ہتون نی بجای ہی خدا

ممکن نہین کہ ہاتھہ ہی جاکر پھر آی دل

گردن پر آنی خنجر بران پھر اہین وہ راضی ہین ہم کہ خون ہمارا بہائین وہ
جلوی مگر بنا وکی اپنی دکھائین وہ لاکہا جماکی پان کا ہونہون پر ائین وہ

اتنا ہی بس ہی اپنی لبی خوہش ہای دل

مین جان انتظار کہون تجھی کیا مسیح کر عرض یہ قبول تو پھر خدا مسیح
جلوی دا وحسن کی اپنے دکھا مسیح مین جان لب ہون تجھکو جو آتا ہی آ مسیح

کب تک میری ہلنی کو باتین بنای دل

کیا کیجی کہ دور فلک سخت ہی زمین چشم کہر فشان سی ہی یہ آنو آستین
پر اس دعا کیو اسطے سجدی مین ہی جبین پھر وصل کا ہوا وس ست مغرور کی یقین

آباد ہو کبھی تو خدایا سرای دل

کچھہ اور تو سبب نہین کہلتا ہی پیر کا ہان ہم ہین گوشہ گیر وہ طالب سیر کا
نبین خدا کی ہم ہین وہ مشتاق غیر کا کعبہ کا ہی خیال ہمین اوسکو دیر کا

کچھہ مختلف ہے اندلون نی ہی رای دل

لب پر نہ مثل نادر مخزون فغان رہی کشمکش ورنج مین نہ طبیعت گران رہی
دست دعا بلند سوی آسمان رہے مشکلکشا کا نام جو ورد زبان رہی

انور یقین ہی جلد مراد ابی ہای دل

## انور حاجی حسین خان لکھنوی

ماہ رو چیز نی ہر چند کہ دکھلای ہست خوبرو خلق مین ہر چند نظر آی بہت

دل لگی عشق مین ہر چند کہ کی ہائی ہست
ہمنی معشوق تو ہر چند مین گرمائی ہست

یہ تجھی چھیڑ کی ای شوخ مری پائی ہست

کہتی ہین چھوڑ وحشت کہین مل کر رہیے
رہی آبادی مین تو وضع بدل کر رہیے
الغرض ہی یہ مناسب کہ سمہل کر رہیے
دل یہہ کہتا ہی کسی دشت مین جا کر رہیے

میری نالون سے ہین تنگ مین ہمسای ہست

دل ناکام جو رحمی ہی تو ہی سینہ فگار
نبد ہر طرحسی مجبور ہی وہ ہی مختار
ہی یہی رزوی عاشق دلخستہ زوار
دیکھہ لی بھر کی نظر حسنکی قاتل کی بہار

طپش دل دم بسمل جو نہ تڑپای ہست

فاتحہ کو بھی تو آیا نہین وہ شوخ چمن
ہی گل و شمع سی محفل دم ہمارا مدفن
مختصر یہ ہی مین تا چند کرون طول سخن
شمع سان قبر مین گرداغ جگر اہو روشن

تو اندہیری سی دل زار نہ گہبرای ہست

سر مین گیسوی سیہ کا ہی سمایا سودا
کاکلو کا ہی گلی مین بھی ہمارا ہی ہنوز
یہ تصور جو ہمارا ہی نہین ہی بے جا
دل کسی زلف کے پھندی مین مقرر و ہوا

ای میری جان جو تم پہری ہو گہبرای ہست

آپکی ذات سی ہی فتنہ و شر کا ایجاد
اور عیاری مین بی شبہ و شک ہین استاد
ہمکو معلوم مین گہاتین ہین ایک طرحکی یاد
دلسی تطہور جو ہو صاف وہ کیجی ارشاد

یون تو باتون مین تکلف ہین پہر کہ ہست

مین کسی رنج سی کرتا نہین والد حذر
دلکو کہہ گردش ایام سی ہر گز نہین ڈر
مثل نادر ہی مجھی تجربہ اسکا اکثر
بعد ایذا کی ہوا کرتی ہی راحت انور

خوف کیا چرخ دنی رنگ تجھے کہلای ہست

انور بیگ شبیشر نامہ خلف بیگ بیگ شیر نامہ متوطن لکھنو شاگرد آغا حیدر مرزا عشق

مس ماتہی جو اس کو کری شک زر کری ۔ ٹہکرا کی سنگریزی کو دم مین گہر کرے
قطرا بہی ہو بحر تو جبہہ اگر کرے ۔ جس ذرہ پر وہ لطف و کرم کی نظر کری
حاصل وہ کیون نہ رتبہ شمس و قمر کرے

کیون مبتلای غم نہو اس غم سی جان زار ۔ کیونکر رہون رنج و درد سی زیر بار
کسطرح سی نہ آئینہ دل ہو پر غبار ۔ میری طرف سی رہتا ہی برہم مزاج یار
حیرت ہی ایکدن تو وہ سیدہی نظر کری

لاعلم اصل مین نہین وہ غیرت قمر ۔ کیا اوسکو حال زاری میری نہین خبر
کرتا ہی اسطرف سی تغافل وہ جانکر ۔ مجبور جو کہ گذرتی ہی روشن ہی یا پر
خود حال آئینہ ہی کوی کیا خبر کرے

کسطرح سی نہ طبع کو حاصل ہو انتشار ۔ حیران حسن کیون نہ ہی آہ جان زار
شیشہ عرب پر آی نہ کسطرح بار بار ۔ دیکہی جو باغ مین عرق آلودہ روی یار
شبنم گلون کو آب خجالت سی تر کرے

نادر کی طرح طبع ہی ایجاد انتشار مین ۔ دلکا جو آئینہ ہی دہاہی غبار مین
خواہش نہین ہی کچہہ چمن روزگار مین ۔ انور ہی دعا ہی شب انتظار مین
پرنور میرے گہر کو وہ رشک قمر کرے

## اوج نواب اشرف علی خان لکہنوی

قول کا ایک بہی اسکے نہ مین اوپر اٹھرا ۔ ایک بہی سر بکف ایجان نہ ہمسا اٹھرا
ایک ثابت قدم ای وہی نہ اس جا اٹھرا ۔ عشق بازی مین نہ کامل کوی اصلا اٹھرا
کوہکن کو خفقان قیس کو سودا اٹھرا

دل شیدا کو بہت کرہی دکہہ پا نیسی ۔ سیر تہا مین الم و غصہ و غم کہا نیسی

ہنوز ایک مجھی جانکی کچھ جانے سے | زندگی ہوگئی فرقت مین قضا آنے سے
ملک الموت مری حق مین مسیحا ٹھہرا

بات سر سبز ہو کیسے ہی نہین پھلتی ہے | تمنے مجھ طالب دیدار کی کب جلتی ہے
پردہ کہتے ہین کسی غیر پہ نہین ہی ڈلتی ہے | لن ترانی سے تری جان مری جلتی ہے
عاشق زار بنون مین مجھکو نہ موسی ٹھہرا

گفتگو سیم و طلا کی ہی ہی سب جاہل | گوہر و لعل وہی ہر گز نہین ہونگے قابل
درحقیقت ہی اگر حسن پر ایسا قائل | بی بہا جنس ہے وہ یوسف ثانی ایدل
لقد جان تک بہی بھر جای تو سستا ٹھہرا

اسکے حلقون سے بہلا نسبت زنجیری کیا | جال کہتے ہین کسی اور کہا نکلا پہندا
راست ہے براست یہ شک اسمین نہین ہی اصلا | فارغ البال ہی دیوانہ تری زلفونکا
جو کہ اس دام مین آیا وہی دانا ٹھہرا

غم و اندیشہ رہی دلکو نہ ہرگز گھر کے | نرہی گہری کی الوای نہ ہم باہر کے
زندگی طی کی تری چاہ مین ہمنے مر کے | سر کیا معرکہ عشق کو جرات کر کے
ٹل گیا کوہ جہان وہان قدم انیا ٹھہرا

لوگ کہتی ہین خدا جانی کہ بیچی یا کیا | سنتے ہین شامل احوال ہوا فضل خدا
مثل نادر ہی یہ مژدہ تو بہت شکر کی جا | بارنی آج ہمین گہر سی بلا بہیجا تہا
باتین کیا کیا ہوئین ای اوج کہو کیا ٹھہرا

اوج قاضی عنایت حسین خان بہادر صدر الصدور متوطن
قصبہ بازید پور گنہ سادے آباد ضلع غازیپور کی رہنے والے مع الخیر

ہین ہون سینہ سپر آگی وہ آجی کاجی چاہے
پر امنہ سی کہی باتین بنای جسکاجی چاہے
خفا ہو جہر کی دمی گالی سنای جسکاجی چاہے
لگی آنکہہ لگنی ہو تہمت لگای جسکاجی چاہے
اوٹہایا اب ہو اطوفان اوٹہای جسکاجی چاہی

جوانی ڈہل ہوئی وقت آگیا ہی آہ پیری کا
ترحم ہم نہین رہتی کسی بی دستگیری کا
نہ مال اور رہی پاس دعوی امیری کا
مقام عشق دل بنیاہی اک تکیہ فقیری کا
نہ در رکہتاہی نی دربان ای جسکاجی چاہی

حسینونکی سخن پر کان اپنی کون دہرتاہے
نکوئی جان کہوتاہی نکوئی مفت مرتاہے
ذراسی بات پر انسان کب جی سہی سکتاہے
مگر کہنا یہ اونکا رونہنی پر قتل کرتاہے
منائی کو نہین کہتی منای جسکاجی چاہی

ہمین کیہہ جان کی اپنی نہین بی عشق مین بہوں
ہوی خوار و ذلیل و خستہ و آوارہ و رسوا
ہوی جب عاشق جانباز نوحی کا پڑا تاکیا
نشانہ مین وہ بیتہ ہم کرتی ہین دل اپنا
بموتیر نگہ کو آزمای جسکاجی چاہے

ہوا کرتی ہین دورہ وحشیونمین کبہی سبہونکی
گلہ کیا کیا کرین بخیر اپنی بخت وارثونکی
نہ ہم ماری ہوئے ہین سحر کی ہر گز نہ افسونکی
گنہگار محبت اوج ہین اونکی چشم میگونکی
ہمین جن سر مہ آنکہین کہای جسکاجی چاہی

## اجمل خصت شاہ محمد اجمل قدس سرہ صاحب دایرہ آلہ آباد و صاحب دیوان و صاحب سجادہ بزرگان

اگرچہ موج خیز است چشم اشکبار من
مدد مژگان تر بہر چند میسازد کنار من
اگرچہ ہست جاری سیل اشک شبنم زار من
ہنوز آن سوزش عشق ہست در زیر غبار من
کہ دود سینہ باشد سایہ گستر بر مزار من

کوئی آفاق میں سودا زدہ سا ہی گا کم
خوشی کیا آہ جسکو ہی نہ فراہی کا کچھ غم
فراق یار میں کیا ہے جیسا آہ کہ ہی عالم
گہی سر پر ستم گہی سنگ بسر اہو

بشستہ ہی فراغت دیگر کار و بار من

نہیں لگتا ہی جی ویرانہ دنیا میں یکم
ہوئی سب سیری احباب بوفر ارسی محرم
سرای دہر سی رہتا نہیں ہی دل خوش خورم
بسلیم نجہان من ہم سر و برگ سفر دارم

غیر ان اندکی باید کشیدن انتظار من

تصدق سر کیا تجہ سی نقد جان و دل ای
ہوی تا زیست تو حال نہ ہمکو سیری نظر ای
جو کچہ ارمان ہیں تجہی وہ ہیں دل میں سہای
زلب در زندگی دہن کشان زمتی زمن بار ای

گرفت آخر ز بعد مرگ دامانت غبار من

نہو گا مثل نادر گوشہ گیر میں کوئی ایسا
نیایا اوسکو آوارہ چہ روز آخر و اول
کبہی جو کوئی اوسکی وضع کو مہمل وہی مہمل
باین امید در کوبش نشستہ عمر ہا حنبل

کہ شاید ہمرہ طفلان برآید نی سوار من

## افضل شاہ غلام اعظم نبیرہ حضرت شاہ محمد اجمل
## قدس سرہ الہ آبادی شاگرد حضرت ناسخ مرحوم

جب سے ہی مرے جان ہوا خواہ کسیکی
کیا منتظر آنکہیں ہین سر راہ کسیکی
لرتی ہی بجہت آہ اثر آہ کسیکی
جیسے منہین منتی ہی ذرا چاہ کسیکی

آئی مجہی آئی ہو حوالہ کسیکی +

مرجاؤن گر دل مرکسی کو بہی کہی دون
کیسا ہی ہو خوش رو تو منین کچہہ بال نہ سمجہون
ہون غرق چہ غم تو نہ یوسف کو منین جانون
پہونکون مری آنکہین جو کسی اور کو دیکہون

ناحق نہ سنا کیجے افواہ کسیکی

کثرت سی ہین اسباب طرب رنج والم کم
دل آج تو ہی وصل سی کیا کیا خوشی ہم
ای جان حزین فکر ہی فردائی مقدم
فرقت مین اگر نالہ رہین گی یہ نہین دم
جی لیگی مرا الفت جانکاہ کسیکی

برباد ہوا الفت مین کوئی چاہنی والا
صد چاک ہو چاہت مین کسیکا دل شیدا
بیجان گوئی ہو جائی کہ دم نکلی کسیکا
جی جای جگر ٹکڑی ہو پیٹ جای کلیجا
کیا تجھکو خبر ای بت گمراہ کسیکی

لہراتی ہین سبزہ کہین بیجان کہین سنبل
کلیان کہین کہلتی ہین تیگفتہ ہین کہین گل
ان سب کی طرفسی ہی مگر تجھکو تغافل
ای بت تیرا دہیان سمایا ہی کہ بالکل
الفت مری دلمین نہین اللہ کسیکی

تہی جان حزین شیفتہ شمع سجلے
آمنہ کی رہتی ہی کبہی مجھکو تمنا
یہ کیا کہون حال دل وارفتہ و شیدا
جب سے کہ تری نور رخ صاف کو دیکہا
خواہش نہین ای رشک مہ و ماہ کسیکی

دلکو نہین اندیشہ شور و تعب و شین
مقروض کسیکا ہی نر کتہا ہی کری دین
کیون نادر مداح کی مانند ہو بیچین
افضل تو غلامی مین ہی یا سید کونین
پروا اوسے ہرگز نہین یا شاہ کسیکی

## افضل منشی تفضل حسین لکہنوی

جان حزین و زار کو تہا غم تمام شب
آرام چین دلکو رہا کم تمام شب
واللہ نی دم مین نہ تہا دم تمام شب
روتہا رہا تا جو ہے وہ ظلم تمام شب
ایسی مصیبتون مین رہی ہم تمام شب

کب روئے کا ہماری ہی یہ شید بیجرا
ہر بیت ہے جلم نوحہ و شیون غم و بکا

آنسو بہانے مین نہین ہے کسی کو ئی سطح | سب کو یقین ہو صبح کو طوفان نوح کا

رو مین تری فراق مین گریم تمام شب

کب ایکدم کیواسطے نکہین گین جھپک | مطلق نہ لگی نہ آہ پلک سی کبھی پلک
اختر شماری مین تہی نگہہ جانب فلک | آیا نہ شام سے وہ منجا جو صبح تک

درد جگر ہوا نہ مرا کم تمام شب

کہلنے نہ پائی دلکی کسیطرح کسی کلی | تیری جدائی مین نہ لگا اکیدن ہی جی
صورت فراق کی میرے پیش نظر رہی | دٹر کا گیا نہ ہجر کا وصلت مین اسی پہ

شادی مین بھی رہا یہ مجھی غم تمام شب

کیا شرح مین بیان کرون اپنے حال کے | جھپکی نہ آنکھہ بھی تو برابر ستی سی کبھی
سب بے خوف سا منا ہی گیا اونہی ہو کوی | دیو فلک سی ہمبر مین کشتی جو پڑ گئی

لپٹا رہا مین صورت شرم تمام شب

احباب جو بلای گئی ہر مقام سے | نادر کیطرح آئی ہی رشب تمام سے
رقتے تھے بزم عیش مین کیا جام جام سے | وہ گل نکہر کی آیا تہا افضل جو شام سے

دیکھا کیے بہار عجب دم تمام شب

## فضل افضل علی خان ابن داروغہ اعظم علیخان

## یکی از دوستان جامع این اوراق

خط بھیجکر تو مجکو کبھی یاد کیجیے | ویران دلکو وصل سے آباد کیجیے
ہر خدا نہ مورد بیداد کیجیے | پہلو مین بیٹھہ کر مرا دل شاد کیجیے

سنبل ہون رنج سی مجھی آزاد کیجیے

چہرہ اگر نہ شرم و حیا سی دکھائے | آواز دور ہی سی کسیدن سنائے
جان اب لبون پر آئی ہی للہ جلائے | لب ہی سچ میرے لبون سے ملائے

دم بھر تو شاد خاطر ناشاد کیجئے

کہتا ہی فرط شوق ابھی مجھی بار بار | قربان جانکو کرون ہون آپ پر نثار
حاصل ہی یون تو آپکو ہر طرح اختیار | پامال دلکو کر چکے اسے غیرت بہار

اب سر کشی نہ صورت شمشاد کیجئے

ہر چند زیست کا نہین اپنے مجھے گمان | لب پر ہی جان مین ہی ولی سانکی میہمان
ہمسے مگر ہی ضبط دلی کا ابھی بیان | پابند صبر ہو کی نہ اب کہو لئے زبان

کچھہ تو قفس مین خاطر صیاد کیجئے

حالات اپنی ہجر مین ایسے عجیب ہین | مسرور دیکھہ دیکھہ کی ساری رقیب ہین
نادر کیطرح مرگئے ابتو قریب ہین | شیرین دہن کی عشق مین ہر وقت لفیب ہین

افضل بس ابتو ماتم فرہاد کیجئے

## امیر نواب حسین علیخان بہادر عرف آغا صاحب لکھنوی

تہا ٹھہرنے کو تو کچھہ اور مگر کیا ٹھہرا | غور سے دیکھہ تو تو ناحق و بجا ٹھہرا
شرح کیا کیجئی اب اوسکی جو ٹھہرا ٹھہرا | خانہ دل مین مقام بت ترسا ٹھہرا

گہر یہ البدکا ای شیخ کلیسا ٹھہرا

دور رہتا ہی کہ ہو پہنچی جہان وہم و خیال | ایسی عیار یان گرتا ہی کہ ہستی دوبالا
اوسکی رفعتون کوئی دریافت کریگا کیا حال | یہ کنایہ ہی قیامت مین دکہائینگی جمال

وصل کا یار سی اب وعدہ فردا ٹھہرا

اب نکالی ہی طبیعت نی عجب طرحی رنگ | دیکھکر ماہ جبینان جہان ہین جسکی دنگ

غور سی دیکھو تو بیساختہ ہین کے دہن یہ بی تکلف کئی بیتی ہی جوانی کی امنگ
میرا اونکے نہ کسی روز دوپٹا ٹھہرا

اشک آنکھون سی جو نکلی تو بہایا دریا آہ سوزان نی مری ساتون فلک کو پھونکا
کیا کہون حال جو ہی رنج والم سی میرا میری دسی شب فرقت مین جو نالہ نکلا
کرکے سب عالم بالا تہ و بالا ٹھہرا

میری قابو مین کسیطرح نہ ہرگز آیا نہ چڑہا ہاتھ کبھی آہ بہت سا چاہا
نہ پہنسا پر نہ پہنسا جسقدر اوسکو پہانسا فکر کی جال مین ہرگز نہ گرفتار ہوا
مگر یار کا مضمون ہے عنقا ٹھہرا

ہوگیا رشک جہان فیض قدم سی گلشن نور عارض نی کیا صحن گلستان روشن
راستے راست کہ اسمین نہین کچھہ بی کج اوڑگئی لو کیطرح رشک سی گلہای چمن
جا کی گلشن مین جو تو ای گل رعنا ٹھہرا

حسن کا اور ادا کا تجھی کو دعوی ہی جا لنسی کوئی جہان بہی تو کیا پرواہی
رحم کی اور مروت کی مگر یہہ جا ہے دشت پر خار ہی اور قیس برہنہ پا ہی
اپنے ناقہ کو خدا کے لیلی ٹھہرا

جو کہ عاقل مین وہ ہرگز نہ کہین تی دہوکا کبھی بازاری نہون پردہ نشینون سی سوا
تجکو کہہ خیر ہی کہہ خیر ہی کہہ خیر ولا وہ مہ مصر تہا جو ہاتھہ زلیخا کے لگا
میرے یوسف کا کسی سے بہی سودا ٹھہرا

جلد آ تا ہون کوئی ایسی سخا کین تدبیر شعر خوانی مین مرا ساتھہ دین تا وقت پیر
مثل نادر نکرین آنی مین ہرگز تاخیر عرض یہ خدمت احباب مین کہتا ہی میر
لائق نشر لیف کہ یہ طرفہ تماشا ٹھہرا

## میر مفتی میر احمد مفتی عدالت بلند مرام پور اہل دیوان و صاحب تصانیف خلف مولوی کرم احمد من والا شاہ مینا شاگرد مظفر علی اسیر

میر ہی جانب سے بری کہتی ہین تو یہ بلکین
چیں بہ بینی نہ ہین تیوری ہی کہی دم بھر بلکین

ہونی دینگی نہ کسیطرح سے جانبر بلکین
ہینگے ہین دل بیتاب یہ خنجر بلکین

ناتوان باکی چڑہاتی ہین شکر بلکین

اسقدر تہا شب فرقت ہین مرے دلکو گداز
شمع کیطرح سے تلتی ہی نہ مہ سی واز

گرمی عشق کی اللہ کرے عمر دراز
اثر سوز محبت نی دکہایا اعجاز

بہ گئی آنکہو لنے دریا نہو ہین تر بلکین

تیز تر سی کسیطرح نہ خونریز تہین کم
تیغ و خنجر سی سوا ہی تہین ہر قت علم

شکر کرتا ہون مگر اب نہین کہہ دیکو الم
قتل عشاق سی باز آئینگے کہاتی ہین ستم

طاق ابرو کیطرف ماتہہ اوٹہا کر بلکین

ربط جنسیت شے سی ہی پیدا یہ مثال
امینوکا امینو کو ہوتا ہی بلا ریب وبال

غور سے دیکہے اگر کوئی تو کہتی جان حال
کیا ہی ہم جنس کے ہم جنس تو ایذا ہی وبال

آنکہین روئین جو کہنچین بال برابر بلکین

ہوش کم کردی ہین جنین نی ایسے
مثل نادر کی خور و خواب کی ہی فکر کسے

قیس سے مرتبہ وحشت مین سوا ہین میرے
ہون وہ دیوانہ امیر آتی ہی گر نیند مجہے

وہ ہتیلی آنکہون کے لگائے ہین برابر بلکین

## امیر مولوی امیر علی ابن قاضی روشن متوطن تانگرام ضلع فرخ آباد ملک روہیلکہنڈ مع ین و اوراق

آنکھون سے حیا نرگس بادام کرینگے
سنبل کو مخل موی سیہ فام کرینگے
کیا کیا کہون کیا کیا یہ گل اندام کرینگے
وا چہرہ کو جبوقت سر شام کرینگے
تو ماہ کو خورشید لب بام کرینگے

شمشاد قد و رشک سہی پیدا ہوئی ہین
غنچہ لب گلرنگ سہی شہلای ہوئے ہین
جو پھول مین لالہ کی وہ نکہت کہان ہے
گل سا نہین ایسا تری مرجھائی ہوئی ہین
کیا ہمسری عارض گلفام کرینگے

خواہش نہین ہے نہ کوئی اور تمنا
قصہ نہ قصیدہ ہی نہ تکرار نہ جھگڑا
ہی محفل خوبان مین یہی شوق ہمارا
بخشین وہ ہمین بوسہی اک یا نہ بخشین
تو ہم نہ کہینگے خواہش انعام کرینگے

شرمندہ ہین گل لعل گہر بارسہی اونکی
عاجز ہی ہلال ابروئی خمدارسی اونکی
سنبل ہے خجل طرہ طرارسے اونکی
بے رنگ رخ صبح رخسارسی اونکی
سو حکو خجل آکی لب بام کرینگے

بیغائیں نحض ہین تشویش مین افکار
خاطر مین رہی التمس نادر دیدار
ہونا مترددنہ کیسطرحسنی زنہار
حامی ہین علی جبکہ امیر حکم افگار
کامونکو تری جلد سرانجام کرینگے

## امیر مولوی امیر علی خلف شیخ محمد عاشوری ساکن سکندپور پرگنہ جہانپور مقیم اٹمیہی متصل فرخ آباد

جسکو ہو دوستی شہ گردون سریر سے
جسکو ہوا اعتقاد نبی کی وزیر سے
جسکو امید ہو شہ قلعہ گیر سے
جسکو کہ حب بیل ہو جناب امیر سے
کیا خوف اوسکو جرم صغیر و کبیر سے

ہوی تپ فراق کی جسکو کہ ابتدا — فرقت کے درد مین جو کوی ہوی مبتلا
جسکو نہ ہو دوا ہوی کسیطرح سے شفا — گرمازدہ کو ہجر کی اس سے کری دوا
اوسکے شرف وصل سے ہی بازمہریر سے

جسکی نہ جان رنج جدائی سے ہوی زار — جو کوی ہوی غم سی نہ دوریکی دلفگار
جسکو ہر ایک طرح کی حاصل ہون اختیار — بیواسطہ ہو جسکو کہ کشوف حال یار
کیا حاجت اوسکو نامہ و پیک و سفیر سے

خوشبو ہر اک ہی رایحہ زلف سے خجل — ہم مشک کو ہی جانتی ہین مبتذل مدل
آتی ہی غیب سے یہی آواز متصل — غنچہ ہے اوسکی کاکل مشکین سے منفعل
ہے فرق یہی مشک ہی اور کو سیر سے

وہ بادشاہ وقت ہی وہ ہی بڑا امیر — اوسکا نہ مثل ہے کوی دنیا مین نے نظیر
نادر پسند ہے ہی یہہ شعر دلپذیر — جو اوس غنے کے در کا دل و جانسے ہی فقیر
کب حاجت سوال ہی اوسکو امیر سے

## احسن مولوی محمد احسن خلف مولوی حسن بخش متوطن کاکوری مقیم مین پوری

معشوقونمین ہے ادا جسکے — کہلے تہین بات اُنکے جیکے
سنتا ہی نہین کوئی کسیکے — جاتی رہی رسم دل لگی کے
روئی وہ جو بات کے ہنسے کے

شکوی کرون اوسکے آہ کیا کیا — ہے بد وہ جو جانے اوسکو اچھا
دمہ کے مین رہا فریب کہا یا — تجھے دشمن کو دوست سمجھا

دل نے مرے ساتھ یہ دشمنی کے

ہون عاشقون مین مین آہ داخل
مے روز ازل سے جان مایل
یہہ شعر ہے بس ثبوت کامل
ہونمین اوس ماہ رو کا بسمل

مسدس جسم کے چاندنی کی

تھا سالک ملک غم مین تنہا
تنہا خوف نہ راہ مین نہ کھٹکا
پر طرفہ یہ دیکھیے تماشا
خال ابرو نے مار ڈالا

کعب والوں نے رہزنی کی

دل تھا نہ کسی الم سے برہم
تھا جان حزین کو کب کوئی غم
رہتی تھے ہمیشہ شاد و خرم
رونے پر آگے ہنستے تھے ہم

اب رونے مین بات پر ہنسی کے

باقی ہے ہنسی مین جان کی ہے صورت
حیرانی ہے دل کو اب بشدت
رہتی ہے ہمیشہ حیرت
جی ہی نکلا تو وائے حسرت

نکلے حسرت نہ اپنی جی کے

رہتا ہی نہین ہے دل کبھی شاد
رنجش سے نہین ہے طبع آزاد
نادر سے سوائے جان برباد
اس کیون چپ ہو سکی ہی یاد

کچھ ہمسے کہو تو اپنے جی کی

## اسین شیخ فرزند حسین ابن شیخ حسین الدین

## ساکن قصبہ پالی پرگنہ زدوستان جامع این اوراق

کیا کہو یار نگے کہ وہ چھلا ہی آتے ہین
نام کر جو لیجیے بل کہائی جاتی ہین

گیسو کی دکھانی مین شرما جاتی ہین | رخسار پر جو زلف کو بکھرائی جاتی ہین
اس پردہ مین جمال وہ دکھلائی جاتی ہین

کیا خوبیان خدا نی عطا کی ہین واہ وا | کیا حسن کیا جمال ہی کیا ناز کیا ادا
نام خدا یہ اونکی نزاکت کو دیکھنا | ہو باف جب پڑیگا تو کیا حال ہوگا

وہ کمیونکی بوجھ سی بل کھائی جاتی ہین

اول سا سین تو نظر آیا نہین کوئی | جنت مین جو رہی نہ پریستا نہین پری
شرمندہ ہی صفا سی کف پا کی آرسی | قربان جاؤن اونکی مین اللہ ری نازکی

پڑتی ہی چاندنی تو وہ کمہلائی جاتی ہین

ہو برہمی سیکو کوئی ہوئی دل فگار | اوجھن سیکو ہوئی کوئی ہوئی بیقرار
عشاق ائین بیچ مین یا بل پڑین نہ آج | ابتر ہو دل کہ ہوئی پریشان جان زار

گیسو ہوا سکی سب کی طرف کھائے جاتی ہین

کرتا ہون تیری واسطے ہر روز مین دعا | دونو جہان مین کری تیرا بھلا خدا
للہ جھوٹ کرا سے دوکا نکو نہ جا | خدا دیسے واسطے بھی ٹیریان نبا

منت کی طوق اونکی جو بنوائی جاتی ہین

دلکو نہین ہی اور تو اندوہ اور غم | گم راہ بھی نہین ہین خدا کی کرم سی قسم
لیکن بہت ہے دلکو اسی بات کا الم | جانا تہا دیر کو سو ہوئی ہم سوئی حرم

بھولی ہین راہ پہیر پڑا کہائی جاتی ہین

میری طرف سے ذہن ہین ہر مدت بدگمان | گاہی ہوا نہ بزم مین مین اونکی شادمان
نادر کیطرح اور تو امید ہے کہان | احسن عطا کرینگے وہ کیونکر گلو ریان

بیڑا جو میرے قتل کا اوٹھوائی جاتی ہین

اخگر لقمان ثانی جالینوس زمانی حکیم اصغر حسین حاکم عدالت

## ملک نواب سکندر بیگم صاحبہ والی بھوپال صاحب تصانیف کثیرہ حرف مشتے نمونہ خروارے علامہ وکیل بکار

ساتھہ تیزی کی تو کھولی ہوئی شہپر جانا — طائر جانسی یہی پرواز میں بڑھ کر جانا
دم نہ لینا نہ اٹکنا نہ ٹھہر کر جانا — نامۂ شوق جو لیکر سوئے دلبر جانا

قاصد ایسا ہی صبا کے تو برابر جانا

اوس سے بڑھ کر نہیں یارا کوئی امر مشکل — ہو گئی عقد کشا کھولنی میں اوسکی خجل
لاکھہ تدبیریں کیں لیکن نہ ہوا کچھہ حاصل — نہ کھلا ناخن تدبیر سے یہہ عقدۂ دل

سونپنے اوسکو گرہ زلف معنبر جانا

نہیں بیرحمی میں اوسکا کوئی ہمسر ثانی — سخت بے درد ہی وہ ظلم و ستم کا بانی
کیوں نہ اس امر سے حاصل ہو دلا حیرانی — نہ پڑھا اوسنے کبھی مثل خط پیشانی

نامۂ شوق کو تحریر مقدر جانا

آئی غصہ میں کبھی گاہ وہ دھمکانی لگی — ناز سے غمزہ سے آنکھیں مجھے کہلانی لگی
بیٹھے باتیں تو نہ کیں اور وہ منہ پھیرنے لگی — لیا بوسہ جو دو بار تو وہ فرمانے لگی

سونپنے اب ذالقرنین مقدر جانا

مثل تار مجھی ہر روز جھڑکتے ہو کیوں — بجلی کی طرح سی وقت کڑکتے ہو کیوں
زخم دیکر نمک آب چھڑکتے ہو کیوں — کیا خطا اسمیں ہے انگڑی بھڑکتی ہو کیوں

شعلۂ حسن اگر تمکو سزا سر جانا

اخگر شیخ محمد عسکری عرف حیدری رئیس اناوہ
خواہرزادہ منشی مشرف علیخان مرحوم یکی از دوستان جامع این اوراق

نی بخت رسانی کبھی کی کے — نے اختر سعد نے بدی کے
تقصیر غرض نہین کسی کے — جان عشق نے لی ہی حیدری کے

سوگند ہے مرتضے علی کے

اوس گل سی خوبرو بغل رہا ہون — گویا کہ مین عطر سے بسا ہون
خوشبو کوئی اور گیون مین چاہون — اوس ناک کی لونگ سونگھتا ہون

حاجت ہے کیا الائچی کے

گہہ صلح ہی گاہ پیش ہی جنگ — ہین یار غضب نے ڈھنگ
عشاق کو کرتے ہین بہت تنگ — دل پیستی ہین یہ گندمی رنگ

تقصیر نہین ہے آدمی کی

لاکھا جو جمای شوخ پر فن — گل صورت داغ ہو ہمہ تن
ہو خاک سیہ بہار گلشن — کیا ہووے پہلے چمن مین سوسن

لب پر جو جمے دھڑی ہنسی کے

جی زیست مین ہے ہر اک کو پیارا — مرنا ہو خوشی سے کب گوارا
پر ہمین تصور کیا ہمارا — کھلا کے طلاے رنگ مارا

قاتل نے یہ خنجر زرگری کے

کمینہ کی ہے خو نہ ہی یہ دستور — کب دل ہے کدورتون سے معمور
آئینہ وشون مین ہے وہ مشہور — اوسکو ہی صفای آپ منظور

خط پر بہی جو مہر آرسی کے

کرتے مین لگا ہوا ہے لچکا — سر پر ہے نہارے دوپٹا
یا لونمین ہے گلبدن سنورا — پہنا ہے جو رنگ رنگار جوڑا

کیا تاش نے مہنی کرکری کے

قدسی بھی ہمیشہ سے ثنا گر
انسان فریفتہ ہے اکثر
لیکن ہے یہ لطف سب سے بڑھکر
پریان ہوئین عاشق اوسکے خط پر
کی مشق جو دیوناگری کے

ظاہر کرون عشق کو مین کیونکر
کسطرح سے راز لاون لب پر
نادر کی ہے بات مجھکو ازبر
منہ ڈھانپ کے رو رہا ہون اکثر
اک پردہ نشین سے دوستی کے

## ایضاً

فرقت مین رہے چاک گریبان ہمارے
تنکے نہ نکالے کبھی ارمان ہمارے
کیا کیا نہ گلے تمسے ہین اے جان ہمارے
کب وعدہ پر آکر ہوئے مہمان ہمارے
برباد ہوئے عیش کے سامان ہمارے

بیجا نہین جو رنج سے احوال ہی ابتر
ہر طرح سے ہی بار الم کا مری دلپر
رہتی ہی شکایت ہی مجھی ونسی یہ اکثر
لیکن سیوی مشکین کی سنگہاتی نہین اگر
ہین جنکے لئے بال پریشان ہمارے

خود غور کرو جرم ہمارا نہین اصلا
الزام اور ہر ہو کو کیا ذکر ہی اسکا
پیش آئے ہر اک بات سے منہ کو نہین موڑا
گو چوڑیون کا جوڑ ہتی سو غات نہین بھیجا
لیکن نہ پڑے ہاتھ تم اے جان ہمارے

یون اپنی طبیعت کی ہو تم مالک و مختار
جو کچھ کرو ہی تمکو ہر اک امر سزاوار
پر دیکھیو ہشیار رہو ہشیار ہشیار
دورہ سے نہ اوٹھہوائیو ای ساقی سرشار
میخانہ نہ کر جائیو سنسان ہمارے

زلفون نے تو تہا حال پریشان ہمارا
تہا ابرون نے زخمی دل محو تمنا

تہی جان خرین ناز و ادا دیکھہ کی شیدا
رفتار کی ہو کر سہی جگر تہا تہ و بالا
چلکی جو کمر اور گئے اوسمان ہمارے

لگتا ہی دل زار کوئی کنج لحد مین
دم بھر بہی بہلتا نہین جی کنج لحد مین
گہبراتے ہین واللہ اجی کنج لحد مین
کہل جاتی ہی کیا دلکی کلی کنج لحد مین
مرقد پہ اگر آئے تو ہو ایجان ہمارے

نقد دل و جان پیش کرین نذر کو لائین
احسان نہ خاطر سے کسیطرح اٹہائین
واللہ کہ مرقد کو تری پہولون سے بہائین
ای قیس ترا تاختہ جنگل مین دلائین
جو ہاتھہ رہی عشق کا میدان ہمارے

کب بات بنانی مین کوئی مثل ہی سکا
اللہ بہانہ بہی اوسے آتے ہین کیا کیا
خط لکہنے مین جب عذر کوئی اور نہ بنہا
اوس شمع نے قاصد کو اسی حیلہ سے ٹالا
پروانہ نہی اور گئے فرمان ہمارے

بیتاب ہے اس صورت ناوردل مضطر
ہمدم نہ کوئی ہے نہ کوئی مونس و یاور
اب کیہہ نہین بن آئی ہی ای مقدر
عاشق جو تو تمکی ہین تو یہ حال ہی اخگر
ہندو ہین ہمارے نہ مسلمان ہمارے

## اخگر منشی فرزند علے وکیل نامی عدالت ضلع فرید آباد پور باشندہ یوسف پور منحلات عظیم آباد

گو کہ یکتا ہی زمن تہا جملہ فن مین آئینہ
مثل رکہتا ہی نہ تہا چرخ کہن مین آئینہ
محرم اسرار تہا دولہ دہن مین آئینہ
خود نما تہا سب حسینان زمن مین آئینہ
ہے مگر حیران تیری انجمن مین آئینہ

شہرت اوسکے خوبیوں کی ہی نہایت ہوگئی
ہی صفا حاصل حضور خالق قیوم سے

پر بخوبی ہی ثبوت اس شعر کی مفہوم سے
گرگئی آہ شرر بار دل مغموم سے

شعلۂ جوالہ ہے بیت الحزن مین آئینہ

حسن ایسا تو نہ دیکھا تھا کسی نے خواب مین
مائی تھی کسنے صفا یہ عالم اسباب مین

خوب چرچے ہورہی ہین اوسکے شیخ و شباب مین
عکس عارض جلوہ فرما ہی جو گشت آب مین

صاف یہ آیا تصور ہی لگن مین آئینہ

کیا کہون کیا کیا نہ کچھ دمہوں کی اوسی نے دی دغا
دم ہی دیدیکر دل و جان اوسکی دلبر کیلئے

کس توقع پر بھلا بنیادیہ کوئی جیے
لاکہون وعدہ ای خود آرا آہ عاشق کیلئے

پر کسی دن ہی تو اوسکی انجمن مین آی نہ

مثل ناد پیروی مین عمر کی ساری سہر
تہ کیا زانوادب کا اوسکے آگے بیشتر

کچھ نہ کچھ آخر کو پیدا ہی ہوا اوسکا اثر
رخ کی شاگردی جوای اخگر ہوئی مدنظر

ہوگیا اوستاد خوبی کی فن مین آئینہ

## انس میر مصر علی ابن میر مستحسن خلیق ابن میر حسن ابن میر غلام حسین ضاحک

ہمسے سوگند لو تمسے ہون اگر چار انکہین
سامنی ہوئی نہ میکی کبھی زنہار انکہین

عہد کرتے ہین قسم کہاتے ہین ای یار انکہین
دیکھو دکہلا دغا ہو کی نہ ہر بار انکہین

اب کبھی بزم مین وہ مین تو گنہگار انکہین

دلکو حیرت ہے کہ کیون جانکی وہ لے ہی قریب
بزم مین آنی ہی دیتا نہین ایوای رقیب

بی سبب کے ہے عداوت ہے بہت اعجیب
لے قسم وصل ہوا ہو جو کبھے ہمسے نصیب

اک نظر دیکھنے سے تو ہین گنہگار انکہین

نرت شرم سے حال دل مخزون ہے تباہ
پردہ پوشی جو رہی یون ہے تو ہوگا یہ نباہ

کر لطف و کرم و رحم و عنایت کی نگاہ | زخم روشن کو نہ دامن سے چھپایا دلمیں
اب نظر بھر کی جو دیکھیں تو گنہگار آنکھیں

سبز پتون کو جگہہ ہای نگارین مین نہ دو | پتیان پیس کی بانو نمین نہ انہی باندہو
خیر ہے خیر ہے کہہ دلمین ذرا غور کرو | رنگ ہی گر نہین منظور تو ہدی نہ ملو
مخملو اون تلوون سے مل لینی دو ہونگی آنکھیں

بسمل نادر ہون مین عشاق مین فائق ای نس | دوستی مین ہون حسینون کے مین صادق ای نس
دیدہ تر مین مری دید کی شائق ای نس | اوسکی ہوتی ہی جو دامن تک ہون عاشق ای نس
رات دن صورت نیسان ہین گہربار آنکھیں

## انس محمد مرزا خلف علی مرزا فیض آبادی
## مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید حضرت ناسخ مرحوم

گذری ہین کو کہ نظر سے مری اکثر گیسو | تری گیسو سے نہین دیکھے ہین بہتر گیسو
ہونگی حور و پری کی بھی نہ ہمسر گیسو | طول مین ہین جو تری قد کی برابر گیسو
کہین پر پائینگی تجھ سا معنبر گیسو ✤

تیری پر مری ای جان نظر تجھکو نہین | میری آشفتگی کا آہ اثر تجھکو نہین
سب کو آگاہی ہی ای وای مگر تجھکو نہین | کیون پریشانی عاشق کی خبر تجھکو نہین
آخر کار بھینگے تری منہ پر گیسو ✤

کیا کہون عشق مین جو طرح حکی روا ای ہے | مبتلا رنج و الم مین دل شیدای ہے
تنگ و تاریک لحد سے شب تنہای ہے | سر عشاق پہ کیا جلد بلا آئی ہے
ہو گئے دیکھتے ہی دیکھتے اژدر گیسو

کیا کہین تیری محبت مین کہ کیا کیا دیکھا
کوہ کی سیر کبھی کی سو کہے صحرا دیکھا
کونسا ہمنے نہ عالم مین تماشا دیکھا
صبح امید و شب یاس کو یکجا دیکھا

آگئے جب ترے عارض کے برابر گیسو

مثل نادر کے نہ قسمت جو کہین سو جاے
راہ سیدہی نہ ہدایت کی کہین کہو جاے
آب حسرت سے سیہ نامہ مرا ہو جاے
سلسلہ انس کے بخشش کا ابھی ہو جاے

نظر آجا کہین جو یا سبط پیمبر گیسو

## اثر نواب حسینعلیخان بہادر بن امیر الدولہ نواب فرامرز حیدر بیگ خان شاگرد حضرت صبح مغفور

عوض گل ہو نکمیون خار مغیلان سر پر
خاک کیون ڈالے نہ ہر مرغ غزلخوان سر پر
آئی ہی آبجا رحمپستان سر پر
حاتقوھی قفس بلبل نالان سر پر

آج صیاد لے پھر تا ہے زندان سر پر

ہمتو پیش آتے تہی ہر اک سی لصد عجز و نیاز
خاکساروں مین سمجھتے تہے ہمیں سب ممتاز
وحشت طبع کی جسدم ہوے ایام آغاز
جوش سودا نی کیا شمع کی مانند گداز

نبگیا داغ جنون دمین گریان سر پر

زلف ایسی کسی خوش رو کی ندیکھی نہ سنی
خوبیان سنبل گلزار مین کب ہین ایسی
کیا سمجھتی ہو اسی خیر ہی کچھ خیر اجی
زلف پیچان یہ ہو اسی نہین جیو کی لیتی

کاکلکا کھیلنے ہی ای مہ تابان سر پر

عشق کیا جانکو دیوانی سزاوار آئی
باز کیا رو نمیسی یہ دین خو نبدار آئی
چین کسطرح طبیعت کو دل زار آئے
دیکھئے پیک اجل آئی کہ وہ یار آئے

جان ہونٹہون پہ ہی اور وعدہ جانان پر

خلق مین شرم و ندامت سے اثر ہو محفوظ
اور اعدا کی شکایت سے اثر ہو محفوظ

مثل نادر کی ہر آفت سے اثر ہو محفوظ | تا بش مہر فیابت سے اثر ہو محفوظ

ہاتھہ رکھدین جو کرم سی شہ مردان سر پر

## امانت سید آغا حسن ولد میر آغا مصنف اندر سبھا شاگرد میان دلگیر

جان مخمور ن سخ سی نی ہی عالم ی اندلون | چل رہی ہی سینہ پر غم کی کٹاری اندلون

کیا کہین جیسی کہ حالت ہی ہماری اندلون | عشق کا خنجر لگا ہی دل پہ کاری اندلون

زخم کی صورت ہی آنکہون سی جاری ہی اندلون

سینہ پر رکھی ہوئی ہی عشق مین پتھر کی سل | پاؤن اوس جانب نہین اوٹھتی ہوئی ہین پانگل

ہین یون ہی بیٹھی ہوئی کرتا ہون کہ اب اوس سے نکل | دیکھی تمکین کو یہہ قاتل مین لیجاتا ہی دل

دشمن اپنا کر رہا ہی دوستداری اندلون

مطلقا مجکو نہین اپنی تن و سر کی خبر | جسم مین باقی نہین تاب و توان اب اگر

پیش ہے ملک عدم کا جلد ترمجکو سفر | عشق کی آزار نے لاغر کیا ہی اسقدر

شکل پرچھائی نظر جاتی ہماری اندلون

دیکھہ کر عشاق کا کیجو بکھر جاتی ہی دم | خوبصورت خلق مین کمیاب نظر آتا ہے کم

شک نہین اسمین ہمارے جین کہا تا ہون قسم | بہولی ہو شکل پر دل تڑپا جاتا ہی صنم

کیا ہی صورت ہو گئی ہی بیقراری اندلون

لخت دل آتی لگی ہین آنسوؤنکی تار مین | جانبری دشوار ہی اب عشق کی آزار مین

مثل دیوانہ پھرا کرتا ہون مین بازار مین | سر پہ چڑہایا ہی جنون نی عشق نے یار مین

پاؤن کو در کار ہی زنجیر بہاری اندلون

آپکو فضل خدا سی گو کہ حاصل ہی کمال | پر مناسب ہے کہ اسکا بھی ہی دلکو خیال

یعنی ملجا تا ہی انکو جب کبھی وقت وصال | راگ لاکر بزم مین جلتی پر اگرتی ہین مجال

پھیرے للہ پر یمین ستاری اندنون

جور گردون کی ہو نہ ہی شکایت کسلے
جان کو رہتی ہی ایذا اور کلفت کسلے
مثل نادر گریہ وزاری وقت کسلے
ٹھنڈی سانسین بھرتی ہو ہر دم امان کسلے

جان جاتی ہی کہو کس پر تمہاری اندنون

آباد مہدی حسینخان ولد غلام جعفر خان صاحب دیوان متوطن لکھنؤ شاگرد جناب ناسخ مغفور

زخمہای تن افگار نے سونی ندیا
قید خانہ کی شب تار نے سونی ندیا
بیڑیون کی مجھے جھنکار نی سونی ندیا
صدمۂ فرقت دلدار نے سونے ندیا

رات بھر درد دل زار نے سونے ندیا

گرمی فرقت محبوب مین ہے طرفہ اثر
مہ بی عشاق کو یہہ بیخابی ہی اک زور ضرر
یہ مہ آتش ہی اوٹھا کرتی ہین جس سے کہ شرر
ہم شب ہجر مین لوٹا گی انگارون پر

ایکدم آہ شرر بار نے سونی ندیا

اپنی بیچینی کی حالت کرون تحریر مین کیا
بیقراری ہی دل زار کو اب سی سوا
خواب مین ہی تو نہ نیند آیگی ہرگز بخدا
کسی کروٹ مجھی آرام نہین آنے کا

کہ مجھے ساتھہ میرے یار نے سونی ندیا

کیا کہون فرقت جانان سی ہوا جو کہ الم
جان دوری کی قلق سی ہی درہم برہم
دن تو گذرا کسی صورت سے بحال پر غم
شام ہی یاد جو آئی رخ گیسوی صنم

صبح تک شمع شب تار نے سونی ندیا

خون کہتا ہی سینون مین نہین ہوتی وفا
کری اللہ نہین زندگی خضر عطا
وصل کی شب مین کہون حال عنایت کیا
صبح تک سنتے رہی حال دل ناشاد مرا

اونکو غم کی مری کتھا نے سونی ندیا

کیا کہین حال دل شیفتہ وزار بہلا
وار ہا تا بسحر دین خونبار انیا
رات وصلت کی ملی پر نہ ہمین چین آیا
وہ جو خورشید شب وصل مین ہمخوا نہوا
گرمی آتش رخسار نے سونی ندیا

مثل نادر مین رہا مور و رنج و بیداد
زیست تو گذری کسیطرح سجان ناشاد
نیند آئی ہو کبھی عشق مین آتا نہین یاد
وار ہین بعد فنا قبر مین آنکہین آباد
شرتک حسرت دیدار نی سونی ندیا

## آزردہ مفتی محمد صدر الدین خان بہادر دہلی الصدر و ساتویں دہلی خلف مولوی لطف اللہ

تا صبح آہ جان رہی اضطراب مین
مستی بھری تہی سی دل خانہ خراب مین
اللہ اس خطا سی نہ ڈالی عذاب مین
شب جس کی گریہ تہا مجھی یا دشراب مین
تھا غرق مین تصور آتش سے آب مین

وہ سامنی ہی آکی لڑائی نکہہ گئے
ہم سمجھے یہ دن لہجے ہین زور سے گئے
آنکہو نسے اشک لیکن اسی غم مین بہہ گئے
قسمت تو دیکہو ہو کہولی گرہ کچہہ اور سے گئے
ناخن ہمارے لوٹ کے نبد نقاب مین

مستی نہ میری طبع کی تہی مطلقا کبھی
زندی تمام عمر نہ تہی میرے دلنشین
تہا ہی مین رہا نہین ہرگز نہین نہین
مین اور ذوق بادہ گشتی بہگو لیگین
یہ کم نگاہیان تری بزم شراب مین

جلوی ہی حسن رخ کی تحیر ہی آنکہہ کو
نخی نہین نگاہ سی ہی صاف دیکہہ لو
مضمون شعر کا مری کیون ور دلب نہو
یارب یہ سنے اولٹا ہی رخ سی نقاب جو
سو رخنے اب نکلنے لگے آفتاب مین

پوچہی نہین ہی خو کوئی ہرگز سوای شرم
رتبہ بڑی ہین خلق مین لحق برائے شرم

نادر کی طرح چاہئی تمکو بھی آئی شرم
یہ عمر اور عشق ہی آزردہ جای شرم

حضرت یہ باتین بھلی ہین عہد شباب مین

آشفتہ جرار الدولہ ضیغم الملک ہادیعلیخان وجاہت قایم جنگ
خلف نواب مہدی علی خان بہادر برادر
نواب محسن الدولہ بہادر صاحب دیوان شاگرد مصحفی

عاشقون نی دُھونڈھنی ہین کبھی ہاتھ پاؤن
ہاتہ کب آتے تھے ایسے پیاری پیاری ہاتھ پاؤن
یون ہی ہی بی مثل خوبی ہین تمہارے ہاتھ پاؤن
خون عاشق مین رنگی تھی جو پیارے ہاتھ پاؤن

پنجۂ مرجان بنی ہی ماہ پارے ہاتھ پاؤن

غور سی باتہ تو فکر رسا سے دور ہے
عقل ادراک حقیقت سی بہت معذور ہے
مجھکو حیرت ہی شک ہی وحور ہے
خونسی میرے حنا بندی سے منظور ہے

پشتہ ناخن سی جو کرتی ہین حنا بندی ہاتھ پاؤن

کب یہ ممکن ہی کہ جانا بند ہوسے یکقلم
کب یہ ممکن ہے کہ ہوتی آمد و رفت انکی کم
پاؤن نہین ہوسے ورم یا اڑ گہراتی ہون قدم
ہاتھ اوٹھائینگی نہ آنی سی تری کوچہ کی ہم

جب تلک چلتے ہین یہ وجہ جان ہمارے ہاتھ پاؤن

غنچہ کہلائی ہی گلشن مین جب کہلا دیا
زلفین سلجھائین تو سنبل کو بہت اوجھا دیا
کاکلین بالا جو پہنا بجلے کو تڑپا دیا
گل کو چٹکی مین اوڑایا کبک کو ٹھکرا دیا

خوب ہی سنمنے لگا لے ہے تمہارے ہاتھ پاؤن

دور سے وہ کہلائی ہی لعل و گوہر شوخ نی
رنگی و کہلائی ہی پر دے سے صفا کر شوخ نی
بیٹھیں نادر کردی ہین دست و پا کر شوخ نی
آج چلمن سے کہائی ہی ادا کر شوخ نی

جو نہین قابو مین آشفتہ ہماری ہاتہ پاؤن

## آہ سید اکبر علی خان ابن سید ولایت علیخان ولد میر محمد حسین خان مخاطب بمرصع رقم خان صاحب تاب نوطرز مرصع

ہاتہہ ہین تاثیر کی تو ہین اثر کی انگلیان
منفعل ہین پنجۂ مرگان تر کی انگلیان

ہونگی کم آفاقمین ایسی بشر کی انگلیان
بی سبب ہین کف حنای سیمبر کی انگلیان

ترسے کیسے خونمین ہونگی فتنہ گر کی انگلیان

سیل خونناب گریہی جب فراوانی مین
کیا لہو کی ہوی گنجایش ہماری مشت مین

سرخ رنگت ہورہی ہی آستین و دست مین
اسقدر وایہون مین خون یاد سیمبر مست مین

ہین حنای پنجۂ مرگان تر کے انگلیان

خامہ مداح لکہی خوبیون کو تا محشر
واہ و صل اعلی صل اعلی صل اعلے

گر مسی حسن بتان آتشین جو دیکہنا
گیسوئے شبگون و ہوان ہی شعلۂ رخسار کا

آتش رنگ حنا سی ہین شرر کی انگلیان

عشق مین بیہی ہین ساکت آجیکو مارکی
جانکو صدمی تہین ہرگز کسے آزار کے

قول مین ہر وقت یہ اپنے دل افگار کی
ہم تو ہین بیمار اوسکی گرمی رفتار کی

نبض پر کسطرح ٹہہرین چارہ گر کی انگلیان

کون آتا ہی نظر ایسا کہ جو نزدیک ہو
پاس ہی ہو درد آہ وہ بہی ہوگئی تہی دوست جو

الامان سب کہہ رہی ہین مثل ناوک اور تو
پوچہہ لینگے وہ تو ہان العتبہ میری اشک کو

آہ جو ہون تاب لاسکتی شرر کی انگلیان

افسون مرزا آغا حیدر متوطن بلدۂ لکہنؤ

گاہی نہ شوق دید مرا ایگان گیا
صحرا کو گاہ گہہ طرف گلستان گیا

پیش نظر حسین ہوی ہین جہان گیا
حور و نکو دیکھنی سوی باغ جنان گیا

اللہ ری حوصلہ مین کھانسی کہان گیا

ہی راست راست غور سے کجی نگاہ
ہر گز نہین ہے مجھ مین ذرا دخل اشتباہ

اسبات کا ہی لالۂ خونین جگر گواہ
بے داغ عشق خانۂ دل کیون ہو سیاہ

گل ہو گیا چراغ تو نور مکان گیا

واللہ مجھکو عشق پرستی مین ہی کمال
ایسا کمال جسکو نہوی کبھی زوال

جاتا نہین ہی ایسی طرح پر خیال
حیرت مین ہی ہی سامنی آئینہ جمال

بت ہو گیا پہ دلسی نہ شوق تبان گیا

غم مہمان مرا تو مین ہون مہمان غم
تھا غم جو میری جان تو تنہا مین جانِ غم

منظور بحر مین جو ہوا امتحان غم
تنہا نہین کھین مجھی یار نشان غم

مہمان میری خانۂ دل کا کھان گیا

دنیا مین بادشاہی کوئی کوئی گدا
لاریب مرتبہ ہی ہر اک کا جدا جدا

ہان قدر میری غور و تامل سے دیکھنا
پہونچا نہ پیشگاہ سگ یار مین ہما

جب تک نہ تذلیل مرا استخوان گیا

وہ کونسے جگہہ ہی جہان مین نہین پھرا
دیکھا بچشم غور تماشا جہان کا

کہتا ہون راست راست ہی شاہد مرا خدا
اوس گل کی بو نپائی کسی گل مین ہی ذرا

مشتاق بار ہا طرف گلستان گیا

تصویر رنج و غم ہے میرے دل کی حضور ہے
جس بات سی خوشی ہو وہ آنکھون سی دور ہے

دو سون بعید ہجر مین مجھسی سرور ہے
سنگ الم سے شیشۂ دل چور چور ہے

آزردہ ہو کی بزم سی ساقی کہان گیا

مدت ہوئی کہ آتش غم نے جلا دیا | اور ہا یہ دردو رنج کہ دلکو بجھا دیا
آنا بر ہا ملال خوشی کو گھٹا دیا | دور فلک نے خاک مین ہمکو ملا دیا
| اب تو غبار آپ کا ای مہربان گیا

نادر کیطرح آہ نہین کچھہ بھی حوصلہ | آتا نہین پسند کبھی کوئی مشغلہ ❖
بس موت اور زیست مین ہے تباہی مجھیلہ | اب ہی بتو کہ عشق نے کچھہ دل کا ولولہ
| افسوس کہو وہ جوش جوانی کہان گیا

## آرزو سید طالب حسین

پسند طبع نہ تھی ہمکو انجمن کی بہار | قبول تھی نہ کبھی گلشن وطن کی بہار
کبھی خوش آتی نہ تھی اور گلبدن کی بہار | دکھا ہی گل عارض نے بانکپن کی بہار
| نظر سے گر گئی نسرین و نسترن کی بہار

پسند گوشہ کی آئی نہ انجمن کی بہار | مسافرت کی نہ بھائی نہ کچھہ وطن کی بہار
نہین جو ش آتی ہی نسرین و نسترن کی بہار | کہیں ہی آنکھہ مین یہ سرو گلبدن کی بہار
| کرے دل پسند نہین ہی کسی چمن کی بہار

تھی جستجو کبھی سیلون مین کبھی برا تون مین | تلاش رہتی تھی گہ دمنین گاہ رآتو نمین
ہمیشہ رہتی تھی عاشق تمہاری گھاتو نمین | شب وصال مین لوٹی ہی ہاتو ناتو نمین
| تمہاری عاشقون نے غنچہ دہن کی بہار

اگرچہ ہوتی نہین ہی حسینو کو پروا | مگر ہین جذب محبت مین بھی اثر کیا کیا
یہی بیکارتی تھی آہ لیلے نشیدا | شروع عشق مین وحشت کا جوش نے نکلا
| غریب قیس نے دیکھی یکچھہ وطن کی بہار

کہا یہ جان بہت غور سے اگر دیکھا | ہر ایک شی کی لئے ہی دلا زوال و فنا

مگر ہی نادر مخزون یہ عبر ہی سچا | خزان کا دخل نہین آمین آرزو اصلا
ہمیشہ لطف پہ ہی گلشن سخن کی بہار

## اسحاق محمد اسحاق علیخان از اخلاف نواب فدا علیخان در اولاد نواب سالار جنگ سا گرد نواب علی علیخان

اگر چہ بادی ہو یوسف کے پیرہن کے بہار | اگر چہ سانپنے ہو لا کھہ یاسمن کے بہار
اگر چہ پیش نظر ہوے نسترن کی بہار | جو غور دیکھہ لے او شوخ گلبدن کی بہار
ہزار خار جنت سے ہیں چمن کی بہار

نہ تازگی ہی نہ سرسبزی ہی کہین اصلا | خزان نے باغ سے ایک کو اجاڑ دیا
نہین نشان بھی اسمین سی ایک کا رکہا | نہ کوئی گل ہی نہ بلبل نہ باغبان نہ صبا
خزانکی ہاتھہ سے بربادی حین کی بہار

زمانہ مین نہین ولسا ہی کوئی گلرخسار | نظر نہی گذری ہین ہر چند جو بر تو نہزار
مین جا بجا نہ پہری گی اور اسمین کی اونکی شمار | دہ چار باغ ہی رومال اونکا سو نہ کار
ہی سبکی آ گئی خزان تختہ چمن کی بہار

بڈھاپا رہتی تھی ہم آ کنج غربت مین | ہمیشہ کرتی تہے طی زندگی مصیبت مین
چلی جو بادیہ پیمائیون کو وحشت مین | ہزارون داغ اوٹھاے ہین دشت غربت مین
جو باد آئی ہمین گلشن وطن کی بہار

نہ جانکی تہی نہ اصلا بدنگی اپنی خبر | غم خزان سی دل بیقرار تھا مضطر
مثال نادر مخزون وزار خستہ جگر | بہار آئی ہی اسحاق باغمین چل کر
ہزار رنگ کے دیکہینگے ہم چمن کی بہار

# آزاد سید محمد امیر الدین معروف شاہ مزار الکھنوی

کیسا ضعیف و خستہ و ناتوان گیا
بی قدر مثل گرد پس کارواں گیا

یہ بھی نہ کچھ کہلا کہ کھاں سے کہاں گیا
کچھ دے گیا پتا نہ بتا کر نشان گیا

خاموش اس جہان سے مرا نیم جان گیا

اسباب کا ولا ہی مجھی بار ہا تھا
ہوگا کبھی نہ دور یہ دسی غبار حیف

ہمچشم و نمین ہوا مین بہت شرمسار حیف
جو ہو ہون آسینے بات یہ بھی ہزار حیف

سو بار کوئی یار مین مین ناتوان گیا

مین کیا کہون زمین سے جسوقت اٹھا
اک آنمین کہان سے کہان لیگئی ہوا

سر شن سوی اوج ہوا حد سے جب سوا
تھرا گئی وہ شتے فلک کانپنے لگا

نالہ مرا جو کوئی سوی آسمان گیا

وہ گل نہ تہا تو رونے لگا گل کو دیکھکر
بی ہوش ہوگیا قدح مل کو دیکھکر

او لہا دل آوہ خوبی سنبل کو دیکھکر
وحشت سوا ہوئی گل و بلبل کو دیکھکر

تنہا اگر کبھے مین سوی بوستان گیا

کرتی نہ تہی وہ کام جو موے خرد سی دور
سنتے پر اعتماد دلی تہا مگر ضرور

انصاف کیجیے تو نہ تہا اسمین کچھ قصور
سنتے تہی ہم کہ بعد فنا ہوگا وصل حور

یہ شوق لیکے تا در باغ جنان گیا

جبتک کہ دن تہی زلیست کی مرگی نہ جی چلا
آخر ہوا جو حال مرا وہ کہو نمین کیا

افسوس واہ درد و غضب وا مصیبتا
اوس بے وفا کی ہجر کا صدمہ نہ اوٹہہ سکا

کیا مفت اپنی جان سی مین ہم جان گیا

لاشی و ہیچ اصل حقیقت مین سب مین تہا
نے زلیست کی خوشی تہی نہ غم مرنیکا تہا

گمنامی ہی کو نام سے جتہا رہا دلا | کچھہ غم نہین مٹا جو نشان میری قبر کا
کافی یہی نشان کہ مین بی نشان گیا

کیا حالت اپنی مین کہون اپنی زبان سے | باہر ہے سرگذشت مصیبت بیان سے
دنیا سی ہاتھہ دھوی مین گذرا جہان سے | غفلت مین آ پکی مین گیا اپنی جان سی
فرمای تو آ چکا کیا معربان گیا

آمادہ حبیب ہین اب اتحاد مین | سرگرم سب تفیق دلی ہین وداد مین
نادر کیطرح رہتی ہین سب میری یاد مین | آزاد آج اکمل مری باغ مراد مین
پیہر حکمران بھا رہی و خزان گیا

## اشک میر علیحسن ولد سید آغا میر سادات حسینی الحسینی المتخلص بہ شاکر شہید

اپنی مکان سی طرف لامکان گیا | کیا کیا کرون بیان کہان سی کہان گیا
جانا تمام بر غلط و رائگان گیا | تیرے مکان تک جو ترا تو ان گیا
دم چڑہ گیا ذرا جو یہان سی وہان گیا

اندوہ و غم زیادہ نہ حد سی اوٹہا گیا | ایذا جو یا چکا ہی اب اسی نہ یا گیا
بخت سعید لطف مقرر د کہا گیا | چاہ الم مین یوسف دل رہ نہ جا گیا
جس روز سر سے کوئی کاروان گیا

نادان ہین وہ جنکو کہ دم کا ہی سرا | دنیا کو سوچی تو ہی اک میہمانسرا
آسایش اور لطف کی امید سی مین کیا | اس منزل فنا مین نہ وقفہ ہی زیست کا
اک ٹھہرا کے دم لیا اک کاروان گیا

جادو ہا نگاہ سی جادوی سارے | باقی نہین لبون مین ہی اعجاز عیسوے
کہی خدا کیواسطے انصاف سی جی | اب کیا ہوئی وہ آپکی آنکہون کی ہنسی

باتون مین تھا جو سحر کا عالم کہان گیا

کیسا مزاج اوج پر آتا ہی واہ وا
حالت تغلبون کی کبھی اوسکی کوئی کیا

اللہ ری دماغ یہ عالم تو دیکھنا
زندان سمجھہ کی یانون نرکھا سوی فنا

قیدی ہی جو تیرے زلف کا سوی جنان گیا

رتبہ کو اپنی جانتی پہچانتی ہین ہم
رکھا نہ اعتدال سے باہر کبھی قدم

اس بات پر ہی خالق کونین کی قسم
پھونچا نہ تیری بام حقیقت کو ای صنم

جب اوڑ کی اپنا طایر وہم و گمان گیا

نادر کیطرح رہتی ہین افسوس بے پری
حسرت مین زندگانی کی دن رہی ہین طے

ہی یا ورق نخجت بھی واللہ عجیب شے
ہم ایک سر کی مر گئی ہی اشک سیف سے

سنتے ہین کربلا کی طرف کاروان گیا

آعظم مرزا اعظم علی رئیس خلد آباد
منجملہ مکہ آباد شاگرد رشید حضرت رئیس صاحب دیوان

ہی تلاش ابتو کو بکو تیرے
سب کے لب پر ہے گفتگو تیرے

سبکو خواہش ہی چار سو تیرے
سبکو رہتی ہی جستجو تیرے

لوگ کرتے ہین آرزو تیرے

ہو جو پیدا زبان مین اعجاز
ہوئی گویائی گو کہ سحر طراز

مدح تیری تھوسکے آغاز
واقعا اے ہوای زلف دراز

طول رکھتے ہے گفتگو تیرے

یا گوارای دل مصیبت ہو
یا مسا واست رنج و راحت ہو

یا ستم جھیلنے کی عادت ہو
یا جفا کش مری طبیعت ہو

یا بدل جاے یا رخ تیرے

بخت نے بار یخ او ٹھوایا
جو کیا تھا سو ہمنے بھر پایا
ان تبونکو کبھی نہ رحم آیا
نہ کسی دن کسی نے فرمایا

ہم نکالینگے آرزو تیرے

ساقی دیتا نہیں تو کیا پروا
محتسب کا بھی ڈر نہیں اصلا
شامل حال ہی جو فضل خدا
جام بھر لینگے بادہ کش اپنا

حسرت جاہے سبو تیری

گو دل زار ظلم سہتا ہی
گو کہ آنکھو سے اشک بہتا ہی
پر تصور ترا جو رہتا ہے
جذبہ اشتیاق کہتا ہے

ہے تصویر روبرو تیرے

ہو گیا جو ر بار سے بر باد
ظلم کی کوئی بھی نہ پائے داد
کبھی حاصل ہوئی نہ آہ مراد
ہاے افسوس اے دل ناشاد

ایک بھی نکلے نہ آرزو تیرے

دیکھنے والی خلق مین سارے
ہین تیرے شوق دید کی مارے
حسرت ان پر نہیں ہی اے پیارے
پھرتے ہین آسمان پہ سیارے

کس کو کس کو ہے جستجو تیرے

مثل نادر حصول کیا ہی تجھی
فایدہ کیا تجھے شکایت سے
بے سبب کیون خفا کسیکو کری
دلمین آعظم سی نہی نی دے

آس رکھتے ہے آرزو تیرے

ازل مرزا آغا حسن لکھنوی از اخلاف مرزا عباس شاگرد صبا

پابند غم ہین لوگ بہت کم تمام شب
سب احتلاط کرتے ہین باہم تمام شب

اتفاق مین ہر ایک ہی خورم تمام شب
سوتا ہی یار چین سے عالم تمام شب

روتے ہین یاد کرکے تجھے ہم تمام شب

رنجش کی کوئی بات نہ تھی اور نہ تھا سخن
چوما کہی تمھاری لب و ابرو و جبین

تھا بی تکلفی مین دہن سی دہن قرین
بوسہ لیا گلی سی لگایا بلائین لین

کیا کیا رہی ہین وصل مین غرم تمام شب

مجھ سا ہی کون گنبد نیلے روا قعین
مرمر کی زندگی کی امید وفا قعین

اکسر گدازی آہ مری اشتیا قعین
صورت بدل نجامی مری کیون ادا قعین

صدمہ رہا ہی یار مجھی کم تمام شب

صد سے زیادہ تیرگی ہی لگنی غمین
باقی نہین ہی روشنی اب اس چراغ مین

بو سیر گلستانگی ہی لیکن دماغ مین
او گل نغیر تیری جو رہتا ہون باغ مین

روتی ہی میری حال پہ شبنم تمام شب

اب عیش پر خوشی کی سبب سے دماغ ہے
شادی سی بزم عیش مین ہنستا چراغ ہے

دل پر رقیب ستم کے حسرت سے داغ ہے
ٹھنڈی ہوا ہی رہی دلبر ہی باغ ہی

سوتے ہین آج چین سی ہم تم تمام شب

ہر چند سانہ میرے نہ کی مطلقاً وفا
ہر چند وعدہ خلفی و بی کیا آنکر وفا

آیا بھی میرے پاس تو کیا فایدہ ہوا
او سو حجاب وصل مین بہی اسقدر رہا

محرم سے ہو نی پائی نہ محرم تمام شب

غالب کیطرح گرچہ سنائی او غزل
او سکے حجاب شرم مین ڈالا بہت خلل

عیار یون پر او سنے ہوئی طبع اج کل
ہتہی چڑہا نہ یار شب وصل ای ازل

کس کس طرح سے ہمنی دمی تمام شب

انیس سید ببر علی والد میر مستحسن خلیق ابن میر حسن ابن
میر غلام حسین شائق عمر پانچ بیشت سے اس کے خاندانکی دست بیع ہی
اور یہ بزرگ اور انکی والدہ ماجدہ یہ ہیں مثل و نظیر عالم میں ممدوح ہر صغیر و کبیر ہیں

معجز بات کرے آنکھونکی جو جادو سے
جو کہ شرمندہ نکلے کوکری ابرو سے
شوخی چشمیں کہ ہو سودرجہ سوا آہو سے
وجد ہو بلبل تصویر کو جسکے بو سے

اوس سے گل رنگ کا دعوے کری پھر کس دن

مجھسے اظہار یہ شب کو رہے تنہائے
دلکو کس طرح یقین آئے تو ہی ہر جائے
فرق رعنائی مین آیا نہ ہی زیبائی
کس سے ای شوخ ہوئے راتکو ہاتایائی

نور تن آج جو ڈھلکا ہے ترے بازو سے

منتین لاکھ کین ہاتھونکو یہی ہین جوڑا
پانو پر اپنے سر عجز کو سو بار دھرا
صدقے تیمیر دل و جان و مالت ایمانکو گیا
کل تو آغوش مین شوخی نی ٹھہرنے نہ دیا

آجکے شب تو نکل جاؤ میرے قابو سے

سوز یاد سے مری جان جلی جاتی ہی
یعنی آف بھی نہین کرتی ہی تہرائی ہی
بات اوسکی یہ مرے دلکو نہین بھاتی ہی
شمع کے روئے پہ بس صاف ہنسی آتی ہی

آتش دل کہین کم ہوتی ہی رالسو سے

جسرے آفاق مین ہے پیار کی اپنی ہر سو
ہوئی سستی خاک سیہ شیک سی جان جلکے عدو
خلوت خاص مین تہایا کے اپنا قابو
اکیلا دن وہ تہا کہ نکلا نہا کینکا زانو

اب سراو ٹھتا ہی نہین ہے سر زانو سے

اب مرے سمت سے گذرے خاموش رہو
آخری حال کو اب رحم و کرم سے دیکھو

غیر حالت ہے مری رہی لو قف نکرو
نزع مین ہون سر مشکل کو آسان کرو

کہو لو تو ہے شفا جلد مرے بازو سے

مثل نادر کی ذرا دہو کی مین آ نہ انیس
کوچۂ عقل سے باہر ہی کبھی جا نہ انیس

تو تو ہی اہل خرد عاقل و فرزانہ انیس
شوخیٔ چشم کا تو کسکے ہی دیوانہ انیس

آنکھین ملتا ہی جو یون نقش سم آ ہوے

افضل سید افضل علیخان عرف سید صاحب خلف سید قاسم علی خان قاسم لکھنوی

تمہارو ان سیل دیدۂ تر سے
ربط تمہا سر کو آہ خنجر سے

یون ہی رہتے ہے ہمیشہ شدر سے
بحر خونی جو امنہ گیا سر سے

اپنے آنکھو لئے بحر خون بر سے

گو کہ دشوار قرب ہے در سے
گو کہ دوری ہی یار کے گھر سے

پر رسائی جو ہو مقدر سے
قاصد آہیو اوس گل تر سے

دیدہ دیدار کو بہت ترسے

قصد آنکھین کرین اگرچہ ہزار
گو کہ دیدے ہون طالب دیدار

دید اوسکی ہی مشکل و دشوار
در کے روزن لئے جہانکتا ہی یار

نقش دیوار ہم ہین شدر سے

مجھے کرتا رہا وہ گرچہ بے
سنگ جور و جفا سے گو تہا ہے

آ ف بھی مین نے کیا نہ منہ سے کبھی
میرے اقدیق بے زبانی کی

کرلے قاتل زبان خنجر سے +

نہین نادر کو جائے رد و بدل
خوب رو سب دوم ہین وہ اول

نہین اس دعوے مین ہماری خلل
ہم اوسی پر تو مرتے ہین افضل

جو جلاتا ہے مرے پھونکے

## انسب ابو طالب ولد امیر اکرام علی شاگرد سید حسن عسکری عرف میر کلو عرش

مین کیا بیان کرون زلف پرشکن کی بہار
کہ جسکے سامنے شرمندہ ہے ختن کی بہار
ہی جامہ زیبی مین بھی یار گلبدن کی بہار
عجب ہی پیرہن سرخ سی چمن کی بہار
ہی زرد گاچھہ کی کرتی سی یاسمن کی بہار

پری و حور سے بہتر کہین ہے نام خدا
کبھی جو زینت روئے زمین پر اپنی وہ آیا
جمال و حسن سے عالم عجیب دکہلایا
بھایا پانکے لاکھی نی خون لاکھون کا
مٹائی یار کی مسی نے انجمن کی بہار

خدا کی فضل سے رنگین ایسی ہین اشعار
لکہون جو صفحہ پر اونکو ہو تختہ گلزار
نہ باغ باغ قفط سنکے ہی وہ گلرخسار
غزل یہ ہوتی ہین مرغان نغمہ سنج نثار
برنگ باغ ہی رنگین مری سخن کی بہار

جو ورشور مین بغاکیون کی کیا کہیے
بجا ہی کہتے ہین مرغ خرخ لوگ تجھے
یہ لطف معرکہ مین ہمنے اے صنم دیکہے
زمانہ قتل ہوا شاخ تیغ پر خون سے
خزان خلق ہوئی تیری بانکپن کے بہار

ہین داغہای بدن نادر انتوشکل چراغ
نہین ہے وحشت خاطر سی کچھ فراغ
بیان حال جنون کیا کرون نہین ہی دماغ
ہی فرد داغ سی النسب کا سیہ تختہ باغ
برنگ گل ہی گل جزسے بدن کی بہار

## افسوس میر شبیر علی ولد میر مظفر علی خان صاحب دیوان شاگرد میر علی حیران کن دہلی

کیون نہ ڈالی پاؤن مین زنجیر اپنی ہاتھ سے
کیون نہ جی وی عاشق دلگیر اپنی ہاتھ سے
گر نہین بنتا کوئی تدبیر اپنی ہاتھ سے
رکھہ تو اوسکی حلق پر شمشیر اپنی ہاتھ سے

صید کو اپنے تو کر نخچیر اپنے ہاتھ سے

نقد جان قاصد کو دون پیغام لانیکی عوض
جان و دل قربان کردون اوسکے آنیکی عوض
قتل کرتا ہی جو الفت سے ملنے کی عوض
سینہ و دل کھوا ہی رکھدون لشانیکی عوض

گر لگا ئی وہ ستمگر تیر اپنی ہاتھ سے

دل ہی کھتا ہی اپنی ہونہونکو ایسا مین
ہی یہی بہتر کہ خاموش اور سکتہ ہی مین
حالت اوس دیوانہ خیسکی کس منہ سی کہیز
جوش وحشت پھیر دا نجنو کو عشق رہ مین

آج تو ڑی اوسنے پھیر زنجیر اپنی ہاتھ سے

کل اگر رخسار رنگین مین لہو غنچہ دہن
لب ترے یاقوت ہین تو دانت ہین در عدن
رہت ہے ہیچ ہی نخچیر ہے ایمین کچھ جا ہی سخت
خاک پا تیری جو ہاتھ آجا ہی تیغ ہین بدن

تو مجھو بھینک دی اکسیر اپنی ہاتھ سے

کھینچے ہی کسنی طہارت سے ادب سے ابرو
کھینچے ہی نقاش نے کسکی شبیہ خوبرو
کھنچ گئی ہی اسمین کسکی شکل رخسار نکو
شکل تمین کسکی ہی ہیچ مچ بتا افسوس تو

کیون نہین رکھتا ہے تو تصویر اپنی ہاتھ سے

## انجم مرزا بن رضا عرف جمن مرزا شاگرد میر کلو عرش

وطن آوارہ رہی آہ گھر کی صورت
جوش وحشت سے رہی پیش سفر کی صورت
زندگانی مین نہ تھی کوئی مقر کی صورت
ہوئی دنیا سی گذر جا کی گذر کی صورت

قبر بھی مجکو ملی ہی میری گھر کی صورت

غسل کیسا کہ کفن تک بھی نصیب دلوایا
کاندھی پر غیر و نکی تابوت مرا و مہوایا

فاتحہ بھی شب آدینہ نہ اوسکو بھایا | کشتۂ تیغ ادا کی نہ لحد تک آیا

چار بھی پھول چڑھانے نہ سپر کی صورت

مجھکو بھاتی ہی یار کی چشم بیمار | جسم کا ہین نجانے ہی مثل خس و خار
نظر آون مین سبو بھی نہایت دشوار | چشم عالم مین ہے معدوم وجود مین زار

حسرت دید سی ہون تار نظر کی صورت

وصل س امر مین کہتا ہی بہت شانہ شکل | سر گوبانی مین پڑا ہی نہ کسی زلف خلل
آج جو کہتے ہین وہ ہمنی کیا ہی ول | نہین جانا تری زلف عرق آگین کا جو

بن گیا ہی گرہ رشتۂ تر کی صورت

کیا کہون کین طبیعت مری گھبرائی ہی | شادمشاطہ ہی تو شانہ کی بن آئی ہی
اوسکو منظور جو آرایش و زیبائی ہی | وصل کی شب ہی وہ ہوتا ہی خود آرائی ہی

آئینہ کو نظر آتی نہین گھر کی صورت

شل نا درشب فرقت مین مرے ہوش مین غم | باش پر نہ سیری نہ فرش قائم
خاک پر ہون مین جبھی دیکھہ کی گریان مرقوم | شام سی ہجر مین مجھکو یقین ہی اسم

نہین آسید کہ دیکھون مین سحر کی صورت

ادب سید احمد حسین خمان خلف سید رضا نعلیخان برادر
نواب تاج محل صفا شاگرد نواب مرزا محمد اصغر علیخان متخلص بہ نسیم دہلوی

دل عشاق خم و پیچ مین دلبہا کی محبت | دام گیرائی کی ہین جانکیو پہیلا کی محبت
حلقہ ہین سلسلے سو اسا منے دلہا کی محبت | اے فغان زلف صنوبر مین جو لہرا کی محبت

حضرت دل شب تاریک مین گہبرا کی محبت

آشنائی کو ہوئی اونسی مری اک مدت
کیا کہوں اونسے ہوئی جیسی کہ کلفت صحبت

ہمکلامی کی ہوئی تو بھی بیدا صوت
تھی ازنسی جو اونھین کم سخنی کی عادت

عرض مطلب سے مشروط وصل و مگر ہی بہت

خبر کہتی ہی الزام کی در وا ہونگے
تھا نہ معلوم کہ فتنہ کے برپا ہونگے

سمجھے نہ اگاہ کہ کیا شدہ پیدا ہونگے
ابتدا میں یہ سمجھے تھی کہ رسوا ہونگے

آخر کار مرے قتل سے تیاری بہت

شب تنہائی میں بھی سن سن کے غریب
دیتی تھی وحشت دل جوش جنوں کی ترغیب

غم فرقت سے ہی حالت دل آہ عجیب
سختیان ہجر کی جھیلین بھوا وصل نصیب

دل لگا کر جو ہوئے درد ہی تیاری بہت

رغبت طبع بھلا اور طرف ہی کیونکر
چاہتا تھا جسے چاہا اوسی ہونے ہو سو ہو

نظر غور و تامل سے خدا را دیکھو
ہمدمو خنجر ابرو کی ہوس ہی کہدو

آسمان تیغ ہلالی کو نہ چمکاری بہت

سینہ میں داغ الم تھا مری لبمیں سوراخ
نخل خواہش میں مرے اب نکل آئی ہی شاخ

ہو گیا دامن امید وصل جوب دراخ
صبح تک جوش تمنا میں رہا میں تا خ

بیقراری سی مری رات وہ پہلای بہت

مثل بادہ ہے مرے دلکو تمنا زاید
ولولہ وصل کے رہتی ہین خدا ہی شاہد

حاضر بزم بھوجب کہ رقیب حاسد
یہ پیام ادب تہ بھی کہنا قاصد

مشکل مسئل دل مضطر کو نہ پڑہای بہت

انضیا عبد الرحمن خان آبرو آبادی عرف سالار بخش شاگرد مرزا حاتم علی مہر

باندہ اونچا پائے دعا کر کے
سر کو سجدہ سے آشنا کر کے

جان محراب پر فدا کرکے | دلکو ابرو پہ مبتلا کرکے

کعبے پہونچا خدا خدا کرکے

راسم و با وفا نہ اوسکو کہو | بلکہ جلاّد سنگدل سمجھو
دوستو اپنے دل مین غور کرو | میرے قاتل کی شوخیان دیکھو

خون عاشق ملاحظا کرکے

فصل گل جسکھری شروع ہوئی | کتنے پابند و نکو رہائی دی
آہ نوبت مرے جو آپہونچے | رویا صیاد بے پری پہ مری

قفس تنگ سے رہا کرکے

بار احسان اوٹہاؤن کب تک | اور غیرت کی مجھسے ہی منیاد
ہون محبت مین غیور پرسے ہے یاد | حق ترے دانے پانی کا صیاد

جاؤن گا دام دام ادا کرکے

طالب دید سے نہ اپنے چھپو | سامنے التفات سے بیٹھو
دور کردو حجاب و پردہ کو | نور کا جلوہ مجھکو دکہلا دو

رخ روشن کو اپنے وا کرکے

عقل و دانش سے دور تہا جو ہمیشہ | ہمسے سرزد ہوا وہ امر خلاف
رہے نادر کی طرح مجھکو معاف | کیا ہے نادم ہوے ہین آے انصاف

بے وفا و لئے ہم دفا کرکے

## اندوہ علی حسینخان دلدار گاقلیخان متوطن لکہنو شاگرد میان مصحفی

پردہ سے نہ صورت کہنچ نکالی | ہرگز نہ تمنائے دل زار نکالے
انظارہ مین ہو طرح تکرار نکالے | کھڑکی سے نہ گردن کبہی اے یار نکالے

تو نے نہ مری حسرت دیدار نکالی

بیفایدہ کی تم سے جفاکیش سے یاری
اللہ ری جفا وستم وظلم شعاری

سفاکی سے کیون جان تمہاری ہو عزیز
فرگان کا کیا ذکر تو دکھلائی کٹاری

ابرو کا لیا نام تو تلوار نکالے

جبور سکیون نہ کری خلق مین داور
یہ جرأت و عداوت ہی کہ ای وائے مقدر

تھا خوب اگر ذبح وہ کرتا مجھے آکر
صیاد نے رکھی گل پژمردہ قفس پر

اچھے ہو بس مرغ گرفتار نکالی

دنیا کی عقیدے نہ ہم ملت و دین کے
عاشق تھی ہم خلق مین ہر ماہ جبین کے

وارفتہ کھان ہم تھی کسی لعبت چین کے
مارا تھا ہمین عشق نے اک پردہ نشین کے

کیون قتل ہماری سر بازار نکالی

دل کو تو تسخیر دو دم مین کیا مارا
دم مارنے کا بھی تو نہ تمہا ستمنے یارا

کتیون کی جراحت کی ستمگر نے نگرا
اندوہ مقدر ہی نہ تھا قتل ہمارا

تلوار تو یون اوسنے کئی بار نکالے

## اکرام منشی محمد اکرام منشی تھا عیش باغ و کھیوا بلدۂ لکھنؤ

گاہی تو سب کو لطف الف کا دکھا دیا
کیا کیا کروں بیان کہ کیا کیا دکھا دیا

گہ حسن شمع صاف وصفا دکھا دیا
سدرہ دکھا دیا کبھی طوبی دکھا دیا

قامت نے تیرے عالم بالا دکھا دیا

عاشق ہوا تو لطف نہ کیا کیا مجھے ملا
رحمت خدا کی صل علی واہ مرحبا

حد وحساب سے بھی کرم اونکی ہین سوا
سینے سے یار نے جو دوپٹا ہٹا لیا

پھولا ہوا گلاب کا تختہ دکھا دیا

دیکھا نہ تھا جو آنکھوں نے وہ دست دکھا گئی
قم کی اثر کو صاف دلوں سے بھولا گئی
آگئی نہ اونکی غیبی معجز نما گئے
اعجاز پر جو وہ لب جانبخش آگئے

مردونکو زندہ کرکے تماشا دکھا دیا .

سو بار اپنے جی میں جو یہ ٹھانی شیخ جی
پائینگے کیا جو خاک بھی چھانینگے شیخ جی
کیونکر غنیمت اسکو نہ جانینگے غنیخ جی
احسان کیا مرا نہ یہ مانینگے شیخ جی

میخانہ کیا قبلہ و کعبہ دکھا دیا

تھا دل کبھی نہ آہ مرے اختیار کا
شایق رہا کیا ہی یہ سیر و شکار کا
تھا انتظار بس اسے فصل بہار کا
تھا مجکو عشق آہو چشمان یار کا

جوش جنون نے اسلئے صحرا دکھا دیا

کیا کیا نہ لطف دید کی ہر ایک کو ملی
نظارہ غیر کرتے رہی اوسکے حسن کی
حرمان اسی کو کہتے ہین کہتی ہین کہ جسے
ہم ہاتھ ملکے رہ گئی حسرت سے دیکھئے

بن بن کے اوسنے جو بنی جو سنورہ دکھا دیا

نادر کیطرح سر کو نہ بنینگے اقتدم
ہندوستا نمین پھرینگے واللہ ایکدم
منہ دل حال ہوئی جو اللہ کا کرم
اکرام قبر پاک سے آنکھین ملینگے ہم

قسمت نے گر حسین کا روضہ دکھا دیا

## آغا مرزا آغا حسن ولد مرزا میر شاگرد میر وزیر صبا

یون ہے پر داغ رہا دل جو مرا کی صورت
ہی جو رونے مین بہی دیدۂ تر کی صورت
یون ہے نکلینگے اگر آہ شرر کی صورت
ہی یہی ہجر مین جو درد جگر کے صورت

نظر آتی کی نہین بھکو سحر کی صورت

تمنے ہی سی بات کی جان شیدا
سچ اگر پوچھو تو مطلب ہے یہ میرے دلکا

یعنی چلپن کسے سب کہتے ہین پیرو اکیسا
بس اگر ہو تو یہی چاہتا ہی جی میرا

اپنی آنکھون مین رکھون تمکو نظر کیصورت

نازو انداز کی ہین خوب سے جو بر نکلے
شرم آتی ہی وہ کیا پردہ سی باہر نکلے
ابتو عشاق سی اوڑنی لگے کیا پر نکلے
دم نہ بسطرح مرا تیغ دودم پر نکلے

چلک اسمین ہے سینونکی کمر کی صورت

صورتین خوب صفائی کی دکہائین اوسنے
باتین ہر چند ہر شام بنائین اوسنے
وصبین حیلہ کی کوئی جبکہ نہ پائین اوسنے
زلفین رخسارہ رنگین سے ہٹائین اوسنے

نبدہ گی شام ہی سے آج ہے کیصورت

ای مری جان تراد ہیان لگا رہتا ہی
سانجی آنکھونکی تو ہی نیند ا رہتا ہی
کیا کہون حال مرا رنج سی کیا رہتا ہی
ہجر مین لہو نکا تار بندہا رہتا ہے

قابل دید ہے اب دیدنی تر کیصورت

گر بیداد سے تو کاسہ سر توڑا تھا
تیر ہ سے شانہ سی تا ناف و کمر توڑا تھا
تیغ نی جانکی سینہ کو سپر توڑا تھا
ناوک تیر مژہ نے تو جگر توڑا تھا

داغ دل مرجھے نہ آتا جو سپر کیصورت

اور کچھہ صورت نادر نہین مطلب میرا
نہ تمنای دلی ہی مری کوئی اصلا
اور اگر ہی تو یہی روز و شب صبح و مسا
وصل کی شب ہے کرتا ہون دعا می آغا

حشر تک اب نظر آئی نہ سحر کیصورت

## از تفضل حسین شاگرد اسیر

آرزو اور تمنا کی ہی تقصیر عبث
کیون تصور مین رہے یار کی تصویر عبث
کیون بلانے کے لئے خط کرین تحریر عبث
وصلکی امید ناکام ہے تدبیر عبث

نہین پھرتا ہی قلم کاتب تقدیر عبث

جو مغیر یہ طبیعت کوئی عاقل ہو جاے
دعوی کبر جو ہر طرحسے باطل ہو جاے

عجز انسان کی خاطر مین جو کامل ہو جاے
خاکسار یکا اگر مرتبہ حاصل ہو جاے

ہے دلا پھر طلب نسخہ اکسیر عبث

دار فانی کی ہر اک بات ہے بیشک موہوم
جو کہ موجود ہین ہو جاینگے اک دن معدوم

کسلئے اتنی مچا رکھی ہی بیفایدہ دھوم
بی ثباتی نہین کیا قصر بدن کی معلوم

فکر تعمیر ہے ای صاحب تعمیر عبث

فکر بیہودہ مین ہو کیون کوئی عاقل مصروف
آیکو کیون کری کوئی بجا قت معروف

سوچ لی اسکو ذرا ہوی جی کہہ ہی تو دوف
وعدۂ وصل اگر حشر پہ ٹھہرا موقوف

گفتگو روز کی بیکار ہے تحریر عبث

چھیڑ کے باتین وہ کیون کرتی ہین اکثر مجھسے
چشمکین طعن کے کیون ہوتی ہین ان پھر مجھسے

ظاہری رابطہ رکھتی ہین وہ کیونکر مجھسے
بات کرتے نہین بخشش کی سبب گر مجھسے

پا بن پھرتے ہین کیون صورت تصویر عبث

تو اگر چاہی طلا دم مین بنا نے مس کو
کون ہے وہ کہ نہین شوق ہے تیرا جسکو

آرزو وصل کی ای یار نہین ہی کسکو
بجوان تیرا تجسس جو نہین ہی اسکو

راتدن پھرتا ہی پھر کیون فلک پیر عبث

مثل نادر سر شوریدہ ہی مایل بسجود
صاف طینت ہی جو خالص تو ریا ہی مفقود

شبہ و شک کو نہین دخل برب معبود
تیغ قبضہ مین تمہارے ہے یہان سر موجود

قتل مین ابر سے کیون کرتے ہو تاخیر عبث

احقر العباد عبد الغفور مجھا سکھیڑا ہی متوطن اعظم پور تحصیل قاسم گنج ضلع آگرہ

نہ سنگ کو دکان سے اوسکی خاطر مین ہو کہٹکا
نہ آوارہ پھرا بازار و ہمین نے دشت مین بھٹکا

گیا یہ شوق وحشت مین تہ اوسکی عجب لٹکا
اوٹھایا اوسنے ہی نی ناگہان گوشہ جو اٹکا ہو

دل دیوانہ اپنا شانہ سان لقمون مین چلا لٹکا

سبک سم ہین گران ہمسے ہمارا کب ہنر خوانی ہے
تحائف مین ہمارا مثل ہے کوئی نہ ثانی ہی

حقیقت لاغری تیمخ و نکی کھانی ہی
فراق یار مین اسد رجہ ضعف ناتوانی ہی

کہ ای دل سخت مشکل ہی بدلنا ہمکو کروٹ کا

کوئی دیوار دنیا مین نہ اوسسے مرتفع ہوگی
پہاڑ و نکی بھی نیچی اوسکی آگی ہوگی جو لے

نہین معلوم ہوتے ایک شی آفاقمین اونچی
دکہاتی دیتی ہی پست اب بلندی عرش اعلے کی

نظر آیا ہے جب سے اوج اوس کا فرکی چوکہٹ کا

کسی کے کہلنی سی ہی تو یہ عقدہ نہین کہلتا
حقیقت مین جو پوچہو نقطہ موہوم ہی گویا

ہمیشہ ہے رہا شی بثوت و نفی کا دہوکا
اگر باتین وہ کرتا تو دہن کا بہی پتا ملتا

کیا تا بت کہ کو اوس صنم فی باندہ کر میکا

تو حصہ شاعرونکی حال پر فرماتی ہین اکثر
ہی شاگرد دور اونسا مہربان آفا قمین کمتر

ہی شاذ و نادر اوکا خلق خوبی مین کوئی ہمسر
رسائی جو ہوئے ہی خدمت نادر مین ای احقر

تو اصلاح سخن کا کسلئے اب جگہ سے کہسکا

## انسخہ مولوی عصمت اللہ خلف جو دہری رحمت اللہ مرحوم پنڈت اصلع گلی ہوسیارپور کا کلکتہ

ہمسے ہوئے گا یہ راہ ثواب کا
مضمون ملگیا ہے ہر اک انتخاب کا

رہبر و رہنما ہے طریق صواب کا
لکہنا ہی وصف رخ بے حجاب کا

دیوان کا ہر ورق ہے ورق آفتاب کا

ہین ہیچ اوسکی آگی حسنیان ماسبق
غازہ سے اوسکے کچہہ نہ رہی خوبی تسفق

کہتا ہون صاف صاف اگر تو بُرا نہ مانے حق
پیدا نہین ہی اوس رخ گلرنگ سے عرق
دیکھو نہ کیون ہے عطر گل آفتاب کا

رکھتی نہین ہین مثل جہان خراب مین
یکتا جو حسن مین ہین تو فرد انتخاب مین
مدہوشی اور مستی ہی حسن شباب مین
منہ اپنا دیکھتے ہین وہ جام شراب مین
آئینہ روبرو ہے رکھا آفتاب کا

شہرت ہے تحت و فوق مین گو آفتاب کی
اوسکا ضیا و نور مین ثانی نہ تھا کوئی
اب اور بھی تعلی یہ حاصل اوسی کو ہوئی
اوس عبرت مسیح کی جو آنکھ پر گئی
ہی چشم چار مین پہ دماغ آفتاب کا

انصاف سے بجو تامل اگر سنے
نادر کی طرح دلکو جو انصاف بر دے
تو فی البدیہہ چاہے اس بحث کو پڑھے
کیون سبکو فیض پہونچی نہ انسخ کی شعر سے
ہے جلوہ گر جہان مین نور آفتاب کا

**امید مولوی فرحت علی ولد شیخ علام شاہ کیل شاعر مقیم قصبہ سیرو پرگنہ شادی آباد ضلع غازیپور یکی از ہندوستان حال مع این دو رباعی**

آنکھین جو تر کرین کبھی دوری کی غم سے ہم
گریان جدائی مین ہون جو سوز الم سے ہم
آنسو روان کرون جو فراق صنم سے ہم
چشمہ بہائین بحر مین گر چشم نم سے ہم
تو جوش اور خروش مین رہ جائین ہی سے ہم

دیتی نہین ہین وصل مین تکلیف بیشتر
ہوتی تکلف جو زیادہ تو ہی ضرر
پر اشتیاق جان حزین کو ہی سقدر
سوتی نہ دینگے اور نہ سونگے رات بھر
کہلینگے آج کہیل صنم کا صنم سے ہم

تم رہنے دو رین ہانی مین کو کمال
لیکن ضرور چاہئے اسکا بھی کچھ خیال

ایجان بدزبانی کا اچھا نہین مآل
تم گالیان جو دوگی تو ہم چوم لینگے گال
تم قول سے پھروگی پھر لینگے قسم سی ہم

معشوق ظلم کیش ہی ہوتی ہین بیشتر
اللہ کی پناہ ہی لسکن نہ اسقدر
اللہ رے بیوفائی وبی رحمی کا اثر
قاتل نے یون کہا کہ گروگی جو یا نو پھر
یہ پھینک دینگے کاٹکے تیغ دو دم سے ہم

تسخیر مین نہین ہے کوئی اور دوسرا
جتنے حسین دہر مین اپنی ہین مبتلا
کچھ خیر ہی گذر ہے بھلا دہیان آیکا
پریان اوراکی لائی پرستان سی تو کیا
حورین نکال لائینگے باغ ارم سی ہم

ہر چند ہوشیارون مین ہم ہوشیار ہی
پر ہندی مین یون تو آتی ہی کہ ہم کہیں
پر انتہا ہی غفلت بی حد تو دیکھیے
دام بلا مین دین و دل آنستہ پھنس گئے
واقف نہی ورنہ گیسو نکے پیچ و خم سے ہم

تجسا حجاز مین ہی نہ عاشق عراق مین
طے اپنی عمر کی ہی وداد و وفاق مین
نادر کی طرح فرد ہی لیلی اشتیاق مین
شش در نالی سمید ہو ہرگز فراق مین
آخر دو چار ہوینگے اک دن صنم سی ہم

## اثم شیخ ہبر حسین رئیس بلگرام خلف شیخ مسیح اللہ

کہینچا دل عشاق جو تار نکالے
بندش بہے نرالی پی دستار نکالی
دکہلاکے ادا جان تن زار نکالے
پرواز پری حور کی رفتار نکالی
یہ چال تے اے بت عیار نکالے

اک روز ہنساتا ہی تو اک روز رولانا
گہہ ساتہ ملانا ہی تو گہہ غم مین جگانا
اوس طفل کے دلکا نہین کچہہ آہ ٹھکانا
نظر و نسے گرانا کبہی گیسو مین پھنسانا

کیا خوب ترا ہی دل بیمار نکالی

وضع اوسکے نرالی ہی ہر اک طور جدا ہے
جو شیفتہ اوسکا ہے گرفتار بلا ہے
بندش ہے اگر صبح دم شام کہلا ہے
بندش کی سوا اجڑ یکا انداز نیا ہے

ہر پیچ سے کیفیت دستار نکالی

اندیشہ و وسواس کو خاطر مین نہ لاے
اب عذر کی کچھہ جا نہین اوسکو کوی سمجھاے
کیا جانمین کہ ان باتونمین کچھہ رنج نہین ہے
انکار مین بوسہ کی نہین صیح نہو جاے

کیا وصلکی شب آہ یہ تکرار نکالے

ہوتی ہے محبت مین کمی تمسے ہمیشہ
ہر ایک کو رنجش ہے اجی تمسی ہمیشہ
ناور ہے سو اتنگ ہے جی تمسے ہمیشہ
آتم کی شکایت ہی یہی تمسے ہمیشہ

حسرت نہ ہماری کبھی اوسنے ابھاری نکالی

## امداد حافظ سید امداد علی و حافظ سید محمد علی متوطن فرخ آباد محلہ پل خام

جان بیچین نہ ہوتی ہی نہ گھبراتی ہے
مجھکو تاید کسیکی نہین خوش آتی ہی
نہ مدد ہی دل تنہا کو مرے بہاتی ہی
بیکسی منزل مقصود کو پہونچاتی ہے

آہ کیا بات سر و پا عرش تلک جاتی ہی

اشک جاری ہون سر شام سے تا وقت سحر
سر نہ تیغ جو ہو جاے تو سب سے بہتر
رات بھر کیون نہ رہے سوزش دل چار پھر
داغ سرمایہ رونق ہی دل عاشق پر

چمکے چمکے یہ زبان شمع کی فرماتی ہے

سیر و سمت کے ہر چند نہوی دلخواہ
ہوی ہر چند کہ منظور نہ اوس سے کبھی راہ
محجوب ہر چند کہ جانی سے اودھر ہو اکراہ
واہ کیا عشق کے تاثیر ہے سبحان اللہ

خود بخود کوچہ جانان مجھی دکھلاتی ہے

کیا کہون رنج والم عشق مین جو مجھسکی ہوئی دشمن ہی تو پابند ہون جاں کی
کیا کہون رنج والم عشق مین جو مجھسکی ہوئی دشمن ہی تو پابند ہون جاں کی

اسی سے یاد مین کھلکے وہ ہنسے کا کمل کو
اسی سے یاد مین کھلکے وہ ہنسے کا کمل کو

دام مین طایر سدرہ کو بھی لی آتی ہی

ہین ہمیشہ ہی وحدت کے مری دل مین اثر
ہین ہمیشہ ہی وحدت کے مری دل مین اثر

مثل نادر کی خیالات دھرے ہین اودھر
مثل نادر کی خیالات دھرے ہین اودھر

متبدل ہو مراصات عقیدہ کیونکر
متبدل ہو مراصات عقیدہ کیونکر

وہ ہو حدہون کہ امداد بھی آٹھہ پہیر
وہ ہو حدہون کہ امداد بھی آٹھہ پہیر

قدرت اللہ کی ہر شی مین نظر آتی ہے

## اختر قاضی محمد صادق خان خلف قاضی محمد لال متوطن ہوگلی

## مصاف ملک بنگالہ شاگرد مرزا قتیل صاحب دیوان و تذکرہ و دیگر تصانیف کثیرہ نظم و نثر فارسی و اردو

زنی جو غنیک سے گویا دو رنگین ہی
زنی جو غنیک سے گویا دو رنگین ہی

آسمان آنکھون مین آنکھون مین ہی آنکھون مین ہے
آسمان آنکھون مین آنکھون مین ہی آنکھون مین ہے

نور قدرت کا تماشا بالیقین آنکھون مین ہے
اوس صنم کا جلوہ حسن جبین آنکھون مین ہے

ہر نگہہ اک مدحیرت آفرین آنکھون مین ہے

نو بتین کہوائی ہین گلچین نے جنتی مین دل
نو بتین کہوائی ہین گلچین نے جنتی مین دل

اندنون مین باغبین اسباب عشرت جمع کل
اندنون مین باغبین اسباب عشرت جمع کل

ساغر مے کا ہی دورہ پیتی ہین سب جام مل
بی ترے گلگشت گلشن مین ہمین اے شاخ گل

شکل خنجر برگ برگ یاسمن آنکھون مین ہے

دلکو وحشت ہوہی ہی تو خوشی ہی جانکو
دلکو وحشت ہوہی ہی تو خوشی ہی جانکو

سب مہیا ازبنون ہی خواہش خاطر ہی جو
سب مہیا ازبنون ہی خواہش خاطر ہی جو

سیر گلزار جنان ہی ہی یا گیون حاصل نہو
سیر گلزار جنان ہی ہی یا گیون حاصل نہو

حلقہ کاکل سی اوسکے دور بین آنکھون مین ہے

جانکو رکھتی ہی فرقت جو کہ اوسکی آہ زار
خاطر فارغ مین آجاتا ہی جو اکثر بار

دیتی ہی داغ سیہ لیر جو لالہ کی بھار
خون رلواتی ہی جو یاد ترے رخسار گلعذار

جوہر شمشیر چین آستین آنکھو نمین ہے

دور اپنا راتدن ہو جہہ دکھلاتا ہی چرخ
محکو حیرت ہے کہ ناحق چرخ کیون کہاتا ہی چرخ
خاطر محزون نادر تجھو نہین بھاتا ہی چرخ
شعلۂ جوالہ سان اختر نظر آتا ہی چرخ

بسکہ گردش مدن چون اشک آستین آنکھو نمین ہے

# حرف الباے موحدہ تحتانی

## بحر شیخ امداد علی ولد شیخ امام بخش متوطن لکھنو شاگرد رشید جناب شیخ امام بخش ناسخ صاحب دیوان

طالع عاشق وارفتہ و شیدا اولٹا
یعنی لیتا ہی وہ دم نزع مین ولسا اولٹا
اوس پری نی نہ مگر جنسی دوپٹا اولٹا
جذب الفت نی دکھایا اثر اپنا اولٹا

آہ جب ہونٹھو نپر آئی تو کلیجا اولٹا

دیدۂ غور و تامل سے اسی کر تو نگاہ
تا کجا بی خبری جلد ہوا گاہ آگاہ
ہوگا دیکھہ کہی کہتی ہین اکر وز تباہ
جادۂ دل پہ قدم مار یہی سیدہی راہ

در گذر کوئی حرم سی وہ ہے رستا اولٹا

ہی کب امید کہ لکھی وہ مناسب القاب
منہ سی کیا شکوہ کرون ہے یہ خلاف آداب
تمسے کرتا ہون مگر حرف شمہ پر آب
کیا عجب ہے خط معکوس مین لکھی ہو جواب

نامہ بر میرے نصیبون ہی لکھا اولٹا

شکوہ ظلم نہین ہے گلہ جور نہین
حال پر میرے لبیک مگر غور نہین
سل سی ہین دق نہین بیماری کوئی در نہین
مرض عشق مین آرام سیطور نہین

کبھی سیدھا جو دم آیا تو کلیجا اولٹا

ہوی ہم صحبتی غیر مین ایسی شاغل
کہ ہوا بھر عبادت تمہین آنا مشکل
یا کہ سمجھا نہ مجھی رسم و کرم کی قابل
پھر اولٹ کر نہ خبر لی ہوا ایسی غافل

آبلوا آؤ کہ مین دم لیتا ہون اولٹا لوٹا

خوش تو اون مین ہمیں بہتا ہی اسیکو تو نہ پر
الفت گل تری نزدیک ہی اسکے تقصیر
تو مراد دینی مین کہتا ہی روا کیون تا خیر
باغبان بلبل شیدا کی ہی ہی تعزیر

شاخ گل مین اسی پر بان کی لٹکا اولٹا

کیا خزان آئی جو بی برگ شہلا بیمار
جای گل صحن گلستان مین ہوئی خار
بلبلین کی ہی مین رو رو کی بیشم خونبار
نہ تو وہ پھول نہ کلیان نہ وہ بہری نہ بہار

رنگ پھیرتی ہی چمن زار کا گھنٹہ اولٹا

بھسن دی کی ہوائی کی نہایت شدت
پیمین کی تو نظر آتی نہین کوئی صورت
چھور کر باغ چلی صحن سوے کنج عزلت
ایک جھونکا تو بہلا اور بہی وقت رخصت

بھر گلابی دھبھاری کوئی جھونکا اولٹا

جو کہ عاقل ہو وہ کبھی نہ بھروسا اصلا
مثل تصویر ہون حیرت مین کھوئے جمال مین کیا
دحقیقت گذران ہی گذران ہی دنیا
زینت رنگ بقا چاہتی ہین اہل فنا

اس مرقع کا دکھائی دیا نقشا اولٹا

دیکھیے آگے مقدر مین کیا کیا دہلے
جھیلنا ہی وہ تعشق مین دلا جو پیش آئے
کیا شکایت کی جگہ ہی کوئی دلکو سمجھا
حق بجانب ہے اگر تم سے وہ دلبر پھر جای

آسمان کا چلن اوندھا ہی زمانہ اولٹا

اوس گلی مین ہی جو دولت تو ہے ہو جین شرف
تیر کا ہار کی سینہ رہی ہر وقت ہدف
مثل نادر کری لازم ہی کہ جان پہچان
بحر کیا کوچہ جانان سی بہر کے گھر کیطرف

لبھی دیکھا نہین کہتے ہوئی دریا اولٹا

## بحر نواب علے احمد خان رئیس عظیم آباد شاگرد ناسخ مرحوم

رخ روشن نے کیا مہر درخشان پیدا
کرتے ہین تیر و کمان ابرو مژگان پیدا

سبزۂ خط نے کیا لطف گلستان پیدا
تیری دندان نے کئے گوہر غلطان پیدا

لب نگین سی ہوئی لعل بدخشان پیدا

سیر گلشن مین خدا کی لی اگر اب جو
سرو شمشاد کو دکھلائی قد دل جو

کیا ہوا جو نہین دکھلاتی ہو چشم و ابرو
اپنی چہرہ سے ہٹا دیجے نقاب گیسو

پردۂ ابر سے ہو مہر درخشان پیدا

جو ہے پردہ مین کہتا ہی جو لو شکل بہار
مہر و مہ کو ہو چکا چوندہ جو حاضر ہو جہان

مثل سیر آئین دہر مین پیدا ہی کہان
تب مقابل تری صورت کے ہوا یا کہ نہین

کر لین انداز تو اطراف حکایر مین پیدا

بالیقین لطف نئی طرح کی ہونگی حاصل
کلفتین جتنے طبیعت مین ہین رائل ہونگی

سر کٹانی کی لئی ہو گی خلقت مائل
تشنہ لب آئینگی پیاس اپنی بجھانی قاتل

آبداری تو کرے خنجر براں پیدا

اشک خونی سی ہی رنگین کنار دامن
نظر آتی ہین ہر اک گوشہ مین لطف گلشن

دوستو کیا یہ امر ہی تہ سر روشن
چشم تر مین ہی مرے لخت جگر کا مسکن

جس طرح بحر سی ہو پنجۂ مرجان پیدا

ماجرا کریہ سر شار مین میری ہی عجیب
اشک ریزان ہون جس مین وہ لوتی ہین رقیب

دیکھ کر کہتے ہین حالت کو مری سب جہیب
کشتی نوح بھی آئی تو نہ ساحل ہو نصیب

دین ترنی کیا میری مے طوفان پیدا

رای مین میرے ہی آراسی ترے رای عزیز
مثل نادر ہی مرے دلمین بہت جای عزیز
آنکھو نسے اپنی لگاؤن جو ملی ہای عزیز
بحر معلوم ہوا پڑہ ئی غزلھای غزیز

بعد مدت کے ہوا ہے یہ سخندان پیدا

# برق فتح الدولہ بخشی الملک مرزا محمد رضا خان ابن مرزا
# کاظم علیخان مغفور شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ مرحوم دیوان

سامنی میری نہ اک روز رہی احت ہے
نہ نظر عیش کی آرام کی صورت آئے
چین پانی کی نہ اب ہی آہ نہ نوبت آئے
فصل گل آئی ہی عالم مین قیامت آئے

پھر جنون تازہ ہوا پھر وہی وحشت آئے

نہ کبھی نالے کئے اور نہ رقت آئی
نہ فغان کرنیکی اکروز بہی نوبت آئی
یون تو لب پر مری گاہی شکایت آئے
ہوش بس جاتی رہی جان پر آفت آئے

پھر نہ مین آپ مین آیا جو طبیعت آئے

کونسی تھی وہ گھڑی جبکہ طبیعت آئی
صبح کو رنج رہا شام کو آفت آئے
چین آٹھہ پھر ہی نہ نوبت آئی
پھر وہی آئی مصیبت وہی آفت آئی

روز مرمر کی گھٹا پھر شب فرقت آئے

غور سے دیکھو تو اوسکی سحر و شام ہی ایک
گو کہ آغاز جدا ہوئی پر انجام ہی ایک
ظلم کی کرنہین یہ ایدل ناکام ہی ایک
آمد و رفت شب وصل کا ہنگام ہی ایک

نوبت صبح بجی اسنے جو نوبت آئے

فوج اندوہ ہے گو جانکی ہی پا لے
گو کہ رہتی ہی شب ہجر مین خستہ حالی
وہی ہی اللہ لی پر ایسی طبیعت عالی
رنج بہی فیض رسانی سی نہین ہی خالی

کہیت سرسبز ہوے جب ہین وقت آئی

کوئی زایل کری کیونکر خط پیشانی کو
ہوی رہتا ہی لکھا بخت مین جو تاہی جو

ایسی قسمت تو زمانہ مین کسیکی بھی نھو
وای محرومئی تقدیر مقدر دیکھو

گھر سے جسوقت چلی سامنی عورت آئی

کیا کہون حال مرا جو کہ تعشق مین ہوا
یار و اغیار ہی کہہ دو لگو تعلق نرہا

فرق اسمین ہر دو کا بھی نھین ہی سجدا
اوس مسیحا کی محبت ہین زمانہ چھوٹا

سب سہی پر نہ سہی کیا جب وقت آئی

تا دم زیست ہی رنج مین اور آفت مین
کیا کھین رنج اور آہی ہین جو کہیہ جا ہی ت مین

جا کی میں ہی نہ کبھی آہ کسی صحبت مین
ہمتو انسے بھی بیگانی ہوئی الفت مین

تم جو غیرون سے ملے کمونہ غیرت آئی

موجہ خیز نظر آتی ہی قمر کی صورت
نھین کچھ بحر مین بھی اثر کی صورت

دیکھیہ کرنا دل تعشیہ جگر کیصورت
برق ہم آج نہ دیہین گے سحر کی صورت

زور مرمر کی کہتا پھر شب وقت آئے

برہ قاضی محمد سراج الدین ساکن سنگمید آباد صلع بلدہ شہر شاگرد قاضی محمد حامد

نھین عشاق مین رکھتا تن بی سر کوئی
بی جگر ہمسے نھوگا کبھی بہتر کوئی

نھین جانباز ون مین انیی ہی برابر کوئی
دیکھیہ لین ہم بھی کہ دل لیتا ہی مفت مگر کوئی

ہان اشارہ کرے ابرو سے چشم فسون گر کوئی

زندگی ہوگئی ہی وسکی محبت مین وبال
تھا مشک دل صد چاک سو بگل عجب بال

کیا رسم کبھی جو کہہ کہ رہا غم مین حال
شام سی تنہا جو کسی بخشش مژگان کا خیال

صبح تک دل کی ڈبو تا رہا نشتر کوئی

نجت برگشتہ ہی طرح سی ہوگا کسکا
جو کبھی وصل کی دولت سی خوشنود ہوا
ملنے کا دوست نہی شوق ہی بس دلمین رہا
ہون وہ ناکامہ جبھی وصل تبان تو کیسا

سر کی ٹکرانے کو ملتا نہین پتھر کوئی

چشم بدور ہی کیا اوج پہ ہشم پر سرکار
نظر آیا نہین ایسا کوئی عالے دربار
تیری خدمت ہی سیکو بھی نہین ہی انکار
ایک ہاتھہ مین ہی جام تو اک آئینہ دار

کوئی تجسہی تری محفل مین پیکند کوئی

ظلم جو جو کہ ہوئی غم مین ہمیشہ جھیلے
رو رو کر ہجر کی ایام مصیبت گذرے
مثل نادر جو بجا ہوش نہ قومین نے
دست حسین مرے سینہ پہ وہ کہکر بولے

لگیگا برق تڑاکب دل مضطر کوئی

## برہان نواب برہان الدین حیدر خان بہادر نواب شمس الدولہ بہادر

پائی پناہ درد مین جینہی سی کب
بیخ و ملال کم ہوئی جان حزین ہی کب
مرہم نہ دم نے زخم پہ اپنے سے کب
گلا غم والم دل اندوہگین سے کب

خالی رہا مکان مرا مکین سے کب

تصحیح مصرعی ہی وہی مہ سی فوق ہے
حور و لکو اشتیاق دشتونکو شوق ہے
کیا عشق کا ہمارہی ہی گردنمین طوق ہے
تیری رخ صبیح کا بس دلکو ذوق ہے

مشکین کسکی ہوگی بہلایا سمین سے کب

ہی نور مہر و ماہ عیان گورے گال مین
وہ حسن ہے کہ آ نہین سکتا خیال مین
رایل مگر حیا نہین ہوتی وصال مین
عاشق تڑپکی مرگئی شوق وصال مین

ہولنا نقاب ہلو سنے رخ حسین سے کب

باتیں تیری ناز کی ہیں نہ ویسا ہی چونچلا
اب وہ کرشمہ کیا ہوئی کیا ہوگئی ادا
حالم فریب تمہارا نہیں رہا
جوبن وہ اگلا دلبنی لگنا روپ چل بسا

ہاں دیکھی کرتے ہو صاحب نہیں ہے کب

واعظ بجو زیب ہے تیرے جبین کا
تجھسا خدا پرست نہیں اور دوسرا
لیکن یقین ہے مجھے کرتا ہی تو ریا
گو پانچ وقت ماتھا تو دھوتا ہی زاہدا

لیکن جو ٹیھا کلنک کا ٹیکا جبین سے کب

ناحق کو زور سہ لگانی کی فکر ہے
ناحق ہتو کو پان چبانی کی فکر ہے
ناحق ہراک کو ٹھیری جانی کی فکر ہے
بغائن دیر کی جمانی کی فکر ہے

مسی کا لوجہا او ٹیکا لب نازنین ہی کب

رخسار ہیں ہی جلوہ نما نور کہر یا
حاجت جمال کی کوئی شی ہوگی تا کجا
انصاف دیو تو کرو کچھ خیر ہے بھلا
فانوس نور شمع کا پردا کریگی کیا

ساحد کی جھپ سکیگی ضیا آستین ہی کب

فکر بلند گو ہی تمہاری بہت بلند
یوں تو پسند تمکو جو ہو سب کی ہی پسند
پر عرض کر رہا ہی یہ ہراک نیازمند
ڈالو نہ پائجامہ میں بھاری ازار بند

یہہ لو بھہا او ٹیہہ سکا کمر نازنین ہی کب

نادر کسطرح چاہی خاموش ہی رہے
دعوی بر غلط نہیں زیبا کوئی کرے
اس امر کو خدا کے لئے دیکھو غور سے
برہان آئی صافی کی داغی نہو سکے

تہمت لگا سناکری اوس مہ جبین سے کب

بیتاب افضل الدولہ منتظم الملک نواب احمد حسن خان بہادر ارغیزان
عماد الملک نواب غازی الدین خان وزیر دہلوی متخلص بہ کمیدہ اصلح کے کا صاحب دیوان

فراق ہی ہی کلیجا فگار پہلو مین
قبول ہی کوئی ماری کٹار پہلو مین

مخین ہے عذر جبھی نوک خار پہلو مین
مخین ہے آج جو وہ گلعذار پہلو مین

اوجھل رہا ہی دل بیقرار پہلو مین

وصال یار کجا مین کجا وہ لطف کجا
خیال و خواب ہوا اوسکے سایہ کا سونا

تپش آہی گیا تھا جو بخت کا لکھا
اب اوسکے دید کی لالی پڑی ہین شاخ حنا

جو اپی رہتا تھا لیل و نہار پہلو مین

نثار پہلی ہی جلاد پر کرین ہم دل
وہ ہم مین تر مین نہ ہرگز اگرچہ ہون سہل

جو وقت نزع کی فضل خدا رہی شامل
نہ منہ سی اف کبھی تگلی ہماری القائل

لگائی گن کے جو خنجر مزار پہلو مین

بلا کی سامنی کرتی مین کب ہوا قاصر
مصیبتون کی اوٹھانی مین ہی ہا حاضر

سی سے منہ کو نہ موڑا یہ بات ہے ظاہر
اوٹھا سکا جو نہ صدمہ فراق کا آخر

تڑپ کے رہ گیا دل انکیبار پہلو مین

بتان آذر زیبا یاب ہی یہی شاید
سنبد خاطر احباب ہے یہی شاید

الم مین بی خورشید و خواب ہی یہی شاید
جسے کہ کہتے ہین بیتاب ہے یہی شاید

تڑپا جو ہی یہ ترے بیقرار پہلو مین

## یادگار نواب سید باقر خان اہل خطہ خلف نواب ظہیر الدولہ علامی خان جہانگیر و پور حضرت سید علیشاہ بادشاہ ساکن و خواجہ فرید

میری آنکھون سے نہ افسوس طلبگار آنکھین
مین نے دیکھا جو اوسی محبکو دیکھا ئین آنکھین

شرم سے زلف کی پردہ مین چھپا ئین آنکھین
غیر کی کہنے سی کو اوسنی چرا ئین آنکھین

ہوگئی صلح جو اک بار لڑا ئین آنکھین ٭

گرمی حسن سے ہوتی ہیں خجل انگارے
لوگ فہمائش کرکی ہیں سب ہاری
کیا کہوں آہ کہ بیتابی دل کے مارے
شعلۂ رخسار و تلی جاجا کی تجھی نظاری

ہمنے جو دیدہ و دانستہ جلائیں آنکھیں

تجھ سے خوبوں کو قدرت سی خدا کے جو ہو
گھر ہیں کیا بیٹھی ہو اب کو رغریبانکا چلو
دوستو آنکے یہ طرفہ تماشا دیکھو
کشتۂ دیدۂ دلدار جو بھی مجھسے ملو

آہوؤں نے مری تربت پہ چرائیں آنکھیں

بیمروت ہو تو کیا چشم عنایت تمسے
محض نادان وہ ہو جو تم سے صدا ہو
آگئی سید دل زار کو بھی خاک رہے
اور کیا تمسے کوئی یار تو قع رکھے

ایک بوسہ کی لئی ہمنے جرائیں آنکھیں

مثل نادر رہی قسمت ہی ہماری قاصر
کہ مٹنا میں ہوئی عمر بھی اپنی آخر
بی مروتا وہ سواحد سی ہے یہ ظاہر
بوسہ تم کبھی ہمنے جو مانگا باقر

یار نی جین یہ جینکی ہو کی دکھائیں آنکھیں

## باقر باقر خان خلف اصالت خان متوطن قدیم دیر آباد محلہ آصف آباد

ظلم ظالم ہی ہے مری فریاد نہیں
جور کا شیا کی ہو خوئی دل ناشاد نہیں
ہو سلم گل میں نجز نالۂ شعر کی کچھ یاد نہیں
چھوڑتا کنج قفس سے جو تو صیاد نہیں

ڈر خدا کی ہی تجھی ای ستم ایجاد نہیں

طمع و حرص ہی ہر چیز کے دلسی زائل
کبھی ہونگا نہ کسی امر میں تجھسی سائل
بس اسی بات کی رکھتا ہوں تمنا میں دل
قتل کر جنبش ابروسی مجھی ای قاتل

کام کا سیری ترا خنجر فولاد نہیں

ہر گیا فصل خزانیسی گلستان برباد
لطف پر سر وہی باقی نہ کوئی شمشاد

قید ہی کنج الم مین مری طبع آزاد
اب جو چھوڑا بھی نہین فایدہ کچھ بھی صیاد

قابل نغمہ سرای دل ناشاد نہین

جوش پر جب کہ ہوئی خوب بہار گلشن
گل و ترنے لگے گلزار سی دامن دامن

ور و لب وا ہوا میری یہ پر درد سخن
ہای افسوس چھپا موسم گل ہی مین چمن

مجھی ناکام کوئی باغ مین صیاد نہین

کوئی باکی نہین دنیا مین مثال نادر
جب ولا دہی دل مین ہی فنکی حاضر

راستے راست سے یا مرد قول تا عمر
مغفرت حشر مین اوسکی تھین ممکن باقر

چشم تر جو کہ پی حضرت سجاد نہین

بھادو بابو رن بھادر سنگھ ولد بابو فتح بہادر سنگھ تقسیم اکبر آباد تاسگاؤ مرزا حاجی علی محمد

خون آغشتہ ہو گیا مگل سے
اس تن زار کو ہی مشکل سے

مرگ کی آرزو مین ہین دل سے
ہم ترستی ہین مرنے بسمل سے

پہلے یہ پایا ہے تیغ قاتل سے

حال ہے جو مریض الفت کا
نہین لایق بیان کے اصلا

آہ و فریاد و نالہ و او یلا
ایک دم بھی جدا نہین ہوتا

کیا محبت ہے درد کو دل سے

محشر طلعت ہزار دکھلائے
اونکے تلوون کی کب صفا پائی

دیکھیے تارا جو خال شرمائے
جب وہ بے پردہ بام پر آئے

چاند کترا گیا مقابل سے

حسن تو اسبات کی نہین قابل
اونکی تصویر ہے بہت مشکل

ہی تصور ترا بہت باطل
اسنے ہونگے کبھی نہ تب ایدل

در گذر اس خیال باطل سے

مثل ناور پس نما رہے ہے دہیان — کوچہ یار مین جو نکلے جان
تا بقدور اور تا امکان ہاہا — اے بہادر نہ چھوڑیو میدان

نہ اوٹھے لاش کوئی قاتل سے

## بھادر خان ابن امداد علیخان رئیس فیروز آباد شاگرد خوقعلیخان

کیفیت کم ہوتی نہین آہ اٹھتی ہی — زندگی سی کبھی کالی بلا کیطرح ستی ہی
ہی لب پر جان محزون دم حصاسا ہے — شب فرقت مین ایسا نیند عاشقوں کی جاتی ہی

مشکل سے راستا ہوتی ہی بڑی مشکل سے ملتی ہے

رہا مربوط جمعیتی جب جوس سی دل مضطر — نہ پیمانہ رہا ہوس سے جدا ہونا کبھی ہم بھر
تو پھر جھوٹی تعلق عبد مرنیکے بھلا کیونکر — وہ بھر فاتحہ گر بیٹھتا ہی آکی تربت پر

تو اٹھ کر ہو نہ ہماری خاک دامن سے لپٹتی ہی

نظر کی سیر طرف اک نور کا عالم نظر آیا — در و دیوار کو آئینہ سی ہی صاف پایا
کواکب کا ہر اک ذرہ سے مرتبہ بخشا — زمین کو نقش پای یار سی رتبہ ملا ایسا

تبرک کی طرحسی خاک اوس کوچہ کی ملتی ہی

ہوئی طی زندگی نالہ و رنج و درد و محنت مین — خدا ہی دم لبون پر جان آ بھوکی ہی فرقت مین
وہ پیش آیا جو کچھ لکھا ہوا تھا ہی قسمت مین — لہو روتے ہین ہر دم رنج اندوہی محبت مین

نئی صورت سی اپنی آج کل وقعات کٹتی ہی

غم و رنج و الم فرقت مین اونکی آہ سہتی ہین — مہر شک خون ہمیشہ چشم کی چشمون سے بہتی ہین
مکدر نالہ و محزون کی صورت ہم ہی رہتی ہین — صفائی تو بھاد رہم جو جائین تو وہ کہتی ہین

نہین ملتی ہین ہر سو تک طبیعت جبکہ بٹتی ہی

## بشاش کلب جانخان بھادر ڈپٹی کلکٹر ضلع التسر فرزند جانخان مع اولاد

کبھی تو دشت مین گھر ہی بوستان تنہا — پھرا تی ہی مجھی وحشت کشان کشان تنہا
مین جاکی واد طلب ہون دلا کھان تنہا — نہ میری در پی ایذا ہی آسمان تنہا
ہزار دشمن جان ہین اور ایک جان تنہا

ضعیف و بی پر و بی بال و نا توان تنہا — اسیر گاہ ستم آسمان نشان تنہا
بروی خاک پڑا تھا مین بیخبان تنہا — نہ ہجر یار مین تھا قصد بوستان تنہا
بجبر لیگئی وحشت کشان کشان تنہا +

جدا ہر ایک سی غربت مین ہون بتو ہون بیش — پسند طبع ہی غربت مری رسم قدیم
نہین ہی شک خداوندی خدائی علیم — ہی صحبت آپ کی ناصح مجھی عذاب الیم
وہ بہتر اس سی کہ ہو جو مصیبتان تنہا

اگرچہ لاکھہ کجی پر ہے چرخ کجرفتار — اگرچہ پانون سی نکلی زمین ظلم شعار
اگرچہ بر سر آزار ہون در و دیوار — اگرچہ دشمن جان ہون مری قریب ہزار
نہین ہی خوف جو ہو دوست مہربان تنہا

نہ چھیڑ ہی نہ کچھہ دل لگی محلہ مین — عدوی جان مین جو ہین آدمی محلہ مین
کسی سے اب نہین ملتا ہی جی محلہ مین — شریک درد نہین ہی کوئی محلہ مین
دلی عسس ہے مرا شب کو ہم فغان تنہا

بلای جان جہان ہی ہمارا نالہ کشے — مجال کیا کہ اوسی آہ سن سکے کوئی
نہین مین خوف و خطر مین مقیم یہ چن و پری — ورشتگان فلک کرتی ہین امان طلبی
بلند کرتے ہین جب نالہ و فغان تنہا +

ہون گو کہ ناخوش و نا شاد و بیسم و مخزون — نہوئیگا کوئی محبا بھی اب تہ گردون

انھین دنون مین مین نھین ہون فقط بحال زبون | ہمیشہ صحبت اغیار سی گزرتی ہے مجھ پر مین
اگر جیسے ہوتی ہی دامنون مین گریبان تنہا

جوانی ہوگئی اب نوبت آئی پیری کی | نہ آرزو ہی ریاست کی نہ امیری کی
پسند دلکو نہیں وضع ہی فقیری کی | مین عادت اسلئے کرتا ہون گوشہ گیری کی
اگر کنج قفس مین رہنا ہی جاودان تھا

غم معاد کبھی ہی کبھی نہ فکر معاش | اسی روش سے بسر ہوئی زندگی کی کاش
بس کہ صورت تصاویر ہی میری تلاش | نہ رشک طبع رسا ہی ہوئی کیون مجھی شباش
سخن ہی مجمع یاران مین مین بھان تھا

## بشیخ الٰہی بخش شاگرد نواب محمد یعلیخان جلیس

نظر مین خار ہی نسرین و یاسمن کی بہار | پسند آتی نہ تھی دلکو نسترن کی بہار
واقعی مین نہ خوش آتی تھی انجمن کی بہار | جو دیکھی سبزہ رخسار کلمبدن کی بہار
رہی خزان مین بھی پیش نظر چمن کی بہار

اگرچہ تھی وہ فضای چمن کی شیدائی | اگرچہ وہ گل گلشن کی تھی تمنائی
اگرچہ تھا نہ قبول اسکو رنج تنہائی | قفس نصیب ہوا جبکہ فصل گل آئی
نہ دیکھی بلبل ناشاد نی چمن کی بہار

اگرچہ حد سی فزون خوبیون مین تھا یہ چمن | بہار گلشن عارض تھی رشک صد گلشن
مگر مین کہہ نھین سکتا تھا نھین مقام سخن | گلونکی رنگ یہ خط ایا تھا نھین رہا جوبن
مثال فصل خزانی نی اس چمن کی بہار

اگرچہ رنج مین پر درد و رنج زایل ہے | سرور طبع حزین کو ہی اور خوش دل ہے
جبین بھار گلستان کی یہ بھی حاصل ہے | شگفتہ صورت گل جسم رنج قاتل ہے

خجل ہے حسن جراحات سے چمن کی بہار

سمجھتی کیا ہین قدیمان اہل شور و غدر
مثال ناور مخزون ہی مجھکو اسکی قدر
بیان ہو نہین سکتی ہین لطف و خوبی صدر
فراق گل سی نہین داغ سینہ مین ای ہدر

عروج پر ہی مگر لالہ چمن کے بھار

## بھار لالہ کالکا پرشاد ولد لالہ بھاری لال باشندہ شہر فرخ اباد شاگرد میان صفدر

گذری نکوئی رات کبھی پیشتر ایسی
نی شام کٹی اور نکوئی سحر ایسی
جھیلے کبھی دنیا مین نہ ہرگز شب ہجر ایسے
ایذا شب فرقت مین ہوئی می قمر ایسی

خالق نہ دلا سے مجھے بار دگر ایسے

آنکھون سے جو دیکھا انھین ایسی طلعت کی بانی
بسطرح نہ سمجھون اوسے عنقا کی نشانی
پیدا ہی نہین تنگ دہن کا کوئی ثانی
رکھدیگا قلم ہاتھ سی چین مان کی مانی

ہرگز نہ کہیے گی کبھی بتلی مگر ایسے

گذری نہ کسی پر وہ ستم آہ جو گذرا
دیکھی نہ کوئی آنکھ جو کچھ آنکھ نسی دیکھا
شکوہ ہی گلہ ہی کہون غیر سے اوسے کیا
وہ میری گھر آئین تو کھون حال دل اپنا

لقمہ پر سے گلے کوئی صورت اگر ایسے

معشوق خفا ہوتی ہین لیکن انہین اتنا
آیا نہ نظر کوئی بشر پر غضب ایسا
کیا قہر ہے الغفلت للہ تعالے
آنکھین ہوئین جب چار وہ غصے ہی مین دیکھا

غیرون پہ نظر یسا کبھی ہمپر نظر ایسی

نازک ہو جو تم صورت ناور جزو کل سے
نی کام گزک کہانی سی ہے اور نہ مل سے

چاہو برکت وقت طلب حمد سی قل سی | للہ بھار لو من پت غیرت دہ گل سے
ہو وصل دعا کیجے وقت سحر ایسی

# برشتہ آغا حسین علی باشندہ لکھنؤ

## صاحب دیوان فارسی و رختیہ شاگرد میر تقی میر

گھر عرش پر ہے گاہ ہوئی آسمان دماغ | رہتا ہی اب تعلیون پر ہر زمان دماغ
ہوا کبھی کبھی تو او بہاتی بجا دماغ | ہر وقت ہمسی کرتا ہی وہ نوجوان دماغ
اتنا دماغ اوچھا ئی کا ہمکو گھان دماغ

آنکھو نسی میری ابر کو موجاتی ہی کمک | شور و فغان سے ماتی ہین الامان فلک
سب جانتی ہین صاعقہ آہ کی مری | نالہ پہونچ گیا جو کوئی تا عرش تک
مٹ جا یگا وہین ترا ای آسمان دماغ

تکو خدا نی سے ہے ایسا کیا عطا | حور و پری و جن و ملک پر چھر کیا
اک خلق ہی تمہاری محبت مین مبتلا | عاشق ہو جو تم پہ ہم ہوی کیا کفر ہو گیا
اتنا بتو نہ ہمسے کرو ہر زمان دماغ

شمشیر ہر گھڑی ہی کمر مین بندہی ہوئی | ابرو کی ہی کمان ہمیشہ کھچی ہوئی
آنکھو نمین ہے شرارت و شوخی بھری ہوئی | جب دیکھیے ہی آپ کے تیوری چڑہی ہوئی
یارون سے اسقدر نکر و ہر بان دماغ

مانا کہ حسن پر ہے او سی بیشتر غرور | مانا کہ عاشقون سی وہ رہتا ہے دور دور
نا دیکھیطرح ابہی ظرف سے نہو قصور | غیرت برشتہ یار سی اتنی نہین ضرور
گر تا ہی کوئی عشق مین ای خستہ جان دماغ

## بیخبر منشی غلام غوث منشی گورنمنٹ جنوبی و شمالی

بهر دعوی در حضور قد صنوبر نجاست
شعله بیش آتش حسن تو اکثر نجاست

پیش خلخال تو هر گز شور محشر نجاست
نیست آشوبیکه از دست تو گر بر نجاست

فتنه نشست از پا تا گه دیگر بر نجاست

آشنای لب تحی او سکی آه و فریاد و فغان
زندگی هی ضعف کی کثرت سے اک بار گران

صرصر عیسی بھلی ہی مہ و رہا تھا نیم جان
لبسکہ ہجران کرد بیمار غمت را ناتوان

شور محشر دست بگرفت از لب بستر نجاست

خود پسندی طبع مین آتی نہین ہی مطلقا
عجب پندار و تکبر دلمین آئین ذکر کیا

امتحان اسکا کیا ہی ہمنی اکثر بارہا
صاحب تکبین سے کہی برخود نہ بالد مرد ہوا

اندرین دریا حباب از آب گوہر نجاست

ناتوانی بڑہ گئی ہی اسقدر ی زیاد
ضعف کی کثرت سے تنگ آئی ہی جان ناامراد

شاعر جاہل ہی ہمپر لبسکہ شعر اوستاد
لبسکہ خاک مین بکو ئی آنکی ہی خود نہاد

خوبرا ست ناآرد بجوشش باد صرصر بحاست

مشکل ما در صبا برو شنا کز نظر آی ہین کم
کوئی بی صبری مین اونتہای نہین اوسکا قدم

کیا کردن احوال زار الوداعی مین بہ تسلیم
بی خبر جانی کہ من مشغول ضبط گریہ ام

در بہاران ابر نیم بادیده تر بر نجاست

## ترجمہ امانت علیخان متخلص بفرخ آبادی خلف محمدی خان مصنف استاد شمسیہ فیضیہ

ترجمہ خدنگت بدل نوحہ گر افتاد
از ضبط غم عشق تو شوری بسر افتاد

از آہ جگر سوز بسینہ شرر افتاد
لخت جگرم خون شد از چشم تر افتاد

این دانۂ یاقوت زدریج گہر افتاد

مسرور ہوں میں شکر خداوند دو عالم
آب جان حزین شاد ہوئی رنج ہوا کم
کثرت سی مسرت ہوئی بس دور ہے غم
گرد یدہ شہر زمگیں صدر مکانم

عشق تو بدل آمد و سودا ز سر افتاد

نی شوق گزک نی ہوس بادہ پرستی
باقی ہی بھنین طبع مین آب خوشی مستی
بر باد خزانے ہی مرا گلشن ہستی
یک ضربت تو کرد مین کار دو سونی

سر از تن من تیز رسد ہمدگر افتاد

اک عمر سی ہم پھرتی ہی حیران و پریشان
صحرا کی طرف جاتی ہی گھہ سوی گلستان
صد شکر کہ اب طبع ہوئی خورم و شادان
بر تافتہ ام روی خود از رونق رضوان

زان روز کہ در کوچۂ جانان گذر افتاد

نادر سی سوا کیون طبیعت ہو غم اندوز
کیون مہر سینہ سی بلند آہ نہو دود
والد کسی سی نہ کہلا عقدۂ مقصود
از دست بیچارہ کار چو نہ کشود

بر عیش بہیچ آمد و نوحہ گر افتاد

## بی صبر لالہ جال کہندہ متوطن سکندر آباد ضلع بلند شہر خلف لالہ کانجی مل شاگرد لالہ ہرگوپال تفتہ

طوق کا قیدی ہی نی پابند ہی زنجیر کا
معتقد تقدیر کا ہی نی کسی تدبیر کا
ملتجی ہرگز نہین ہوتا ہی سخ پیر کا
مدعا گر ہی تو یہ ہی عاشق دلگیر کا

اشک مین ہونا اثر کا آہ مین تاثیر کا

نی امید بہشت کسی سی ہی نہ خوف دوزخ
نی خوشی اسید کی انکو ہی نی کچھ رنج و یاس

مطلقاً اسباب دنیا سے نہیں کہتی ہیں آپ
بی خود ان عشق کو کیا حاجت ترک لباس

تن سی بیرہن جدا ہوتا نہیں تصویر کا

سیج پر سوتی تھی جو ہیں اونکی تہ خاکین
ملکی سر اور دارا و سکندر خاک میں
چرخ نے کیا کیا ملائی تاج و افسر خاک میں
خانہ دلسی ہزارون ملکی گھر خاک میں

قصد منعم کو ہے دولت خانہ کی تعمیر کا

تنگل بیدار ہیں وسکی کو ہی نکر دیکھہ پائی
نیند جاگی تب کہیں ہیں وہ صورت دکھائی
چاہئی انسان کو اسید ہی سی دل و تہائی
خواب کہتا ہی ہیں گر وہ بات بیدار آئے

ہو معبر یوسف اپنی خواب کی تعبیر کا

ملے کیا کرتی ہیں نیچی گر کرس سختی سی عمر
کاٹتی ہیں سب بیا وقت کرس سختی سی عمر
کٹتی ہی نادر کی بھی یا جبر کرس سختی سی عمر
آدمی کی کٹتی ہی بی صبر کرس سختی سی عمر

پیر ہونا طفل کا آنا ہی جوی شیر کا

## بیگم دختر میر محمد تقی ساکنہ لکھنو شاگرد تقی میر

جان و دل سو دا زدہ کو زار تو رکھا
سینہ کو الم سے جری افگار تو رکھا
اکھڑ پڑی سو رد آزار تو رکھا
برسون سیر سو کا گرفتار تو رکھا

اب کہتے ہو کیا تمنی مجھی مار تو رکھا

مجھہ پر جو گذرتی ہی سو بے عشق میں گذری
جز شکر شکایت کبھی لب پر نہ میں آئی
تقصیر ہی کیا خیر خطا ہوتی ہی کیسی
کچھہ بی ادبی اور شب وصل نہ میں کی

ہان یار کی رخسار پر رخسار تو رکھا

ہی ہانکی دنیا کی خوشی عشق نہ میں کیا کیا
سر جای محبت میں تو ہر گز نہ میں پروا
قاتل کے تصدق گئی یا نکری غم نہیں اسکا
دفع کری یا نکری غم نہیں اسکا

سر ہی پہ خنجر خونخوار تو رکھا

جسپر کہ حجاب اور حیا رہتی ہی غالب
جو پردہ یمین رہتی کی گئی لسی ہی بے تاب
رہتا ہی ہمیشہ ہی نگاہ ہو لسی جو غائب
اب یہ ہی غنیمت ہے کہ اوسنے مری جانب

اک کھڑکی نہ رکھے روزن دیوار تو رکھا

عشاق مین نامور کی برابر ہے کوئی کم
معشوق ہی کا دم وہ بھرا کرتی ہین دم دم
یہ شعر پڑھا کرتے ہین ہوتا ہی اگر غم
اس عشقلے ہمت کی مین صدقی ہون بیگم

ہر وقت مجھی مرنے پہ طیار تو رکھا

## بہ وین لالہ انگدراے نائب محافظ دفتر
## حلف لالہ منشی سریداس متوطن فرخ آباد مکانی ردستان مع این اوراق

دلبین ہو خدا کی نکیون جستجو کرین
کیون ہم تری تلاش بھلا کو بجو کرین
تنہائی ہی ملنی کی نہ تری گفتگو کرین
تیری وصال کی نہ کبھی آرزو کرین

کیون داغدار دنکو ہم ای لالہ رو کرین

رخسار کی حضور ہو گل مصر کا چراغ
دیکھی جو خال لالہ نگلز کہا ہی داغ
کیا اوج پر ہے قامت طناز کا دماغ
شمشاد منفعل ہو تو بیٹھا ہی سرو باغ

وہ قد کشی جو آ کے لب آب جو کرین

صدمہ ہی جان پر تو ہی دل مورد عتب
ہی عاشقوکی واسطی الفت تری غضب
ناچار ہو کی عہد یہ ہمنی کیا ہی اب
دل کیون جلا مین جانکو کیون کہون بے سبب

تجھکو کبھی نہ پیار ہم ای شعلہ رو کرین

ہمنی ادا کیا وہ جو کچھہ حق صبر تہا
اقرار وصل کا کبھی ہوتا نہین وفا

برسون مین ہو وفا جو کہ وعدہ ہو شام کا | زاید فراق ایک مہینی سے ہو گیا
دل داغدا کیون نہ ہمری ماہرو کرین

ہوتا نہین وصال کبھی سال و ماہ مین | دن رات کی گذرتی ہین فریاد و آہ مین
ائی گھر مین ملتی ہو نہ کسی روز راہ مین | کعبہ مین دیر مین حرم و خانقاہ مین
تمکو تلاش کیون نہ بتو بار سو کرین

واقف ہون عشقکی مین شیب و فراز سے | اوتھا ہون جان نثار زمان دراز سے
نسبت ہے عاجزی ہی وفور نیاز سے | مانگا جو سینے لوسہ شیرین تو ناز سے
بولی وہ ہنسکی آپ نہ یہ آرزو کرین

خواہان ہین یہی کہ اوسکا نہو کوئی | بی رونقی ہو لوز مین ہونے لگے کے
یکبار نبرد خلق ہو جای روشنے | پروانہ شمع کا نہو پھر شیفتہ کبھی
مجلس مین جلوہ آکی جو یہ شمع رو کرین

یہ ابھی جسقدر کہ کہون اوسکی شانمین | اوصاف اوسکے آنھین سکتی بیانمین
یہ بیت بیشتر ہری آتی ہی زبان مین | تب مشک و عنبر اوسکے ہون سہو جہانمین
پیدا مثال گیسوی خوشبو جو بو کرین

اوصاف اوسکی روشنی کو سب بیان | مثل اوسکی نور ہوی یا مکان ہے کہان
معلوم یہ ہوا ہی ہمین وقت امتحان | تاریکی جہانی خلقین انمین ہو عیان
پردہ مین رخ کبھی جو یہ خورشید رو کرین

ہون روشنی کے لوگونکو درپیش اہتمام | انصف النہار ہی نظر آجای مثل شام
ناہو یہ طرح ہے یہی لب پر ہر کلام | پروین یقین ہے خلق مین انمین ہو عیان
رخ کو نہ نقاب جو خورشید رو کرین

# حرف التا مثنیات فوقانی

## تدبیر مرشد زادہ آفاق مرزا محمد سکندر قدر بہادر خلف اکرشید مرزا محمد خورشید قدر بہادر

سر پر نہیں ہے سایہ بال ہمای دل
پہلو مین ہی نظر نہین آتی ہی جای دل

گوش شنا نہین ہی ہمارے صدای دل
دل ہو تو چہرہ بیان کرین ماجرای دل

معلوم ہی نہین کہ کہان کھو آی دل

بی مہر و بی مروت و نا آشنا نہو
ظلم و ستم بہت ہے کی جلد باز کرو

منصف جو ہو تو ہاتھ سے انصاف کو نہ دو
دل لیتے تو بھی دیای خدای تو ڈرو

بی درد و بی نسی تم نہ دو کھاؤ رای دل

میخوار یون کی ذوق نی اوسکو کیا تباہ
باقی نہین ہی بخشش عصیان کی کوئی راہ

مین راست کہہ رہا ہون خدای مرا گواہ
ساقی یہ مثل نامۂ اعمال ہی سیاہ

بو تل ہی ہیکشو نکی بغل مین بجای دل

عالت مین اپنی فرقت جانانہ مین کیا کہون
روداد ہجر یار کی آشب شرح کیا کرون

صدمے جو مجھہ گذرتے ہین اونکا نہ نام لون
راحت سی کام کچھہ نہین مین رنج دو گنون

پہلو مین رکھہ دو سنگ جراحت سجای دل

شامل اگر ہو حال کی اللہ کا کرم
باقی رہی جو فرقتِ جانان سے دم بدم

نادر کیطرح کہتی ہین کہا کہکے ہم قسم
تدبیر اب یہ سوچی ہین تدبیر خوب ہم

پھر دل نہین سکیگا اگر پھر کہی آئے دل

## ترقی سدا دلہ رستم الملک سید محمد تقی خان بھادر فیل جنگ

## ابن سید امین خان نیشاپوری حسینی ایوان شاگرد میر محمدی سوز

دنیا سی ہوی ملک عدم کیون نہ جاؤل
لازم ہی یہ کہ جینی ہی سی ہاتھ اٹھاؤل

کسطرح پھیر سینون پہ افسوس آئی دل
گر ایک شب بھی صلکی لذت نہ پائی دل

پھر کس امید پر کوی تسلی لگائی دل

تشنہ کیطرح روتی رولاتی کو چاہیے
مانند شمع بزم جلانے کو چاہیے

صدمہ ستم کی غم کی اوٹھانیکو چاہیے
اکدن تجھی مدام ستانیکو چاہیے

تیری لگی کہان سے کوی روز لائی دل

اسکے وجود کو مین سمجھتا رہا عدم
تہا ربط رنج سی تو مسرت سے انس کم

ساکن ازل کی دن سے سی ہمین رہا الم
اوتر آنا کی یہان کوئی جز کا روان غم

مہمان سرا سی کم نہین یہ سرا سری دل

ہم بیگانہ بین طپش مین آتا ہی سلانے
جان حزین کو آہ ستاتا ہی کسلئے

دل خود جلا ہوا ہی سلاتا ہی کسلئے
کوچہ سے اپنے ہمکو اوٹھاتا ہی کسلئے

بیٹہی ہین ہم جھلانسی اپنا اوٹھائی دل

تجہسا زمانہ مین ہی کہان کوئی نقتری
وہ دم مین آئی تیری جو نادان ہو کوئی

نادر کیطرح مانتی ہین ہم کسی جی
ترغیب دی ترقی کو زاہد نہ کعبہ کے

ہرگز خدا کا گھر نہین کوئی سوا می دل

## تجمل نواب شاہ مرزا خان بہادر متوطن شہر لکھنو

کب سیر بُرہ کی ہوگی خاک زمین سی کب
تشبیہ سدرہ سے قد بالا نشین سی کب

بہتر ہین نو نجم فروغ جبین سے کب
پایندگی فوق اوسکی رخ آتشین سی کب

بُرہ کرین مجھ سر وماہ مری مہ جبین سی کب

تنہا ہی رات دن وہ کنار رقیب مین
ہون مبتلا مین رنج سی حال عجیب مین

جلتا ہی بخت آگ لگی ہی نصیب مین
برسون گذر گئی ہین فراق حبیب مین

ای آسمان ملا یگا اوس سے جبین سی کب

کرنا جو کچھ ہو سوچی اوسی پہلے آدمی
دانا کی قدر کیا اوسی نادان نے جانی

نافہم ہی جو غنچہ تین کہوتا ہی جی کوئی
مجنون نے خاک اڑائی عبث کوہ و دشت کی

ممکن بھلا وصل لیلےٰ پردہ نشین سی کب

تم جھوٹ موٹ کہنے کا غصہ نہین رکھتی اگر مزاج
کیا فائدہ قسم سی ہی کیا اسکی احتیاج

وعدہ کرو گی جب تو مجھے آئی گی تمکو لاج
اقرار وصل سے مین لونگا ضرور آج

اب مانتا ہون یار تمہاری نہین سی کب

ہوتا ہی اس سی کیا جو تم انکار ہی کرو
ساکت رہو جواب نہ دو یا کہ ٹال دو

روٹھو منا ہو جھڑکی دو یا منہ کو پھیر لو
بوسہ دہن کا لونگا مین جو کچھ کہ ہو سو ہو

پھیرو نگا منہ کو اپنی مین چین جبین سے کب

کرتا رہا ہی یہہ امیر و فقیر سے
پرخاش پر رہا ہے صغیر و کبیر سے

الله رکھی خط مین بس اس شیر سے
حاصل ہوا نہ رنج کسی چرخ پیر سے

اسکا گلا سنا نہین اہل زمین سی کب

ہی رہ منزل ما من کہ آنکہ نوکی رو بر رو
جلوہ وکہای نی مجھی کیون ایک سو
تا در صبح قیامت ہی گفتگو
ہی کربلا کی دمین تجمل کے آرزو
دہتا ہی پانون دیکھی سر زمین ہی کب

## تضمین منشی بہگوپال بن لالہ موتی لال سکندرآبادی شاگرد رشید مرزا اسد اللہ خان غالب صاحب دواوین و منشوی باستہ و قصاید و غیرہ

سر بدوش من گرانی میکند
روح ترک زندگانی میکند
دل بگیر کم شادمانی میکند
غلغلہ در آنگہ دانی میکند
سنے فلانی نے فلانی میکند

ہجر کی شب ناک مین رہتا ہی دم
ماندگی فرقت مین پہہ آتی ہی کم
ہم ہی اس سے خوب واقف ہین صنم
کس پہہ داند چون نمی خواہد دلم
درد خود را پاسبانی میکند

ہے وہ بی درد اور کیا سمجھے درد
اوسکی ہمدردی سی دل رہتا ہی سرد
وہ جفا و جور مین ہے طاق و فرد
دین باشی یا اول آخر کرد
بار جسم بین بار تانی میکند

بات کا میری تو باور ہے نہین
جو کہون ہوتا نہین ہے دلنشین
ہے تحیر مین دل اندوہ گین
این گر گویم گر آید یقین
قصد جانم یار جانے میکند

شمع اپنی ضعف کی لکھو نمین کیا
ناتوان مجسا نہو گا دوسرا
کیا کہون مین ہے غضب کا سامنا
ضعف و عشق و طاقت آزما

بین چہ باس بھلوانی میکند

جینے کا رکھتا نہین ہے بند و بست — عشق مین ہے جانکو حاصل شکست
کسلئے ہوتا ہے کار زیر دست — دل کہ با مرگ آشنائی داشت است

زندگانے جاودانی میکند

مثل نادر ہے خدا ہی پر نظر — زندگے ہر طرح جاوید گی گذر
عرض حضرت مین یہ کرتا ہون مگر — تفت راچون ناگہان آہی بسر

یاد مرگ ناگہانے میکند

## مراثی شاہ مبارک علی ولد شاہ کاظم قدس سرہ سجادہ نشین کاکوری

خوش ادا معشوقون مین تھا کج ادائی کر گیا — صلح کی عادت تھے پر جنگ آزمائی کر گیا
سب بھلائی او ہمین سے لیکن برائی کر گیا — مگیا اغیار سی بھی خود نمائی کر گیا

بیوفا تھا تب تو ایسی بیوفائی کر گیا

کیونکر اوسکی پاؤن پر سر کو کوئی اپنی دھرے — عشق مین اوسکے کہانتک کوئی آہ و زاری کرے
جان دی کیونکر کوئی کسطرح سی سیر مرے — کوئی مین ناآشنا کسی آشنائی کیا کرے

آشنا سی بی جو ناآشنائی کر گیا

ہو نہین سکتا ہی ایسی شخص سے ہرگز نباہ — رہ نہین سکتی ہی باقی عاشقی مین سہم و راہ
بہو نہہ مین کہتا نہین ہون ہے خدا میرا گواہ — آنکھہ اور رونسی لڑائی بھیر بی بھی نگاہ

صلح جا و شمن سے کی بھی لڑائی کر گیا

بیوفا مشہور عالم گو کہ ہی وہ رشک حور — اور بھی ہی طبیعت مین ہے اوسکی باقصور
لیک ہم بدخواہ ہون اوسکے خردمی ہی دور — ہم نہین کرینگی وسکی خیر خواہی مین قصور

کیا ہوا گر ہمسے وہ ظالم لڑائی کر گیا

عشق میں ہے مثل ناور گو کہ دلکو اضطراب
اور حالت اپنی آتی ہی نظر بالکل خراب
بقبول شاعر وی رتبہ و عالی جناب
جیتی جی تو وہ گہی دلسی بھو لینگے تراب

چلتے چلتے یار جو مجھسے رکھائی کر گیا

## تشنہ محمد علی دہلوی خوش فکر آزاد مزاج شاگرد ذوق

وہ دم بازی کیا کرتے ہین دم جسکا کہ دم نکلے
فغان و آہ و زاری پردہ کوئی کا ہین رہ گئے
کلام عاشق شیدا کہان ہم لوگ سنتے ہین
کہا ہمنے کہ ایجان جہان ہم ہم مرتے ہین

تو فرمایا کہ مجھپر آپ پھبتی کسان کرتی ہین

خفا جو ہوتی ہین تو صبر و شکر کرتے ہین
کہان ہی طف بانی تریسے کے ہمتو ہر دم ہین
یہ ایام جدائی ہم ہین نام ہین گذرتے ہین
الہی کیا کرین ضبط محبت ہمنو مرتی ہین

گہ مانی ہیرہن کر کلیجے ہین اوترتے ہین

کرون کیا ذکر حال انقلاب چرخ گردانکا
کسی کا حال ہرگز خلق ہین جسکا نہین دیکھا
ستم ہے جو ری بیداد ہے صد آہ و واویلا
کبھی یہ دل تمنا گاہ صد عیش و مسرت تھا

اب ہمین حسرت و یاس و تمنا سیر کرتی ہین

فراق یار مین کب تاب دلکو اپنی ہاتی ہے
برا ہو ہر کا ہی دلکو مفت مین جان آجاتی ہی
الہی خیر کیجو بد خبر سنکے مین آتی ہے
جو آتا ہی وہ کہتا ہی تمہارا ذکر کرتے ہین

نہین جب ہجر مین اک گھڑی کم اک مہینہ ہی
تو کیا مطلب ہے چاک سینہ کی بخیہ سی نہی ہے
کوا رازندگی کب ہی غرض کیا کہانی اپنی ہے
جہان مین ایک تو ہم ہین کہ تنگ آئی ہین جینے سے

اور اک خضر و مسیحا ہین کہ اس جینے پہ مرتے ہین

نہین ممکن کہ امروز و مین بیخوف و خطر ٹہرے
اگر ٹھہری تو ہان شاید کہ کوئی بیخبر ٹہرے

کہان ہیہی کہان او ہی کدہر ہوی کدہر ہے | الٰہی دین و دل تو نہ مہری رگذر ٹھہری
کبہی حسرت گذرتی ہی کبہی صدمی گذرتی ہی | کہین ہے مثل نا درمثل تیر اخوش بیان تشنہ
نہون مشتاق تیرے کیون یہ ان جہان تشنہ | جو تجہہ مین لطف گویائی ہی او وہ مین کہان تشنہ
طبیعت کے روانی ایک سی رہتے ہی ان تشنہ | وہ دریا ہین کہ جو چڑہتی ہین تھہرومین اور ہین

## تسلیم لالہ دیبی پرشاد ابن لالہ سالگ رام شاگرد سید اسمعیل حسین منیر

کیسی یہ گرہ ہی کہ جو وا ہو نہین سکتی | تدبیر کچہہ اسکی بخدا ہو نہین سکتی
کیون عقل فلاطون کی رسا ہو نہین سکتی | بیمار محبت تو شفا ہو نہین سکتی
اچھا یہہ مرض ہی کہ دوا ہو نہین سکتی

شکوہ کی نہ خو ہی نہ گلا کرنیکی عادت | واقف ہی نہین ہین کہ ہی کیا چیز شکایت
ہی صبر کی کرنہین عجب طرحکی لذت | فریاد سی گیا فائدہ ہنگام مصیبت
کچہہ آہ ضعیفی مین عصا ہو نہین سکتی

لکھا جو برا ہوی تو تحریر کرے کیا | سنتا ہی نہو کوئی تو تقریر کری کیا
بات اپنی دل سخت مین تاثیر کری کیا | آزردہ ہین وہ ناحق تدبیر کری گیا
دلمین جو گرہ پڑ گئی وا ہو نہین سکتی

آگاہی نہین ہی تجہی کچہہ سوز و زیان سے | دل مشتعلہ رکہتا ہی جو فریاد و فغان سے
نادان یہ باہری نری وہم و گمان سے | کیا فائدہ ہر دم ہوس وصل بتان سے
نسبت سے کوئی چیز سوا ہو نہین سکتی

سو طرحسی مخفی کرین سو طرح بہلائین | سو طرحسی مدعا مین کرین پا نہین پائین

سو طرح سے اس عشق کو چاہیں گے نبھائیں | سو طرح کے داغ محبت کو چھپائیں
پوشیدہ مگر کوئی وفا ہو نہیں سکتی

تسکی کسی خوشہ کو کہلا مرتبہ کیا ہی | بی مثل ہر ایک بات تمہاری بخدا ہی
اندر سینو نسی نرالا ہے جدا ہے | تم نازنین اور و نکو اوڑا و تو بجا ہے
پریو نسے یہ شوخی یہہ ادا ہو نہیں سکتی

کیون کوہ الم صورت فاور دہ او تہائی | کیون سینہ پر اسنم وہ تلوار کی کہائی
کیون معرکہ عشق سے پانو نکو تہائے | تیر نگہہ یار سے کیون دل کو بچائے
تسلیم سے ہرگز یہ خطا ہو نہیں سکتی

## تمیز منشی کالیرامی ابن لالہ دیبی پرشاد عرف متو وطن فتحگڈہ

## یکے از دوستان جامع این اوراق

جوشش کہین فوج شراب کہن کی ہی | منہ کہولی ایک سمت کلی نسترنکی ہے
بو ہر طرف کو پہیلی ہوئی یاسمن کی ہی | آمد یہ صحن باغ مین کس گلبدن کی ہے
جو رونق باغ باغ نسیم سمن کی ہے

کیا کیا بیان کیجیے جو اوس سے پیا رہین | کیا کیا بیان کیجیے جو انتظار ہین
تنہا نہ حسن خط ہی یار اوسکی نثار ہین | مشتاق و دیدخال رنخدان یار ہین
ہمکو تلاش یوسف چاہ ذقن کی ہی

پتھر کی طرح سی متکلم نہ تہا وہ شب | سائلت اگرچہ فرط حیا سی رہا وہ لب
فضل خدا سی راہم ہمارا ہوا وہ شب | اوٹھنکی سے جب اشارہ کیا بول اوٹھا وہ لب
کنجی ہمہارے ہاتھ مین قفل دہن کی ہی

ہونگا ذلیل مین اگر آپنے آپ منہ ۔۔۔ ہوکر خفا کبھی جو بتا یئنگے آپ منہ
گو بیٹھکر خیال کرو جو جہا یئنگے آپ منہ ۔۔۔ مرجاؤنگا اگر نہ دکہا یئنگے آپ منہ

پردہ حضور کا مجھی چادر کفن کی ہے

جانبار وہ ہین جو کہ بحال تباہ ہون ۔۔۔ مجروح ناز و خنجر تیر نگاہ ہون
ہر وقت صرف نالہ و فریاد و آہ ہون ۔۔۔ آخر یہی وہ ہین جو مر کر تری خاک راہ ہون

مٹی خراب طالب کور و کفن کی ہے

نزدیک موت کے ہین جو عاشق تیرے بیقرار ۔۔۔ نسبت پر یکو تجھسی ہی فی مثل تیری حور
تیری ہی نور کا ہی ہر اک سمت مین ظہور ۔۔۔ جلوہ سبھی تیری وہین یعقوب مین ہی نور

یوسف کو بو عزیز تری پیرہن کی ہے

انصاف کا ہی قول کہ لیلی ہی کون چیز ۔۔۔ شیرین ہی اوسکی سامنی اک ہیچ مایہ چیز
نادر کیطرح یوسف کنعان نہین عزیز ۔۔۔ رخسار یار ہی گل گلزار دلبری تمیز

زلف دراز موج نسیم چمن کی ہے

تخلص منشی کفایت علی ولد امیر بخش شرر ساکن اورنگ آباد عظیم آباد حال

صبح و مسا بلند ہوئی ہین دعا کی ہاتھ ۔۔۔ پہیلے ہین آرزو مین تری مبتلا کی ہاتھ
کرتا ہی التجا یہ ہمیشہ اوٹھا کی ہاتھ ۔۔۔ کب تک دکہائی مجھی بیخ حنا کی ہاتھ

قصہ تمام کرکہین قاتل لگا کی ہاتھ

اب سی بڑہ گیا ہی جو شوق کمال دل ۔۔۔ کیا ہی عجب قریب اگر ہو زوال دل
سنتا نہین ہی کوئی جواب و سوال دل ۔۔۔ ہی جی مین لکہہ کی برگ گل تر پہ حال دل

اوس نازنین کو بہیجی یہ صبا کی ہاتھ

ہم ہین غم مین اور خوشی کرتی ہین رقیب ۔۔۔ ہم رو رہے ہین اور ہنسی کرتی ہین وہ قریب

دیکھا جو غور سے تو یہی یہ ماجرا عجیب
کرتے ہین وہ مصافحہ غیر و نسی بالضیب

بزم طرب مین مجھ سے کہے اوٹھا کی ہاتھ

کرتا ہون مست تہ مین ہر اک سی التجا
کرتا نہین تلاش بدل کوی آشنا
پہلو کو دیکھتا ہون مین خالی پڑا ہوا
گم ہو گیا ہی ہاتھون ہی ہاتھون مین دل مرا

دیکھو خدا کی واسطے در دِ جدا کی ہاتھ

ثابت قدم ہین کیا ہی دل و جان نوحہ گر
الصاف سے صفت کی ہی لایق مرا جگر
قطع السبد سب سے ہے الدد پر نظر
رکھہ تو دیا ہی سر بت قاتل کی پانون پر

ہی آبرو مگر مری تنہا خدا کے ہاتھ

## تسکین تخلص سعادت علی برادر زادہ میر علی حاد دہلوی شاگرد میر امانت فارسی گو

کیونکر نہ حاسدون سے ہی ہو پیارا دوجہان مین
رکھتا ہی دو جہان مین رتبہ بلند دل
الحق کہ عزتمند و مہین ہے ارجمند دل
کرتا نہین ہی حسن کا عالم پسند دل

خواہان متاع درد کا ہے دردمند دل

فرقت نے اوسکے کام ہمارا کیا تمام
بس آب و دانہ ہجر مین ہم کو ہوا حرام
کوئی کری بیان یہ اوس سے مرا پیام
بی رحم پھر نہ لیگا کبھی دوستی کا نام

جانبر ہوا جو اب کی اوٹھا کر گزند دل

اونکو قریب ہی سی مبارک رہی فراق
مجھکو وصال کا نہین باقی ہی اشتیاق
طاقت بدن مین ہو گئی ہی بدتو نے طاق
سینے مین مشتعل ہی مری آتش فراق

خورشید حشر سی ہی ہی سوزان و خیند دل

ناآشنا کہون تجھے یا آشنا کہون
بی رحم و بی وفا کہون یا باوفا کہون
اپنا جو حال ہی اوسی کیا برملا کہون
شرمندگی کا اپنی سبب بھی کیا کہون

مدت ہوئی کہ لف ہین تیری ہی بند دل

قدر اوسکی آپ کیجئے ہی یہ غریب شئے
قیمت مبصرون نے بہت دلسی کے ہی طی

ہی التماس نادر دلریش پی بہ پی
بکتا ہی اک نگاہ پہ لی بھی مفت ہے

تسکین ہو اگر آپ کو آیا پسند دل

## تتبع مرزا امداد حسین شاگرد قدیر

محبت بیقاعدہ ہی ہوتی ہی تقدیر عبث
ہی جو قسمت مین لکھا اوس مین ہے تحریر عبث

ہوتی ہی فکر پی طوق کلوگیر عبث
قید یا بند محبت کے ہے تدبیر عبث

مجھسے وحشی کے لئے لاتی ہین زنجیر عبث

آہ انونکی قلا بون سے جو ہلجاے زمین
ہوی تذلیل مسیحی عشقین یا یوگمین

پر سیطرح سی آتا ہی نہین دلگو یقین
غیر ممکن ہی کہ ہو جوش جنون مین تسکین

خلل مجاتی ہی مے پا نو مین زنجیر عبث

تیزہ در کار ہی ہر گز نہ تو برچھی کی انی
تیز کرتے ہین ہمارے وسطے ناحق کو چھری

خنجر تیز ہی کیا چیز کٹاری کیسے
ہی مری قتل کو اک جنبش ابرو کافی

دم بدم تو سے لتے ہین آپ یہ شمشیر عبث

بھوک مین غصہ و غم رنج ہین کھانی والے
کیسیطرح سے نہین پانون سہانی والے

تیری کوچہ سی نہین بھاگ کی جانی والے
ہم شب غم کی ہین کر لونگی اوسہانی والی

بل کی لیتی ہے تری لف کرہ گیر عبث

اس سے بڑھکر نہین صحرا مین کوئی سودائی
ہی نصیب اسکے ہمیشہ سی غم تنہائی

بی سبب جانہ الشوخ اسی سودائے
تیر مرگان سے تری اسنی ہی لذت پائے

دل نہین میرا ہوا ہے ہدف تیر عبث

جو کہنے آپ سے کہہ چکا ہی بہت اوس بجا
ایسے مغرور سی کیا لطف لگاوٹ پہ ملا

اسکو انصاف سی بس سوچ تو ذرا بھر خدا
اسکو مرجانی کی عاشق کی ہوی پروا

درد دل کی ہی اوی سرت تحریر عبث

شدنی امر مین ہو جبہہ پریشانی سے
بہلی ہی بہلی ہی ناحق کو پشیمانی ہے

مثل نادیدہ کی سو واسطہ حیرانی ہی
سر نوشت ازلی جو ہی وہ پیش آنی ہی

ای متاہی تجھی شکوہ تقدیر عبث

## تیغ شیخ تیغ سے علی خلف علی نجس مذکور مقیم نبارس

تری باعث سے ہی تیغا نو مین تقصیر کی
شوالون مین ہی جاری ہر طرف تعمیر کی

ایسی ہی تری دلمین مگر نا پذیر تقصیر کی
نہ ہوا وصل کی شب بن گیا تصویر تقصیر کی

مصیبت تری بالکل سے پیر تقصیر کے

ملاش اوسکی دلو نمین کرتی ہی سب ارادتمند
نہ میلو نمین نہ خلوت مین نہ محبت نہ ارادتمند

کہین چرچا بتا تھین ہے آوہ عاشقے کہا تو نمند
مجھی دعوی ہے اوس بت کو بلا دیتا ہون تا تو نمین

مصیبت ہے جلکر جنے ہوسی تقریر تقصیر کے

نہ غصہ نے تغضب نے اور نی جوش جوانی نے
نہ شعلہ خوی نی ہرگز نہ کچھ دلکی گرانی نے

نہ آفات سماوی نے بلاے آسمانی نے
کیا تھا بت شکن اوسکو تجھے دنیا کی زبانی نے

تھین کب تو تا لقصویر عالمگیر تقصیر کے

غرور و کبر و پندار اور نخوت سب ہین بیجا
بھروسا ایکدم کا بھی نہین ہی جانکو اصلا

سبھی نقشہ ہستی کا بحر جہان مین ہی حباب آسا
عیان ہے بی ثباتی مین ہر اک گو حال انکا

عمارت سلسلے کرتی مین سب تعمیر تقصیر کی

اگرچہ پاس ناموری کی ہی کیا کیا دلا شہ
نظر بیشتر کند انہینچا بخراد کا نقشہ

کجا تصویر اوسکی اور یوسف کا کجا نقشہ | نہوتا گر صنم خانو مین اوسکا کہنیچا نقشہ
نہوتی تیغ پھیر ہر گز کبھی توقیر پھیر کی

## تنویر سید کاظم حسین صاحب دیوان مولف عرض منظوم و مراثی

## شاگرد میر علی اوسط رشک ابن میر حسین ابن میر اکبر علی لکھنوی

رجحان ہینگے دلمین مرے ارمان ہزارون | ہونگے بی قتل بھی سامان ہزارون
مالکھون ہین عم اندیشہ مین یکجا ہین ہزارون | خیمہ سے بھرینگے جو تری کان ہزارون
فتنے اوٹھینگے سیکڑون طوفان ہزارون

یوسف کے حقیقت ہی تو ہر ایک ہے ماہر | بکنے کے لئے خود وہ ہوے مصر مین حاضر
پر گرمی بازار ہی اوسکے خریدار یونہیر | آئے جو خریدار یونہیر وہ بت کافر
دل کیا ہی یکین ہمت مین ایمان ہزارون

پہلے وہ سیکا نہو اب بھی نہو گا | مین زلیخا ہون اگر ہوی مسیحا
قبلہ ہو در اوسکا تو نہ سجدہ کرون اصلا | وہ حور خصا ہی تو نہ بھی ہی نہین پروا
بت سیکڑون یہان ہین بت لسان ہزارون

وہ کون ہی جسنے تری در کو نہین گھیرا | رخ تیری محبت سے کسی نے نہین پھیرا
میری تو حقیقت نہین کیا ذکر ہی میرا | ای بت بخدا سب کلمہ پڑہتی ہین تیرا
کافر ہون ہزارون کہ مسلمان ہزارون

تعریف و ثنا اوسکی ہی امکان سی باہر | نی سنبل گلشن ہی نہ مشک اوسکی برابر
تو کیا ہی حقیقت تری کیا ایدل مضطر | اوس رشک پری کی صفت زین مین حسیر
مجموعہ خاطر ہے پریشان ہزارون

وہ آئے تو خبر شکر زبان اپنی نہ کھولون
منہ سی کبھی یک حرف گلہ کا نہ زبین بولون

صدقے ہون نثار اوسکی ہون مین دل کہ فدا ہون
بوسی لون بلائین لون گلی لیکون دیکھون

کل جا کے پھر رات ہی ارمان ہزارون

طرفہ اثر اسکا ہی عجب اسکی ہی تاثیر
مہمان ہر اک اسکے ہین باحالت تغیر

تنہا نہین دل اوس کا فقط نادر دلگیر
دنیا کی سراک سی بستی نہین تنویر

سو گھر ہین جو آباد لو وہ ایسون سے ہزارون

## حرف الشاء مثلثہ فوقانی

## ثاقب مرزا مہدی ولد انور علی بیگ لکھنوی شاگرد ناسخ

محرومہ سے بھی ذون تھا جو مصفا عارض
صاف و شفاف جو تھا آئینہ آسا عارض

اور ہوتا ہی نہ تھا جو کبھی میلا عارض
ہو گیا بازنگہہ سے ترا نیلا عارض

کسنے دیکھا ہی تیا دی کو تیرا ایسا عارض

نظر آتے ہو بہت غصہ و غم کہا ہی کچھ
کسنے تقصیر کی کیون تم ہی ہو جھنجھلای ہوئے

نیچی کیون آنکہین کیے بیٹھے ہو شرمای ہوئے
کسنے بوسے لیے کیون آج ہو مرجھای ہوئے

کل یہ مرجھا گیا صورت ہے ہمارا عارض

چشم بد دور تو یون جہان مین منہ ہو
یوسف مصر مقابل ہو نہین یہ قدور

جلوہ گر ناہ خدا آنکھون مین ہے عالم نور
شعبہ طور جو قامت ہی تو رخ شعلہ طور

ہی یہ تو نور خدا کا ہی تمہارا عارض

خوبیون مین تمہین ہے مثل تمہارا ایجان
حسن کو دیکھہ کی یاد آتی ہی کسکے دشمان

شعرا وصف سراپا لکھین کب ہے امکان
رات ہے عقد ثریا افشان

چاند پیشانی اگر نہ ہو تو ستارا عارض

شرف الدین نے کیا کیا نہ وہی ہیں اوسکو
ہی بجا اوسکی ہیں تعریف میں لکھون جو جو
مثل نادر ہو عیان کچھہ بھی اگر غور کرو
رخ نظر آئی تو زایل مرض اے ثاقب ہو

میرے حق میں آبھی ہو جاہی سیما عارض

## ثنا ثناء اللہ خان ابن منور خان باشندہ بہیکم پورہ

## متخلص بہ شرف آبادشاگرد حضرت آتش مرحوم

چین سے رکہتی نہیں نالہ و فریاد مجہی
کیون نہو درد زبان شکوہ بیداد مجہی
مرنے دم بہی کیا رنج نے آزاد مجہی
ایک ہچکی بہی نہ آئی دل ناشاد مجہی

بھول کر بہی کبہی کیا آونے کیا یاد مجہے

کیا مزا جینے میں ہے اسپہ اگر کوئی مرے
کون امید ہی جو زیست کے دن کوئی بہرے
دل مجبور کی حالت جو ہی کیا عرض کری
پا بدست دگری دست بدست دگری

یون لئی جانی ہی گھر سی تری افتاد بہی

خنجر ناز سی عشاق کی کٹی تہے گلے
گاشن حسن میں تہے نامزد آپہی پہلے
یون بہی معلوم لگا ہون میں ہوتی ہی جو کہ
پر لگی پانچہی ہی جو کر کر وہ چلے

سہے تو انسان نظر آئی پر زاد سمجہے

راستی پر جو وہ آئے تو کرون اوسے بجی
گفتگو ہیر ہی کیا بات بہی پہ جہون در نے
خیر ہی خیر ہی کچھہ خیر ہی کچھہ خیر اجے
توبہ کرتا ہون بری بولی سی ہو گون بہی

دختر رز کرے مردار جو داماد سمجہے

مثل نادر نہیں کویائی میں کہتا ہون نظیر
آفرین کہی ہیں سن سنکی عقل تقریر

ہون تو درویش مگر مالک سخن کا ہون میر
شعر عنقا می ہوتی ہین تنار و پاش میر

کیا عجب ہی جو زمانہ بھی استاد مجھے

## حرف الف بالجیم معجمہ

## جرات مثنا عر روشن دل باطن معدن البصاحت

## بطا ہر میان یحیی مان عرف قلندر بخش آبا وطن دہلوی شاگرد میر حسن

مہینہ طی ہوا اس بات کبھی ہماری رات
ملا نہ کبھی ہماری ماہ وش ہماری رات

مگر ہی ہجر بتان کی ہی طرفہ ہماری بات
غم فراق سے کٹتی ہی یون ہماری رات

کہ لوگ دیتے ہین دست و پا کو ساری رات

نہ خفتہ نہ بیدار ہی نہ خواب نہ خیال
نہ اضطراب دلی سی تہی شکیباری رات

مجھے دکھا کے تیری نیمون ہر پیار رات
بلا مین ہاتھون نی میری جو لین تمہاری رات

بلا مین ہاتھون کی لیتا رہا مین ساری رات

عجب جا سے چارون پھیر ہماری گئی
متال ابر بہت دیدہ ہای تر سے

بہت سے صدمی او ٹہای بہت سے نالی کی
قلق سی صبح تلک لاکہہ بار او ٹھی بیٹھے

یہ درد لسی رہی ہمکو بیقراری رات

وہ کون ہی کہ یہان جو اس سے کم
عجب مین ہین مری بیداری دیکہکر مردم

گواہ حال ہین ہر رات دین انجم
الم جو مجھپہ ہی ہر شب بت او سکو جا نو تم

کٹی جب ایک بھی اس شکل سی تمہاری رات

مین کیا بیان کرون حال بیقرار یکا
کبھی تو آہ کی کبھہ نالہ حزین کھینچا

ہوا نہ تا بسحر بند آنکھ ہونکا رونا | پلک ذرا نہ جھپکتی تھی دل دھڑکتا تھا
کسیکے وعدہ پہ حالت تھی ہماری رات

دوا وہ ہین نہین باقی رہا ہی خاک اثر | طبیب بھی ہنوز جہہ نہین کوئی دم بھر
تسلی کی لئی آتا ہی کون بستر پر | اگرچہ دن ہی کٹی ہی بری طرحسی مگر
تری مریض پہ لاتی ہی سخت خواری رات

ہی عاشقونکو تو روز فراق مین دقت | سحر سی شام تک آتی ہی سو نہر آفت
مثال ناوردل خستہ ہی یہی حیرت | شب فراق کٹی کسطرحسی ای جرات
یہہ رات وہی کہ کہتے ہین جسکو بھاری رات

جوش نواب احمد حسن خان بہادر عرف بیجے صاحب
لکھنوی خلف نواب مقیم خان ابن نواب محبت خان ابن
نواب حافظ الملک حافظ رحمت خان والی ملک روہیلکھنڈ شاگرد ظفر یار خان اسیر

کرکی ثابت قدمی عشق مین اچھا ٹھہرا | رستم وقت سے بھی بڑھکی ہوا کیا ٹھہرا
یہ وہ جاہی کہ جرسی کوئی نہ جسجا ٹھہرا | دیکھکر وصف فرگان دل شیدا ٹھہرا
مرحبا صف کی مقابل مین یہ تنہا ٹھہرا

اوسکی وقت مین بہت حالت دل آپ تباہ | نہین پڑتی ہی کسی اوپر اپنی توجگاہ
اوس سے ملنی کی کوئی جلد نکل آی راہ | کل کا دن آجکی شب جلد کٹی یا اللہ
وصل کا یار سی وعدہ پس فردا ٹھہرا

کیا کرین اپنی پریشانی خاطر کو رقم | کوئی آفاق مین ہمسا بھی نہین ہے کم

بال سلجھانیکو پاس انکی گئی اکدن ہم
زلف شانہ سی جو اُلجھی تو ہوی وہ برہم
بیچ قسمت کا ہی اور بکھیڑا ٹھہرا

تو جو آتا ہی مری سامنی اونگی گھر سے
جی مین آتا ہی کہ ہو جاؤں تیری صدقی
قصد یہ ہی کہ فدا ہو جی پیاری منہ سے
وہ یہان آئینگے یا مجھکو بلا بھیجینگے
قاصد اجلد بتا تجھے وہان کیا ٹھہرا

رات ابھی مجھکو نہین گذری ہی کہہ آتی ہین
بہر وین شام شب وصل مین کیون گنتی ہین
کیا کہون باتین جو اُلجھی ہوئی فرماتی ہین
بی سبب تجھے منعا ہو کی وہ گھر جاتی ہین
ہمنشین تو ہی خدا کے لیے سمجھا ٹھہرا

تیغ ابرو کی محبت مین ہون مین سنیہ پیہم
کرتی ہی شیشہ ہی جادو سی مرے دل مین اثر
دوستو تم کو یقین جانا ہی کیا میری قسم
عشق ہی اونسے ہوا تم کو تماشا مجھے مد نظر
تو وہ دل انہین تیر و نشانہ ٹھہرا

وہیان مین قبر کی تاریکی کو لاتا ہون مین
ختم بی بی ہی مجھپر تری لونکی قسم
جہیل لوگا ہین سی ہی مرتابت مین قدم
کیون ڈراتی ہی سیاہی کو دکھا کر شب غم
اس سی ڈر جاؤنگا کیا خوب مین ڈرکا ٹھہرا

حکم تقسیم خداوند جہان سی جو ملا
تہا جو کچھہ حصہ مین قسام ازل نی بنا
جسکے لایق جسے سمجھا وہ اوسکو بخشا
عشق کی یو جہہ کا گردون متحمل نہوا
حامل بار گران خاک کا پتلا ٹھہرا

پشت رہوار ای ترک جو ہوتا ہی سوار
نقش سے تم کی ہوئی جاتی ہین راہین گلزار
صدقی تجھپر ہو مری جان مین بہان نثار
راہ مین تہک کی رہی جاتی ہی اب بادبہار
اپنی گلگون کو ذرا ای گل رعنا ٹھہرا

کون آفاق مین ایسا ہی شہر داد وجودی
نہین ایسا ہی کوئی جو متوجہہ ہوی

نظر آتا نہین کوئی ہی جو الصاف کری | کون مجھ عاشق ناشاد کی فریاد سنی
اک زمانہ تو ترا چاہنے والا تھہرا

مثل نادر نہین فرہاد و بکاسی خاموش | ہجر مین یار کی رہتا ہی جو خالی آغوش
روتی روتی نہین تھکتی ہین بجا میری ہوش | غیر ممکن ہے جو موقوف ہو رونا ای جوش
کسنے دیکھا ہی کہ بہتا ہو دریا تھہرا

## جنون جنگ بہادر نواب سراج الدولہ علی محمد خان بھادر سردار جنگ

ہی مری مد نظر کس گل تر کی صورت | ھی بسی آنکھون مین کس نور نظر کی صورت
حور کی ملتی ہی جس سے کشش کیصورت | یاد آتی ہی کسی رشک قمر کیصورت
بسکے رشک کتان میری جگر کیصورت

آہ و زاری نی دی اشک نہ ہرگز تھمنی | بیقراری نی دی پانون نہ اک جا جمنے
سیل خون جاری کئی دیدۂ تر کی ہم نی | کر دئون ہی سی لبسکی شب فرقت ہمنی
دل تڑپتا تھا جو پہلو مین جگر کی صورت

آج ہی خورمی و عیش و مسرت حاصل | ہو گئی ہین الم و رنج و مصیبت زایل
بات پر کہنے ہی اک عرض کی جو بنی قابل | خوش تو ہو دور شب وصل مین یا حضرت
ہوش اوڑ جائینگے دیکھی جو سحر کی صورت

رونی والی نظر آئی ہین بہت اسمی کم | سیل کیطرح رواں اشک ہین اب تو پیہم
کچھہ سمجھہ مین نہین آتا ہی یہ کیا ہی عالم | یاد مین کس دریکتا کی ہوئی ہم پر نم
صدف چشم مین ہے اشک گہر کیصورت

پہلے ظالمون سے خجل ہوتی ہین سرمائی ہین | بہت افسوس کیا کرتی ہین کہہ کے ہائے ہین
جب کبھی لطف و عنایات پہ آجاتی ہین | ہاتھہ سینیہ پہ وہ رکھہ رکھہ یہ فرماتی ہین

اب بہی ہی تیری وہی درد جگر کی صورت

جو کہ دیکھا نہ سنا بخت وہ دکھلائینگے
امر موہوم جو ہین صاف نظر آئینگے
لطف اوٹہائینگے بہت اور ستائینگے
اب کیطرح شب وصل بسر جائینگی

دیکھ لی ہمنے اگر تیرے مکر کی صورت

مثل ناد رہون غم و رنج والم مین یکتا
مورد رنج و بلا کم کوئی ہوگا مجہسا
کیا کہون کیا کہون مین آہ و ستم واویلا
ای جنون جو صنم سی ہی یہ دل پتھر کا

آہ سینے سے نکلتی ہی تیر کی صورت

## جلیس نواب محمد علی خان بہادر خلف نواب صمصام الدولہ مرزا جونشاپوری متخلص بہ لکہنو

دلولی عشق کی تہی کیا کہون کیا کیا دلمین
رہتی ہی وصل کی ہر وقت تمنا دلمین
پہلی تو تہا نہ تصور کوئی اصلا دلمین
بیقراریکو جو فرقت سی ہوئی جا دلمین

خون تہا صورت سیماب سراپا دلمین

نہین دریافت کہ کس سمت کو دل ہی غیب
طبع عالی نہین معلوم ہی کسکی طالب
کسکے ملنی کی لئی شوق بہت ہے غالب
ربط غیر و نسی ہی منظور کہ ہے صاحب

سچ بتا دیکہی جو کچھ ہی ترا دلمین

منہ رہا پر دہ مین کچھ ایسی ہی شرمای
حسن کی جلوی نہ اکدن ہی کبہی کہلای
فتنو نسی جو بلایا تو نہ گاہی آسے
خود بخود آپ جو تشریف مرے گہر لائی

آگیا آج یہ ای جان جہان کیا دلمین

ہو رقیبون سے مبارک اونہین عیش و آرام
ہجر مین مین ہون گرفتار غم و رنج مدام

ننگ آہی جو سنتے ہین وہ میر کبھی نام
پاس رہی کا ہمیں کچھ بردہ کیا کام

انکو غیر و نکو سمجھتے ہین وہ اچھا دلمین

شکر صد شکر کہ ہی ساقی سرشار انیس
گیون نہ ہاتھ آی مجھی بادہ خوشگوار نگون ہیں

مثل ناموری کی ہون ندومین مین طرہ بوس
توڑ ڈالون ابھی توبہ جو خیال آی جگہ میں

اسقدر ہی ہوس ساغر و مینا دلمین

## جعفر سید شاہ علی جعفر بن شاہ غلام قطب الدین رس الہ آباد

بو دار خال تیرہ رنگ خجلت حبر فیون را
رسد کی نرگس گلرار چشم مست دمیگون را

غم فرقت ہم از شرم کردہ سرو موزون را
لبانت التشی زد خرمن جان ہای مخزون را

دہانت تنگ کردہ غنچہ دلہای پرخون را

نہین معلوم ہوتا ہی سبب کا مجھی اصلا
کسی صورت سی بعد غور بھی ہرگز نہین کھلتا

خدا جانی خلش کی وجہ میری سانہی کیا
دہد زکوی او بر باد خاکم گرد باد آسا

نمیدانم چرا با ما عداوت ہاست گردون را

طبیعت کو مری آمینہ سان بینی ہی حیرانی
بزیر زلف زینت سی او ہیا تا ہون پریشانی

مین ہمدم سی کہا کرتا ہون با صد شکل و شیوہ
بیا از پیش من بردار این محمل صفاہانی

زخاک پای لیلی سر بہ بالیں ہشتہ مجنون را

جراحت کے اوٹھانی کی دل غمدیدہ کوی دہن
گجانی کی لگے زخمون کے بہتی جاتی ہین یہ خون

ہماری عرض کو امید دست گوش ہوس سی ہے
بیا و زخمی آن تیر قمرگان را تماشا کن

کہ می آرد چسان بیرون ز دل فوارہ خون را

کلام نکتہ سنجان آگی سیری ہوگی ہین پست
سخن سنجونکی ہا تھون سے قلم گر گر گی نکلت

تری اشعار سنکر خاطر ناور نہو کیون پست
زکلکت چون جرس در دہر جعفر شور افتاد ست

تمک سود از تبسم کردہ ہر لفظ و مضمون را

## جمیل مولوی جمیل الدین فرخ آبادی صاحب دیوان کہن مشق

## نظم و نثر فارسی خلف شیخ شجاع الدین متوطن شیخ پور ضلع فرخ آباد

کیا اعتبار خلق مین ہی زر کی واسطے
کچھہ آبرو نہین دُر و گوہر کی واسطے

دنیا ہون مین خدا تو ہمیشہ کے واسطی
ایدل تو سرگران نہو افسر کی واسطے

افسر تو بار سر ہی گران سر کی واسطے

پاتا ہی اپنی جنس سے آرام ہر کوئی
اوسکے خلاف ہو تو نہ حاصل ہو خورمی

ویسا جو خور سے تو ہی یہ امر واقعی
سوز دروں سے ہی دل عاشق کی زندگی

آتش ہی آب خضر سمندر کی واسطے

کیون برف کے صراحی کی کرتی ہیرین پکار
کیون ٹھنڈی پانی کی لی ہون سے خواستگار

اپنا تو قول ہی ہی کہ پیاس ہو ہزار
عاشق تشنہ کو ہی بس آب تیغ یار

اپنا گلا بھی وقف ہی خنجر کے واسطے

مئی ہی ہو جو صفت مئی ناب لعل فام
منت سے پیشکش کری ساقی جو لاکی جام

واللہ اوسکو سمجھون مین اپنی حرام
کرتا ہون نوش میکدہ دلسی مین مدام

الفت کا جام ساقی کوثر کی واسطے

خواہش ہر اک بشر کی ہی اپنی جدا جدا
بت کے طلب مین کوئی کوئی طالب خدا

لیکن مثال نادر باھر و باوفا
ہی آرزو جمیل کے یا شاہ مرتضے

اپنا کرو غلام ہمیشہ کی واسطے

## جلیل مولوی سید فیض الحسن فرخ آبادی المدعو بہ مولوی محمد علی شاگرد میاں صفیر

ہی زیادہ حد سے صدمہ اس دلِ ناکام پر
یہ الم بڑھ کر ہی خاطر کو تمام الام پر

سیکشی کا شوق ہی نیت لگی ہی جام پر
راز یہ کہلتا نہین مج رند درد آشام پر

وصل ساقی منحصر ہے صبح پر یا شام پر

عمر کا پیمانہ الفت مین وہ اپنا بھر چکا
عشق مین ان منع بچون کی عمر گذری ہم چکا

پانون پر اپنا سر رکھ سورا یدل دہر چکا
دست پر ساقی کے بیعت محتسب کر چکا

کون اب قصہ کریگا زاہد و منہین جام پر

نیک سی فکو غرض کچھ ہی نہی کچھ سے بدکا
نے حلال و نے حرام کچھ سے پسند آتا ہی نی ہر گز حرام

رند و منہین رہتی ہین شاغل میکشی کی صبح و شام
معتقد پیر مغان کی ہین یہ اوعظ مدام

بادہ نوشونکا عمل کب ہی تری احکام پر

عشق مین مجبور ہوجاتا ہی الحق آدمی
یا الہی قید الفت مین نہ پہنچ جامی کوئی

عاشق جانباز کی تو یہ حقیقت ہے، اے
عشق گیسوے نہان نے سالک بہکے لیئے نمے

اژدہا بیٹھا رہا گنج دل ناکام پر

ہو مقابل خلق مین کسطرح سے کوئی لشکر
جالنسی جاتا ہی مریخ فلک ای فتنہ گر

سامنا رستم بھی کر سکتا نہین ہے آن کر
مہر القابل لصدق ہی سپر کے پہلوان پر

ماہ نو قربان ہی قاتل تیری صمصام پر

انتظار آمد خط مین بہت ہون مین خراب
یا جواب آمی دیا مجکو اجل آمی شتاب

عرض کرتا ہون مین تجھی با دل پر اضطراب
سبزہ رنگون سے اگر لائی کوئی خط کا جواب

ای کبوتر دون رمز دل کی تجھی الغام پر

مثل نادر گوشہ عزلت مین اپنی کر بسر
اب خیال نعیم کا دل مین نہونے دی گذر

رکھہ ندونیا اور مافیہا ای کدم ہی خبر | چاہی عشق بتان سنگدل کو چھوڑ کر
ای جلیل اب تو توکل کر خدا کی نام پر

## جوان سید جعفر علی ابن مرزا امیر تپش

## الآباد باجامع امین اوراق نسبت مصاہرت دارند

کہٹکے نہ فکر کی ہین نہ غم انتشار کی | غنچہ کہلے ہوی ہین دل داغدار کی
مداح لوگ ہین چمن روزگار کے | گلچین یہ کہہ رہا ہی چمن ہین پکار کے
مژدہ ہو بلبلو کہ دن آی بہار کے

کیونکر اسقدر ہو صدای ہزار کے | کیون منتظر ہو آمد فصل بہار کے
شایق ہو کس لئے چمن روزگار کی | نظاری کر رہی ہو عبث لالہ زار کے
گل دیکھلے لو ہماری تن داغدار کے

ہی نان خشک رشک دہ لقمہ ہای تر | پانی کو جاتی ہین بہ از شربت شکر
فضل خدا سی ہی لمین قناعت کی ہین اثر | پھیلائین ہاتھ کسلئے ہم پیش اہل زر
دولت کو ترک کر دیا جب لات مار کے

چالاکیون کے اسکے ہین ندکور جابجا | یہ معتمد نہین ہی حسینونکا مطاقا
حالات اوسکے کیجیے تحریر تا کجا | درد و خنا سے ورق ہے بہت دست برد کا
مہدی لگائین آپ تو چھٹے اوتار کی

کس مرتبہ مین اونکو ہی پابندی حفا | کس مرتبہ مین رہتی ہین عشاق سی خفا
یہ طرز یہ روش یہ ارادہ تو دیکھنا | ہنگامہ تا کہ خلق مین ہو حشر کا بپا
پازیب پہنی آپ نے توڑی اوتار کی

مدت سے سن رہا ہون برد سیتو کی شور | مجھسی بیناہ مانگتی ہین ساری مار موریں
زندہ ہی تو کیا لڑتی ہین مردہ ہی زیر گور | بل بی ہوای دامن دلدار تیر ازور
گل کردے چیراغ ہمارے مزار کے

رکھتی ہین روے صاف کو اکثر تہ نقاب | ناموری بھی اونہین رہی پابندی حجاب
گم گوئی کی صفت مین ہین از بسکہ انتخاب | ہمسی پیادہ پا ونکا دیتی ہین کب جواب
سنتے نہین جوان وہ سخن شہ سوار کے

## جلال سید ضامن علی خلف حکیم اصغر علی شاگرد برق بلند شہری

نظر نہ آئی تمہاری سی دوسری چوٹی | کریگی حور کی کیا اوس سے ہمسری چوٹی
خدائی دی ہی تمہین ایسی جب پری چوٹی | بناؤ فخر سر چرخ اخضری چوٹے
گیا ہ سنبلہ سی ہی رہی بری چوٹے

وہ کون ہی کہ جو کرتا نہین ہی اوسکو پیار | ہزار جان ہی سب بال بال پر ہین نثار
کچھہ ایک بندہ ہی پر خصر نہین ای یار | ہر ایک عاشق سر کو دکھا رہی ہی بہار
بنی ہی سنبل گلزار دلبری چوٹے

مدام تازہ بلا سر پر آہ لاتی ہے | ہمیشہ غصہ و قہر و غضب مین آتی ہے
فقط زبندہ ہی کو بل وہ اب کہاتی ہی | ہر اک پر آپ سے ہی پیچ و تاب کہاتی ہی
وہ خود یہ کہتے ہین کرتی ہی خوبصری چوٹی

جو بل ہی اوسکو تو چوٹی زندگی کیونکر | ہون پیچ و تاب مین ایسا کہ جانکاہی ڈر
گناہ کوئی نہ سرزد ہوا نہ جرم دگر | مجھی پڑی کئی کوڑی نظارہ سر پر
کچھہ آج کرتی ہی مشق ستمگری چوٹی

ہی تیری کبھی دلکو کبھی ہی حیرانے | ہی بال بال مرا آہ دشمن جانے

دعا یہ مانگ رہا ہون باشک افشانی | غدا کرے کہین اور جا ہی یہ پریشانی

بنی ہمارے لئے تیر کی سری چوٹی

بعشق اشک فشان ہر دو چشم تر گشتہ | بتنگ آ کہ دل و جان نوحہ گر گشتہ
مثال نادر محزون نیم کشتہ | کیا ہی ایک ہی چوٹ نی تمکو سر گشتہ

اب ای جلال نہ دیکھینگے دوسری چوٹ

## جواب سید سراج علی خلف سید امید علی ایڈیٹر قصبہ کٹرہ اضلع آگرہ ہمایون و رشاد جامع این اوراق

تاب کا اب نہ اثر ہی نہ توانائی کا | نام باقی نہ رہا صبر و شکیبائی کا
حال تیرہی بہت زلف کے شیدائی کا | تحمل نہین اب گوشہ تنہائی کا ✤

ہے ترصد تری اعجاز مسیحائی کا

ہجر کی صدمہ سی ہر چند ہون پا بند الم | تیری تصویر تصور مین دلی ہی ہر دم
دید کا شوق جو کچھ ہی کرون کس طرح رقم | دیکھا کرتا ہون تجھی دین باطن سی صنم

چشم ظاہر سی جو موقع نہین بینائی کا

واہ دیوانو تمکو کیا خوب ملے ہین زیور | ہتکڑی ہاتھون مین پانو مین بہاری لنگر
نہین ہوتی ہی خون سی کبھی فرصت دو دم بہر | الفت زلف سے سمٹی گا صنم ہاتھہ اگر

پانون پہیلائی گی وحشت نے ہی دانی کا

نہ ہنسی بولی نہ کی بات خوشی سی دم بہر | رات زینت ہی مین تا صبح ہوئی آہ و بسمر
شاد ہر گز نہ ہوئی آنے سے جان مضطر | وصل کی وعدہ پر آئی وہ مری پاس مگر

شانہ تہا آئینہ تہا شغل تہا زیبائی کا

قید تشویش سی کر دل کو تو اپنی آزاد | دور کر رنج و الم طبع سی اب شاد ہو شاد
متوجہ ہی تری حال پر اربس اوشاد | فیض نادر کا رہا یونہی جو آگی ہی جواد

| | |
|---|---|
| | شہرہ ہوجائیگا اک دن تری گویائی کا |

## جانصاحب یا سیدی یا علی خلف یا امین یا مثنی سندہ لکھنؤ شاگرد حاتم علیخان بہادر

| | |
|---|---|
| بیان کیجئے کیا زلف پرشکن کی بہار | صفائی رخسی ہی شرمندہ یاسمن کی بہار |
| نہ اونکی حسن کو پائی کبھی چمن کی بہار | گلوری کہائین تو دونی ہو اوس بہن کی بہار |
| جو ہم کلام ہون دلہین گل سمن کی بہار | |
| ابھی تو سیر کی دن ہین نہ گوشہ مین بیٹھو | بہار گلشن عالم کو غور سے دیکھو |
| ہین دن جوانیکی ایام لطف ہین اب تو | غرور حسن سے نیچے تکی بن چمن مین چلو |
| گلونکو قتل کری آج بانکپن کی بہار | |
| اگرچہ ہاتھہ نہ اوسکو کوئی لگاتا تھا | اگرچہ لطف کسی طرح کا نہ پیدا تہا |
| اگرچہ کہنہ و کوسیدہ اور سیلا تہا | بہار مین خط گلزار سے جو کہا تہا |
| اسپند آئی نکیرین کو کفن کی بہار | |
| مین کیا کہون کہ جو عالم مجھی دکھاتی ہین | ہزار لطف دل زار نی اوٹہاتی ہین |
| نظر مین بلبل گلزار کی سماتے ہین | عجیب تیغ فی اوس گل کے مل ہلاتی ہین |
| بہار گلشن جنت ہے زخم تن کی بہار | |
| نہین ہی تمسی کوئی حسن و ناز مین بہتر | حسینونکی ہو زمانی مین اب تمہین افسر |
| ہماری عرض کو اور التجا کو مانو اگر | خجل کرو گل و بلبل کو باغمین جیکر |
| دکھا دو غنچونکو ای غنچہ لب دہن کی بہار | |
| کدورتون ہی نہ حاصل ہوی صفائی مجھی | نہ قید رنج سی ہرگز ہوئی رہائی مجھے |
| کوئی بھی سیر زمانی مین خوش نہ آئی مجھے | تمہاری زلف کے سودی نی ہان کہائی مجھے |
| خطا و بت و تاتار اور ختن کی بہار | |

تری سبب سے ہی خوشنودیہ دل شیدا
ہی تیری صحبت جاں بخش میری روح فزا
یہہ عرض فاخر دلریش مان لی بخدا
نہ اوٹھہ کی جان کی پہلوہی جا گل رعنا

تری ہی فیض قدم سے ہی انجمن کی بہار

## جناب سید محمد حسین باشندہ لکھنؤ

گاہی بشکل صورت ریگ روان گیا
گہہ بنکی گرد راہ پس کاروان گیا
شورش کی خوب دھوم مچائی جہان گیا
نالہ مرا زمین سے تا آسمان گیا

دیکھو تو بی ادب یہ کہاں سے کہاں گیا

ستمہے مین ظلم جو کو عشاق کی جگر
برق غضب سی اوٹکی جھپکتے نہین نظر
ای ترک دیکھہ بولہوسی کا ذرا اثر
مقتل سے غیر اوڑ گیا تلوار دیکھکر

مدت کا اعتبار دم امتحان گیا

نادر ستمگر و جگیر خان کجا
مظلومونکا نشان ہی باقی نہین رہا
حال زمانہ غور و تامل سے دیکھنا
افسانہ ظلم و جور کا مدت سے طے ہوا

قاتل وہ اب کہان ہی وہ بسمل کہان گیا

حد سی زیادہ یار کی دوقت مین ہمین زار
بستر سی جنبش اب نہین ہوتی ہی بیقرار
کوشش کی لاکھہ فکر و تردد کیا ہزار
ایسا ہین ناتوان ہون کہ اوڑکر مرا غبار

دو چار گام بھی نہ سوئے لامکان گیا

ٹھہری کب آگی میری کوئی ہو جو امتحان
قاصر ہی شاعرونکی مری وصف مین زبان
اسمین مبالغہ نہین ای ترک رست جان
عالم کو ہو گیا شفق صبح کا گمان ؛

اوڑکر جو میرا خون طرف آسمان گیا

نور شباب شیب کے باعث ہے اب کہان
رکہتا نہین ہون بنی کی طاقت مین ناتوان

اب امتحان کیا نرہا وقت امتحان | پیری مین مجھسی کہتہا ہی ہنسکر وہ نوجوان
وہ زور وہ شباب تمہارا کہان گیا

نادر کیطرح رنج والم مین رہیگی خلق | روئیگی اور ہاتھہ کو اپنے ملیگی خلق
فریاد وآہ ونالہ وشیون کریگی خلق | جرار جائیگا جو عدم کو کہیگے خلق
باغ جہان کو بلبل ہندوستان گیا

چمن منشی بھارامل خلف لالہ گنگا پرشاد متوطن بانپور
مضاف ملک اودہ حال وارد ضلع سیتاپور شاگرد میر الشعرا مرحوم میر حسن صاحب

نکوئی پیر ہی دیکہا نہ کوئی نوجوان پایا | ضعیف الیسا نظر آیا نہ کوئی ہمجان پایا
نہ اسد رجہ نحیف وزار زیر آسمان پایا | تری بیمار فرقت کو یہ اونے ناتوان پایا
اجل نے لاکہہ ڈہونڈہا پر یہ بستر پر نشان پایا

رہی ہمخبر گاہی نہ ہرگز کبہہ تن وسر کی | نہ برآئی تمنا آہ اپنی جان مضطر کی
حقیقت کیا کہین عشق بتان شوخ کافر کی | رہی بعد فنا بربادی جسم لاغر کے
نشان آرام کا ہمنے نہ زیر آسمان پایا

جگہ باقی جراحت سے نہین ہرگز تن وسر مین | فقط اک جان قایم ہی تن عشاق مضطر مین
اب آگی دیکہی لکہا ہی کیا کیا کچھہ مقدر مین | گل زخم نہان ہوئے نہزارون جسم لاغر مین
یہ شاخ تیغ قاتل کا ثمر ای باغبان پایا

تماشا مجکو دکہلائی ہے کیا یاس جہان نے | ملا می خاک مین امید کی تمنا یاس حرمان نے
رفاقت کی نہ جیتی جی ہی تنہا یاس حرمان نے | بیچہوڑا بعد مردن سا تہہ میرا یاس وحرمان نے
انہین دو کو نگہبان مزار بی نشان پایا

مثنوی تعریف سب سے نادر سخن دانی کی
طبیعت محو ہی مدتسی اونکی خوشبیانی کی
سوا اونکی جو سخنوری وہ باتین ہین کہانی کی
بہت سے خاک چھانی ہی تبھین باغ معانی کی

جناب حضرت مقصود کو اک نکتہ دان پایا

# جشن قاضی سید جعفر علی مراد آباد

دل خیال شمع رخ مین پہلی پروانہ بنا
عشق چشم مست مین آخر کو پیمانہ بنا
دنکو تو عشرتکدہ راتو تکا غمخانہ بنا
بادشاہ بخت وحشت جیب مین دیوانہ بنا

داغ سودا میری سر پر تاج شاہانہ بنا

ہی تو قاضی مین یکتای زمانہ واہ وا
جام اگر مانگا کسی نی تو نی اوسکو خم دیا
مثل ہی تیرا نہین دریا دلی مین دوسرا
امتحان تو کر کبھی فصل بہار مین وزا

آج ساقی میری طرف دلکا پیمانہ بنا

ایک مدتسی نہین ملتی ہی اوس بت کی خبر
وصل کی صورت نہین آتی کوئی ہر گز نظر
نالہ و فریاد مین ہی تھین باقی اثر
کیون نہ گہرائی ہجوم یاس سے دل اسقدر

آہ کی جو عشرتکدہ تہا اب وہ غمخانہ بنا

ہر ہن تیری ہوی تہی رخصت صبر و قرار
ہا نہ سہی جاتی رہی غم مین عنان اختیار
اور اعضائی کرون تعریف کیا مین اے نگار
ایک آنکھون نی تری دکہلای سو رنگ بہار

کوئی دیوانہ بنا اور کوئی مستانہ بنا

زیست رنج ہجر مین تیری ہوئی ہی ناگہان
جان رہتی ہی گرفتار مصیبت ہر زمان
مثل نادر لطف کوئی اور تو حاصل کہان
جم کو سائی ہی یہی جام جہان بین بے گمان

دل جو اوسکا تیری الفت کا ہی پیمانہ بنا

جوہر لالہ ماہو رام ساہو کا خلف لالہ جواہر مل رئیس فرخ آباد شاگرد میان منیر

غایب ہوئے تو کسکے حضور نظر رہے
نہان کسکے شام ہی لی تا سحر رہے

کسکی بغل مین سوتی رہی کسکے گھر رہے
نیند آنکھو مین بھری ہی کہان رات بھر رہے

کسکے نصیب بنی جگای کدہر رہے

ہر دم نگاہ رہتی ہی سب سے سوی مآل
لاتا ہی دل کو رنج مین آیندہ کا خیال

بس موتی ہین زیادہ لگاوٹ مین اجتمال
ہر دم جتای نہ محبت شب وصال

جب یہ نگاہ آپ کی وقت سحر رہے

بی مثل وبی نظیر ہو شوکت مین شان مین
مشہور وضعدار ہو ساری جہان مین

آنی نہ ای فرق کبھی آن بان مین
ناوک مین راستی ہو کجی ہو کمان مین

تیر ہی اگر ہوین ہون تو سیدھے نظر رہے

تیر نگاہ ناز کی اغیار ہین ہدف
لٹارہ بازیو نگو سمجھتے ہین وہ شرف

کب مانتا ہون مین کرین سو بار اگر حلف
وہ سر اوٹھا کی دیکھہ لیا غیر کی طرف

آنکھو مین کچھہ حیا ہو تو نیچی نظر رہے

نیند آنکھون سی کبھی نہین ہوتی ہی آشنا
لب پر کبھی ہی نالہ کبھی آہ نارسا

دیکھا شکیب وصبر غم ہجر مین خدا
شب جیسی گذری دن ہی گذر جائیگا مرا

جا مین وہین حضور جہان رات بھر رہے

دشمن کی چشم بد سی چھپای رہون انہین
آفات سے ہمیشہ بچای رہون انہین

ہی جی مین حرز جان مین بنای رہون انہین
ہر دم گلی سی اپنی لگای رہون انہین

یہہ ہاتھہ ہین وہی جو تری سینہ پر رہے

نادر کبھی جو بات پر آئینگے ایک دن
دنیا و دین مین دھوم مچائینگے ایکدن

تاثیر اپنی خوب دکھائینگے ایک دن
بھاگو نہ ہر کہینچ ہی لائینگے ایکدن

جو ہر کی آہ وہ نہین جو بی اثر رہے

ایضاً

نافذ ہیں بخت فوق میں فرمان آپکے
تابع ملک مطیع نبی جان آپکے

سر پر ہر اک بشر کے ہیں احسان آپکے
باہر نہیں ہیں حکم سے ایجان آپکے

دل سے نثار جان سی قربان آپکے

پابند وہ بہت ہیں حیا و حجاب کے
یوں تو قریب شرم سی کب آئی دیتی ہے

لیکن ہزار پیچ و دغا و فریب سے
زلفوں کے آڑ میں لے بوسے تو بول اٹھے

نکلے اندھیری رات میں ارمان آپکے

روکا بہت جو ناز و ادا کے وفور نے
رخصت نہ دی جو حسن کی کبر و غرور نے

فرصت نہ دی جو عیش و نشاط و سرور نے
اک روز بھی یہ حال نہ دیکھا حضور نے

حیرت سے آئینہ ہوئی حیران آپکے

رکھتا ہی کون حسن میں اب اوس سے ہمسری
ہی غمزہ و ادا میں ہی سکو برابری

نادان بسکہ ہیں یہ تقاضائے کم سنے
اللہ ری ناز دیکھی جو پر چھائیں لف کے

ناگن سمجھ کے اوڑ گئے اوسان آپکے

اللہ رے بناؤ کی دن عید کی خوشی
ہر وقت اب تو سامنی رہتی ہی آرسی

وہ مہر ہیں سنگھار کی اس مرتبہ اجی
زیور کے دم میں آئی نظر ستی ایک کی

سیتے جو پہنے پہنے بھول گئے کان آپکے

صد شکر ہی کہ کوئی شکایت نہیں رہی
سنگوائی ڈھونڈ کر وہ پھوہے جو کہ تیز تھے

ہی عین لطف یہ بھی آنکھوں کی کھولدے
صورت دکھا کی فیچ کیا جان پڑ گئے

بندہ کی سر پر آنکھوں پر احسان آپکے

بزم سرور کی کوئی کیا کر سکے صفات
اندر کی یہی اکھاڑ یکو بس کر یہاں ہی رات

نادر بسیط عیش پر فرد بس ہے اتفاق
جو ہر محل میں رہتی ہیں پریاں تمام رات

رہتا ہی روز گھر میں پرستان آپکے

# حرف الحا ہی حطی

## حسن سخنور نکتہ پرور میر حسن ابن میر غلام حسین ضاحک دہلوی صاحب مثنوی بدر منیر شاگرد میر ضیاء الدین حنا

یہ کیا عشق ناحق ستانے لگا
یہ کیا عشق تن کو جلانے لگا
یہ کیا عشق غم مین رولانے لگا
یہ کیا عشق آفت اوٹھانے لگا
مرے دل کو مجھسے چھوڑانے لگا

نہین ہی سوا اسکے کچھہ التجا
یہی ہی یہی ہی ہے مدعا
شب و روز کرتا ہون مین یہ دعا
ملا میری دلبر کو مجھسے خدا
نہین تو مرا دل ٹہکانے لگا

کوئی دم صنم سے ملایا نہ تہا
کوئی لطف گاہی دکھایا نہ تہا
کوئی مژدہ ایسا سنایا نہ تہا
فلک نے تو اتنا ہنسایا نہ تہا
کہ جسکے عوض اب رولانے لگا

قصور جگر مطلقا کچھہ نہین
خطا جان کی بھی ذرا کچھہ نہین
کسی اور سے تو کہا کچھہ نہین
گنہ چشم خونبار کا کچھہ نہین
مرا دل ہے مجھکو ڈوبانے لگا

یہ جیونا ہے جو مثل ناوک وطن
یہ وقت مین جلتی ہین جو جان و تن
جدائی مین ہین یہ جو رنج و محن
نہین مجکو موتمن سے شکوہ حسن
مرا دوست مجکو ستانے لگا

# چسرت مرزا جعفر ولد ابو الحسن متوطن دہلی صاحب دیوان شاگرد میر سوز گذرا ہے

کسی کی بے وفائی کا گلہ ہی — آئینہ کیطرح کب اہل صفا کی ہاتھ ہی
آبرو اوسکی دلا اوس بے وفا کی ہاتھ ہی — اتو ہے دل اک بت نا آشنا کی ہاتھ ہے

اوسکے ہاتھون ہے یہ سر خدا کی ہاتھ ہے

بیشتر سے مین آگئی ہی ہمارے یہ مثل — سب سے پہلے مین ہی ہوا کرتی ہی ہمارے یہ مثل
تجربہ مین آگئی ہی خوب ہمارے یہ مثل — ہر بہانہ موت ہی ہے آنے کے یہ مثل

واجل میری تری جفا کی ہاتھ ہی

سینہ تا کی ہجر مین لالہ کی صورت داغ گہا — سر سے فرقت کے تا قدم دل شیدا ہوا
دم نکلتا ہی نہین کو جان ہو تو کس طرح سے — یہ عمل مشکل ہے آسانی سے کب قضا کے ہاتھ ہی

کچھ تری شمشیر کی اور کچھ قضا کی ہاتھ ہی

جان بر کیا عشق جانان مین رضا سے — زیست سے مین ہو گیا ہون سیر آخر کیا کہون
اور بھی باقی ہین ہی دلمین آرزو کے — ہاتھ مین ہے تیرے بسمل کے ہمارے رکھ سکے

ایکدل رکھتی ہین ہم سو ہی بلا کی ہاتھ ہے

تا نج عالم مین بزنگ گل تو ہنستا ہی رہے — تو نہان ریاض خلد مین یہ سو پہلے
مثل ناورد یہی جان حزین پر گیا — تجھسے رخصت ہو چلا جیون نہ جیون سے رہے

یارب اب حسرت کا مارا بے خبر ہی کی ہاتھ ہے

## حسین نواب خلد آسمین خان خلف نواب شیر دل خان رئیس شاہجہانپور

ہر اک بیداد کا رہتا ہے شاکے
زبردستی ہی کیسی انتہا کے
ہی شان کبریائی قوت خدا کے
متون فی مؤمنون کے دلمین جا کی
خدا کی عرش پر نوبت بجا کے ❊

نہین ہے طہین کو جان مضطر
رہا کرتا ہون گو فرقت مین شش و در
اگر فرصت ملیگی تو مقرر
سناؤنگا دل نالان کو رو کر
کہانے آہ حاجت ناروا کی

رہا دل کو مرے انکار فردوس
نہ خوش آئی در و دیوار فردوس
نہ گل خوش آتی ہین نی خار فردوس
جہنم مین پڑی گلزار فردوس
تجھے خواہش نہین کچھ ماسوا کی

ہمیشہ مین رہا بدمست و غافل ❊
ہوا طاعات کے جانب نہ مائل
ہزار افسوس صد افسوس اے دل
مری اعمال ہین رونیکی قابل
خدائی ساتھ ہے پیر مغنیا کے

حسینون مین اگرچہ ہوتی ہین ناز
جدا تیرے مگر سب سے ہین انداز
سراپا مومبو پیدا ہین اعجاز
نبد ہی چوٹی تری ای فتنہ پرداز
پریشان کردی جمعیت بلا کے

یقین اس امر کا ہوتا ہے دلپر
قسم کہانیکو حاضر ہونگا مین مضطر
یہ ہونا ہے یہ ہوتا ہی مقرر
شب خون لائیگے اکدن کسی پر
سیاہی سرمہ کی سرخی حنا کے

ہم ای نادر بہت پہچانتی ہین
جو اہل فہم ہین سب مانتی ہین
دو نہین اہل زبان گردانتی ہین
خوش آہنگان فارس جانتی ہین
نوا سنجی حسین علی نوا کے

## حزین نواب محمد علیخان بہادر ابن نواب
## آغا زین العابدین خان رئیس لکھنو شاگرد حضرت آتش مرحوم

دانہ پانی آدمی کا بھاتا نہیں
زندگی کا دل مزا پاتا نہیں
ہجر میں جینا نیند آتا نہیں
کوئی اوس بت کی خبر لاتا نہیں
ایجاد دم بھی نکلجاتا نہیں

غور سے دیکھا تو سچے خوب ہم
ترک دنیا میں نہیں لازم الم
مرنے کا کسواسطے ایدل ہی غم
کسقدر ترسیب ہی ملک عدم
جو وہان جاتا ہے پھر آتا نہیں

پھر ہوا ہی اب وفور انتظار
پھر تصور ہے اونہین کا بار بار
پھر گئی ہین ہاتھ سے صبر و قرار
پھر لبو پر آرہی ہی جان زار
جذبۂ دل پھر اونہین لاتا نہیں

اف ری شور الامان و الحذر
اف ری گوہر ریزی چشمان تر
اف ری آہ و نالہ ہای بے اثر
اف ری ضعف و صدمۂ درد جگر
طایر جان سے اور اجاتا نہیں

مثل نادر غم مین می جان غمین
عمر گذری ہم رہی گوشہ گزین
ضبط کیا را جواب باقی نہین
جی مین ہی جیکر کہین اونسی خرین
اب غم دوری سہا جاتا نہین

## حزین سید علی حسن لکھنوی

شرم و حیا میں آپ ہی ہر دم تمام شب
ہمکو بجای عیش رہا غم تمام شب

مطلق نہ لطف سے ہوی محرم تمام شب
اوتر نگے گر نہ وصل میں محرم تمام شب

گستاخیان کریگی یونہیں ہم تمام شب

آے جو حسب عادت و معمول باغمین
زیور پہنے پر ہوی مشغول باغمین

زینت کو آج خوب دیا طول باغمین
پہنے جو یار تمنے کرن پھول باغمین

یونہیں یہ لوٹتے رہی شبنم تمام شب

محبا ہی کون گنبد نیلی رواق میں
کیا کیا مصیبتیں نہیں جہلیں و فاقمیں

آنکھیں مری جھپکتی نہیں آستیا قمیں
یہ بوالہوس کا کام ہی سونا فراق میں

جھپکی نہ آنکھہ ایدل پیہم تمام شب

ایسے بچا کی آنکھو نکو تم سر یو گی
بالکل نگاہ عاشق مخزونسی کہو گی

ہمتو یہ سمجھے نیند کی کثرت سے سو گی
یہ مجرجا کی غیر کی پہلو میں ہو گئے

پوچھا بھی تمنے ہمکو نہ ہمدم تمام شب

کیا پھر رہی ہو صحن مکان میں ہر ایک سو
حاضر ہیں بھر شغل طبیعت می دسبو

تمکو قسم خدا کی رہو میری روبرو
آخر تو صبح ہو گی نہ رہ جای آرزو ✣

تم دیکھیو یار ہمکو یہیں ہم تمام شب ✣

ہی رنج دینی سی مجکو خوشی بڑی
ہوتا ہی جین مجکو ہو جبر اگر کڑے

جلدی ہی اسکی کیا ابھی کو عمر ہی پڑے
روز وفا میں لوتہ دی رنج ہر گھڑی

ایذا کیوا سے نہیں پہچہ کم تمام شب

خواہش نہیں ہی اپنی کسیطرح دلنشین
پہچہ غم نہ تاج کا ہی نہ ہی حسرت نگین

نادر یہ طرح جینی ہی کی آرزو نہیں
پیری ہوی شباب گیا اب کہو حزین

توبہ ہی کیا خراب ہے ہم تمام شب

# حسام نواب حسام الدولہ حافظ الملک نقی علی خان بہادر شمشیر جنگ خلف نواب مہدیعلیخان و اماد امجد علیشاہ بادشاہ صاحب دیوان شاگرد سحر

کیا کہوں جیسی کراونکی ہین ہنسی عارض
جسسے ہین جہنسی کی ہی حیران عارض

کوکہ رہتی ہین بہت پردہ مین پنہان عارض
نظر آتی ہین بہ زلف پریشان عارض

سر پہ لاتی ہین شبہای شب ہجران عارض

کیون نہوی اولالا صحرا وہ غم آئین
مہ نوہی اگر اوس تو وہ ابرو ہین

کم نہین بال ہمائے کبھی کیسوی نظیر
خط اما بقیس ہے خط خال ہی مصر ملیقیس

زلف اوڑنی مین ہر سے تو سلیمان عارض

عیب خودبینی سی انسان رہی کوسون دور
چاہئی آدمی کو عجز بھر حال ضرور

قول اونکا ہی یہ جو لوگ کہ ہین اہل شعور
عارضی حسن پر اتنا نہین لازم ہی غرور

ہون اگر چاند سی ایماہ دوہینہ ان عارض

ہم نشینی ہی نہین کرتی ہین کیہہ انسکی خدا
ہین کا پاس ہے آنکو نہ تو ملت کی خبر

دیکھہ لینا کہ اوٹھا ئینگی یہ اکروز نظر
سند وی زلف کی صحبت ہے انہین آٹھہ پہر

نہین معلوم کہ کیسے ہین مسلمان عارض

ناوکِ خستہ دل ریش بجا ہی یہ کلام
دخل شبہ کو نہین اسمین نہ شک کا ہی مقام

آرزوی دل ناکام یہ رہتی ہی مدام
ہہ مین بجلی کا چمکنا بھی ضرور ہی حسام

رہین پیش نظر دیدہ گریان عارض

# حیدر دلیر الدولہ نواب محمد علی خان بہادر عرف آغا حیدر فیروز جنگ خلف نواب اسد الدولہ رستم الملک سید محمد تقی خان بہادر فیل جنگ نبیرہ شاپوری شاگرد فتح الدولہ بہادر

یوں تو جس کس سے نہ الفت میں لڑائیں آنکھیں
اور آغا تمہیں صدہا نظر آئیں آنکھیں
باغ میں نرگس شہلا فی طلائیں آنکھیں
دلکو وحشت ہوئی تو فی جو دکھائیں آنکھیں
مجکو آہو سی زیادہ تری بھائیں آنکھیں

مجکو صحرا میں غزالوں نے دکھائیں آنکھیں
اور نرگس نے بھی گلشن میں لڑائیں آنکھیں
ساغر آکی نہ کس کس نے ملائیں آنکھیں
اوس پہ روش کی نظر جیسی کہ آئیں آنکھیں
میری آنکھوں میں کسیکے نہ سمائیں آنکھیں

جو کریگا وہ بھوگیگا میں جھائیں تیری
نکروگے میں کسی مرتبہ ہی عذر کبھی
لیکن اے جان جہان دیکھیں ہی ٹہائی
پھوڑ ڈالونگا اوسی روز میں آنکھیں پاپی
سامنی میری جو غیروں کی لڑائیں آنکھیں

دور اللہ کرے ایسی ہو چشم بد بین
مثل آنکھیں آغا تمہیں پیدا کہیں
قول سچا ہی ترا جو نہ کہ خود خیل سمین
نہ کہی حور نہ انسان نہ پری فی دیکھیں
جیتم بد دور جو اوس شوخ فی پائیں آنکھیں

مثل ناور ہی عجب لطف فلا والا
واہ وا صل علی صل علی صل علی

ایسے آفاق مین ہوتی نہین پیدا گویا | برق کا طرز جو حیدر کی سخن نی پایا
اوسی محفل مین گیسنے نہ ملائین آنکھین

## حیدر مولوی سید ولی حیدر ابن منشی سید امیر حیدر رئیس فرخ آباد

تجھ نظر سے جو اوتارا ہمین | وصل نہین ہے جو تمہارا ہمین
آہ غم ہجر نے مارا ہمین | عمر خضر گیا ہو گوارا ہمین
آب بقا سے ہے کنارا ہمین

راہ ہی اک روز گذر کی نہین | پانون اد ہر کو کبھی دھرتی نہین
دم بھی ہمارا کبھی بھرتی نہین | یاد کبھی تم ہمین کرتے نہین
دہیان ہی ہر وقت تمہارا ہمین

دلکو خوشی کم ہے زیادہ ہی غم | عیش جو ہی آج وہ ہی کا لعدم
کیا کہین کچھہ کہہ نہین سکتی ہین ہم | کچھہ نہین خورشید قیامت سے کم
صبح شب وصل کا تارا ہمین

تمہا دل صد چاک اسیر بلا | جان غم و درد مین تھے مبتلا
رخ کو جو دیکھا تو یہہ عالم ہوا | دین افیئی اجل بن گیا
زلف بتی افشان کا ستارا ہمین

ہجر مین یون ہو ہین لاکھون الم | ستتے ہین فرقت مین ہزارون ستم
ہے ہمین ہمیشہ یہ طرفہ غم | خلق کی آنکھو نمین چڑھی پھر نہ ہم
تجھ نظر سے جو اوتارا ہمین

رہتی ہے سو طرح کی راز و نیاز | آپ سے تھے محمود تو بندہ ایاز
جان کے وارفتہ و لیلیٰ بہ ناز | آمرے دیوانۂ زلفِ دراز

یہ نہ کہیے کہلے پکارا ہمین

دل ہمین کس طرح بہلا کوئی دمی | کیا رہ الفت مین قدم کو دھری
ناوکِ جانباز حسرت اب کیا کہے | پوچھہ لو یہ حیدر دلتہ ہی

عارضہ عشق نے مارا ہمین

## حیدر نواب حسین خان خلف نواب علیخان شاکر جوش

یہ خجالت ہی کہ بادیدۂ نم آتے ہین | شرم معصیان سے تو گردن کے خم آتی ہین
الغرض ہاتھ و اندوہ و الم آتے ہین | صورت پیکِ قضا تیز قدم آتی ہین

ہم بھی ای ساکن صحرای عدم آتی ہین

جانبِ دیر ہی سوی حرم آتی ہین | جوش وحشت ہو تو پھر ہوش ہین ہم آتے ہیں
ہو کی سودائیون کے ساتھ ہم آتی ہین | کبھی جنگل سے جو پھرتی ہو ہی ہم آتی ہین

قیس و فرہاد بھی لینے کو قدم آتی ہین

صحن مین جا بہ طرف مجمع غلمان ہوگا | روشنی ہوگی عجب لطف چراغان ہوگا
سدرہ سے اوج در و بام فراوان ہوگا | روکش باغ ارم خانۂ ویران ہوگا

آج اوس غیرت حورا کی قدم آتی ہین

ہو جو معلوم تو ہون اپنی گنہ سے تائب | نہو عصیان کی طرف پھر سند اول اغب
دست حسرت ہین اسی بات کے ہم تو طالب | کچھہ تو ارشاد ہو فرمائی کچھہ تو صاحب

کیا خطا مجھہ سی ہوئی آپ جو کم آتی ہین

ہی اسی بات سے بس سب کے دلو مین دہکا | خوف سے کانپتی ہین دم رقتی مین دلمین کیا کیا

بجذا شبہ و شک اسمین نہین ہی اصلا | آج خون ہوگا کسی عاشق دلشدہ کا
اپنی طرح نہینچی ہوی تیغ دو دم آتی ہین

برسر جنگ ہی آمادہ مزہ کا لشکر | چشمگین آنکہو نسی انسانکو آتا ہی حذر
ترچھی ہین اونکی بہوین بکری ہوی ہین تیور | جانکی خیر ہو شرہی اونہین منظور نظر
سرنگون ہم ہین وہ گردن کی خم آتی ہین

مثل ناور کوئی مسلوس نہ لانا حیدر | غلطی سی بخدا ہاتھہ اونہانا حیدر
دہیان مین میری خطا ونکو نہ لانا حیدر | کیا خطا ہے ہوئی کہہ تو بتانا حیدر
اپ دو دلسی مری کر مین جو لم آتی ہین

## حیدر منشی مصطفے حیدر خلف مولوی غلام حیدر سررشتہ دار فورٹ ولیم کالج متوطن کلکتہ

بگڑی ہین بال شانہ سی لفظین بنائی | ہی لطف ہاتھہ پانوں مین ہدی لگائی
مسی ہی ملی ہان ہی ہر دو رہائی | بس قتل عاشقان پہ نہ بیڑا اوٹہائی
اٹہو سنا خون ہوگا نہ لاکہا جاے

اب ناتوانی اور نزاکت تو دیکہئے | طاقت کہان ہی جسم مین انصاف کیجئے
بس خدمت شریف مین کہنا ہی یہ ہے | پہاکر کا بجلی نگوٹی کی بوجہہ سے
چکی ہی پانچونکو نہ جہک کر اوٹہاے

مشہور ہی جہان مین سب حاتم فیض کا | تعریف جود و لطف کی لکہو نہین تا کجا
ہی پہ سا سخی کوئی کم اور دوسرا | دنیا مین بدلی ایک کی دس دیتا ہی خدا
اک بوسہ مجکو دیجئی تو دس بوسہ پائی

دنیا مین ہی ہر ایک کو اس بات کی خبر | دیکہا ہی یہہ زمانہ مین دستور مستمر

ہی قاعدہ کہ صاحب ایمان ہین جو لشکر | قرآنکو جو ہم لیتی ہین جزدان سے کہو لکر
بوسہ مین لونگا منہ سہی لو تحمل و نہائی

نادر تو ساری عمر رہا مورد جفا | اک روز بہی نہ چین غم عشق سی ملا
رنج فراق ہی مین رہا آہ مبتلا | کافر یہ سنگدل ہین بڑی سخت بیوفا
حیدر نہ ان بتون سی کبہی دل لگائی

## سید سلیمان حیدر حرف ہولی میان خلف سید حیدر رئیس ملکرام

بجگر گوروں کی کری شمع شبستان پیدا | شبکو شبنم سی ہو گوسیل فراوان پیدا
نوح کا گو کہ نہی سرسے ہو طوفان پیدا | دیدۂ تر سی کرین ہم بہی دامان پیدا
جس سے ہو جائین ہزارون در غلطان پیدا

جو نہ گذری تہی ستم سی وہ ایجان موتی | عاشقون کی لئی بس ہائی بیدادہوئی
حق تو یہ ہی کہ ہلاکو کی بہی استاد ہوئی | حور جلوہ مین کرشمہ مین پریزاد ہوئی
خوب انداز کی تہی مری جان پیدا

مثل پیدا ہو مرا صاف یہ ہم وگمان | دیکہا کا ہون مین بیجی دولت دین و ایمان
مین کہان اور رقیبان بدا طوار کہان | یاد کرنہا تو مری بات کو ایجان جہجان
صحبا دنیا مین نہین ہی تیرا خواہان پیدا

کیا خوش کبہی افسوس دل پر غم کو | رکہا گریان ہی ہر اک شخص کی شبنم کو
کیا کہین یار تری حسن گئی ہم عالم کو | زلف سے مار تو لب سے کیا زندہ ہمکو
تو نی کیا کیا نکیا سحر مری جان پیدا

مین سولا ان سباغ کی وہ بلا تسک افسر | کوئی پیدا نہوا خلق مین اونکا ہمسر
ہی بجا معتقد نادر لقنتیدہ جگر | پیشوا ختم رسل سا نہین کوئی حیدر

اور نہ مجھ سا کوئی اور نکلا ستمگر پیدا

## حضور محسن مرزا لکھنوی

فریاد لب پر آہ رہی میں جہان گیا
بیفائدہ نہ آہ حزین کی جہان گیا

بیکار ایک دن بھی نہ شور و فغان گیا
نالہ شب فراق میں کب رائیگان گیا

کیوں آپ آئی اب وہ غم گھٹان گیا

فصل خزاں میں سنکل درختونکی تھی مہیب
اطراف صحن باغ میں تھی صورت عجیب

شکر خدای پاک دن اچھی ہوئی قریب
اسطرح دل گرفتہ نہ ہو عندلیب

آئی بہار باغ میں دور خزاں گیا

ملتا ہی اوسکی دہان میں ایدل مرا مجھے
کچھ ہی خیال اور بھی اوسکی سوا نہی

شب فراق میں کیا کیا رہا نہی
زنجیر زلف یار کا دھوکا ہوا مجھے

سودی میں جب خیال سوی کہاں گیا

عاشق ہو کوئی ہوی تو یہہ دکو چاہئی
مرنی کی بعد دہان میں معشوق ہی رہے

تاثیر جذب الفت صادق کی دیکھنی
اتبک صدا نہ آئی ہی مجنون کی قبر سی

اسی جانبی والو ناقہ لیلے کہان گیا

حد سی زیادہ جیمیں ہی عشق کی ای امنگ
تھا مطلقاً نہ دہان میں کچھ پاس نام و ننگ

الفت کی نشا میں ہوئی حج کی اگر ترنگ
اسود پہ بوسہ زن ہوئی میں انکہیں مجھ کی ننگ

کعبہ میں بھی نہ دلسی خیال بتان گیا

ہر گز ہوئی نہ اونکو مری جانکنی خبر
درمان مار مار گئی دیکھہ دیکھہ کر

دیکھو پیشم غور مری ضعف کا اثر
تا زنطر کیطرح نہ آیا کبھی نظر

سو بار بزم یار میں میں تا توان گیا

ذوق و ذوقیت سے طبع بہت دنسی ہی نفور
آوارگی شوقین ہین سکرون فتور
نادر کسطرح رہتی ہین اس مشغلہ سی دور
ہی ترک شاعری پہ یہ رنگ سخن حضور

اچھا ہوا کہ نام رہا گونشان گیا

## حنا عبدالکریم خان خلف سرور خان لکھنوی شاگرد خواجہ وزیر

بیقراری سی تو جی ہجر مین اصلا نہ ٹھہرا
جان ٹھہری نہ کہی آ دلکیجا ٹھہرا
کم نہ وحشت ہی مری اپنی نہ سودا ٹھہرا
خط جو آیا دل بیتاب ہمارا ٹھہرا

ای ہوس ایسی نسخہ سی یہ یارا ٹھہرا

غنچا تجسے ہوا اور نہ تجکو جھڑکا
گفتگو پیار سی کی جان ہی میرا لوچھا
بات خوش ہونیکی ہی اور سرست کی ہی جا
خط نہ گو اوسنے لکہا وصل کا وعدہ تو کیا

تجھہ کو قاصد مری جانبی کا سہارا ٹھہرا

حلق پر پھیرینگی تلوار کہ سم کہا ئینگے
تھا یقین ہمین ہم آج ہی مر جائینگے
ملک الموت کو پھرآئے ہے سمجھا ئینگے
لوگ کہتی ہین عیادت کو وہ کل آئینگے

اور اک شب سفر مرگ مین ٹھہرا

تجسے جتنی ہی محبت نہین کہنی قابل
چھوڑ سکتا ہی نہین ہون تجھہ حسینہ و دل
حال مین سی نہو جائیو ہرگز غافل
روح میری پس دنبال روان ہی قافل

اپنی تو سن کو ذرا ای ستم آرا ٹھہرا

کارگر اوسکو ہو کسطرح علاج عیسی
غیر ممکن ہے کہ بیمار ہو تیرا اچھا
اسمین کچھہ شک نہین کچھہ شک نہین ہر گز نہین
سامری کی ہی نہ یہ سحر سی ایجاد ہوا

مار کا کل کا تری یار جو مارا ٹھہرا

جلد اوسکو جانی کی دنیا سی کوئی دیجہہ نہ
کیا کہون آہ کہ کسطرح مری جان گئی

پوچھتی کیا ہو حقیقت مری مرجانیکی | سبب مرگ محبت بت ترسا کی ہوئی
حلقۂ زلف مجھی پھانسی کا پھندا ٹھہرا

سبب دلکا مری ظاہر جو تجھی ہوئی اثر | مری حالت پر اگر پائی ترحم کی نظر
سبب ہو بھی وہ مستفسر احوال اگر | گر وہ پوچھی کہ شب ہجر بسر کی کیونکر
کہو قاصد دل بیتاب کو ٹھہرا بیٹھا

نوری اوظہوری سی طبیعت نہیں کم | میری خوش فکری کی مداح ہیں اہل عالم
ہیں سخن کا جو ہوں عہدہ تو وہ میرا ہمدم | ہیں وہ شاعر ہوں جو ہستی ہی گیا سوی عدم
بلبل گلشن فردوس معلی ٹھہرا

مثل نادر ہی مرا شعر کی بس آہ و بکا | حال میرا ہی حقیقت میں ہے افسوسکی جا
واہ واصلی علی صل علی صل علے | آہ عاشق ہوں خدا دست ستم ہی جھکا
ظہیر عصر تلک خانہ سارا ٹھہرا

## حمید سید حمید الدین فرخ آبادی خلف

## کلام الدین شاہ شاگرد سید اسمعیل حسین میر

سر فروش ایک بھی میری نہ مقابل آیا | دور کر جانب مسلخ کئی منزل آیا
جانکنی کہونی پر ایسا ہی مرا دل آیا | قتل کی ٹھوکر میں بصورت بسمل آیا
تیر ہو کر جو لبھی خنجر قاتل آیا

ہو گیا شہر پہ آہ قیامت آئی | جان افسوس ہی میری نہ سلامت آئے
تجکو بھیجوں میں انوای ندامت آئے | بحر الفت میں قدم رکھتے ہی آفت آئی
ڈوب کر میں نہ قریب لب ساحل آیا

میری بیچشمونمین کچھہ عزت و حرمت نرہی
منہ دکہانیکی جگہہ غم کی بدولت نرہی
آبزوبمین ہوا افسوس وہ صورت نرہی
مرہی مجکو تمنای شہادت نرہی

کوئی دلدار سی جب غیر بھی بسمل آیا

یار کا پیش نظر دیکہہ کی حسن قامت
نرہی آبرو الوای ہوئی یہ ذلت
دونونکو سنہ کی دکہانیکی نہین ہی صورت
سرو کو رشک ہوا نخصر جنان کو خجلت

جب لب جو وہ مرا سرو شمائل آیا

وصل ہوئی کسی صورت نہ ہمین یکان ایدل
جائیگی الفت خوبان مین تری جان ایدل
سوچ لی موچ لی ہومنیتے ترقربان ایدل
عشق ان سنگدلونکا نہین آسان ایدل

کام جو سامنے آیا مری مشکل آیا

پوچہتا کون جبردی سر و سامانونکی
انکو سودا جو ہوا خیر ہوئی جانونکی
حالت اب کیا کہون ان چاک گریبانونکی
بڑہ گئی اور بھی وحشت تری دیوانونکی

سامنی لیلیٰ جو حدا دسلا سل آیا

شمل نادر ہومنین از بسکہ سعادت اندوز
دلکو میری ہی گداز اور نہی جانکو سوز
قبر تاریک مین مردہ جو یہ ہی شمع افروز
ای حمید اونکا بہروسا ہی مجہی حشر کی روز

جنکے بخشش کی لیی صاحب ہانازل آیا

## حیرت محمد جان خان باشندہ الہ آباد خلف بابر خان

کیا وجہہ ہی جو دہوم یہ آہ و فغان کی ہی
ہر گردی کیون یہ نالہ آتش فشانکی ہی
آئی صدا خبر نہین غافل یہانکی ہے
رخصت جہانکی باعثی روح روانکی ہی

جاتی ہی آج بوی گل ترجہانکی ہے

کیون صرف رستی ہین ہر اک سمت کو جراغ
کیون رنج و فکر سی دل نالانکو ہی فراغ

کیون بی سبب ہوئی ہی مکدر بہار باغ
کیون خود بخود ہی آج معطر مرا دماغ
خوشبو یہ کس کی گیسوی عنبر فشان کی ہی

لاریب حسینونکی دنیا مین بادشاہ
ثانی تمہاری مصر ہی افلاک پر نہ ماہ
دیکھا نہین سنا نہین مستاخ گو وہ
کس نور سی بنی ہو ٹھہرتی نہین نگاہ
رخ پر تمہاری یار تجلی کہانکی ہے

آگہہ ہر ایک سی ہین وہ نہین جانتے ہین کیا
سب سے مضمر صاف پر اونکی کہلا ہوا
ایدل یہ گفتگو ہی تجاہل تو وہ نہین
مقصد سی ہے اوسکہ کی بولا جو وہ کیا
کہنے لگی وہ خاک کسنی تو اونکی ہے

تاور کیطرح کرتی ہین سینہ کو آہ چاک
ہوتی ہی جان زار و خرین رنج سے ہلاک
آتی ہی غیب سے یہی آواز دردناک
حیرت جو سور ہے ہین یہ خوابیدگان خاک
تمکو غنود گی اوسی خواب گراں کی ہے

## تحقیر شتی بی بخش سابق سررشتہ دار عدالت ضلع علیگڑہ باشندہ گروہ

پہندی بناتی رہتی تہی اکثر سنگار کی
بکھری ہی رہتی ہے وہ دونو مین بھار کی
پر ہم کہینگے سانولی سوکی ہزار کی
شانہ نی بل نکال دی زلف یار کی
سیدہا کیا ہی سوو کہو کیا مار مار کی

باقی تہی جو صبر و قرار کے
سکے تین تہا سکوت مین تہا ہی کوار کے
تہا اختیار مین دل بی اختیار کے
چاہا اوٹہا مین اونکو دہو کہی مین یار کی
اتنک خجل ہون ماہ فلک کو نیکار کے

مرتا جو وہ زیست کی دن تا کجا بہرے
نادان ہوے گا نی کی جو شوخ قین مرے
معلوم ہی کا ان جو اوسپر کوئی دہرے
کیا بی حجاب باتین وہ مطرب سے کر گی

پروی ہین باتین کرتی ہین یہ دیوانہ کی

لاکہا ایسا ن سبز پر اوس شکل جما — مسی کی سا تہہ رنگ ہوا پانکا سوا
یہ سب تو تہا ہی طرفہ بہار اور دیکہنا — جسکا یہ بہار عارض گلرنگ پر ہوا

شکر خدا قریب دن آئے بہار کے

او کہری ہوئی ہی سانس سمانا نہین ہم — نادر کیطرح اوٹہتی نہین ضعف سی قدم
ہمسا ہی تا توان ہی نالہ مین کوئی دم — لاغر ای قیس پر نہ تحقیر اسقدر کہ ہم

تل ہی پہاڑ سامنے اس سیم زار کے

## حکیم حسین بیگ صاحب مجیلے خان اور حکیم امراو علی صاحب مبتو فی مراد آباد

گلچہ ہر وہی تہی چاک گریبان تمہاری — آئینہ صفائی سی تہی حیران تمہاری
دل لیتی گئی آئینہ سامان تمہاری — او کہی ہوی ہین بال جو ایجان تمہاری

بکہری ہوی پھرتی ہین پریشان تمہارے

تا تو نہ ہو جو تم خاطر ناشاد سی میری — حالت ہی بری کثرت بیداد سی میری
یہ بات نہ ہو لیگی کبہی یاد سی میرے — آزردہ ہوا کرتی ہو فریاد سی میرے

وہ کہتی نہین زیور سی کبہی کان تمہارے

عمار زنکو آنیکی اجازت نہو اصلا — ہرگز نہین اچہا نہین اچہا نہین اچہا
پیچہے جو پڑے کہتے ہین بیجا ہی یہ بیجا — ہی خیر اسی مین کہ رقیبونکی نہ سنتا

پہلے ہی سی ہم گہولتی ہین کان تمہارے

تہے پہلے بہی ہر چند کہ غیرت دہ گلشن — تہی روضہ رضوان مین کہان ایسی نشیمن
پروا جو بسم مین ہوا سنکے پر و فن — برق در و دندان کی چمک سی ہو روشن

اب ہوتی محل بنکی ایوان تمہارے

پیاری نزدن دولت ایمان میں جی ہی — کتنا دون کی بھی گنج فراوان ہین خوشی ہے
ہر کار دنگی لون ہنت احسانمین جی ہی — انعام ہین دون لقد دل وجان ہین حوصلی

آئین جی ہمین ڈاک ہین قسمان تمہاری

تم وصلکی پیغام کو ہر گز نکرو رد — ملنی کی لئی مجھی کرو عہد مجدد
سر پر ہی اجل ہی ملک الموت کی آمد — بعد از سر من کن فیکون شد شدہ باشد

جیتی جی مری دلمین ہین ارمان تمہاری

شایق ہی بہت بادہ کشی کا بت فی تو — بیتابی ہی جو کثرت سے تو ہوتا ہی وہ بیہوش
نادر کی نہ یہ بات تمہین ہو فراموش — ہو جاوں لنشا دین جا یم اوس ہی ہم غوش

اک روز نکل جاوگی ارمان تمہاری

## تحصیلے

حبیب مرزا جان ابن عزیز بیگ دل بیگ المتکار
بتقوج ضلع فرخ آباد تحصیل امرتی آباد کی بتاجیان اوراق

شعلہ آہونکی جگر کی مین جلانیوالی — نالہ گرمی ہی مین آگ لگانی والی
ابر آنسونکی ہین طوفان اٹھانیوالی — ہین مری ہوش وخرد شام جگانیوالی

یہ تو دنیا کی کیا آپ ہین آنی والے

ہی یہ مشہور کہ دل تو ہی خدا کی منزل — تا توان ہی نہین یہ زور لوٹہانی قابل
اسکو کوئی جو ستاوی تو ہے مشکل — رحم کے بدلہی نکر ظلم وستم ای قاتل

ہمسے ملنی کی نہین ناز دکہانی والی

اسقدر پانون نہ پہیلاؤ نہ آنا مچلو — خفگی دور کرو ضد نکرو منہ نکرو
عید کا روز ہی سب ملتے ہین تم بہی مل لو — سینہ سی لیتو خدا کی لئی کہنا مانو

ورنہ ہم روکی ہیں طوفان نہانی والی

جو کری اور چہری پالو نہیں تی نہاد کیا | اونسی آتی تھی جو تو کچھ خوف نہ تنہا
اور ہی بات ہوئی آج ولیکن پیدا | شور خلخال سی کرتی ہو قیامت برپا

قبر سی مردہ ہیں باہر نکل آنی والے

قدم آگی کو بڑھاتی ہیں جست ڈر ہوگا | ہمسی اس راہ میں کیونکر کوئی بڑھ کر ہوگا
کیہ ہو پہنچ جائینگی خود بخت جو یاور ہوگا | خضر کیا کوچہ دلدار کا رہبر ہوگا

ہنی دلہی ہیں بھجت راہ تہانی والی

منہ کو بیوجھ لپٹی پلی جاتی کیوں ہو | بی سبب شرم کی دریا ہیں نہاتی کیوں ہو
دلمیں سواس کسی بات سی لاتی کیوں ہو | کچھ نہ کہہ چپ ہی رہو شرم ہیں جاتی کیوں ہو

ہتھو بی حکم نہیں ہاتھ بڑہانی والے

مثل نادر کی ہر کا کری اللہ نصیب | لیکن اپنا تو یہی صلت ہیں کہنا عجب
شام سی تین پہر گذری ہے پہر ہونچی قریب | نیند آتی نہیں کہتی ہیں شب وصل نہیب

سو بھی جاتی نہیں گھر یاں جانی والی

## چسن منشی عطا حسین خان عرف حسن میاں صاحب
## منشی سخاوت حسین خان بہادر اسابق منشی دارالکلمہ ضلع فرخ آباد

تر گردن ہیں حنبی ماہ پارے | چھپی ہیں تجی سب خجلت کی مارے
جو منصف ہیں وہ یہ کہتی ہیں ساری | شناری جرح پر حنبی ہیں پیاری

تری دانتوں پہ صدقے کرا دتاری

جدائی ہیں ہیں تھا حیران و ششدر | بہت آئینہ دل تھا مکدر

مگر ای مصحفِ طلعت ماہ پیکر ✤ لگا تیرِ نگہ جب سے جگر پر
ہوا قربان میں دل سے تمہاری

آہ کا بارگہ تک آہ او ٹھا ئین ۔۔۔ نہ کیونکر جا سکے اس غم میں جائین
نہ کیونکر خاک ہم سر پر اوڑائین ۔۔۔ نہ کیونکر تسک سی ہم ہیچ کہائین
تمہاری لف جب شانہ سنواری

کروں اوصاف کیا بالوں کی انکے ۔۔۔ نہ آگی گیسوؤں کی اثر در آیا
نہیں چوٹی کی تمہاری ناگن اصلا ۔۔۔ جو تیرِ نقرئی ہو بافت دیکھا
کہیں یا غیرت سی کالا من کو ماری

مثالِ نادِ خرزون وشتر در ۔۔۔ مجھے حیرت رہا کرتی تھی اکثر
کسی صورت سی آتا تھا نہ باور ۔۔۔ حسن افشان کری ماتھی پہ چٹ کر
ہو ظاہر فلک سی ٹوٹی تارے

## پسر شیخ محمد حسن ولد شیخ کلن ساکن پالی تحصیل شاہ آباد ملک اودھ

کب دعا میرے با اثر نہوئی ۔۔۔ کب نشست اوسکی بام پر نہوئی
کب اوسی سیر پر نظر نہوئی ۔۔۔ شکل کب اوسکی جلوہ گر نہوئی
طاق کب طاقتِ قمر نہوئے

چشم بد دور واہ صل علے ۔۔۔ جلوہ ایسا نظر نہیں آیا
حسن فسانکی حقیقت کیا ۔۔۔ دیکھکر اوس پریکو سب نے کہا
حور رشکِ صورتِ پسر نہوئے

فاختہ سرو پر تے کوکن ۔۔۔ تھی اگر سمت بوئے مشک ختن
پھول نہ سب کے تھی مجھ پہ امن ۔۔۔ تجھے بہت لطف پر بہار چمن

مخلصی قید سی مگر نہوے

روز فرقت گیا جو غم مین گذر
ہوی شام جدائی جلوہ گر
کیا گذارش کروں مین خستہ جگر
ہجر کی رات مین اذان سحر

محبوس تنگ و بے بجر نہوے

چشمہ نور کی ترسے صورت ابر
زندگی مین اوسکی ہمای کیا کیا جبر
پس مرگ آئیگا ہرگز نہ صبر
لاش تڑپی گی ای حسن ترے قبر

اوسکی کوچہ مین دفن اگر نہوے

## جامد حامد حسن خان صاحب بہادر مشہور بہ لکھو صاحب

شعلہ کیطرح سی ہوا ہی مہربان گیا
پہونکا لگای آگ غضب کے جہان گیا
اوٹھہ کر بہت زمین سی ویچارہ ذوان گیا
لوٹھو نہ مجسی نالہ دلکو کہان گیا

سا تون فلک کو توڑ کیا لامکان گیا

صحن چمن سی جانب صحرا نکل گیے
شرمندہ ہوکی سامنی سی سیر ہل گیے
چہرونکی رنگ فرط حسد سی بدل گیی
بہرکی یہ آگ رشک سی طاوس جلگیی

مین داغ دل جو لیکی سوی بوستان گیا

کیا کیا نہ گلستانونکی نقشہ سمادیی
لطف بہار باغ دلونسی بہلادیے
چاہا تو ساری خار چمن گل بنادیے
پہولونکی رنگ نقش قدم نی دکہادیے

گلشن نیا کہلا وہ سہی قد جہان گیا

ہوتا نہین درنگ مین جاتا ہون ہر طرف
شک اہین مطلقا نہین کریا ہون نہین حلف
یون جلد تیر ہی نہین جاتا سوی ہدف
جسطرح کوسے [illegible] مین ناتوان گیا

کیا لطف اگر گواہ نہ ہو مدعا ثبوت — آزاد طبع ہی نہیں بڑہ کر سوا ثبوت
ناور کیطرح چاہئی اب اور کیا ثبوت — عاشق مزاج آپ ہین حامد ہوا ثبوت
ویسی کبھی نہ آپکے شوق بتان گیا

## حامد شیخ حمید الدین ولد شیخ فرید الدین متوطن قصبہ پالی مضاف بانگر اودہ حال از ردوشتان مع الخیر وارد ہین

کہنی جا ہی التفات کے رات — ہو تکلم کی اور بات کی رات
تیری ہی عاشق کی ہو وہ گہات کے رات — رہی گھر پہ ہی تو جورات کے رات
ہولی وہ شب شب برات کی رات

ہنسی آزردگی ہی حضت جفا — ہنسے بے قصور مجھسے خفا
کہ لیا شانہ کو بی سر مہ وطا — لیا بوسہ تو منہ کو پھیر لیا
نہ تو بولی نہ مجھسے بات کی رات

ہو نہ آنسو ہین خود کہکتا ہون — نہین کچھ منہ سے بول سکتا ہون
ہو نہ ہو نہ جان ہی سکتا ہون — شب فرقت ہین سر پٹکتا ہون
ہے جو یاد اونکی التفات کے رات

شمع تابندہ پر ضیا ہی النور ہے — ماہ کی جس سے داغ دل پر ہے
اور شمہ مہ مصر خاور ہے — عید و نوروز سے بھی بہتر ہے
دید کی یار خوش صفات کی رات

کیا کہون زیب و لطف جیسا ہی — دل جسے دیکھکر تڑپتا ہے
دیکھنے کی اگر تمنا ہے — چلو حامد بڑا تماشا ہے
آج ہی اونکے گھر برات کی رات

# حرف الخا ی معجمہ

## خلیق میر مستحسن خلیق گو ابن میر حسن صاحب مثنوی بدر منیر

ہر گل کی کلی باغ مین یہ ہوئی نظر آئی | ہیہات مہکتی ہوئی باد سحر آئی
ہی بسکی تمنا سو وہ امید بر آئی | مرغان چمن کرتی ہین سب نغمہ سرائی
کیا فصل بہار یہ ہی تمہین سی خبر آئی

جیدان ہی تھل بشر اس امر مین ماکھل | کہلتا ہی نہین کرتی ہین سب غور قال
کانٹی ہی نظر آتی ہی اسجا عوض گل | گلشن مین یہ اس تفض کا ہی دہر کہ بلبل
منقار مین بجا کی سے ہوں دہر آئی

تنہا ہی تہا خیر ونکو حسن جا کہ یہی بار | تنہا دو سرکا دخل جہان بیکل و شوار
بیشک تہا خلق مین بعیرت وہ گلزار | مدت سی ہم رستی ہی جس گھیر مین ہم اویر
اب دیکھی خالی وہ مکان آنکھ بھر آئی

رہتا ہی شب روز انہین رنج سی دہر کا | گلچین سے کبہی ڈر کبہی صیاد سی کہکا
افسوس ہی افسوس ہی استر ورد ا | کیا پوچھتی ہو حال سیران قفس کا
گلشن سے جو بی خود ہو نسیم سحر آئے

تا دیر رہی ہی ہر خندہ بہ والہ کشیدا | وہ کون ستم ہی کہ جو اوسپر نہین بیتا
پر لیا کہوں کہتی ہین یہ کہہ نہین سکتا | ایسا تو جہان مین کوئی ہو ویگانہ رسوا
آفت جو خلیق جبر افکار پر آئے

## خلیل اہل خطہ نواب شرف الدولہ منتظم الملک

## محمد ابراہیم خان بہادر مستقیم جنگ خلف خواجہ عبد الحکیم وزیر عہد محمد علی شاہ بادشاہ صاحبقران ثانی دلوب شاگرد جانشور خان

جسطرح مہندی چڑھتی ہین ہر ہاتھ پانون
چڑھینگی ہم بھی اونپر نازک بدنکی پانون

نکلین حنا کی رنگ سی تیغ زنکی پانون
بسمل تڑپ کے ہاتھ اونپر سیم تنکی پانون

پالا ہے شکنجہ مین رشک سین کی پانون

ہر چند وہ بی سرو پا اور بی خبر
احوال کی نہین ہی اونکی نہی کچھہ خبر

لیکن ہماری بات سے یاد اسقدر
دیوانہ تیرا بادیہ پیما ہوا اگر

دوڑیگا اوسکی لینی کو خود قیس ننگے پانون

جسنے غم فراق مین تہا کوکہ ناگوار
دم تہا لبون پر آکہ ہوا مین بھی کوکہ جان زار

آتی تہی سامنی ملک الموت بار بار
دیکہی تری شبیہ جو گیسوی مشکبار

تسبیح دہنی کہ ہین عزال ختن کی پانون

سرگرم جان کہونی پر اپنی رہا کیا
اہل جہان نے اوسکو کہا واہ مرحبا

وہ داد سالم اہل و فا کونی ہو نیگا
ہاتہون پہ سر جو معرکہ امتحان مین تہا

پیچہے ہٹے نہ ایک قدم کوہکن کی پانون

ہی زاد راہ نیک عمل کا بہت قلیل
تا در کیطرح ہی یہی غفران کے دلیل

بخشش کے اپنی واسطے بس ہی ہے یہ سبیل
درگاہ مین خدا کی دعا ہی یہی خلیل کر

ہون روز حشر سر پہ مرے بخشوا کی پانون

خلیل سید دوست علی ابن سید جمال علی مقیم لکھنو شاگرد رشید

## خواجہ حیدر علی آتش مغفور ساکن قصبہ بدو متعلقہ صاحب دیوان

لاغر جو تن ہوا تو لگے رونے زار زار ۔۔۔ ناحق گلی کی مور ہی ہین اتنو ہار ہا تھہ
بہر دعا اوٹھاوین کیا دل نگار ہا تھہ ۔۔۔ بی غیر بل سکین نہ مری زنہار ہا تھہ
ضعف بدنسی ہو گئی ہین پشت خار ہا تھہ

کہتا ہون سچ ہین اپنے تئین زخمی زیب و شک ۔۔۔ شہرت ہے اوسکی ارض سی تا سر فلک
انسان کیا کہ کہتی ہین سب عرب شکی ملک ۔۔۔ ہی ساق یا مین شمع سر طور کی حمایک
دست کلیم سی تری روشن ہین یار ہا تھہ

شامل نہین یہ امر امور محال کے ۔۔۔ ثابت ہے یہ مقام نہین قیل و قال کی
ہی اتفاق تو کہ تو ہو ماضی و حال کے ۔۔۔ گر یا جن سین سبد کے یہ ہے ہین حالکی
سہیلے گا مرغ رنگ حنا کا سکا ہا تھہ

گذرا خوشی کی سا تھہ ہر گز ترا وصال ۔۔۔ دلکی دہر کنی کا مین کروں کیا بیان حال
کہکا تو تہا ہی خاطر ناشاد کو کمال ۔۔۔ آیا جو روز وصل شب ہجر کا خیال
سینہ مین دل دہلتی لگا چار چار ہا تھہ

گلہا ی باغ رشک سی ہین تجھکو ملول ۔۔۔ بلبل جو دیکھی الفت گل کیون کرتی قبول
ہی قول متفق یہ کسیکو نہین عدول ۔۔۔ گل فندقین ہین در دحنا موتیا کے پھول
گلدستہ جنان ہین تری ہی نگار ہا تھہ

نالونسی میری آگ کیون خلق مین لگے ۔۔۔ کیون آہ آتشین ہی نہ تفنگ فلک جلے
انصاف سے یہ عشقکی گرمی تو دیکھیے ۔۔۔ سوز درونی یکہ افسوس جب ملے
پتھر کیطرح سی لگی دینی شرار ہا تھہ

گر یا ہین ہی بند و نکو ہی صدا ذلیل ۔۔۔ نادر کیطرح ہو ہی رہیگی کوی سبیل

کیا آشنا زمین بھی نہوگا کوئی کفیل | ہر طرح دل رہیگا پس مرگ ای خلیل
دو گز کفن گزیگا زمین تین چار ہاتھ

## خاور مرزا محمد اکبر خان ابن مرزا محمد مہدی سلیمانی شاگرد میر زا صبا

وحشت ہی نہیں خانہ ہی صحرا مری دلکا | ہی زور و پیران روز و نین سوا مری دلکا
کیا پوچھتی ہین حال اسب ما مری دل کا | معمور ہی داغونسی سراپا مرے دلکا
مشکل ہے علوج نفشا مرے دل کا

مطلب جو وحشت مین ہوا تا وہ آیا | کیا کیا کہون جو لطف کہ والد اوسہا یا
اوج اسکے سبب دل نا شادنی پایا | دیوانگی نی با دشہ وقت بنا یا
چلتا ہی پیر اوون مین سگا مری دلکا

دیتی ہین دلاسا نو اسباب سلے | بیماری مین آکر سرہا لین نہ خبر لی
امید کو ہمتا ہی کہان کوئی سکے | مرمر کی بسہ کرتا ہون مین زیست کو اپنی
دہرہ کر تیتیا ہے مجہول امری دلکا

وقت جو ہوئی عود کبھی دو بیلا ہون | پہنچہ ہو نہین سوئی فلک دیکہہ رہا ہون
حیران ہین خود مجہ سے نہین جاتا ہون نہ آتا ہون عجب دکہہ مین پڑا ہون
کیا پوچھتی ہو حال سے کیسا مری دلکا

دولت ہے خانہ مین الہی مقدر | پہونچا جو وقت سبع ہوئی صاف مکدر
یہ شعر ہوا صورت تا دیر مری لب پر | ساقی نی دیا جام مے ناب نہ خاور
پانی کی طرح بہ گیا ستیسا مری دلکا

## خورشید خوشنود علیخان خلف داؤد خان تہا نہ دار ہا شند اکبر آباد شاگرد برق

انکڑائی لی تو پیرہن اس کا مسک گیا
غازہ ملا تو رنگ زیادہ چمک گیا

تسہو تمہاری خندہ ہونٹوں کا فلک گیا
بولی دہان تنگ سی تھوڑی سرک گیا

یہ صرف کلاب کا غنچہ ٹپک گیا

ہوگا حسین اونسی بھلا بڑھ کی کیا کوے
اونسی سنی نہ اور نہ دیکھی کہیں سی

ہی دہان پانسی بھی سوا اونکی نازکی
پہنچے جو دست بند کلائی مرک گئی

گجری کی بوجھ سے قدر بالا لچک گیا

یارب نہ مبتلائے غم ہجر ہو کوے
بدتر سی موت سی بھی فرقت مین زندگی

دوری مین ہی جو حال وسی کیا کہون اجی
اندا دکھا ہکا ہون محبت کی درد کی

کہتی ہی سینے آہ مرا دل دھڑک گیا

نشا رہتی مجھ پہ ہوی ہوکی بے خبر
مجھہ شرم کا نہ آنکھ مین باقی رہا اثر

بے پردگی پر اپنے نہ اونکو رہی نظر
بیٹھی جو سامنی وہ دوپٹا اوڑھ کر

پہولا مین اسقدر کہ اگر کہہ سکا کیا

صورت جو تھی شباب مین باقی نہین رہے
بالون مین گہ سری سفیدی عیان ہوے

قدمین خمیدگی ہوئی اعضا مین تھرتھری
رعشہ کا روگ دیکھی جوانی چلی گئی

آیا یہ زلزلہ کہ خزانہ سرک گیا

فرقت مین ایک سال سی بڑھکر کھڑی ہوئی
سر پر قضا ہی ہجر مین ہر دم کھڑی ہوئی

تو بھی ہی عاشقی سی طبیعت لڑی ہوئی
گردن مین ہے کمند محبت پڑی ہوے

جتنے کہے حضور مین آگی سرک گیا

نادر کی طرح نشا رہین کم عقل و ہوش سے
آمادہ می پلانیکو ہر فیر وش ہے

وقت سرور اور دم ناو نوش ہے
خورشید مہر جا یہ محبت کا جوش ہے

آئی بہار راتہ مین ساغر چھلک گیا

## خورشید سوے شاہ پرو فرخ آبادی وکیل شستہ خلف بندۂ مآ سارام

خوبی پر اوسکی جو ہر ذاتی دلیل ہے
بی مثل ساری خلق مین ہے بیعدیل ہے
کیا اوسکی سرگذشت کہون مین طویل ہی
عاشق ترا اگرچہ بظاہر ذلیل ہے
جہان خلاف کہنہ مین تیغ اصیل ہے

اوس سے نہین زیادہ کوئی اورنگ خو
ممسک ازل کی دینی ہی الحق یہ جنگ جو
دست طمع بڑہا کی نہ کہو مفت آبرو
ایدل عبث فلک سے ہی دولت کی آرزو
دینار آفتاب طلائی بخیل ہے

خون جگر نہ آنکہون سے ہوگا کبھی رواں
بی آبی کی نہ راہ مین ہوگی کبھی گماں
انسان تشنگی کی نہ صدمہ اوٹھائیگا
ملک عدم کو اب کوئی پیاسا نہ جائیگا
قاتل نے آب تیغ کی رکھی سبیل ہے

حرص و ہوا پر اسقدر آنا ہی کب روا
بی جا طمع جو ہی تو یہ ہرگز نہین روا
کہتا ہون راست مین مری کہنی کو مان جا
پہت جائیگا شکم غم دنیا بہت نہ کہا
ای بوالہوس غذا یہ نہایت ثقیل ہے

ہر دم فنا کی یاد رہی بات بات پر
ترجیح اس سخن کو ہی کائنات پر
ہو تو وفا کچھہ خزان ہی دن پر نہ رات پر
پہولو نہ بلبلو چمن بے ثبات پر
پنچھو کی جو چہک ہے وہ کوس رحیل ہے

کرتی ہین تازہ یاری رسم وداد کو
اوس سے بڑہاتی جاتی ہین ہم اتحاد کو
پہونچینگی ہم کبھی نہ کبھی تو مراد کو
خط بہیجتی ہین اوس بت قدسی نژاد کو
قاصد کا نام نامہ خدا جبرئیل ہے

نادر کیطرح کیا غم ظلم عدو کرین
کسطرح سی بیان دلی آرزو کرین

جاری ہین اشک کیا طلب آبرو کرین | آہی وہ وقت نزع کی کیا التفات کرین
خورشید دم ہی آنکھونمین فرصت قلیل ہم

## خبیر غلام محمد خان رئیس فرخ آباد خلف غلام قادر خان شاگرد رشک صاحب دواوین ہندی و فارسی و اردو

کیا وصف رقم کوئی کری جلوہ گری کا | رتبہ ہی حسینونمین اوسی تاج وری کا
نکہت ہی گریبان مین عنبر سحری کا | اک عالم خورشید ہی اوس شمع پری کا
ہی خط شعاعی کہ دوبالا ہی زری کا

تشبیہ تری حسن کی نایاب ہے نایاب | نرگس اگر آنکھین ہین تو نیچے گل شاداب
مختار طبیعت مین جو چاہین اہین اجناب | خاکونظر آتی ہی جو خورشید ہی مہتاب
پردہ مین یہ عالم ہی تری جلوہ گری کا

کب ضعف مین دنیا ہی کوئی ساتھ سکیگا | کاہیدہ ہی طرح نہوگا کہیے تنکا
سب آنکھ نمین ہون مین اس تبہ ہلکا | باتو نمین اور رائی مجھی دیتی ہین اجبا
کرتا ہون گلہ اپنی جو بی بال پری کا

رہتی ہی نہین ہے غم دوریسی فراغت | رہتی ہی تری ہجر مین کیا کیا نہ اذیت
کیا آہ رقم کیجیے جو زار ہی حالت | ہی دین ترسی نہ لب خشک سی فرصت
دن رات سفر مجکو ہی خشکی و تری کا

کیا حسن مین ہو کوئی بہلا تجھی مقدم | خوش رو نہین بجتا ہی میان نبی آدم
انصاف پر آجاتی ہین تو کہتی ہین یہ ہم | ہی ماہ پرآگی تری مہتاب کا عالم
خورشید مین نقشہ ہے چراغ سحری کا

خوش رو کبھی دیکھا نہیں ہنسی کوئی تجسا
ہی جلوہ نما رخ میں تری نور تجلے
ظاہر میں تو دھوکا ہی فقط حسن بشر کا
پوشاک سی ہوتا ہی یقین ای بت ترسا
سایہ ہی بنیں ترے شاید کہ پری کا

ہی صورت نادر مجھی مطلوب کوئی کب
لکھنی ہی ہی ہی رغبت دل دن ہو و یا شب
اسباب کتابت کی ہم اور تو ہیں سب
اوس حور تو لکھتا ہوں خط شوق خیر اب
پر ہی پی نامہ مجھے درکار پری کا

## خطیر شاہ اور علی فرخ آبادی شاگرد میاں صفیر خلف میر ہیر علے

جیسے اب ہے نہ ملاقات ہے کثرت ہوگی
جیسے کچھ اب ہے نہ وہ گرمی صحبت ہوگی
جیسے اب ہے نہ ہمیشہ کدہ صورت ہوگی
ایکدن یار سی اغیار کو غفلت ہوگی
فتنہ سو جاتے ہیں گے بیدار قیامت ہوگی

ہای ہمراہ رقیبوں کو بھی وہ لاتا ہے
اپنی قابو میں طبیعت کو نہیں پاتا ہے
جلوہ قدرت قہار تو دکھلاتا ہے
آج غصہ میں وہ ظالم کیطرف آتا ہی
پھیر یاں پانو نکی بولیں تو قیامت ہوگی

نزع کیوقت نہو ظلم و ستم پر مائل
دلکی تڑپانی سے بیفائدہ کیا ہی حاصل
آخری وقت کی یہ عرض ہی سن لیجو اب
ہی اسی سی مرے منہ کو پھیرا لی قاتل
دیکھہ کر دیدہ مذبوح کو حسرت ہوگے

فضل اللہ مری حال کے ہوگا شامل
پسی نخبت جو دقت سے ہی ہوگی زائل
دیکھکر ہونیگی اغیار بھر جان خجل
تو جو آئیگا تو ہوگی وہ تعلے حاصل
عرش سے بڑہ کی مری بام کی فرصت ہوگی

فکر اصلاح کجا ذکر مداوا کیسا ❊
دل سودای ازسی ہی جنون خیز مرا

ایک وحشی بھی زمانہ مین نہ مجسا ہوگا | میری اخلاط مین ہی زلف شبا نکا سودا
جب پریزاد نظر آئینگے وحشت ہوگی

ظلم موقوف ہوا امید نہین ہی اصلا | عاشقون پر نہ جفا ہوی یہ مکان ہی کیا
خوب معلوم ہی یہ حال ہمیشہ سی دلا | دور موقوف نہوگا ستم ایجاد ونکا
حشر تک روز زمانہ مین قیامت ہوگی

ہوگی برعکس جو تدبیر کی ایدل تقدیر | بڑھ جائیگی نہین صورت ناور تدبیر
آئیگا سامنی آنکھونکی مری وقت اخیر | یار اونہہ جائیگا اہیرا کی جوپہلوسی خطیر
حشر میری ہی صبح شب فرقت ہوگی

## خضر شیخ محمد یوسف شاگرد جانصاحب

ظاہر یاس مری آنیکو لہا ہی بہت | دلمین دہیان ہنے ملاقات کی بہی ہی بہت
سبز باغ آکی فریبا بھی دکہلا ہی بہت | وعدہ وصل کی ون بجر مین بھر ائی ہی بہت
ایسی باتی تو حضور آپ نی فرمای بہت

تقدول جنکی محبت مین زوال ہی ہارا | آگی اونکی نہین بجہہ بولنی کاہی یارا
دل مین رہتا ہی جو ارمان ہی دلکا سارا | جیتی جی اور ہی اوس نازو ادا نی مارا
ہاتھہ کہینچا جو شب وصل تو شرمای بہت

یون تو پامال جفا خلق مین ہین سب اونکی | ہین جو عشاق وہ رہتی ہین معاف اونکے
خاص مین ساتھہ مری اور ہی جہہ دب اونکے | پوی جہنجہلا کی مین پانون پہ کر اجب اونکے
ایسے تو کاسہ سر ہمنی ہین ٹہکرای بہت

غول آبادی مین ہمراہ رہا لڑکون کا | سنگساری کو مرک اوغین ہی آمادہ رہا
اور گہبرا کی کسی روز بجوش سودا | شہری موسم گل مین جو بن جنگلا

ساتھہ کو سون مری یاران وطن آئی بہت

خو بو یکا نہو کسطرح سی باقی نہ چلا — نہین رکہتا کہین آفاق مین تانی پہلا
تھا جو موجود با قرار زبانی چہلا — یار کی ہاتھہ کا ہاتھہ آیا نشانی چہلا

مینی ہاتھون یہ سر دست مین گلکہانی ہی بہت

تا دم زیست خفا ہی وہ جب رہا — کونسہ چشم سی گاہی نہ ادہر کو دیکہا
غیب کا ملے اثر بعد فنا دیکہلایا — فاتحہ پڑہ کی مری قبر پہ غیر ولنسی گیہا

یاد آئیگا یہ جانباز مہین ہاہی بہت

مثل نادر ہی ہر اک طبع نہایت رسند — جو کہ سنتا ہی اوسی ملتی ہین طبیعت رو جہہ
اور انداز کی اشعار کی کیا ہون پابند — عاشقانہ ہی زمین شعر مین معشوقی پسند

شعر تہوڑی کہی ای خضر فری یای بہت

## خالص مولوی محمد عبد الرزاق مدرس مدرسہ سرکاری تہم کول

غرض تہی گہر ہی ہمکو نہ مطلب تہا — مسلمان ہے نہوتا تہا کوئی آگاہ یہی حال پریشان ہے
خبر رکہتی نہ تہی جان حزین کہہ نور بجز — لگایا جسے دل ہمنی ہت غارتگر جانے

ہماری لب نہین مہ بہر کہ خیال وہ افغان ہے

دل بیدل کو کیون جو تم سی تو دکہاتا ہی — مین خود آرزو دل ہون کسا کی چاہتا ہی
تہکانی جی اگر ہوی تو پھر سب کچہہ جوش آتا — نہی ای شعلہ رو غیر ولنسی ملکر کیون جلاتا ہے

مثال شمع سر تا پا جلا ہون سوز ہجران سی

سند کیواسطی کافی کلام مغز ہی میرا — زمانی مین زبانون پر ہر اک چاہی ہی میرا چرچا
نہوگا شاعر خوش فکر عالم مین کوئی مجہسا — لکہا ہی یکقلم مین نے جو مضمون وہ دلخواہ

ہوا تسخیر مندرج دیوان فجائی میری دیوان سی

نگہہ کا تیر بی جا ہی جو ماری روبرو میرے
نہین زیبا یہ باتین تجکو پیاری روبرو میرے
ہر اک سو کر رہا ہی تو نظاری روبرو میرے
نکر غیرون سے ابرو کی اشاری تو روبرو میرے

ابھی اپنا گلا مین کاٹ دونگا تیغ براں سے

طلسمات جہانکو اب نگاہ غور سی دیکھو
کرو فکر و تامل بات جو معقول ہو سمجھو
حقیقت حال کی ناور کو بھی معلوم تو کیجہ ہو
دیا ہی تمنی دل خالص تیسی آئینہ سیما کو

نہین تو صورت آئینہ کیون بیٹھے ہو حیرا سے

## خان اشرف خان لد محمد علیخان بان شد لکھنو شاگرد مصحفی

دہن کی درج مین دیتے ہین اونکی سا ری دانت
ہین برج حسن کے تابندگی مین تا ری دانت
نبی ہین دشمن جان حزین ہمارے دانت
کہلا ئینگی کوئی ہیرا یہ پیاری پیاری دانت

بنا ئینگے ہمین فیروزہ اب ہمارے دانت

پڑی نہ کشت پر امید کی سی شب اوس
رہا مین دور مسرت سے عشقمین ہو کوس
نہ ایکدن بھی میسر ہوا کنار و بوس
تری جدائی مین کسدن نہین کیا افسوس

ہمارے لب کے عدو ہی ہمارے دانت

جو لطف تہا وہ جوانی کی ساتہ آہ گیا
فقط ہی زیست کے باقی دلونکو اب بھرنا
جو پوچہی سچ کوئی تو بس یہ قول ہی اپنا
بتونکی چاہ گئی ہو بر اصفیفی کا

اودہر تو یک گئی بال اور اودہر ہماری دانت

بچھا ئین انکہین عشاق کیون نہ زیر قدم
حسین اوسکے برابر نظر پڑا ہے کم
اگرچہ وقت تبسم ہی تہا عجب عالم
وہ برق حسن ظرافت سے ہنس پڑا ہم

تو بجلی کہنے لگی یہ کہ واہ واری دانت

خدا کی ذکر مین تر رکہتی ہین جو اپنی زبان
جو حق شناس ہین اونکا ہمیشہ ہے یہ بیان

وہ کہتی ہین جنہین نادر کیطرح ہی سان | نمود صورت بسم اللہ لسنی ہی انیجان
کرین نہ شیخ سی سطرح بھیر نظاری دانت

## خورشید خورشید عالم ابن الشعرا مولوی سید مقصود عالم بھانوی تخلص

منحرف کس جرم پر ہمسی وہ پیارا ہوگیا | نرم دل تہا کس سبب سے سنگ خارا ہوگیا
خون جایز کس گنہ پر اب ہمارا ہوگیا | ای اجل یہ قتل پر کسکا اشارا ہوگیا
صف مین صف جو لشکر مژگان صف آرا ہوگیا

اسکی تاثیر دلنشی کیا کہتا نہین کوئی خبر | کام کرتا ہی ہوا نپنا نفع ہوی یا ضرر
استقدر جذب محبت کا نمایان ہی اثر | ہان یہ حرف شوق مین ہین مخبر شق القمر
نامہ ار خود دلکی بیتابی سی پیارا ہوگیا

جسقدر وسعت ہی دنیا مین ہماسا تا سمک | اوسکو محدود آدمی چاہی تو کرلی بیدریک
پر غضب ہی اسمین ہر گز اک ذرا بھی جا نہی تنگ | دفتر غم کا کہان تک طول لکہیں اے فلک
عرش اعظم آپ جسکا گوشوارا ہوگیا

تیری صفا کی کو لکہی کوئی کیا ای تند جو | مثل بیرحمی مین اپنا اب نہین کہتا ہی تو
صاف کہدو نگا مین محشر مین صاف روبرو | قتل گہ مین یہ شہید ذنکا بہایا ہی لہو
بیچے کا گہاٹ دریا کا کنارا ہوگیا

مثل نادر بخت کا شرمندہ احسان ہوا | مطمئن صید شکستہ ہی اپنا دل نالان ہوا
سامعہ افروز ذکر آمد جانان ہوا | گھر مین ای خورشید رشک قمر مہمان ہوا
نیر اعظم نصیبونکا ستارا ہوگیا

# حرف الف مہملہ

## در در روشن دل عارف کامل خواجہ میر دہلوی خلف خواجہ محمد ناصر اوستاد زمانہ حود صاحب دیوان و دیگر تصانیف

قید عصیاں سے نہ ہم باہر چلے
جھولیاں جرم و خطا کی بھر چلے

نا امید و ناخوش و مضطر چلے
تہمت چندا سنے زمہ دہر چلے

کسلئے آئی تھی ہم کیا کر چلے

غم بہت ہے عیش کم اس بزم مین
جو کہ رکھتا ہی قدم اس بزم مین

ہوتی ہی چشم و سکی نم اس بزم مین
شمع کی مانند ہم اس بزم مین

چشم نم آئی تھی دامن تر چلے

جوش سیل فنا کا ہی بھاؤ
دیکھی تا کی چلی کاغذ کی ناؤ

موت سے کب آدمی کا ہے بچاؤ
ساقیا یہان لگ رہا ہی چل چلاؤ

جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

واہ وہی بیچین مضطر جان ہے
طرفہ عالم ہی عجب سامان ہے

عقل انسان اس جگہہ حیران ہے
زندگی ہی یا کوئی طوفان ہے

ہمتو اس جینے کی ہاتھون مر چلے

جا بکوی رنج دلکو ہی تعب ہو
مثل ناسور محکو ہوتا ہی عجب ہو

کوئی تبلاتا نہین اسکا سبب
درد کیہہ معلوم ہے یہ لوک سب

کسلئے آئے تھے کیدہر چلے

دارا فر محمد دارا بخت ولیعہد مرزا ابو ظفر بادشاہ دہلی شاگرد ذوق

مدتون قید رہا عشق کی آزار مین دل
کبھی صحرا مین پھرا تو کبھی بازار مین دل

برسون پابند رہا یار کی زنار مین دل
اب پہنسا حلقۂ زلف خمِ خمدار مین دل

لے گئی کھینچکے پیشانیِ دشمن مارمین دل

حسن پر غور سی کرتا ہون جو مین تیرے نگاہ
مثل تیر نظر آتا ہی نہ خورشید نہ ماہ

سچ مین کہتا ہون قسم کہا کی ہی لمدگاہ
شعلہ روہیہ تری عارض پہ نہین خال سیاہ

جلگیا کرکی کوئی آتش رخسار مین دل

گذری ہین بیکرون آفاقہین خوبان جہین
مثل او نکا نہ سنا ہی تو دیکھا ہی کہین

اعتبار اوسکی نظر بازیونکا بسکہ نہین
تاکہ جہانگی نہ طرف غیر کی وہ پردہ نشین

اپنا رکھہ آئی ہین ہم روزن دیوار مین دل

نہین ہوتا ہی خریدار جو ہو مال برا
صاف ہوتا ہی ضرر نفع و نہانا کیسا

راست ہے راست سے کچھہ جو ہو تھہ نہین بجا
کوئی کوری کو بھی کاہک نہین ہوتا اوسکا

بیچنے کے لئے جاتی ہین جو بازار مین دل

مثل ناور نہین لگتا ہی کہین جی بنیا
کوئی بہاتا ہی نہین ہی ہمین اب اوسکی سوا

فرق اس شعر کی مضمون مین سمجھو نہ ذرا
دل لگی کیونکہ ہماری ہو نہین ای دارا

لگ گیا اپنا تو اک کوچہ دلدار مین دل

## داغ نواب مرزا خان دہلوی شاگرد میان ذوق

راست گوئی کی طرف غور و نظر کچھہ نہ ہی
بات سے اپنی بدل جانی مین ڈر کچھہ بھی نہین

وصف ظاہر تو ہین سب تم مین مگر کچھہ نہ ہی
کیا کہا پھر تو کہو دلکی خبر کچھہ بھی نہین

کیون یہ کیا ہی ستم گیسو مین اگر کچھہ بھی نہین

نہ یہ ہی بانی شر اور نہ ہی مانع خیر
نہ یہ ہی دوست کسیکا نہ کسی کا ہے بیر

نہ یہ مقبول حرم کے نہ کلیسا دیدہ و دیر
نہ یہ خورشید قیامت نہ یہ مصر اب عبیر

یہ کچھ تو ہو مال مگر داغ جگر کچھ بھی نہیں

نہ ہو انسان بہت بادہ کشی کی درپے
مستی نشا رہی ساقی ہی عجب طرفہ شی
ہوتی ہی لغزش پا پی ہی جو افراط سی دم
آنکھ پڑتی ہی کہیں پاؤن کہیں پڑتا ہی

ہی خبر سبکی و نہیں اپنی خبر کچھ بھی نہیں

دیکھتے ہی کہ جو آنکھ ہی وہ پرخون ہے
سب کو دہر کا ہی برا حوصلہ غم افزون ہے
غم و تشویش و تردد مین دل محزون ہے
ہجوم ہی حشر کے سب کہتے ہین یون ہے یون ہے

فتنہ ہی اک تری ہر گوکرکا مگر کچھ بھی نہیں

مثل ناد رغم دنیا سی ہوا دلکو فراغ
زیست کا موت نے ابیر کیا آکی ایاغ
اب تمنا یہی رہتا ہو مین آشفتہ دماغ
حشر مین دست جنو سی نہ مجھے ہو ایاغ

کہ مری پاک ہی بہتر دامن تر کچھ بھی نہیں

## داغ سید لطف حسین ابن سید حیدر علی مرحوم فتحپوری شاگرد ناسخ

تمہاری خوبیان تحریر مین یہ کسکو ہارے
ید قدرت سی خالق نی تمہین اپنے سنوارا ہے
مگر ذہن اسکے کشف حال مین قاصر ہمارا ہے
چڑھی آنکھین مین کیون اترا ہوا چہرہ تمہارا ہے

ہوا معلوم شاید آتش مے کا حرارا ہی

جو ظاہر ہو ہمیشہ سی نہین چھپتا ہی وہ اکثر
نمایان نور قدرت کا بہلا مخفی رہی کیونکر
عیان کو کیا نہان کو کوئی کری ہی عقل سے باہر
دوپٹی کا نہ آنچل ڈالی ہر وقت محرم پر

صفائی کی سبب رنگ بدن سب آشکارا ہی

تری اعضا کو گویا تور کی سانچی مین ڈہالا
نہ نک سک سی درست ایسا کوئی پایا نہ ہوگا
سنا کوئی حسین ایسا نہ ہرگز آنکھ نی دیکھا
صنم نام خدا سارا بدن ہے نور کا پتلا

خدا نے اپنی ہاتھوں سے ترا نقشہ اوتارا ہی

ہمیشہ وہ اپنا جاتی ہیں بھگوشیدائی
یہ ہی معلوم اونکو ہی ہمارا یہ تمنا ئی
تصور دلمیں کر کی ہمنشین بزم تنہائی
بٹھادی محرم آب روان کیہہ ایسی طحرائی

سمجھہ کر آشنا کیا گہات انگیا کی اوتارا ہی

مجھی حاصل اگرچہ مثل ناورنیکنامی ہی
مگر تکمیہ عمل پر جسکو ہوئی عین خامی ہی
فقط اس شعر کا مضمون ایدل لاکلامی ہے
بروز حشر بخشانا مجھی داغ غلامی ہی

حسین ابن علی تیری عنایت کا سہارا ہے

## داد مولا داد خان باشندہ لکھنو

بیان کیا کروں گیسوی پرشکن کی بہار
نظر کی سامنی گویا کہ ہی ختن کی بہار
ہر ایک بال سی شرمندہ ہی ارتنگی بہار
حسینونکی رخ گلگون سی ہے چمنکے بہار

قدم سی چشیونکی ہر طرف ہی نبکی بہار

عجب حسن سے طرفہ بہار ہی پیدا
ہوا جمال خداداد کا ہر اک شیدا
ہین جامہ زیبی کی تعریف کیا کروں انشا
ہر اک سے رشک سے اپنی قبا کو چاک کیا

گلون نے جب سے تیری پیرہن سے بہار

مزاج خوش تو طبیعت کمال تہی خرم
کوئی ملال نہ تہا جانکو نہ کوئی غم
دہان جام کہلا تھا صراحی حسم
عجب سرور سے کاٹی شب وصال صنم

دکہائی نیند عجب نے ہمن دولہن کے بہار

نہ وا کرین کبہی پردہ سے روی روشن کو
نہ بی نقاب کہائین وہ اپنی جوبن کو
نہ باہر آئین نہ جہوڑین وہ اپنے مسکن کو
یقین ہے نہ کبہی جائین سیر گلشن کو

نظر کرین وہ شہیدونکے جو چین سے بہار

اوسی جہانمین رکہی خدا مدام آباد — ہمیشہ برخمر اوسکا یہی خیال مراد
یہ قول نا ورد لرسین بھی ہے قابل یاد — نہ جای باغ مین گلچین مرا می داد

شہید ناز کی دیکہی اگر کفن کی بہار

# دلسوز لالہ لچھمین نارائن خلف منشی اتمارام من بھجپور ضلع فرخ آباد یکی از دوستان جامع ہین اوراق

کیون مین چہپنی کی جگہہ ہر اک سے گھر مانگتا — کیون مین فرصت اور مہلت چاکبی دم بھر مانگتا
آپ مین اپنی گلی کو اوس سے خنجر مانگتا — سر بہی حاضر تہا اگر شوخ تمہارا مانگتا

دل بہی دیدیتا اگر مجہسی وہ لب مانگتا

ہیچ وناچیز اسکے آگی ہی اک سر یا دہا — جو ششش اسکی شکونکی کرتی ہی عالم کو تباہ
اک سر ہو بہی نہین ہی یہان دہل شہنشاہ — دیکہتا اگر جوش طوفان کا مری آہ مین نہین

اپنی کشتی کی لئی گردون سے لنگر مانگتا

جو بیوفا سکی حاصل تہے نہ اوسکو آگہے — لطف جو جو کچہہ کہ اسمین ہین خبر اسکو نہ ہے
ہمنشو کہتی ہین ہمیشہ بات جو ہو و اجبی — دیکہتا جان بخشیان جو اوس کی جان بخش کر

خضر سی پہر آب حیوان کیون سکندر مانگتا

جان جانیکا نہین غم عشق کی دلمین ہی ڈر — درحقیقت ہوتی ہین یہ لوگ بیخوف و خطر
آجبک آتی ہی یہ آواز اوج گوہ پر — سر خرد ہونا تہا اوسکو توڑ کر شیشہ سے سر

جان شیرین کی امان فرہاد کیونکر مانگتا

مشکل ناور جسم جل جاتا جو سارا تنہا غم | خاک ہو جاتی دل و جان تو نہ ہوتا کچھ الم
حضرتی ہے آئین کی یار کی کب ہیں ہم | ہم تنور سینہ سے دلسوز کر دیتی ہم

جو دم قلیان کشی و مجسی انکر مانگتا

## درخشان سید علی جان صاحب لو ولد میر باکشہو شاہ گردا سیر

تا رنگہی یار گلبرگ تر کمر | ڈہونڈہا کیا ہیں وصل کی شب تا سحر کمر
تو بھی نظر پڑی نہ مجھی رات بسر کمر | کسطرح چشم شوق کو آتی نظر کمر

تار نظر سے اوسکے ہی باریک تر کمر

دنیا نہ جاہی عیش نہ جاہی سرور ہے | آسایش اسمقام سی کوسون ہی دور ہے
نادان ہے جو مایل فسق و فجور ہے | فکر معاد دار فنا مین ضرور ہے

ایسی بند ہی کہ پھر نہ کہلے عمر بھر کمر

مانند آفتاب ہے ظاہر وہ گلعذار | ہر ایک عضو یار ہی انکہونکو آشکار
باریک بین ہین جتنی وہ کہتے ہین بار بار | معدوم کوئی چیز نہین جز دہان یار

غائب کوئی جہان سی نہین ہی مگر کمر

آفاقمین کسی نے تبایا نہین پتا | ڈہونڈہا نہو جہان نہین ایسی کوئی ہی جا
ہر چند لاکہہ فکر و تجسس مین مین رہا | چہانا ہی کو چہ رگ گل کو بھی بار رہا

کیا جانی کس جگہہ ہی کہان ہی کدہر کمر

دلکو خوشی ہی تنکو ہے آنکہہ بنی نم نہین | خاطر کو رنج دلکو تمہاری الم نہین
ناور کیطرح فکر کرون ایسے ہم نہین | دروازہ بند ہی تو ذرا اسکا غم نہین

دیوار یار کی ہے درخشان کمر کمر

## دبیر مرزا سلامت علی سخن سنج گرامی مرثیہ گوی نامی متوطن لکھنو

### یہ غزل جو مرزا صاحب نے مشاعرہ قبیح الدولہ مین بعہد نواب غازی الدین حیدر شاہ کے پڑہی تھی

خدا نی مہر سے تجھ دی ہی روے روشن کو
بری کی ہوش نے جامن دکھلائے جوجن کو

یہ بہجے حور جنت سن مین اویس کرنی کو
اگر وہ غیرت شمشاد جاے سیر گلشن کو

گلوے سرو مین پنہادی ثمری طوق گردنکو

بقا ہی کا تصور اسکو صبح و شام تا ہی
فنا کا وغدغہ ہر روز و شب دل کو ستاتا ہی

اگر یہ لطف ہو کیسا ہے یہ کیسا ہے وہ کیسا ہے
چمن کے بی ثباتی پر چوا رکا دہیان جاتا ہی

تو کیا رونق ہی تنبم سنہ یہ کہہ کر گلی دامن کو

ترنمہ اور غزہ یاد ہی طفل کو کیا کیا
جوانی مین نہ آیا مین ہر گز یاد وہ آیا

بلا گردان نہون تیرون بسی سن سفا تا تل کا
روان کرتا ہون خبر گاہ کا ہی وکل لیتا ہون

عجب یا زو ادا سے اوسنے کا ما پیرے گردن کو

پی گلگشت صحن باغ مین گہبر کی جب آیا
کسے سے بھی تعلق طبع کو میرے نہ ہوا صلا

درست اسکو سمجھ کہتا ہون جو ہر گز نہین بچتا
مین کشتہ ہون کسی گلی کسی نا امید زمان کا

چڑہا نا باغبان تربت پہ میرے برگ سوسن کو

زمانہ کا کہان حاصل ہوا ہے تجربہ تجکو
بغیر از امتحان بگہد ہو کی مین نہ آنا تو

خبر کیا ہے تجھے ایسی ہی بنگین دلی جوجو
دلا ان تنگ ہو نسنے نہ چشم رحم تو رکھو

گسکے حال پر روے ندیکہا چشم سوزنکو

اگر چہ کشتی تن بیل مین ہے ڈولتے سنگے
اگر چہ جان گریان ہو کے ہم وقت مین سنگے

اگر چہ صبح شام و روز و شب ہم لا کہہ دینگے
سواد نامہ اعمال کیا یہ ایک ہو بینگے

نہ شبنم ہی کیا تنہ پہ نرگس کے برگ سوسن کو

خلاف قول قرار آہ کرتا ہی وہ بت اکثر
یقین اسکا نہین کرتا کبھی میرا دل مضطر

مثال ناوک خستہ مین کرتا ہون تھنیر باور
وہ پھر آئیگا کب وہ ہو لگر گور غریبان پر

چو اکثر روند تا ہے ناز سے پھولونکی خرمن کو

## دانا لالہ روشن لال ولد مہتاب رای قوم کایتھ باشندہ لکھنؤ شاگرد نواب عاشور علیخان

دنیا نہین ہے ہاتھ وہ پیر ہاتھ مین
باقی رہے نہین کوئے تدبیر ہاتھ مین

سرعت نہ ہاتھ مین ہے نہ تاخیر ہاتھ مین
آنی نہین ہے جذب کی تاثیر ہاتھ مین

سودا کیو لیٹے لوز بخیر ہاتھ مین

سیر رسیکے کی نظر آتا نہین ہے تاج
اس امر مین نہین ہے گواہی کی احتیاج

مار استی کو عہد مین اسکی نہین رواج
کسد رہ راستے پہ ہی صیاد کا مزاج

لیجیے اگر گمان تو ہو تیر ہاتھ مین

دو رہین تیرے دلکو قرار الیضم نہین
بیتاب ہون نہ ہجر مین تیرے وہ ہم نہین

روز فراق صبر و سکون یکقلم نہین
دیکھی بغیر چین ہمین ایک دم نہین

رہتی ہے رات دن تری تصویر ہاتھ مین

ہے نفع پر نگاہ نہ بیش نظر ضرر
کچھ ایسی ہے حرارت قلبی کہ الحذر

جینے سے آگہی ہی نہ مرنیکی ہی خبر
سوزش تپ فراق کا ظاہر ہے یہ اثر

بن جامی آگ لون جو طبا شیر ہاتھ مین

تا صبح بس رہنج و تعب یہ ہوس رہی
سب لطف پای ایک غضب یہ ہوس رہی

ناور کی طرح آہ عجب یہ ہوس رہی
دانا کی دلمین و صلکی شب یہ ہوس رہی

آئی نہ پائون ای بت بی پیر ہاتھ مین

# حرف الذال معجمہ

## ذوقؔ سلطان الشعرا خاقانی ہند شیخ محمد ابراہیم ہوا و ستا باد شما

بلائی سی مرے آیا نہ ہرگز کی طلب آیا
نہ دن کی وقت آیا اور نی ہنگام آیا

نہو کر مہربان آیا نہ گاہی پر غضب آیا
عبث جان منتظر ہو تم ہون پے وہ شوخ کب آیا

اگر چھلم کو بھی آیا تو ہم جانینگے اب آیا

مین سمجھا ہجر مین رنج والم سی لی جانیگی
ہوا کس روز وصل یار جانی سی لا فانیگی

اسی تشویش مین رہتا ہون ہر دم ہر گھڑی جانیگی
وہ آیا یا نہ آیا مین بھی تن رنجیدہ دل ہرگز

مگر یہ رنج ہی کیون رنج اوسکی بی سبب آیا

عبث حیرت مین ناکامی کی میرے تبلا ہی لی
طپان ہی گسلے سینہ مین ہر دم صورت بسمل

خوشی کا وقت آپہونچا ہوئی حل آج ہر مشکل
نوید امی تشنہ کامی ہی کہ آب خنجر قاتل

گلو تک بیری اور زخم گلو کی تا بلب آیا

بہت سی آہین کہین جا بجا ہوئی در فضا نونکی
گئی نالہ شرر کیطرح سی پار آسمانونکی

عجائب قرق دیکھی جا بجا نونکی پا سبانونکی
تری در سی نہ پہنچا کا پاس کوئی تم نونکی

مگر رونا کبھی چوری سی بعد از نیم شب آیا

جو گلبن پیش نظر آیا وہ گویا منتخب آیا
سبو بی لی ہمراہ ساقی بی طلب آیا

جو تھا سامان عیش و خرمی آگی دسترس آیا
چمن مین کتھی مین پھر موسم عیش و طرب آیا

بھارین خوب لوٹینگے اگر وہ مخمل لب آیا

نہ دوسکی تیغ پر اس مرتبہ بی غور شیدا ہو
نہ سفاکی پر اوسکی بی دہر مین تم سا ہو

سمجھ لے بات کو تجھ بھی اگر ادراک رکھتا ہو
تامل کیجیو ذوق طپیدن دیکھی کیا ہو

کہ تا تک ذبح کرنیکا تجھین قاتل کو دھیان آیا

شانی ۱۰ در تشبیہ غضنفر نبی الغیب کو

یہی رتبہ نہین ہے لاگ جب ہو طبیعت کے
میان نی ذوق کی قرآن ستی مین محبت کے

یہہ ھی تقریب بسیاختہ اوسکو طلاعت کے
بلایا کسنی اوسکو جب بی طلب آیا

## ایضاً

تانی او کا کوئی دنیا مین مشکل ہوتا
لطف مین کوئی بھی اوسکی نہ مقابل ہوتا

جو اسی تھا نہ کسی اور کو حاصل ہوتا
آسمان در محبت کی جو قابل ہوتا

تو کسی سوختہ کا ابلہ دل نہ ہوتا

گیون نہ ہوی وہ جانباز و مبین ایک موقع
ھی وفا داریو نکا گر دین مذہوج مین طوق

راستے راست کے لازم ہے فرمودہ حق
ہو نہ تا تجھہ سی ہرگز نہ کبھی بسمل شوق

دامن برق اگر دامن قاتل ہوتا

کسلے مردک دین آہو مین بنا
کسلے سرمہ چشم اولاد الصبا رہوا

کسلے آہ سویدای دل الفت مین رہا
گر سیہ بختی ہی قسمت مین مرے ہونا تھا

زلف ہوتا تیری رخسار پہ مائل ہوتا

طبع مین صبر و شکیبائی نی پایا ہے رواج
ابتدا ہی سی غنی فضل خدا سی ہی مزاج

نہ دعا ھی کا یہ طالب نہ دوا کا محتاج
کر تا ہی محبت کا تسیجا جو علاج

آشنا دق ہوتا کہ جینا اوسی مشکل ہوتا

فتنہ انگیزیو سی تنگ ھی ہر یک کی جان
سرکشی کا کری کس منہ سی کوئی آہیان

شرح احوال مین قاصر ہو نہ کسطرح زبان
موت نے کر دیا ناچار و گر نہ انسان

ھی وہ خود بین کہ خدا کا بھی نہ قایل ہوتا

فلک نے لہ جو خورشید کی منزل ہی تو کیا
اوج پر خود ہو مین شب مین مہ کامل ہی تو کیا

خوبی سو طرح کی ای حور شمائل ہی تو کیا
سینہ چاک مین ہر اخگر دل ہی تو کیا

ایک دل ہونا مکدر کی قابل ہوتا

گو کہ عشاق کی گردن مین محبت کی ہے طوق
مثل نافہ ورنہ ہین آفاقین جنا شوق

ہی مری قول کو اشعر سی وستاد کی فوق
مصر مین آنا نہ کنعان سے یوسف کے ذوق

جذبۂ عشق زلیخا جو نہ کامل ہوتا

ذاکر سید اکبر حسین منصف ہائر سٹی ضلع علیگڑہ
خلف سید علی حسین سبہ شہ دا متوطن ضلع الہ آباد

علم ہی کسکو خدا جانی کہ کیا کیا ہوگا
ہو رہیگا وہ بلا ریب جو ہونا ہوگا

پھیرہی عہد کہ ایسا تو نہ اصلا ہوگا
پھر نہ دلکو کبھی عشق بتان ترسا ہوگا

کفر کی بات ہے کعبہ نہ کلیسا ہوگا

نیند کا کیا شب تنہائی مین مایل ہونگین
صبح سی سخت پریشان بتبدیل ہون مین

دل کو سمجھتا ہی کہ دیوانو نہین داخل ہونگے
خواب دیکھا تھا کہ پابند سلاسل ہونگین

سب نے تعبیر یہ دی رنج کا سودا ہوگا

گڑیگی جو کبھی کوئی شرر دیکھینگے
سوختہ ہوگی اگر مہ کی نظر دیکھینگے

آگئی حیرت مین ادہر اور ادہر دیکھینگے
گر مری آہ شرر بار اگر دیکھینگے

شرم آئی گی وضو برق کا ٹھنڈا ہوگا

مر کی زایل نہ ذرا جو تش و خشت ہوگی
بلکہ ہم جانتی ہین اور بھی شدت ہوگی

زلست مین جو کہ نہ حاصل تہی محالت گی
بعد مرون بھی نہ کم گرد ش قسمت ہوگی

تو وہ خاک لحد اپنا بگولا ہوگا

زلیخا کے دن بھی پھیں گے کبھو وہ دن بھی آئیں گے — حال اُنہیں کو جب سوجھتے ہیں روتی ہیں
مثل نادر ہیں جو عاقل محض ہیں مثل موتی ہیں — فرش پر چپ ہی ذاکر جو یہاں سوتی ہیں

قبر میں اونگھو میسر نہ بچھونا ہوگا

## ذاکر مولوی اکرعلی صاحب دیوان خلف مولوی فضل علی مقیم بنارس

جلوہ جو مانگ میں ہے اوس کے کہکشاں کا — تو پیچ گیسو و بنمیں ہی سنبل جنان کا
رفتار میں ہی بیکتا کبک دری کہاں کا — چلنا ہے وہ قیامت اوشوخ نوجوان کا

برپا ہی ہر قدم پر اک شور الامان کا

خوبان ہر سری ہی اوسکا جمال عالے — بجلی سی ہی منور کانو میں ہی بالی
مضمون شعرا و شاد ایدل مو کیون نہ عالی — مانگ اور چوٹی کی جس شب شاطہ نی نکالی

نور اور گیا ہے کر بجلی سا کہکشاں کا

ظاہر نہ ہوی کیونکر ہی بات جو کہ دل کی — ممکن نہیں کہ رکھئی اوسکو ہمیشہ مخفی
قابو میں دل ہی میرا نی اختیار میں جی — لکھتا ہوں میں سراسر شرح شکستہ رنگی

نالہ ہر ایک میرا سخنہ ہے زعفران کا

آگی تو تھی ہمیشہ وہ جان و دل ہی پیاری — وابستہ تھا دل اونسی تھی جانکی سہارے
قابو میں پھیں نہیں ہیں افسوس اب ہماری — کیا کیا اون ابرو نکو سہلائی ہیں اشاری

رخ پھر گیا ہی ہمسی آخر کو اوس کمانکا

جی اوس میں لگا کر بیکتا کی رہ گیا ہوں — کیا کیا نہ اپنی دل پر جھیلا کی رہ گیا ہوں
نادر کیا علاج اکثر غم کہا کی رہ گیا ہوں — ذاکر قسم خدا کی حیران کی رہ گیا ہوں

عجب منا ہوا ہی اوس شوخ دلستانکا

## ذبیح حکیم محمد اسمٰعیل خان عرف چھمیا ن متوطن بریلی حلقہ بگوش محمد ابراہیم خان

شہرت ہمیشہ سے ہی بری وہموم نام کی — لاریب خلق مین ہے تو ہراک کی کام کی
پر عرض یہ ہی عاشق بی ننگ و نام کی — تسکین بجز سے ہو جو کسی تشنہ کام کی
اے آب تیغ یہ بھی ہی اک بات نام کی

شوکت نہ اگلی سی ہی نہ اب شان بوستان — باقی نہین ہی کچھ بہ سروسامان بوستان
تنہا نہ ایک سرو خرامان بوستان — پس پس گئی ہین سارے خرامان بوستان
گلشن مین آج وہوم ہی اونکی خرام کے

دم تور تا ہی کوئی تو کھائی ہوئی کٹار — زخم سنان و تیغ سی ہے کوئی بیقرار
نالونکی زور شور ہین آہونکی ہی پکار — ٹھنڈی بہت پڑے ہین تڑپتے ہین بیشمار
کچھ بھی خبر حضور کو ہی زیر بام کے

اک عمر فصل گل کی رہی انتظار مین — لالہ کیطرح داغ رہا جسم زار مین
بلبل پر ایک کیا ہی کہینگے ہزار مین — قسمت نے ہمسے باغ چھوڑایا بھار مین
صیاد کا گلہ نہ شکایت ہی دام کی

کیا جانین وہ کہ طبع ہی جنکی بہت قبیح — کیا سمجھین وہ مزاج ہی جنکا نہین صحیح
نادر کیطرح قول ہے اپنا ہر اک صریح — جو چاشنی عشق سی واقف نہین فصیح
کیا لذت اونکو ہوگی آب حسام کی

## ذکا پنڈت سری کشن خلف پنڈت دیا رام

اہل خطہ امین عدالت دیوانی ضلع فرخ آباد

تری زلف سیہ کا ہے کسی کی بلد سودا ہے
نہین ہے کوئی ایسا جو نہین محو تمنا ہے
یہ قول عاشقان خستہ و رسوا کو شیدا ہی
ذرا دیکھہ ای بت سفاک در پرسوز و غوغا ہے

تری کوچہ مین قاتل رقص بسمل کا تماشا ہی

روان ہوگا لہو بسمل تو تو آنسو بہائیگا
تڑپنا خاک و خون مین لاش کا ہرگز نہ بہائیگا
جو حال نزع ہی دیکھا نہ تجھسے آہ جائیگا
ہمانی سی ہمارے خونکی تجکو غش آئیگا

اری قاتل تو کم سن ہے ابھی کیا تو نی دیکھا ہی

جدائی مین تری آنکھون سے گوہر فشان ہمنے
کوئی دم کا فقط دنیا مین قاتل میہمان ہمنے
زیادہ جانستی تنگ ای بت نا مہربان ہمنے
نہایت سخت جانی مین نہایت سخت جان ہمنے

نہ تو نی خنجر بران نہین مجکو خطر ای

کسیکے سامنی کیون تم کسیکی روبرو آؤ
کسیکو کیون تم اپنا چہرہ پرنور دکہلاؤ
نہ اپنے عاشقان زار سی للہ منہ چہپاؤ
حجاب مردمان گر ہو تو نظر مین سما جاؤ

ہماری آنکہہ کی پردی مین تنہائی کا تماشا ہی

ہمین دنیا طلب روسیہ سی کبہی سمجہو
کیا جب ترک دنیا کو تو پروا اوسکی پھر کیا ہو
ہماری فقر کی حالات چشم غور سی دیکہو
زوال جہانکی کچہہ ہوس باقی نہین دلکو

فقط دیدار کی اوس شوخ کی دلکو تمنا ہے

نہ تیرا سا نظر آیا کسیکا بہی کبہی جوبن
نہین ہی خوبیون مین مثل تیرا ای بت پرفن
فقط کاہ سیاہ خشک ہی یہ سنبل گلشن
جو تیری گیسون سے بل وہ کرتا ہی یہ سودا ہے

نہ کامل ہمنے دیکہا مثل تو نادر آشنا دلبر
ملا کچہہ بہی نہ ہمکو عمر بہر کی جبہہ سائی مین
کہ آخر رنج ہوتا ہی طبیعت کو جدائی مین
نہین اوس بت سا کوئی سنگدل سارے خدائی مین

ہوا عاشق تو کیون اوسکا نہ کچہہ تجکو سودا ہے

## ذرہ لالہ شنکر لال قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ شاگرد میر علی اشک وسط

آتی تھی ہاتھہ کب وہ بت سیمتن کی ہاتھہ
باہر نکلی تھی جو کبھی پیرہن کی ہاتھہ

اب آستینون سی ہین عیان تیغ ننگی ہاتھہ
مہندی سی رنگ لائی ہین شمشیر زن کی ہاتھہ

پہونچی ہین یاسمن کی گل نسترن کی ہاتھہ

پڑتی ہی صحن باغمین ہر سمت کو پہوار
ٹہنڈی ہوا بہی نشاط می مین ہی خوشگوار

قابل ہی دیکھنی کی گلستان مین بہار
نرگس ہین آنکھین لالہ ہی رخ سرو قد یار

نسرین کی سا عذار گل یاسمن کی ہاتھہ

پامال مثل سبزہ بیگانہ کر دیا
باقی نہ خاک بہی تن لاغر مین کچھہ رہا

مین جان زار کس سے کہون واحسرتا
اس سبز خط نی تیری غریب الوطن کیا

یہ خط مین لکھہ کی بہیجین گے اہل وطن کی ہاتھہ

چاندی ہی سونیکو جو بہی زعفران اور فوق
زیور پہنے کا ہی ہمیشہ سی اوسکو ذوق

زیبا ہین اوسکی چاندی کی ہین تو طلا کی طوق
کیونکر نہ سونیکی ہو جہانگیر یونکا شوق

آتی ہین زر سی زور مین وسیمتن کی ہاتھہ

سفاک مثل اوسکی نہین ہی خدا گواہ
کرتا ہی عاشقونکو وہ اپنی بہت تباہ

پیدا کری کہان سی کوئی بہانکنی کی راہ
عالم مین اوسکی تیغ نگہہ سے نہین پناہ

میدان قتل کا ہے اوسی تیغ زنکی ہاتھہ

اطفال کی ہی جوشش سودا مین مار مار
روتی ہی فرط خوف سی اب آنکھہ زار زار

دشت سے دہیان یہ مجہی آتا ہی بار بار
ڈر ہی کہین نہ جا پہنسی ہو تار تار

عادی ہوئی ہین پہاڑ نی مین پیرہن کی ہاتھہ

اوقات کاٹتا ہون اصد لطف بے زبین | لب پہ نہین ہے نالہ و فریاد و شور کہین
نادر کیطرح طبع حزین کو ہی سیر ہے | زہرا و مصطفے و علی و حسن حسین

ای ذرہ مغفرت ہی انہین پنجتن کی سے

## ذرہ لالہ جوالا پرشاد خلف لالہ دھرم نرائن وکیل سرکار ضلع فرح آباد

لہو کا جوش ہے مژگان تر سے | ہم اپنے حال سے ہین بیخبر سے
گرایا جب سے ہے تنے نظر سے | یہ عالم ہوگیا سوز جگر سے

لگی ہے آگ سے دیوار و در سے

ہراک فی چار سو عالم مین ڈھونڈا | کیا احباب نے ہراک سے پوچھا
بشر کا ذکر کیا جان جہان کیا | نہین ملتا نشان عنقا کو میرا

مین ایسا گم ہوا عشق کمر سے

نہین جینے کی باقی کوئی صورت | ہراک کو حال پر میری ہی حسرت
کہون کیا ہی جو کچھہ ایذا کی شدت | نہین ہونیکی کچھہ صندل سے صحت

جو سر کا تو تو چھوٹون در دسر سے

ہراک کا بندہ سب کا خاک پا ہون | مین خود آگہہ نہین اس سے کہ کیا ہون
عجب حالت مین مین ایدل پڑا ہون | بزنگ اشک نئی مین ملا ہون

گرا ہون جب سے مین اونکی نظر سے

کبھی تشریف لائی وہ ادہر کو | کری ممتاز وہ اس شب قمر کو
ہی ثابت نادر خستہ جگر کو | کبھی روشن کری ذرہ کی گھر کو

نہین کچھہ دور اوس رشک قمر سے

# حرف الرائے مہملہ

رشک محقق فن شعر میر علی اوسط خلف میر سلیمان باشندہ فیض آباد مقیم لکھنو شاگرد رشید حضرت ناسخ تین دیوان اور ایک لغت ہندی اردو سے یادگار ہے

پروا نہین ذرا بہی عذاب و عقاب کے
دہشت نہ کچھہ قضا کی نہ کچھہ احتساب کے
کیا شرح لکھون اپنی مین حال خراب کے
منت ہی دیدۂ پرنم مین اس دل کباب کے
چھلکے ہو عین کعبہ مین مجلس شراب کے

یہ بند عشق ما چینان مین ہون اسیر
آفاق مین نہین ہی مرا ایک بہی نظیر
جاری زبان پر یہ رہیگا دم اخیر
محو کلام یا ہون ای منکر و نکیر
وقت یہان کسی ہی سوال و جواب کے

میری فوگر یہ ورقت کو دیکھنا
لکھون مین اسکی خانہ خرابی کو تا کجا
اب بیٹہنی کو بہی تو ٹہکانا نہین رہا
بیت الحزن تمام گرا کر بہا دیا
سیلاب اشک نے مری مئی خراب کے

سینہ کو دی ہی آینہ کی طرح صی صفا
اللہ نی کیا ہی ہمین صاحب وفا
ہم بازآئین اوسکی محبت سے ذکر کیا
شیشو کو محتسب نی جو توڑا تو کیا ہوا
دلہای سیکستان مین جگہہ ہی شراب کے

ہر چند ہی خطا سی مرکب ہر اک بشر
ہر چند سہو کرتی ہین انسان مشقر
کرتا ہی آدمی غلطی پر نہ اسقدر
آیا ہون کعبہ مین رہ میخانہ چہوڑ کر
یعنی خطا سی راہ چلا ہون صواب کی

کوسون ہی دور رہنے لگی ہی رہ صواب
مشاغل ہین اوسکی جس سے کہ تہا پہلی اجتناب

قابل ہی غور و فکر کی انیا یہ انقلاب
یا محتسب کو دیتی ہی ہم درس احتساب
یا مشق زیتی ہی خط جام شراب کے

اعمال زشت کو کروں کسطرح سی بیان
قاصر ہی شرح حال حزین میں مرزبان
اپنی خطا و نکامون مقر خود میں جسقدر
وہ ننگ خاندان ہون کہ کہتا ہی آسمان
بغیر ائن زمین کی مٹی خراب کی

لایق حیا حضور کی ہی انتخاب کے
قائل ہین سب جہان مین شرم حجاب کے
رتبہ تو کیا ہین عاشق بی صبر و تاب کی
آتی ہین بصد سیر فرشتہ حجاب کے
شرمندگی سے آسمان خم پر انقلاب کی

بی مثل قرآن ہی صبر و تاب ہی
جو بات ہے وہ فردی اور انتخاب ہی
دیکھو بغور یہ سخن لاجواب ہے
ای رشک اہل علم کو نقطہ کتاب ہی
اہل نظر کو ذرہ ہی شرح آفتاب کی

## زندہ نواب سید محمد خان صاحب دیوان فیض آبادی خلف
## راجہ الدولہ غیاث الدین محمد خان بہادر نصرت جنگ نیشاپوری
## نبیرہ نواب سخت خان بہادر شاگرد خواجہ حیدر علی آتش

ہمنی کیا قبول سراپا ہین نور آپ
بی مثل عشقبازونمین ہین بالضرور آپ
لیکن نہ ہین جادہ دانش سے دور آپ
عاشق کہا ہی زندیجی غرور آپ
اوس عمر سی خفا ہو ئی کیون بقصور آپ

تشویش تکشف کنہ حقیقت مین ہے زبون
اس عقدہ کو مین کہی کسطرح وا کرون

تمنای خدا کی لی مین نثار رہون | جلوہ چمک چمک کی جو دکھلا رہی ہین
کیا پھر جلا یا چاہتی ہین کوہ طور آپ

خود دوب رہی ہین یار فراکیا اوٹھا سکینگے | ہین مبتلا بلا کی مجھی کیا بچا سکینگے
کیا حال زار دیکھ کی وہ رحم کھا سکینگے | کیا مجھہ گناہ گار کی ایذا مٹا سکینگے
ہین اپنی اپنی حال مین اہل قصور آپ

ہین عشقباز یومین ذرا بھی اگر شریف | ہوتا ہی دل خدنگ غم و رنج کا ہدف
ہو جان کیون نہ آرزوی وصل مین تلف | کہینچیگا شوق کو چہ دلدار کی طرف
لیجائیگا بہشت مین سودای حور آپ

واقف ہین آن بان سی نہین کی آپ تو | چاہی خدا تو ہو کی وہی نہان لی ہی جو
سر جای جان جای جو چہہ ہوتی ہو سو ہو | معشوق کی کی نہین عاشق فراج کو
بس بس زیادتی نکرون اب حضور آپ

کیا کیا خیال و وہم جو آتا نہ تہا مجھے | تہی بشکے شبہ گاہ گمان خدا مجھی
حد سی زیادہ غور و تامل رہا مجھے | انسان خوبرو ہین یہ ثابت ہوا مجھی
رہتی نہ کیون بہشت مین ہوتی جو حور آپ

دعوی ہزار ہو تو کب پیش جائیگا | پندار حسن و ناز نہ کچھہ کام آئیگا
آنکھون سی دیکھہ لینگے خدا جو دکھائیگا | عاشق ہین ہم تو جذبہ دل کھینچ لائیگا
دیکھین ہین تو کب تلک پھرینگے دور دور آپ

سر سبز سی ٹرہ کی خاک ہی اوس رہگذار کی | سونگھے نہ جان خاک قدم پر نثار کی
اکسیر یہ نہین نسبت غبار کی | مسجود خاص و عام ہی دلپزیر یار کی
جھکتا ہی وہان پہنچ کی سر پر غرور آپ

تلوار کی طرح تیکر ہی میری زبان پر | رکھتا ہو میر جھکای ہوی آستان پر

پیر تنہا نہین غرور کبھی میری دسیان پر | نازان ہون رند اوسکی کریمی کی شان پر
ہوتی ہین شوق عفو مین مجھسی قصور آپ

## رنگین سعادت یار خان خلف طہماسپ خان

## قزلباش شاگرد شیخ ظہورالدین حاجی دیوانہ رنجتہ در رنجتی و ورسامہ

ہی شمع ماہسی ہی فروزان چراغ دل | عیش و نشاط سی ہی تر و تازہ باغ دل
لیزرہی سہراب طرب سی ایاغ دل | روشن لبسان مہر ہی ہر ایک داغ دل
یارو نہوی کیونکہ فلک پر دماغ دل

دکہلادی آفتاب خ صافی چمک | للہ ایکدم ہی نہ تو پاس سے سرک
درکار نقل ہے نہ تو ہمکو کوئی گزک | ساقی بہو پنچ شتاب بیے کوئی کب تلک
بہر بہر کی اپنی خون جگر سی ایاغ دل

درکار ہوا وی نہ طراوت دماغ کی | حاجت کبھی نہوا وسی می کی ایاغ کی
ہوتی نہ آرزو اوسی کچھہ سیر باغ کی | خواہش نہ شمع کی ہوا وسی چراغ کی
فانوس تن مین جسکی ہو روشن چراغ دل

حیران ہین کہ کس سی بہلا پوچھے اوسے | ہی کس جگہہ تلاش کہان کبھی اوسے
کس گوشہ مین نہان ہی کہان پائی اوسے | ای شام غربت آہ کہان ڈہونڈہی اوسے
یا یا نہ ہمنی زلف مین ہی کچھہ سراغ دل

نادر کیطرح فکر ہراک کی کہان سا | وہ زور شور طبع و وہ جودت بہلا کجا
اوستاد کا یہ قول حقیقت مین ہی بجا | یون چاہئی کہ شعر ہو رنگین یہ ذکر کیا
جب تک نہوی گوشہ امن و فراغ دل

## زین سید ناصر علیخان دو اتفاقہا در تیس عظیم پور پٹی جو دل اضلع اله آباد ملاقات سید رشید بخش متعلقہ

غلطان کہ کرد جون دُر غلطانم انچنین | ذرغم کہ کرد چاک گریبانم انچنین
دہجر خویش کرد کہ گریانم انچنین | رنگین کہ کرد پنجہ مژگانم انچنین
لعل دگر کہ ریخت بدامانم انچنین

سودائے رابطہی تو وحشت سے اتحاد | اہل جنون سی رکھتی ہین بہم الفت وداد
اشک تگوسی اپنی ہی ایدل بہی مراد | واغم کہ مرگ ہم نتواند خلاص داد
دست جنون گرفتہ گریبانم انچنین

اعمال بد سی کیلئے ہو جان دل ملال | محشر کی باز پرس سے کیون ہو غم ملول
توبہ سی اب گناہون کی یہ ہو گیا ہی حال | شست نامہ عمل اشک انفعال
از کردہای خویش پشیمانم انچنین

شہرت مری جنونکی یہونچی ہی چارسو | چرچا یہی ہی شہر مین ہر سمت کو بکو
کس شہر مین نہی سبای دل وحشت زدہ تو | دارم نظر بسر مہ و بالہ دار او
وحشت فروش چشم غزالانم انچنین

جاتی ہین دیر کونہ کبہی جانب حرم | سیر چمن کو بہی نہین اوٹہتا کبہی قدم
انتو یہی ہی قصد جو قابو چلی تو ہم | پیوستہ نقش پوسہ بران آستان زنم
باشد اگر اجازت دربانم انچنین

پامال جسکو چاہی کری جسکو سرفراز | مجبور آدمی ہی تو مختار کارساز
روزہ ترا ریاسے ہی تو مکرسے نماز | زاہد دگر بہ کشف و کرامات خود منماز
من ہیچم ہزار شعبدہ میدانم انچنین

افضل زمانہ مین نظر آیا نہ آپ سے | ناصر رہی ہر ایک کی محسن ہر ایک کی

وصف وثنا ہین نا درہ آرایش کیا کہے | ہم نغمہ ات رزین زنہاران نشد یکے

می گفت عندلیب غزخوان عم آخرین

## رضوان نواب احمد علیخان بن نواب نجابت علیخان بہادر شاگرد میر اسمعیل حسین منیر

آرام کبھی فکر جدائی نہین دیتے | انواع جفا غم سی رہائی نہین دیتی
انصاف کی صورت سے دکہائی نہین دیتے | کس روز مری آہ دوہائی نہین دیتی

آواز تری نا شنوائی نہین دیتے

فقری بھی دیدیکی نہ باتو نہین اور امین | منصف جو طبیعت ہو خود انصاف پر امین
مین جو ہون کہتا ہون تو اور تو کہتا ہین | صندل ہین رنگین آپ کہ ہوا نہین بسا ہین

بو عطر محبت کی وہ لائی نہین دیتے

کیہ خاطر صافی ہین کدورت سے مقرر | بی شبہ و شک طبع صفی ہی مکدر
افسوس ہے افسوس ہی ایوای مقدر | جسنہ آئینہ دل ہین سے مر دیکہین وہ کیونکر

حکم اونکی طبیعت کے صفائی نہین دیتی

پاکون ہی سرو دست جگل ہی ید بیضا | آئینہ قدرت ہے کف دست مصفا
چہرہ حد نہین کہ چہرہ حد نہین الدری دغو | روز آتی ہین بیعت کی لئی حضرت موسی

پر ہاتہ ہین ہاتہ دونکی صفائی نہین دیتی

شمعات ہین جو ستا ہون تو للہ در جگا وی | واقف نہین ہین کون ہی تو نام بتا دی
صورت شب فرقت ہین کہی ہی دکہا ہی | ای نیند کہان رہتی ہی کیہ مجکو بتا دی

آنکہون کو تری شکل دکہائی نہین دیتی

کیا کوئی کہ خوش پیرہنی کا ہی جو عالم | زیبائی ہین بہی اونکی برابر ہی کوئی کم
حیرت سے مگر بند جو وا کرتی ہین پیہم | کیون جلوہ سی باہر ہوئی جاتی ہین مژہ ہرم

تکلیف اگر تنگ قبا کی نہین دیتے

جو کام کیسے نہ کیا ہوئی کرجائین — لین راہ عدم گہاٹ سے خنجر کی اوترجائین
دم کا بھی نہ وقفہ ہو بھی جیسی گذر جائین — پائین جو اشارہ تو گلا کاٹ مرجائین

یہ بارہ تری تیغ حیا کی نہین دیتی

کیا پاس مری دشت اعتبار سے آئین — کیا دور سی آواز دلاویز سنائین
کیا چہرہ انور سی نقاب نیلی اوہائین — کیا مخمور ہلال خم ابرو دکھائین

فرصت اوتھین انگشت نمائی نہین دیتی

عاشق جو ہوی آگہی داد نپائے — گاہی نہوئی قید مصیبت سی رہائی
فریاد ہی فریاد دوہائی ہی دوہائی — بی جان لی چہوڑ چین شام جدائی

کہتے ہوئی یہ رات دکھائی نہین دیتی

ہی بدرسی بہی بڑہ کی کمال رخ جانان — بی مثل ہی بی مثل جمال رخ جانان
یہہ سچ ہی مگر کیا کہین حال رخ جانان — بی جاہی شب غم مین خیال رخ جانان

اندہیاری مین تصویر دکھائی نہین دیتی

نادر کہی مرغوب کہے بس نکر و فکر — والد خوش اسلوب کہی بس نکر و فکر
ہر طبع کی مطلوب ہے بس نکر و فکر — رضوان یہہ غزل خوب کہی بس نکر و فکر

اب حکم طبیعت کی رسائی نہین دیتی

راجہ راجہ بلوان سنگہ بہادر ابن راجہ
چیت سنگہ بہادر والی بنارس شاگرد مرزا معتلی مہر

تہی خراب آہ ابتدا کیسے — پر ہوئی خوب انتہا کیسے

ہوگئی پاوں تک رسا کیسے | مٹ گئی مشکل نقش پا کیسے
پس گئی چال پر حنا کیسے

دل نادان تجھی بتے سودا ہی | اوس سے خواہش صلہ کی بیجا ہی
کیا کہون مین جو حال اوسکا ہے | شعر چوٹی کے سنکے کہتا ہے
میرے پیچھے پڑی بلا کیسے

نوآرائش آپ جبکہ ہوئے | جو کہ اپنے سنگھار تھی وہ کئے
اب تحیر کمال ہے یہ مجھے | سرخ ہاتھون کو کر چکے خون سے
اور پھر چاہئے حنا کیسے

مین کلام کا نہ آہ رہا | بھید دعا ہی کہ ہو بر آوسکا
چاہتا ہون کہ اوس سے سمجھے خدا | مینے دشمن بغل مین پالا تھا
آہ اس دل سے کی دغا کیسے

مین قفس عاشقونکی ہوش رہا | طرفہ تھا حال واہ شید ا
قیس کے حال پر عجب ہے کیا | اپنا افسانہ بھی ہی بے سر و پا
انتہا کیسے ابتدا کیسے

کعبہ مین سجدہ خدا کیسا | رخ بھے ہونا نخین اودہر اصلا
ہان مگر دیر مین بصدق و صفا | سر جھکاتے ہین بندگان خدا
بت مین ہے شان کبریا کیسے

وہان بیگانہ ہے سوے دگر | جوش الفت تجھے بہت ہے اگر
چاہے مثل نادر مضطر | خاک ہو تو اب کے در پر
راجہ اکسیر و کیمیا کیسے

رونق رای گنگا پرشاد بیٹی کلکٹر بھاگلپور خلف منشی

# بہواني پرشاد رئیس بیلی کي ازدوستان جامع این اوراق

خلقت ہي اسکي بجي الام کے لئے | تدبیر کي نہ ننگ کي نی نام کي لئي
حاصل ہوا نہ کچھہ دل ناکام کي لئي | آغاز مین نہ فکر کي انجام کي لئي
چھوڑا خدا کو الفت اصنام کي لئي

الفت مین دل لگي ہي بہت یہ کیا قبول | مانا یہ نہي طبع تھین ہوتي ہي ملول
مانند خضر گو کہ رہے زندگي کو طول | تو بہي تو کام دل نہین ہوتا کبہي حصول
گر جان دیجئے بت خود کام کي لئے

آنکھین لڑي ہوئي ہین وہ ہمسي دو چار ہي | مسرور و شاد دل ہے تو خوش جان زار ہي
شکر خدا کہ آج تو الفت ہي پیار ہے | آغاز عشق مین تو وہ چت ہمکنار ہي
اندیشہ کیا ضرور ہي انجام کي لئے

تجانونکا طواف ہمیشہ کیا کرین | سرکو درہاي صنم پر دہرا کرین
مالا پھیرین نام بتونکا جپا کرین | بت پوجین سجدہ دیر مین صبح و مسا کرین
الفت ہوئي ہي اپني اسي کام کي لئي

ہین لطف گونا رخ حسن جمال مین | ملتا ہي چین یار سي ہر ایک حال مین
نادر کیطرح بات ہے یہ ہر خیال مین | آغاز مین تو عیش ہي رونق وصال مین
عاقل کو غور چاہیے انجام کي لئي

رونق لالہ رام سہاي ولد حکیم منان لال از
غیرزان اجہ جہاؤ لال شاگرد حضرت ناسخ مرحوم

مشہور تھی گو سحر بیانی مری دلکی
پر تو نی ذرا قدر نجانی مری دلکی

حالت ہے یہ ای یوسف ثانی مری دلکی
غصہ میں ترے موت ہے آنی مری دلکی

ہی چین جبین دشمن جانی مری دلکی

کٹتے ہیں شب و روز مصیبت میں الٰہی
رعشہ جو بدن میں ہے تو لرزش ہے قدیمی

کچھ ضعف سی حالت ہے یہ اس پر ہم مضطر بہم
صد چاک ہی شانہ کیطرح زلف کی ہم میں

قاصد یہ اوسے کہیو زبانی مری دلکی

شبنم سی ہے کو وہ کہ نہ کہی کیون
انصاف سی جو دیکھی تو شرمندہ ہے کیون

صندل سی مشم رشک کی پیرہن نہ سہی کیون
پانی عرق شرم سی ہو کر نہ بہی کیون

دیکھی جو سحاب اشک فشانی مری دلکی

جسمونسی روان آنسو نکی چشمہ میں پہیم
تر دیک نہ مونس ہی مری پاس ہے مدہم

وقت میں مرے احال پہی اب درہم و برہم
یہ خون جگر آنکہون سے آتا ہی جو ہر دم

سب جا سے ہے میرے یہ لہو لشانی مری دلکی

نادر کی عشق کی بھی گو خوب ہے روداد
افسانۂ مجنون سے بہی ہو جاتے ہین سب شاد

پر کوئی بہی کہتا نہین ہر چند کہ ہو یاد
سنتے ہی نہین لوگ کبہی قصہ فرہاد

رونق ہے وہ مشہور کہانی مری دلکی

## رعایت سید رعایت علی خلف امانت ساکن لکنہو

فہمایش اونکو ہوتی ہی سمجہائی جاتی ہین
پر پاؤن گہر کی جانیکو پھیلائی جاتی ہین

کم رکہی ہی رات تو ہمنے ہلائی جاتی ہین
عاشق شب وصال مین گہبرائی جاتی ہین

تب جہلے سے جان مرغ سحر کہائی جاتی ہے

اونکو گلی سی اپنی لگتا نا بہلا مین گیا
حرف وصال بھی نہ الب سے نکلنا

بہتانکا یہ اونکے تماشا تو دیکھنا | بوسہ ہنوز مصحف رخکا نہین لیا

قرآن کی وہ جھوٹی قسم کہائی جاتی ہین

رقعی ملانیکی لئی جبتک کہ جائین جائینگے | نصحت ادہر کی آنیکی جبتک کہ جائین جائینگے
تشریف انہی گھرمین جب تک کہ لائین لائینگے | اسدرے شوق وصل کہ جبتک کہ آئین آئینگے

مشتاق انتظار مین گھبرائی جاتی ہین

دیکہا نہین نشان مکر کا برائے نام | انسانکو ہی وسکی نزاکت مین کیا کلام
ہی ورد لب دعا بس اب یہ صبح و شام | یارب مکر ہتونکی بچانا وہم خدام

ہر ہر قدم پہ نازسی بل کہائی جاتی ہین

ہتکریان اور ہتوق تو پہیلی سی تھی بنے | لنگر بھی قید خانہ مین حاضر بہت سے تھے
لوہی کی قدر اب نہوگیون بڑہ کی سونے | بنتی ہین بیڑیان تے سر دیوانونکی لئے

حداد ڈھونڈ ڈھونڈ کی بلوائی جاتی ہین

کیا رونیکا بیان کرین اپنی ماجرا | گرمی نہ نالونمین ہی نہ آہونمین ہی رسا
افسردگی طبع کی حالت تو دیکہنا | باندہی ہی کیا ہماری دم سردنی ہوا

گردون پہ دل مرتشتونکی لہرائی جاتی ہین

جو حال ہورہا ہی خدا ہی کو ہی خبر | نادر کی کانپتی ہین ابھی ہی دل و جگر
ہرلیک کی زبانسی جاری ہی الحذر | محشر کی دیکا خوف رہا ہے کسقدر

دل سب گناہ گارونکی تھرائی جاتی ہی

راغب سید وزیر علی و السید جعفر علی اہل عملہ
رستبری متوطن فتحگڈہ یکی از دوستان جامع این اوراق

لبِ شیریں ہین شیریں تر شکر سی ہی چیتا منفعل نازک کمر سے
مصفا نور پیشانی سحر سے اگر وہ رشک مہ گذری نظر سے
ستاری پھیر لین آنکہین قمر سے

غمِ ہجر النسی کیا ہوی رہلے ظہین اب زیست دیتی ہی دکہائی
شبِ فرقت نہ ہمکو موت آئے کٹی گا کسطرح روزِ جدائی
گلے پر چلتے ہین پیمان سحر سے

نہ حلوا چاہی نی اوزات دسمو نہ نہ پروا قند کی مصری کی ہوئے
فری دنیا کی ناظر ہین نہ لائے لب شیرین جو اوسکی شکر کے چومے
دہان جام مہ جانب شکر سے

ستم سے جو رسی بس ہاتہ اوٹہاؤ نہ مجکو دیکہہ کر تم شرماؤ
نہ مجکو کہینچو نہین اب اور اؤ سنسے ہین وصل کا وعدہ نہ ٹالو
سبب چہوٹے نہ دو اب گہر سے

نسل ہین آج کل جو ہی وہ پیارا نہین اک انکی دوری کو گوارا
نہ پوچہو حال ان روزون ہمارا قرب وصل نی قسمت کا ستارا
چمک جاتا ہی اوس تک قمر سے

عجب خونخوار ہی شوخ ستمگر مژہ حمائل تیغ سے ہے قبضہ مین خنجر
ہو صورت جانبری کی اوس سے کیونکر نبد ہی رہتی ہی قتلِ عاشقان پر
جدا تلوار کیا ہو اوس کمر سے

نہین نادر کی صورت رای صاحب تمہین کچہہ خیر ہے کچہہ خیر صاحب
ہوی ہو وصل کی اونسے طالب سمجہہ کر بنتے ہو نادان راغب
تغافل کا گلہ اوس بے خبر سے

## رشید پنڈت کنور بھاد خلف گنیش پرشاد شاگرد فرخ آباد شاگرد میاں صفیر

قدکشی وہ جو کریگا تو قیامت ہوگی
جمع نظارہ کو ہر سمت سے خلقت ہوگی

دیکھیگا اوسکو جو یوسف ثانی تو یہ ہوگی
خلق مین اوس گل خوبی کی جو شہرت ہوگی

ہر طرف رونق بازار محبت ہوگی

کیون کشیدہ مری جانب بیہا ہوتے ہو
کسلئے مستعد جور و جفا ہوتے ہو

مجھسے ناخوش عبث ای ماہ لقا ہوتی ہو
اکدن مین جو بنہ آون تو خفا ہوتے ہو

خیر ہی خیر ہی تمسے مجھے غفلت ہوگی

کب کدورت دل شفاف سے اوٹھیگی
کب ترے مری یہ جان حزین پائیگی

کب دیکھون خوشی عشقمین کہلائیگی
آرزو گل دل ناشاد کی بر آئیگی

یہ تو فرمائی کس روز عنایت ہوگی

پر غضب آنکھین وہ شوخ کو دکھلاتی ہی
خنجر ناز ادا سامنے چمکاتا ہے

اپنی ہمراہ رقیبون کو بھی وہ لاتا ہے
سنتے ہین آج وہ بت بزم مین آتا ہی

کون روکیگا جو قسمت مین شہادت ہوگی

مثل نادر کی نہ دل رام مین اوسکی بیٹھا
دیکھہ ہم کہتے ہین تجھسے کہ نہ ہوگا اچھا

سوچ لی سوچ لی اسبات کو دلمین سنجدا
بیچ مین اوسکے رشید جگر افگار نہ آ

عشق کیسوسے تجھے اور بھی نفرت ہوگی

## ریاض شیخ ریاض الدین امجد ابن شیخ غیاث الدین اشرف سندیلوی شاگرد خواجہ وزیر

والہ و شیدا ہین آہو وادی خارزار مین
محو انظارہ ہین موسی بہی تجلی زار مین
کون ہے مرتا نہین جو حسرت دیدار مین
تو وہ آہو چشم ہے جائی اگر گلزار مین

گل دہین شاخین نکالین گر تن بیمار مین

یون بہی ہی ہر ایک کو تجنیس زیادہ اتحاد
یون بہی تیری ساتھہ سب کچہ ہی رہ و رسم و داد
یون بہی اہل الفت اپنی دلکو سب سے تسلی شاد
بارہ کا ڈورا جو دیکہا دلکی بر آئی مراد

رشتہ امید ہے قاتل تری تلوار مین

اچہی جو ہین بات مین اونکی نہین ہے انصاف
پہلے کہہ دیتی ہین جو کرنا او ہین تو بہی صاف
پہر بہی حال یہ ہے جو خطا ہوی معاف
پہر کبہی صورت نہ دیکہی وادہ وعدہ خلاف

تا قیامت بہکور کہا حسرت دیدار مین

صبر کر سکتا نہین ہے چشم تر کا سامنا
رحم کا دل کیون نہ دہلی شور شنکر نالہ کا
حجر کی شب مین اثر بی نالہ بیوں کا دیکہنا
سلسلہ دشمن ان آہو لنی زنجیر ہو گیا

تیر بہی وہ ہین کہ در کرتی ہین جو دیوار مین

کیون دل غمدیدہ مضطر نہوی شاد و شاد
کیون نہ ہو جان حزین کو میری خوشنودی زیاد
کیون نہو وہ چند او ر شک چمن سی اتحاد
کیون نہ از روز دن مرا سرسبز ہو باغ مراد

وہان ثمر آتی چلی ہین نخل قد یار مین

آنکہہ اوہا کر حضرت دیکہو نظر آتی ہین خار
وہ صفائی ہی کہان پہلیا ہی ہر جانب غبار
چشم نظارہ طلب ہوتے نہین ہی اب دوچار
خط کی آتی ہی چلی حسن جوانی کی بہار

آگئی فصل خزان ابتو گل رخسار مین

مثل نادر محو حیرت ہو رہا ہون اے ریاض
اپنے بیگانی سے فرقت مین جدا ہون اے ریاض
زلیت سے اپنی حقیقت مین خفا ہون اے ریاض
اسطرح سے یاد مژگان مین پڑا ہون اے ریاض

کوئی رہبر جسطرح ہو وادی پرخار مین

# ربط منشی دیبی پرشاد ابن منشی موہن لال رئیس مراد آباد شاگرد محمد ذکی ملک الشعرا

پہلینے دون نہ کبھی معبد اصنام مین ہاون
ہوئی تکلیف نہ کوئی رہن آرام مین ہاون
تا کہ پھیرا وہہ نہ سکین گردش ایام مین ہاون

ہوئین رہرو نہ مری کعبہ سلام مین ہاون
لوٹ کر بیٹہہ رہون کوئی دلارام مین ہاون

یار یکا رو ز ازل اسنے جو پایا ہی اثر
دوستو حال جو اب ہے اوسی دیکہو جلکر

جین آتا ہی نہین اوسکو کوی دم مین پھیر
آ کیا ہجر مین پہلو سے نکلر باہر

بیقراری نی لگائی دل ناکام مین ہاون

نہ کبھی ہوتے تہی جو طوف حرم سے آگاہ
واہ کیا قدرت اللہ ہی سبحان اللہ

عمر بھر چلتی نہ تہی دیر کی جو لوگ کہ راہ
در بدر پہرتی ہین اب عشقی ہا تہو نسی تباہ

گہر سے رکہتی تہے نہ باہر جو کسی کام مین ہاون

گر گئی بال سلامت نہین رکہا شہپر
تجکو کیا حال سی میرے نہین صیاد خبر

سیر گلشن کی لئی قصد کرون اب کیونکر
مین وہ بلبل ہون کہ جب فصل گل آئی سی مر

پہنس گیا گردش دور انسی مرے دام مین ہاون

عاشقی کر کی ہوا آہ مین سوا ای ربط
کیا کہون آزرد و مجبور ہی کیا کیا ای ربط

مثل ناد ر مین رہا والہ و شیدا ای ربط
رہ گئی دید کی ہیہات تمنا ای ربط

سر کٹا رکہتی ہی کوی بت خود کام مین ہاون

# رعنا محمد مرتضیٰ خان متوطن مراد آباد مصنف کتاب غنچہ پراگ ابن جمعیل خان

گئی وہ دن کہ جب تھے ان حسینوں کی سہاگ ہم
گئی وہ دن کہ تھی خوبان گلعذار کی پیاری ہم

ہوئی ہیں اب جو ای جان جہان عاشق بیمار ہم
خدا کی یاد میں بیٹھی ہیں دنیا سی کنارہ ہم

نفس گنتے ہیں دنکو رات کو گنتی ہیں تاری ہم

یہانتک اشک افشانی ہوئی آنکھوں کو رونے سے
یہانتک دوی فرقت میں کہ ہم اندھی کہو ہوئی

کنار راحت و آرام سی آخر کو ہو بیٹھے
فراق یار میں ہم زندگی سی ہاتھ دھو بیٹھی

کوئی دم ہی کی اب مہمان ہیں دنیا میں باری ہم

مقدر نے ہماری نخم بیشانی کو چمکایا
جو آنکھوں نے کبھی دیکھا نہ تھا وہ بھی دکھلایا

گئی ہجر و جدائی کی دن اوسکو وصل نے پایا
خدا کی شان ہی پھیروں پہ جان جہان آیا

کنار یار میں آئی ہے غم سی کنارہ ہم

لبوں پر جان آ پہونچی ہوئی ہیں سکتی میں
پڑی ہیں سکتی میں سی نہ ہیں بولتی ہیں

کبھی ہالیں ہے تیھر سی کبھی سکوت کو تکتی ہیں
کئی دن سے ٹکٹکی در پر تمہاری راہ تکتی ہیں

صنم اب اجل مرتی ہیں لو حسرت ہماری ہم

گریبان چاک ہیں ہر لریش میں گریاں ہیں نالاں ہیں
مثال نامہ و نسخہ نا حال پریشان ہیں

حقیقت میں اگر دریافت کرتی ہو تو جان میں
امید وصل سے رعنا تو کوئی دم کی مہمان ہیں

وگرنہ ہو چکی ہیں زندگی سی اب کنارہ ہم

راسخ شیخ غلام مصطفے باشندہ مکن پور
پرگنہ بلہور ضلع کانپور خلف شیخ عبد الکریم

مے پر نہیں ہے دخل بھی اونکی نقاب کا
اب پاس شرع کا ہے نہ کھٹکا عذاب کا

تقوی کہاں ہے شیخ شیخت مآب کا
سرپوش وہ اوہاتے ہیں جام شراب کا

قطعہ او تارے ہین سر آفتاب کا

کب ترک بادہ کا مجھی فرقت مین حال | مطرب کے گانیکا بھی رہتا ہے کب خیال
معلوم ہی ہر ایک کو جو کچھ ہی ابتو حال | بی یار دورنی مجھی ہی جانیکا زوال

بیہری کی ہی نئی ہے جو قطرہ شتاب کا

نبدہ ہی کو نہین ہی فقط ایک اضطراب | سب کا ہی حال تیری محبت مین بس خراب
تو دیکھلی اوٹھا کی ذرا گوشۂ نقاب | دریا مین موج موج پہ پیچھلی ہوئی کباب

پرتو پڑا جو تیری رخ شعلہ تاب کا

آفاق مین کسی سے مجھی مدعا نہین | چشم امید دوستو تونسی مطلقا نہین
جو حال ہی مرا تمہین معلوم کیا نہین | مجسا بھی بیقرار کوئی دوسرا نہین

کیا حال پوچھتی ہو مری اضطراب کا

نادر رسی جیسی خوبی مین کوئی نہین سوا | ہوگا گناہگار نہ مجھسے کوئی بڑا
سچ ہی کہ قول راست ہی یہ فصل ہی بجا | راسخ محاسبان قیامت لگہین گی کیا

دفتر بہت بڑا ہی ہماری حساب کا

رقم مولوی احمد حسن ابن مولوی حسان اللہ متوطن قصبہ کڑا ضلع الہ آباد

اگر خیہ مین ہوا ہر کام سے بند | بھی آغاز و گہہ انجام سے بند
ہون کیونکر وصف گل اندام سے بند | نہین رخ زلف عنبر فام سے بند

یہ ٹرکا نوز کا ہے شام سے بند

جو سچ مین حسن ہی مجھہ پر ہے ظاہر | تری سب خوبیان ہین دلمین حاضر
نہو اب رخ کی دکھلانی مین قاصر | نہ بالو نسے چہپا چہرہ کو کافر

مکر اسلام کو اسلام سے بند

تمنا مین اگرچہ رنج جھیلے ۔ اگرچہ دلکو ہین ارمان اسپنے ۔
نھین وارفتہ لیکن ہم ہین ایسے ۔ نہ دنیا ہو نہ دو بوسہ لبون کے

زبان کو پر کرو دشنام سے بند

کھان تک رنج وایذا مین اوٹھاؤن ۔ مین کیا حالِ زبون اپنا دکھاؤن
کسے واژوے قسمت سناؤن ۔ وہ بیکس ہون جو بیخانی مین جاؤن

کری ساقی بھی خم کو جام سے بند

نہ مثلِ ناو زیرِ خاموش بیٹھو ۔ طلسماتِ جہان کی سیر دیکھو
گرفتارِ غم و اندوہ کیون ہو ۔ رقم کسکا نصوبہ ہے یہ تم کو

جو کی ہے آنکھہ خاص و عام سے بند

## رفیع منتی فرزند علی سابق شحنہ و داروغہ جہاری ضلع اٹاوہ خلف شیخ روشنعلی متوطن قصبہ بلگرام

کیا کہون عالم مین اپنی دفشان مژگانکا ۔ جسکے آگی کچھہ نھین رتبہ رہا نیسانکا
مرتبہ اتنو بھم پہونچا ہے یہ طغیان کا ۔ اپنی آنکھون سے بھی ٹہکا ہی ہر عنوانکا

دم مین دکھلاتی ہین نقشہ نوح کی طوفانکا

ہے اگر مژگانون سے تشبیہ نوکِ خار کی ۔ ابروی پر خم بھی اک تصویر ہی تلوار کی
جلوہ گر ہے رخسی قدرت خالقِ غفار کی ۔ دیکھہ لی زاہد اگر تصویر میرے یار کی

بھول جاوی بی تکلف دیکھنا قرآن کا

کچھہ سپر سے کم نہین ہے یار کا خالِ سیاہ ۔ دونون ابرو کے خمین قوس ہین بے اشتباہ
جبھہ نہ مین کہتا نہین ہون ہے خدا میرا گواہ ۔ تیغ سے افزون ہے اوس سفاکِ عالم کی نگاہ

کام کرتی ہی دل عشاق پر سوہان کا

عاشقوں کی آہ بی تاثیر کب بھلا ۔۔۔ گو کہ ہون معشوق ہو جاتی ہین عاشق سی سوا
جنھون نے عہد مین کہتا نہین ہون ہے یہ عالم مین کہلا ۔۔۔ خضب عشق قیس نے لیلی کو دکھلایا مزا

چھاتی پھٹتی ہی جنگل نجد کی میدان کا

احمد مرسل ہراک کی ہو گی آخر شفیع ۔۔۔ ذات عالی ہی کرم اونکی مضمون ہے کہ بدیع
مثل نادر دامن امید کہتا ہون سمیع ۔۔۔ آیۃ لاتقنطو سی قول ہی ہی رفیع

دمبدم رہتا ہی ڈھڑکا بندہ کو عصیان کا

## راحت پنڈت کشن لال متوطن متہر تحصیلدار گنجہ ہیر ضلع فرخ آباد

جوش سودا ہی بسر ہوتی ہی سانی سی ۔۔۔ جی بہلتا ہی ہر اک غول بیابانی سی
سینہ گلزار ہی داغون کے فراوانی سی ۔۔۔ دلکو سامان ہوا بی سروسامانی سی

خوش گذرتی ہی اب جامہ عریانی سے

گھر سے ہم جوش سودا مین نکلجاتی ہین ۔۔۔ چاک کرتی ہین گریبان جو گھبراتی ہین
یاد صحبت مین لہو آنکھونسی برساتی ہین ۔۔۔ آنسو پیتی ہین تو ہم بخت جگر کہاتی ہین

خوب تازہ ہوی ہم آپکے مہمانی سے

نہین جاتا سر مژگان کبھی مطرح نحون ۔۔۔ اشک آنکھونسی رواں ہتے ہین مثل جیحون
قابل دید ہے فرقت مین مرا حال زبون ۔۔۔ بارش اشک ہے اور تشنہ لبی قرون

عین برسات مین جاتا ہی مرا پانی سے

نقش جو تصویر ین مرقع مین ہو مین سب بیجا ۔۔۔ نقشہ کیا ہی نہوی ہجر مین آنکھونسی دچار
نہوا دیکھہ کی خوش ایک کو مین سینہ فگار ۔۔۔ دلکی آئینہ مین بس ایسی جمی صورت یار

نقش الیسا تو نقش نہوا مانی سے

جوش سودا کو مری گذری زیادہ مدت
بادیہ گردی کی اک عمر سی ٹھہری عادت
مثل ناور نہین ملتی ہے کوئی دم مہلت
ہاتھ تھکتے جو نہین وقت جنون ای راحت

باز آتا نہین مین چاک گریبانی سے

راحت مزرا راحت علی اہلکار شستہ مال ضلع آباد
ابن مزرا رجب علی بیگ یکی از روستان جامع این اوراق ہے

بیخبری حال مرا اشک کی طغیانی سے
خاطر آشفتہ ہون مین دلکی پریشانی سی
باز کسطرح سی آدن مین پشیمانی سے
دم نہ نکلا تہ شمشیر جو آسانی سے

سخت ستر مندہ ہون جلا دگران جانیسے

گو کہ حاصل تھی مجھی صنعت تصویر کشی
گو کہ تہی حلق مین تر جیح اوسی بہزاد سی بھی
تو قلم ہاتہ مین لیکر اوسی حیرت ہی رہی
نہ کبھی پر نہ کبھی پر نہ کبھی پر نہ کبھی

دہن یار کے تصویر کبھی مانی سے

یون تو کہنے کو زمانہ مین ہین سب بادہ پرست
پی ہی لیتی ہین کہین ہاتہ جو آئی سر دست
پر نہین بھوبی مین اتنک ہین اقرار است
ہم اوسی بادہ اطہر کی ہین باقی سرمست

خوش ہی جسکے پر جبرئیل گمران سے

ہمنے مانا کہ زمانی مین ہے تو بجل شعار
ہی تری ذات سے فیاضی نہایت دشوار
وقت ایثار ہی اب جوش پر آئی ہی بہار
باغبان بلبلونکی وسطے کردی انبار

فائدہ کیا ہی زر گل کی نگہبانی سے

برسر جو بہین گو دشمن بانی فساد ہے
ہمنے معلوم کیا فکر و تردد ہی زیاد
قول نادر سہی ہر وقت ولیکن تجھی یاد
وقت مشکل کی کرینگے تری بیشک امداد

راحت امید یہ ہے شاہ خراسانی سے

# حرف الزای معجمہ

## زکی شیخ مہدی علی مرادآبادی ملک الشعرا

## خلف شیخ کرامت علے متوطن لکھنو مقیم مرادآباد

نام اونچا خلق مین ہے بی سبب اخلاق کا
غور کر کی دیکھہ لو شمہ جو ہو ادراک کا

بچ گیا ہی لوٹ سی گیا عاشق بیباک کا
کر چکا تاراج خال و خط بت سفاک کا

سبز وار عشق و دامستان دل غمناک کا

باہر آتا ہی نہ تنہا گاہی گہرا پنا چھوڑ کر
اندلون گرم خرام ناز ہے وہ فتنہ گر

شکر کر ناہی دلا اس بات پر لازم مگر
حشر ہی نزدیک دن پھر ہی آتی ہی نظر

ہو نہو اوا استوار گردش افلاک کا

ہون وہ دیوانہ کہ شل قیس جہلمین سختیان
روز شب صحرا مین کرتی رہی آفغان و فغان

سہل طلاقت ہو گئی پھر تی ہی پھر تی رہیان
دشت وحشت مین جو تھک کر رہ گئی ہم سے یہان

سنگ یا سنگ نشان تیلا ہماری خاک کا

خاکساری مین ہی زعمت سے مجھی سی رسم و راہ
خاک پر افتادہ ہون رکھتا ہون پر انچی نگاہ

شعر یہ ورد زبان رتبہای شرم و گاہ
صورت جام سفالین جانتا ہون مہر و ماہ

دور گردون کو سمجھتا ہون مین دورہ جام کا

کون کہتا ہی کہ ہی مسند و درستہ یکقلم
حال دنیا آخرت مین ہی عیان ہے مثل کم

سب وہان ہوتا ہی ظاہر جو یہان کی ہی بہم
جاتی ہین ملک فنا کو پیہم اخبار عدم

آمد و رفت نفس اک سلسلہ ہی ڈاک کا

حسن کی نیرنگ کا اللہ رے طرفہ اثر
بد بلا ہی یہ تھین انسانکو اسکی خبر

کونسا دل ہی کہ جسمین یہ نہین کرتا ہی گھر
سُرخ انگیا مین سرستان و لبر دیکھکر

لالۂ خونی جگر گیفی ہوا تریاک کا ؛

کوئی کرسکتا نہین ہے اب ہمارے ہمسری
شہرہ آفاق ہی منشی گری و شاعری

مثل نادر نظم کی فن مین ہوئے جب منتہی
ریختہ مین جو ہے معنی ہنی پیدا کی زکی

سرزمین ہند مین کیا عطر کہنچا خاک کا

## زکی سید محمد زکی خلف مولوی غلام رضا

## عرف غلام پیر بلگرامی شاگرد شاگرد جناب مرزا سلامت علی دبیر

نہ تہی وحشت تو مین تنہا محو سیر کوئی جانا نکا
پسند طبع تنہا کا تھا شہر تما شا باغ و بستان کا

سوال ای دل پر اب تجھے مج فی جنبہ انکا
قصور بندہ گیا سودے مین کس قتال دورانکا

رگین گردن کی دم بھرنی تھین شمشیر برانکا

پڑی ہین انتشار کی دوری سر اپا جوش ہی
او نہین ہین شوخی و فتنہ گری واللہ تی ہی

او نہین غارتگری ہین نے مین تیز دستی ہی
وہ آنکھین ترک ہین چتون ہے خونریزی برستی ہے

چلین گی جہان آیا ہے یہ تحریک مژگان کا

نہین معلوم ہوتا ہی کہ خلقت یہ جو مرتی ہی
نکلکر روح تن سے پھر کہانکی سیر کرتی ہے

ابھی جیتا ہون لیکن دم فنا کا جان کھوتی ہی
کہوای ساکنان کنج مرقد کیا گذرتی ہی

مجھے سکتہ ہی نقشہ دیکھکر شہر خموشانکا

تحیر صورت تصویر مجکو ہوگیا ایسا
دیکھا تھا کبھی انکو ہنسی جو کچھ ہوا سب دیکھا

تماشی کا سبب سے تیر خموشی ہوگئی گویا
تصور نے پریزادون کے اک عالم کیا پیدا

تکلف دلکی ویرانی مین ہے ملک سلیمان کا

مثال نادر مخزون طبیعت مین صفائی ہی
یہان آیا ہون تو ہر اک سی صورت آشنائی ہے

رفاقت ہے بڑی سرکار کی بخت آزمائی ہی
اوڑ اگر انکہنوسی بادصرصر مخبولائی ہے

زکی مین زرد رو برگ خزانی ہون گلستان کا

## زار سید عبد الحکیم خان بہادر ڈپٹی کلکٹر درجہ اول ضلع ہردوئی رئیس اعظم قصبہ کرا ضلع الہ آباد خلف الرشید سید محمد ماہ

طایر جان اگرچہ در قفس است
تن کاہیدہ گو کہ خسک خس است

شکر ورد لبم بہر نفس است
تا بیادی نگار دسترس است

اینقدر ہم بس است گر ہوس است

ہی وہ پرنور با ضیا بے حد
انھین کو ہندفا پر اوسکی حسد

واقعاً راست ہے بجا ہے سند
فرق باروی و پشت او بنود

شمع بکسان بہ بین پیش و پس است

گرمی ہوی دیا کہ ہو سردے
یا کنج جامی صبح کی وردے

روز رہتی ہے اسکو یا مردے
ہست سرگرم و محو شب گردے

شانۂ زلف او مگر عسس است

نیکیونکی نہین ہے اسکے حد
رشک اسکو کسے سی ہی نہ حسد

اس کے البتہ رہتی ہی اسے کد
کیمیائی وصال مے خواہ

دل صد پارہ ام چہ بوالہوس است

ہے یہ ایمای نادر مخزون
بس نہ اب سامعہ خراش مین ہون

اس غزل کو زیادہ طول نہ دون | زار فکر دگر کنم اکنون ✤

غزل طرح گفتنم نوسل است

## زار منشی شیخ امیر اللہ خلف شیخ محمد بخش متوطن نجیب آباد ضلع بجنور منشی محکمہ صاحب ایجنٹ بہادر ملک راجپوتانہ یکی از دوستان جامع این اوراق

تا میں پیش نہ غیر اپنی تبکرار آیا | اونہی ہی سی نہ لب پر کبھی انکار آیا
تونی خلوت مین کوئی ہمدم و یار آیا | اوسکی کوچہ مین کسی روز جو مین زار آیا
دیکھکر مجھے لگا کسکا یہ بیمار آیا

کیا کہون اسکے مرض ہجر سی جو مجھہ کو الم | ناتوانی کی سبب سے نہین ہوتا ہی قلم
ضعف اسد رجہ ہوا ہی کہ نہی بنتا ہی دم | لاغری مین جو ہوا رشتہ باریک سی کم
سر رشتہ نظر یہ بدن زار آیا ✤

جو جفا کار ہین اونسی وہ وفا کرتا ہے | جو وفادار ہین اونپر وہ جفا کرتا ہے
کیا کہون رنج جو مجھہ دلکو ہوا کرتا ہے | غیر کی پاس شب و روز رہا کرتا ہے
ایک شب بھی نہ مری گھر وہ ستمگار آیا

رفتگان لحد تیرہ ہوئی شب بیدار | زمانہ زیر زمین ایک کی بھی دل کو قرار
زندہ کو زیست ہوئی اپنی نہایت دشوار | ہوگیا شور قیامت وہین برپا ای یار
بہنے خلخال جو تو مائل رفتار آیا

مثل نادر کرون کیون نہ فدا جان نثار | کیون نہ لی لی کی بلائین کرون ایسے دیدار

# زاہد عادل شاہ خان خلف گل داد خان

## باشندہ رای پور تحصیلی قایمگنج ضلع فرخ آباد

پرسان ہوی نہ حال کی شام و سحر کبھی
رومال سے نہ پونچھی مری چشم تر کبھی
احوال زار پہ نہیں رکھے نظر کبھے
تشریف وہ نہ لای بہ ہیچی خبر کبھے
ای آہ دیکھہ کیا بھی نہ تو نی اثر کبھے

تیرے ستم سی دل تو رہا مورد جفا
ایذا ہی مین ہمیشہ رہی جان مبتلا
کس منہ سے ہم گلہ کرین ای یار بیوفا
پہلو مین آ کی گرم رقیبونکا دل کیا
ٹہنڈا کیا نہ آ کے ہمارا جگر کبھے

مہمان میرے گھر مین وہ عالیمقام ہو
عزت زیادہ میری ہوا وسکا بھی نام ہو
لبریز خوب بادۂ عشرت سے جام ہو
بالکل شب وصال مین سونا حرام ہو
ای مری بغل مین جو وہ سیم بر کبھے

ہونس نکو ئی ہی شب فرقت مین نجیب
کرتا نہین ہی رحم کوئی آنکو قریب
لیکن کبھی جو اپنی چمک جاینگے نصیب
اشکونکی طرح آنکھو سے گر جاینگے رقیب
ہونگی جو ہم بھی یار کی مدنظر کبھے

نادر کیطرح مہلت کامل جو پاینگے
راحت سمجھہ کی راہ کی ایذا اوٹھاینگے
آنکھو نسے خاک مرقد انور لگاینگے
راہنمے کے روضہ والا مین جاینگے
فرصت لیگے بہت خدا سی اگر کبھے

## زاہد سید علی محمد شاگرد صبا

ہون سفر مین تو نظر آئی سقر کی صورت
خیر اگر مانگین تو درپیش ہو شر کیصورت

نفع چاہین تو ہو معلوم ضرر کی صورت
رنج و غم سے نہین دنیا مین مفر کی صورت

دل بھی پہلو مین بھر کتا ہی جگر کی صورت

تشنہ لب کہو کس طرح بھلا اوسکو گہون
بن نہین پڑتی ہی کیہہ دیکہہ کی جیہ بیدید ہون

سب سے بہتر تو یہی ہی کہ مین خاموش رہون
یار کی عارض پرنور سی آیا نہ بشون

صاف تو یہ ہی کہ داغی ہی قمر کی صورت

بید کی طرح سی رہتا ہون ہمیشہ لرزان
ضعف کا حال نہین قابل تشریح و بیان

بوجہہ بھاری ہو تو انسان سے اوٹہایا جان
اوٹہہ نہین سکتا ہی بار غم ہجر جانان

دم بخلجای تو ہو جای سفر کیصورت

حال پرانی جو کیہہ کبھی غم کیا حاصل
کسی سننے ہی کی اندوہ نہین ہی ایل

خوب دیکہا چمنستان مین بغور کامل
چشم نرگس پہ نہین قطرہ شبنم ایدل

یہہ بھی گریان ہے مری دیدہ تر کیصورت

رنج واندوہ سی مٹی مین ملا جاتا ہون
شان سے گاہ بلندی پر اوٹہا جاتا ہون

کیا کہون آہ مین جیسا کہ جلا جاتا ہون
ای تمنا تش فرقت سی بھبکا جاتا ہون

قابل عرض نہین سوز جگر کی صورت

نہوا زہد عبادت کی بہی حاصل افسوس
نہوا آہ حسینون کی بہی قابل افسوس

کیہہ بہی ایوای ہوا محکومہ حاصل افسوس
دلمین در آیا بتون کی نہ مرا دل افسوس

یہ وہ آئینہ ہی دیکہی نہین گہر کی صورت

ابتک الزام دہر کوئی نہین ہے عاید
کیا کرین اوسکو ارادہ ہے جو اونکا فاسد

شل نادر ہین سب احباب ہمارے شاہد
کیہہ درشتہ نہین مین ہے تو لبشر ہون زاہد

اونسے کہدی کوئی ایسی نہین تر کیصورت

# زیب مرزا محمد علیخان ؛

جسم پر داغ ہی طاؤس کے پر کی صورت
دلمین سو راخ ہی الوای گھر کیصورت

اب مداوا مین نہین آہ اثر کیصورت
تپ فرقت سے ہی یہ داغ جگر کیصورت

پہاہا اوڑھا جاتا ہی رکہتی ہی شرر کیصورت

کچھہ بہی باقی نرہے طی ہوی بالکل جہگری
جو خیالات کہ فاسد تہے وہ باقی نرہے

دخدخہ زیست مین جتنی تہی وہ سب دور ہوے
مرگئی ہم تو بکہیڑ ونسی چہوٹے دنیا کی

سوی مرقد مین کس آرام سی گھر کیصورت

یہ طمع مجکو نہین ہے کہ کبہی بیسا دو
یہہ بہی کہتا نہین ہون بہلو مین آبیٹہا دو

نہ عرض یہ ہی مری وصل مجہی بہلوا دو
عارض صاف کو تم اپنی ذرا دہلا دو

تاکہ نظر و لے اودرجای قمر کیصورت

مدتین گذری ہین جو ٹوٹ گئی ہین ٹانکے
چہٹگے کہین سر برخم بدانسی بہائی

کون مرہم کے کسی فکر ہوئی باندہی
یون تو ہر روز ہی رستا تہا لہو خونسی

آج تو اور ہی بدتری جگر کیصورت

مثل نادر مین سمجہتا ہون فراوان نشیب
نفس اما رہ کی چلتی نہین مین زور و فریب

آدمی کی لئے درکار ہے صبر اور شکیب
خون کرے اسکو سیاہی لحد کا امی ریب

ہوگا داغ غم شبیر قمر کی صورت

زیب میرآغا فیض آبادی وارد
لکہنؤ خلف میر الہی بخش تیرا ک شاگرد میر وزیر علی صبا

تا ئیل شکن ہو دیکھی لوحِ جبین سے کب
جامی ملال و غم دل اندوہگین سی کب

کم ہوی رنج و غم مری جانِ حزین سے کب
چھوٹون عذاب ہجر بت نازنین سی کب

دیکھون اب آسمان او تہای زمین سے کب

کیسا ہی بادہ خوار کوئی حد سی ہو ورن
تشبیہ اپنی ساتھ مین کب کیجئی مین دون

اپنی شراب خواریونکا حال کیا کہون
دامن سی مے ٹپکتی نہین کب وہ زہد کون

بوتل نچین نگاہ مری آستین سے کب

ہون خاک پر دماغ مگر حد سی ہی سوا
مجسا بلند جو صلہ ہوگا نہ دوسرا

میری تعلیون تو با انصاف دیکہنا
نالہ گیا نہ عالم بالا پہ کب مرا

ٹکرای میری آہ نہ عرش بریں سے کب

حرمان و یاس میرے لئے ہین بہت کثیر
ناکام اور کوئی نہین ہی مرا نظیر

امید ہی مین عمر ہوئی جاتی ہی اخیر
کس روز مہربان ہوا آسمان پیر

شب بھر پڑی کی سوی ہم اوس نازنین سی کب

آئی زبان پر نہ کبھی حرف مدعا
لفظ سوال ہی نہ کبھی لب پہ مین لا سکا

دل پر ہزار رنج و غم و فکر ہون تو کیا
پیش آتی ہی وہی جو ہو تقدیر مین لکہا

ٹکتی ہی سر پہ دست بیاض جبین سے کب

تھی بیخبر ہم آپ رہی اوسکی پر خبر
تصویر پر تصور جانان مین تھی نظر

دیکھو تو ہی محبت کامل مین کیا اثر
ہر دم خیال یار رہا دل مین جلوہ گر

خالی رہا مکان ہمارا مکین سے کب

جب تک نہ بادہ خواری ہو لگتا ہی تہانہ جی
جب تک نہو سرور تو رہتی ہے بیکلی

نادر کیطرح نثار مین ہے گو کہ بیخودی
کی جب اوس آفتاب کے فرقت مین میکشی

بہر کی نہ زیب آگ مے آتشین سی کب

# حرف السین مہملہ

## سودا ملک الشعرا عمدۃ الفصحا مرزا محمد رفیع خلف مرزا محمد شفیع دہلوی صاحب دیوان و قصاید و ہجویات مشاگرد شیخ ظہور الدین عرف شاہ حاتم

ساقی نہین مقام حیا و حجاب کا
لا دور مین شتاب قدح آفتاب کا

ستونکو ورد لب ہے یہ شعر انتخاب کا
ٹوٹی تری نگہہ سی اگر دل حباب کا

پانی نہی پھر پیتے تو مرزا دی شراب کا

وارستہ طبع کہتی ہین مجکو جوان و پیر
آزاد وضع جانتی ہین سب مجھے فقیر

میری مزاج کا ہی نزاکت سی جو خمیر
دوزخ بھی قبول ہی ای منکر و نکیر

لیکن نہین دماغ سوال و جواب کا

مجکو تعلقات جہانسی رہا فراغ
دنیا مین بود و باش رہی مثل بو ی باغ

خالی مرا شراب ولا سی رہا ایاغ
تہا دلکو کسکی کشمکش عشق کا دماغ

یارب بُرا ہو دین خانہ خراب کا

آتش مزاج خلق کیا تہا مگر تجھے
دُہیلی ہین آنکہہ کی کہ ہین انگارہی گرے

تاثیر یہ حرارت قلبی کی دیکھیے
قطرہ گرا تہا جو کہ مری اشک گرم سے

دریا مین ہے ہنوز بہبود لا حباب کا

دریافت کی کسی طبیعت مری ادا سی
باقی نہین ہین میرے اسی فکر مین حواسی

جاتی رہی ہی اپنی ادراک بہوک پیاس | ای برق کسطرحسی مین حیران ہوون تجھے پاس
انقشہ ہے مہیک دلکی مری اضطراب کا

انسا کا ہی سرمتی جو ہی اکل و شرب | ہوتا ہی زیب وزین طبق جو ہی اکل و شرب
کرتا ہی رفع رنج و قلق جو ہی اکل و شرب | ساقی یہی ہی نعمت حق جو ہی اکل و شرب
لیکن عجب مزا ہی کباب و شراب کا

نادر کیطرح آدمی کو عور ہی غرور | احباب سے مراتب کرمی دین شعور
معلوم اگر نہو تو ہی بینائی کا قصور | ہو دانگاہ دین تحقیق کے حضور
جلوہ ہر ایک ذرہ مین ہی آفتاب کا

## الیضاً

تیری برای چاہی تو اپنا برا کرے | لب کیونکر اپنی شکوی شکایت مین وا کری
کس منہ سی کوئی کوسی تجھی بد دعا کری | بلا تری ستم کا کوئی تجھے کیا کرے
اپنا ہی تو فریفتہ ہوے خدا کرے

عشاق تا مآل پر اپنی کرین نظر | آئین تا کہ حال سے ہر اک کو ہو خبر
جاؤن مین اپنی جانسے جسوقت مین گذر | اتنا لکہا یو مری لوح مزار پر
یہانتک نہ ذی حیات کو کوئی خفا کرے

رہتی ہین لاوبالیونکی شغل ہر زمان | بیہودگی مین ہوتی ہین اوقات رائیگان
اتنی مجال کسکو ہی فرصت بہلا کہان | فکر معاش و ذکر بتان یا دوستگان
اس زندگی مین اب کوئی کیا کیا کیا کرے

ظاہر کری اگر دل نالان غبار کو | کہولون اگر مین دین غفلت شعار کو
گریان کرون اگر مژہ اشکبار کو | تعلیم گریہ دون اگر ابر بہار کو

جز نخت دل صدف مین نہ گوہر ہا کری

لبریز حوض ناغمین ہوئی سبو سبو
ہوئی جو صحن گلشن و سبزہ و آب جو

پہولو نئی ہو چمن مین جو چار و نظر کو لو
گر ہو شراب و خلوت و محبوب خوبرو

زاہد تجھے قسم ہی جو تو ہو تو کیا کرے

دلکو کبھی ہوا نہ میسر حکا سرور
تو نی کیا نہ ظلم و جفا مین ذرا قصور

اب عرض آرزی ہی مگر یہ تری حضور
قاتل ہماری نعش کو تشہیر ہی ضرور

آیندہ تا کوئی نہ کسی سے وفا کرے

نادر کسطرح سی وہ رہا ہو درد الم
گذرا نہو جہان مین وہ کونسا ہی غم

حرف سرد صفحہ دلپر نہ تہا رقم
تنہا نہ زور جبر سے سودا پہ ہے ستم

پروانہ سان وصال کی ہر شب جلا کرے

# سوز شاعر یگانہ یکتای زمانہ میر محمدی

## مرحوم خلف میر ضیاء الدین دہلوی صاحب دیوان

جس شخص کو تجھی پیار ہو گا
تجھپر جو کوئی نثار ہو گا

تیرا جو امیدوار ہو گا
جبتنا کوئی تجسے یار ہو گا

اوتنا ہے حراب و خوار ہو گا

وعدہ ہو یا وعید تو ہے
سو طرح کی ہوا امید تو ہے

دن ہوے کوئی سعید تو ہی
ہر روز ہو روز عید تو ہے

تو ہم سی نہ ہمکنار ہو گا

شکل ایسی کبھی سنے نہ دیکھے
اللہ نے دے ہی ساری خوبی

بے چین ہین قدسیونکی جی بہی | دیکھے جو چمن مین تمکو کوئے
گل اوسکے نظر مین خار ہوگا

جو چہرہ صاف کو دیکھا دے | جو اوسکے گلے مجھے لگادی
جو پہلو مین یار کو بٹھادے | جو اوس سے مجھے کوئی ملادے
میرا وہ غمگسار ہوگا ✤

نادر سے اگر بُرا ہوا دل ✤ | ہے رنج جو تجکو اوس سے حاصل
جا نے دی اودھر کو ہو نہ مایل | جا یار شتاب سوز سے مل
تیرا اوسے انتظار ہوگا ✤

## سحر شیخ امان علی لکھنوی خلف محمد امین شاگرد رشید برق حسب دیوان

کیا کری اسکی لئی فکر مداوا کوئی | یہ وہ بیماری ہی جس سی نہین بچتا کوئی
درد مندونکی سوا جانی اسی کیا کوئی | رنج فرقت کو پہونچتی نہین ایذا کوئی
دلمین بیٹھا ہوا ملتا ہی کلیجا کوئی

حکما نبض بہی دیکھتے سی نہین پاتی ہیز | اور اسین جو احباب ہین پر ہوتے ہین
ملک الموت عیادت کی لئی آتی ہین | چشم بیمار کی بیمار مری جاتی ہین
ایسا جانبخش سے ہوتا نہین ایسا کوئی

آنکھون پر پسی رہی آہ بوقت رحلت | چشم امید کی دیکھی نہین گاہی صورت
وای ناکامی و حرمان و وفور حسرت | شکوہ اوس بت کا ہی کیا یہی خدا کی قدرت
ہم جان تو دی لوئی دیکھی تماشا کوئے

اور جو سبز اوٹھاہی ہین اونہین جانے دو
پانون پر ہے جو ورم اوسکو نگہہ پہان کر
میری واماندگی ای قافلہ والو دیکھو
دشت وحشت مین خضر بہی نہین ہمراہی تیرے

راہ مقصود بتاے نہین ایسا کوے

آنکہین واہین شب فرقت مین کہلی ہوتی ہی
راتین آخرین کہینچتی ہے رونا ہے
صبح ہوگی تو نہ آنسو نہی دیکہوگے ہرگز
آج جو کہہ کہ ہو کل بہی تو وہی ہونا ہے

اب یہان آتا ہی وعدہ فردا کوئی

اپنی محبوب کو پہونچی تہی نہ خوبی چمن
لطف سب طرح کی موجود تہی مثل گلشن
دیکہتا تہا نظر بدسے گوے دشمن
تہی اب بہی بزم تصور مین سب احباب وطن

کہوکر آنکہ جہپکی کیا نہین اپنا کوے

کہان عاقل نہ کبہی فلسفیون کی دہوکے
چاہیے دشت ضلالت مین گوی پہینکے
غور کر غور دلا صانع صنعت کے لیے
بنی بنای ہوے بنتے ہین کہین گل کوزے

اس چمن کا ہے مقرر چمن آرا کوے

منتر دی کوئی بہی دنیا مین ایسا نہ ہوا
خواہش صحبت احباب نہین ہے اصلا
سیر گلزار کی رغبت ہو کبہی ذکر ہی کیا
اب تو ہی ہم ہین کہ ہین کنج لحد مین تنہا

یاد ہی ہم تہی کیجیے نہ تہا نہ میلا کوئی

پیر کر بخت فنا پار اوتر جاتا ہے
زیست سے اپنے بہر حال گذر جاتا ہی
نام اپنا جسے کرنا ہی وہ کر جاتا ہے
آدمی آپ چہری مار کی مر جاتا ہی

تمنی دیکہا نہین انسان کو بیلا کوے

کون ایسا ہی جو اس بات مین روکی سمجہو
آپ کو خوبی مین تشبیہ مہ کنعان سمجہو
حسن و انداز پہ اتنا نہ گمان کر ہرگز
منہ کو آئینہ مین کیا دیکہہ کی خوش ہوتے ہو

پہلے پیدا تو کرو دیکہنے والا کوے

طنے ہمچشمونکی ہرچند بہت ہتی ہین — مثل نادر مگر اوصاف مین ہم رتبی ہیز
کیا فصاحت کی ہین دنیا کہ پڑی ہتی ہیز — خوب کہتے ہو سحر شعرا سے کہتے ہین

سبکہہ لی آنکی اردو سے معلے کو نے

## سحر جہ نواب علیخان خلف امیر علیخان رئیس ضلع سیتاپور وزیر آباد ملک اودہ

نالہ کرینگے نہ تو فریاد کرینگے — تفریح کی انداز کچھہ ایجاد کرینگے
گلگشت گلستان ہی سی دلشاد کرینگے — گلزار مین نظارہ شمشاد کرینگے

یا داب نہ کسیکا قد آزاد کرینگے

اک عمر پریشان رہی خاطر حیران — دریافت کیا غور کیا تا حد امکان
آخر کو یہہ معلوم ہوا ایدل نالان — حورون مین کہان ناز و ادا صورت انسان

جنت مین بہی دنیا کے مزے یاد کرینگے

دلکو کسے بیدل کی دوکہانا نہین اچھا — پردہ مین بہت منہ کو چہپانا نہین اچھا
اپنی غم دوری سے رولانا نہین اچھا — ہم خاکنشینون کو ستانا نہین اچھا

مل جائینگے افلاک جو فریاد کرینگے

ہرچند کہ مجبور ہین عشاق دل افگار — پرسنت وزاری سی بہی کرتی نہین اظہار
ہوشیار رہو ہوشیار خبردار خبردار — دنیا مین نہین زور تو محشر مین ستمگار

اللہ کی آگے تری فریاد کرینگے

نادر سی زیادہ نہین ہم گو سخن آرا — خامہ بہی نہین ہاتھہ مین پر زور و توانا
لیکن یہ ارادہ ہی بصد شوق و تمنا — لکہینگی سراپا سحر اوس لعبت چین کا

کار قلم مانی و بہزاد کرینگے

# ساحر شاعر رنگین خیال برگزین سعرائے ماضی و حال شیخ غلام نبی نبیں کاموری شاگرد مقتیل

بصدق و راستی گفتگو بیان من است
وظیفۂ من و شکستہ ہر زمان من است

روم بکوئی تو ہنگام امتحان نیست
نشان تیر تو باشم اگر گمان نیست

جگر ہر زخم فروشم اگر سنان نیست

غیور طبع کیا ہی خدا نی جو پیدا
زبان کہلتی ہمین ہی سوال کو اصلا

اونہاون مین کبھی احسان ذکر کیا آکا
چرا بباغ فشم منت چمن پیرا

تو پردہ بر فگن از رخ کہ بوستان نیست

رہا مین عجز سی ہر اک گی سر بسجود
ہوئی نہ عقدۂ دلکی مری کسی کشود

کبھی نہ نفع اوٹھایا ہوا نہ حاصل سود
بمغز زمین کہ رسیدم بچھ بسر بود

بکام دل نہ نشینم گر آسمان نیست

ز قہر و غصہ نہ رسید و آشیانم سوخت
ز جرم ہیچ نہ پرسید و آشیانم سوخت

نمان نمودم و نشنید و آشیانم سوخت
ز بوستان مگل تر چید و آشیانم سوخت

یکی ز سنگدلی ہای باغبان نیست

نہین ہے طبع رسا فن نظم مین قاصر
ہین اگی تیری مضامین غایب و حاضر

کمال تگلو جو حاصل ہی صورت نادر
دم سخن بہ تن مردہ جان دہی ساحر

مسیح گر دنو گردد اگر زبان نیست

## سلیمان مرشد زادۂ آفاق مرزا محمد سلیمان تگلو

## بہادر مغفور خلف حضرت شاہ عالم بادشاہ شاگرد میر انشاء اللہ خاں

ابروئے پرخم سے تیرا خنجر رواں بالائے سر
اور ترے گالوں پہ سیتی نوک سنان بالائے سر

اور تہمتن سب آفتیں اے مہرباں آئے ہیں سر
طرہ پگڑی کا ترے آیا وہ جوان بالائے سر

آگ گی گویا قیامت ناگہاں بالائے سر

جب کہ پرتو ہو ترے مصحف رخ کا مہ کو
داغ دل وصف ترے اوسکی ہے کرسی سر کو

ماہ پاکستا نہیں ہے لطف کس فرمانکو
ہر کہکشاں اوس ماہ رو کو ہے مہ نو کی رکابی

شب ہوا غوں پر نثار اوسکے ہے ارمان بالائے سر

گالیاں نیاکسی کا جو ہر ذاتی نہیں
دل لگی ہے جو ستی ہے برہ جا تو وہ بھائی نہیں

آپ کی طبع امین ہے گہر آتی نہیں
ہر گڑی کی زبانی کہ جو مس آتی تھی زر

ارمغاں جب سے نہ آپ ای مہربان بالائے سر

پاکی سودائی و اسیر گیسوان یار کا
مشق نیت کرکے تصور طرہ طرار کا

دیکھ کر پابند قیدی کاکل خمدار کا
محکوم مجنوں ہا نکر لیلے زلف یار کا

طائر دل نے آکے کی باندھا آشیان بالائے سر

پاس سے اپنے کہیں ہم یہ سکو جانے نہیں
مثل نادر بوسہ لوں آکا ہو نہ جانے نہیں

رنج تو نزدیک بھی آنے نہ دوں جز جان کے
ای سلیمان تا نہ آئی تو قیامت تک سکے

شاہ مردان کی ہیں خاک آستان بالائے سر

ساحد سید محمد ساحد علیخان خلف نواب سعید الدولہ
شریف الملک سید علی محمد خان بہادر شاگرد مولوی شمس

عمر بھر عشق بتان میں رہے شہر کی صورت
چاک سینہ میں رہا آہ سحر کی صورت

صاف آتی ہی نظر اپنے مقدر کی صورت
یاد آتی ہے جو اوس زلف کمر کی صورت

دل بھی ہمیلو میں بھر گیا ہے جگر کی صورت

سینہ کو لی میں بسر کرتی ہیں دن ہجر کے ہم
آہ وزاری نہیں ہوتی ہے کسی طرح کم

شغل نالہ و فریاد ہی ٹھہرا ہر دم +
بیقراری سے ہمارے ہوا ہی عالم

اشک بھی چشم تلک میں نہیں ٹھہر کی صورت

تا جا نکنی میں دفعات کو کیوں امید اں
تا جا نبچ میں ناکامی کی رہیں امید اں

تا جا نکاہوں سے منہ نبچ میں ہوئیں نا میل
کنج مرقد میں گئیں چین سے سوئیں بد لی

بعد مرنے کے نظر آئی ہی اگر کی صورت

تا ب و تا ہی نہیں ہے وہ ستمگر میرے
جان بسر ور ہو پہ عشق میں کیونکر میرے

طبع بس تشنہ ہے نا شاد و نا کام میرے
از رو بخشی ہے یہ خالق اکبر میرے

جملہ کہلا دی مجھی اوس جل تر کی صورت

تم کو اب دور ہو نگا میں جو ہوئی ہو سو ہو
اجی بس جاؤ بہت مجھے لگاؤ نہ کرو

غیر سے اپنی درازی زبان کو دو تھہرا
محفل غیر میں دین کا یاں لاکھوں مجھیو

سمجھو تو کہنے بجا لی ہی یہ شہر کی صورت

محفل خاص سے ناکام چلا جاتا ہوں
شمع کیطرح سر راہ میں جلا جاتا ہوں

حیف ہی وصل سے محروم رہا جاتا ہوں
رات کتنی نہیں نے موت سوا جاتا ہوں

نظر آتی نہیں قربت میں سحر کی صورت

ناورزار کی مانند نہیں ہوں عابد
مجھے سر ذنہیں ہوتے ہیں امور زاہد

جیسے کرتا ہوں عبادت میں خدا ہی شاہد
سجدہ کرتا ہوں درست یہ ہمیشہ ساجد

یہ عبادت کے ہی مجھ خستہ جگر کی صورت

## سحر منشی عبد المجید خلف شیخ غلام نبی ساکن وطن کاکوری

جیب میں آپکی بس آپ کے سودا ہے ۔۔۔ جاری آگی کو نہ اب رسم مدارا ہے
ترک قطعاً جو محبت ہو تو اک بات رہے ۔۔۔ نام کو بھی نہ الفت نہ ملاقات رہے
دنکو بھی آپ ہیں رہتے جہان رات رہے

ہوں عدو پر بھی نہ وہ ظلم ہیں مجھ پر جو جو ۔۔۔ ہر ف تیر بلا اوسنے بنایا مجھکو
کیا کہوں آہ میں کچھ اپنا نہیں سکتا یارو ۔۔۔ پئے وصل میں گر دونکی عداوت نہ ہو
صبح ہوتی ہے مرے گھر میں پھر رات رہی

آتش غم سی مری جان بھی جل جائیگی ۔۔۔ آفت آنی ہی جو ہے پر نہ وہ ٹل جائیگی
ہوئیگا حال پر اسکا مبدل جائیگی ۔۔۔ تا سحر ہجر کی شب روح نکل جائیگی
کاروان کوچ کریگا مرا کہہ رات رہی

دور ہی خانہ دولت تو نہیں ہی ایسا ۔۔۔ جلدی کرتی ہو بہت آئی تمہیں فا یہ کیا
دست بستہ ہی مری عرض اسی مانو بخدا ۔۔۔ رات کے رات رہو جاؤ سویرے جانا
دو گھڑی دن نہ چڑھی چار گھڑی رات رہے

دین کی اور نہ دنیا کی رہی کچھ بھی خبر ۔۔۔ آپ کو شرم خلایق ہی نہ اللہ سے ڈر
کچھ تو فرمائی تا حال ہو حالی مجھپر ۔۔۔ وہیان کس بت کا رہا حضرت دل میں گھر
کون بت خانہ میں یا کعبہ جا جات رہے

گو کہ کچھ شک نہیں اسمیں کہ ہو تم پر مائل ۔۔۔ ہاتھ سی پر نہیں غیرت دی دیا تمہیں دل
خدا انبن درشتی کی نہیں ہی قابل ۔۔۔ یہ کہو سخت زبانی سے بھلا کیا حاصل
کچھ مری منہ سی نکلجای تو کیا بات رہے

مرتبہ بڑھ گئی ہر ایک سی بڑی رفعت ہو ۔۔۔ آبرو سب سے سوا ہو بہت حرمت ہو

مثل ناور کی نہ بسطح فرون فتہ ہو | بزم عشاق مین کیونکر نہ سواغرت ہو
سحر آنکھون مین حسینون کی جو دن اسے ہے

## ساقی سید محمد محسن لکھنوی

گریان رہا مین صورت شبنم تمام شب | نالان رہا مدام پر غم تمام شب
والد نیند آئی مجھے کم تمام شب | آنکھون مین انتظار سی تہا دم تمام شب
یسمین پر ہا کئے مرے ہمدم تمام شب

تسکر مذاکہ عشق مین انجام کیا ہوا | بگڑا ہوا ہر یک مرا کام جگیا
سامان وصل کا جو شر شادم نگیا | مہتاب آفتاب لب بام نگیا
اوس ماہ سی جو مین رہا ہم تمام شب

تہی نی زلست وسکی جدائی مین کیا مجال | تا ریکی فراق مین تہی لاکہہ جمال
کیا کیا کہون مین کثرت نور شب وصال | گذرا جو دلمین جلوہ دیدار کا خیال
دیکہا کیا مین نور کا عالم تمام شب

دنیا سی کام تہا نہ غرض حب جاہ سے | نی تہی غرض گدا سی نہ کچہہ با دشاہ سی
تہا شغل ہجر مین یہی فریاد و آہ سی | انہی نظر مین فرق تہا زلف سیاہ سے
دونون جہان تہے ہر یہم و درہم تمام شب

لا حق رہا فراق مین درد دل و جگر | اختر شمار یون مین کٹی رات بیشتر
لب پر تہی سنام ہی سی مری آہ پر شرر | اوس شب سک آفتاب کی فرقت مین الحذر
رو تا رہا مین صورت شبنم تمام شب

گاہی نہ تہی ہماری گلہ کرنی پر نظر | آیا کبہی نہ حرف شکایت زبان پر
دلمین جو صابری کی تہی تاثیر بیشتر | الی عتنائی بت مغرور دیکہہ کر

شکر خدا کہ کیا یہ تمام شب
سامان میں سفر کے رہے ہم تمام شب

فرقت میں آہ جو رہے جنجال کچھ نہ پوچھ
کس طرح کٹ گئی یہ مہ و سال کچھ نہ پوچھ

نادر کس طرح عسرت اشغال کچھ نہ پوچھ
ساقی شب فراق کا احوال کچھ نہ پوچھ

## شاگرد علی اکبر خان ولد مرزا باقر علی شاگرد میر علی اوسط رشک باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان

پہلا ہوا ہی خلق میں ہر جا پہ نام زلف
ہر اک ہی زیر ہی یہ زبردست لام زلف

نبدہ کو پر حضور نہ سمجھیں خدا مرا
موسی سی جا کی کہیئے طول کلام زلف

ہو جا ہی آج وادی ایمن میں شام زلف

وامق کی تہا گلی میں یہ پہنچا پڑا ہوا
قیس خرین بہی یہاں سے تہا قید ہی بلا

اندیر پرہ کی اور یہ لیجان جان ہوا
فرہاد کو بہی عشق تے زلف کا ہوا

ہی پی سکون یہ خیمہ کیا ہی شام زلف

صیاد اوسکو کیلئے آتا ہی اہتمام
منظور اب تسکار ہی رہتا ہی صبح شام

پہانسی کسیکو مارہی کسیکو بہی ہی کام
دن رات فکر میں رہتی ہی یہ مدام

راحت سے آرمیدہ نہیں ہی چشم دام زلف

شہر ہے بہرا تو حسن بت نو بہار کی
چرچے ہین خوبیونکی لبون پہ ہزار کی

جو دیکہتی ہے کہتی ہین یہ دیکہا رکے
رہتی ہین زلفین روی کتابی یہ یار کے

مصحف کی سرخیون مین ہوا ہی عام زلف

کہتا ہون بات سچ کی نہ ہی مدعی مجہ
نادر کے مثل شاعر جادو بیان مین کم

مجکو ابھی کمال یہ پہونچا نہین بجسم | سنکر مری غزل کو یہ کہتا ہی وہ صنم
ساحل بہت بڑا ہو نہ طول کلام زلف

## ۲۵ سلیس سید محب علی متوطن کانپور شاگرد میان مونس مشہدی

اقرار سی خطا کی کب انکار ہو گیا | دیجی جو کچھہ سزا مین سزاوار ہو گیا
البتہ جرم یہ سر دربار ہو گیا | بی اذن بوسہ لیکی گنہگار ہو گیا
اتبو قصور وار مین سرکار ہو گیا

کسطرح جان زار کو ہو راحت و سرور | کہتے مین کیون نہو دل ناشاد و صبور
کچھہ حلف و عدہ آپ ہی ہرگز نہین ضرور | اوس بات سی کہین نہ مگر جا مین پر حضور
جو کچھہ ہماری آپکے اقرار ہو گیا

گہایل مین ہو کے منتظر مرگ ہی رہا | کچھہ بہرنی کا جراحتون کی نہیان ہے نہ دوا
یہ قدرت خدا سی یہ پیدا سبب ہوا | جو ٹل بہا رخط نی کیا زخم دل ہرا
سبزہ ہمارا مرہم زنگار ہو گیا

دیتا ہی خبکو حسن کی دولت بہت خدا | انعام عاشقونکو بہت کرتی ہین عطا
پر مجکو ہی عجب سبب اسکا نہ کچھہ کہلا | اک بوسہ دیکی منہ کی بنانی کی وجہ کیا
ہان ہان حضور ہان مین گنہگار ہو گیا

نادر کیطرح خوب کہی مرحبا غزل | کیا اچھی طرح مین ہوئی ہی واہ واہ غزل
سن سن کی کہہ رہا ہی ہر اک آشنا غزل | واللہ ای سلیس ترے منہ سی کیا غزل
ایجا مشاعرہ بہی دیوان دوبار ہو گیا

## ۲۶ سلیس سید محمد علی ولد راجہ باقر علی مدرس مدرسہ کاری متوطن گرمیان صفیر

سنبل اوس گیسوی پر پیچ سی لہکا ہی تیز
سرو بھی قامت طناز سی شرماتی ہین

گل ہی کیا باغ مین خسار سی مرجھاتی ہیز
غنچہ سر اپنا جھکا لیتی ہین شرماتی ہین

مسکراتی ہوئی گلشن مین وہ جو آتی ہین

طاق طاقت ہوئی قوت نہین جانی باقی
آبرو تو گئی ہی اشک فشانی باقے

تہ ہی یہ ای یوسف ثانی باقے
مٹتی ہستی تو رہی کوئی نشانی باقی

گل اسی واسطے چہلون مین تری کہاتے ہین

چارہ کیا اونجیر صبر و شکیبائی ہے
اونسی کیا چشم کرم ایدل شیدائی ہے

آنکھ دم آنکھ نہین ہی تو یہی رسوائی ہے
فوج کی بعد یہ تعزیر سزا آئی ہے

سر مرا کاٹ کے وہ پاون سی ٹہکراتی ہین

عشقبازی مین افسوس ہوئی عمر تمام
سیکڑون اہل شریعت کی اوٹہای الزام

اور تو فائدون سی رہ گئی آخر نا کام
یا خدا عشق مین کہی نہ بنای اسلام

کعبہ دلمین خیالات بتان آتی ہین

گل ہین پر مژدہ حضور اوسکی بلا بہیجدے
خوبیان یوسف کنعان کی ہیچ ہو گئین ہے

مثل ماہ نظر آئی نہین ویسی کوئی شی
ای مسیحا اوس حسین حسن کا وہ نقشہ ہی

دیکہکر طائر تصویر پہڑک جاتی ہین

## پسجاد میر علی سجاد خلف میر صفدر علی باشندہ موضع کھرا پرگنہ مہ ضلع الہ آباد شاگرد شیک

کیونکر نہون پر غبار آنکہین
کسطرحسی ہون نہ زار آنکہین

ہین ابر کی یادگار آنکہین
اوس سے نہین جب سی چار آنکہین

کس وجہ ہین اشکبار آنکھین

جی آتش غم سی جل رہا ہی — اشک آنکھون سے آہ او بل رہی
نظارہ سی دل بہل رہا ہے — اون آنکھون پہ دم نکل رہا ہی

مج پر نہ نکال یار آنکھین

جو آگی تھی اب نہین وہ صورت — اب پیار کی آنکھہ ہی نہ الفت
اللہ بڑے ہوئے مروت — دو دن مین یہ گہٹ گئی محبت

کرتے تھے نہین مجسے چار آنکھین

روتا ہون جو مین بیاد گلشن — ہنستا ہے ہر اک عدو ی بدظن
کیا حال کہون مین شوخ پرفن — گلرنگ ہین آستین و دامن

دکہلاتے ہین کیا بہار آنکھین

دل رنج مین ہی مثال نادر — رونے سے نہین کبہی مین قاصر
یہ حال ہر ایک پر ہے ظاہر — رو مین یہ لہو ثمرہ کے خاطر

سجاد کی ہین فگار آنکھین

## سروش امداد علیخان ابن منوخان باشندہ فرح آباد

آگی آئی نہ کبہی حور شمایل ہوکر — رخکو پردہ ہی مین رکہا مہ کامل ہوکر
شرم سی آنکھین نہ کین چار مقابل ہوکر — بوسہ لب ندیا آپ نے خوشدل ہوکر

رہ گیا منہ لئے اپنا سا مین سایل ہوکر

بخشے ہین حسن کو اللہ نے کیا کیا نہ شرف — خوبرو جا ہین تو موتی ابہی بن جاہی خذف
میری اس دعوی مین واللہ کہی حق ہے طرف — حارض ماہ سی چینی کا نہین داغ کلف

وہ اگر آئی تری سامنے کامل ہوکر

ہی حقیقت مین بہت خوب نہایت مرغوب
صاف ہے پاک ہی ہر گز نہین ہی معیوب
یہ وہی چیز کہ ہر ایک کی جو ہی مطلوب
نقد دل کی مری کرتی ہین تمنا محبوب
دوڑتی ہین کف رنگین کف سائل ہو کر

نوجوانی کی ہین دن ہین یہی ایام شباب
می جو ملتی نہین پینی کو تو ہی حال خراب
عرض کرتا ہون مین یہ بات حضور احباب
دور پہلو سی نہین چاہئے مینای شراب
شیشہ بادہ رہی آبلہ دل ہو کر

فرقت یار مین اب خون جگر کرتی ہین نوش
شکل ناسور نہین ہر جگہ کانی کی پہ ہوش
دلمین باقی رہی عشق کی چوٹ خروش
روی رنگین کا تصور ہی مگر دلمین مرسم
دل خون گشتہ ہوا اشک کے شامل ہو کر

## سخی سید پیر ورش علی بن سید پیر علی متوطن کرانہ آباد

باغمین کر کی دل کی لینگے
جبر سے کہہ با ختہ لینگے
یہہ غلط ہی کبھی کہی لینگے
آج وہ ہلو نکا جی لینگے
پہلو سے ہاتھہ مین کلی لینگے

پاس باقی ہین ہی تی کوے
دل تو مدت سی نذر تہا اونکے
نقد جان ہی تو دی چکی ہین اسے
اب جگر رہ گیا ہی یہ بہی سہے
اور کیا وہ لیکا جی لینگے

جو کہ گذرا بیان کیا ہوگا
لب پر اپنی خدا خدا ہوگا
دل گلہ سے نہ آشنا ہوگا
آرزو شکوہ نہ ہجر کا ہوگا
وصل مین چشم زبان سے لینگے

اب تو دن ہین شباب کے دیکھو
ایسی نادان نہین ہو سوچ تو لو

ہاتھہ ضد سی اوٹھاو مٹہ نکرو | دل کہلوتا نہین جو کہتی ہو ہم
ہم یہی لینگے ہم یہی لین گے

پیروی کرتے ہین جو نادر کے | نہین آتا خیال مین کوئے
دل مین ٹہانی ہی ابتدا سی یہہ | حشر مین ہم پے ائجات سخے
دامن مرتضے علے لین گے

## سید خواجہ سیف الدین خواجہ احمد اللہ شاگرد صفیر متوطن فرخ آباد

تہر دامان کی رکہتی ہین نی چاک گریبانکی | ہی عادت عشق مین آہ و بکا و شور و فغانکی
ہمیشہ سی ہے آگی اونکی صورت یاس حرمانکی | نہ پوچہو زاہد و کہہ عاشقونکی دین و ایمانکی
کبہی ہندو مین ہندو کی مسلمان مین مسلمانکی

ہوا پابند رہی مین لاحاصل مزا ایسا | نہ بہاتا ہی مجہی صحرا نہ گلگشت چمن اصلا
کس [illegible] جانتا ہی دورنا کیسا | اسیر زلف ہون صحرا نورد ی کر نہین سکتا
نباشش قدم پہری جو ہو الارہ زدانکی

خجل ہو شبنم کاشن سحاب سرخ شرمائی | سمندر دیکہکر طغیانیونکو سخت گہبرائی
مٹے سرسے زمانہ مین دلاطو فانج آئی | ابہی کیشتی گردون گردان غرق ہو جاے
دکہاونمین اگر فرقت مین قت چشم گریان کی

نہین ترجیح کچہہ حوران جنت کو کہاری سی | خجل ہی آفتاب آسمان زرین عماریسی
نسیم صبح کو رتبہ نہین ہرگز سواری سی | ہوا دار آپکا کچہہ کم نہین باد بہاریسی
پریرو اوس پہ پہیتی کہتی ہین تخت سلیمانکی

تصور یہی کا بیشتر دلمین اوترتا ہے | کہے کیا اس پریشانی سی اپنا دن گذرتا ہے
ہمیشہ مثل نادر زیست کے ایام تہرتا ہی | کری کیا وصف گیسو سیف اوس فتنہ سی ڈرتا ہے

کہینگے لوگ سودا ہی سی فکر پریشانی کی

## مثنوی مصنفہ مرزا رجب علی لکھنوی مصنف فسانہ عجائب و سرور سلطانی

## و شکوفہ محبت و گلزار سرور و غیرہ و مرزا اسد اللہ خان غالب و مرزا محمد رفیع سودا و میر تقی میر و مرزا سودا و میر حسن و میر ضاحک و انشا و جرأت و مصحفی و نواب مرزا شوق و نواب رشید خان انصاری و میر انیس و مرزا دبیر و مرزا فصیح و مرزا خلیق و میر ضمیر و میر خلیق و میر مہدی مجروح و نواب مرزا داغ و نواب امیر مینائی و منشی امیر احمد علوی و منشی سجاد حسین و منشی نثار حسین و منشی محمد حسین جلیل و منشی امداد علی بحر و منشی محمد علی رشک و منشی محمد علی تسلیم و منشی محمد علی رند و منشی محمد علی ربط و منشی محمد علی ربا و منشی محمد علی ربا و منشی محمد علی ربا

مجکو بجات رنج سی تہی کم تمام شب
تہا بند غم مین یہ دل پر غم تمام شب

کیا کیا رہا مزاج نہ برہم تمام شب
بہولی نہ یاد گیسوی پر خم تمام شب

او جہا کیا خیال مرا دم تمام شب

تہی شام ہی سی وین گریان گہر فشان
تہا نالہ لب پر آہ شرربار ربر زبان

گہہ نوحہ و بکا تو گہی شیون و فغان
کیا کیا تڑپ تڑپ کے ہوئی صبح غم عیان

درد و فراق کچہہ نہ ہوا کم تمام شب

جام شراب پیو مجکو بہی پلاؤ
بولو نہو حجاب سے لب تہہ اب وہا ؤ

سینہ سے میری سینہ کو اپنی ذرا ملاؤ
ملتی ہین دونو وقت ابہی ٹہہرو گہر بجاؤ

تم مین لگا رہیگا مرا دم تمام شب

گذری کبہی نہ عیش سی تیرے شب وصال
عین وصال مین ہی رہا جانکو ملال

کیا کہیے ماری ڈر کی جو تہا آہ غیر حال
دل مین جو مار گیسوی پیچان کا تہا خیال

ڈر ڈر کی چونک چونک دہی ہم تمام شب

الفت مین اوسکی آہ مین ہر کام سی گیا
آغاز سی گیا کبہی انجام سے گیا

عیش و سرور و راحت و آرام سی گیا
وہ مہر گہر جو اپنے سر شام سے گیا

دلکا رہا عجیب ہے عالم تمام شب

شرح دراز ی شب غم ہوئی تا کجا
الف سہیہ کی طرح نہین اوسکی انتہا

قابل نہین بیانکی ہرگز و مطلقا
ایذای ہجر یار کرون کیا بیان بہلا

بے تاب بی قرار رہی ہم تمام شب

نادر کی طرح رنج رہا اپنی دلسی دور
آئی ملال و غم نہ کسی وز بہی حضور

اندوہ ری مسرت دلکا مرے وفور
اوس رشک ماہ سی جو رہا وصل ای سرور

آیا نہ اپنی پاس کوئی غم تمام شب

مرر لالہ نیک رام نائب سررشتہ داری بندوبست ضلع فرخ آباد
خلف حکیم سی کشن لال متوطن بھوگاؤں مقیم فتحگڑھ یکی از ستاجا دو مع ۱۱ اوراق

زہد ونکو نمیکسب ہی حلال وحرام کی
دہشت خواص کی ہی نہین نی عوام کی
عادت کرینگی ترک نہ شرب مدام کی
آمد تو کچھہ قریب نہین ہی صیام کی
ساقی ہو بھی کرم مئی لعل فام کی

چالاکی مین غزال کو رتبہ نہ کچھہ رہا
زفتار کی ہو یہ وہی کبک دری سی کیا
حیران ہو نہین سکتی ہین ان آہ کیا ہوا
ہر گام پر جو بھالش لیا مرغ دل مرا
کیا چال چال ہی بت خشر خرام کی

اپنا سمجھہ کی عاشق وشیدای آپ نے
سنیے قریب مشکل مدعا ہی آپ نے
فرصت غرور حسن ہی کب پائی آپ نے
مطلب کی بہ ہی ایک نہ فرمائی آپ نے
باتین شب وصال گئین سب اسی کام کی

پروا نہین ہی خوف نہین کچھہ خطر نہین
یار و لحاظ خلق بھی مد نظر نہین
صیاد کی طرف سی ذرا دل مین ڈر نہین
کسکا ہی انتظار اسی کچھہ خبر نہین
واہی ازل سی آنکھہ جو تا حال دام کے

یہ بات مے قریب خرد نہین ہے دور
تسلیم وہ بھی کرتی ہین جنکو کہ ہی شعور
نادر کی طرح جانتی ہین ہم بھی بالضرور
ہوگا نہ روز حشر مین وہ طول ای سرور
جیسے درازی ہی شب فرقت مین شام کی

## سعید مرزا سردار حسین ابن مرزا علی اصغر مرحوم

ہوئی ہی ایک مدت عشق بتاں مین داخل ہون
حقیقت مین مجاز بھی عشق کا گویا کہ کامل ہون

اگرچہ آدمی ہون پر دشتونکی مقابل ہون
عجب کیا ہی اگر مین بھی اسیر چاہ بابل ہون

کسی زہرہ شمایل کی ذقن پر دلسی مایل ہون

دل غمدین و ناکام جو خو تجلی ہے
تو جل جانیکے بعد اسکو دشت بھی برا ہے

کہون کیا سوز باطن سے عجب حال مجھ کا ہے
شرارہ برق کا ہر اک نفس سے میرے پیدا ہے

کسی خورشید رو کی تعلۂ عارض پہ مایل ہون

جدائی مین نہین اک سال ہی کمتر ہی کوئی شب
جو آہ و نالہ ہمدم ہی تو رہتی ہی فغان بر لب

فراق و ہجر کی صدمے اوٹھا کر حال ہے یہ سب
نہ یار آتا ہی پہلو مین نہ آتی ہی اجل یارب

نہین مٹتا کسی صورت مین کیسا نقش باطل ہون

نہ خود سر کوئی ہوگا نہ ہرگز خود پسند ایسا
نہین پہچانتا ہی آہ کچھ نفع و ضرر اپنا

ہوا جب خوب عالم مین تباہ و خستہ و رسوا
کہا مینے کیا کیون عشق عارض صاف قابل ہون

انھا کی مینے نادم ہون جلد بدی کی قابل ہون

خطا و جرم و عصیان ہی مین سارے عمر کی گذری
گنہگار و مین کمتر ہوگا محبا کوئی عاصی

مثال نادر دلریش اغیار ہش ہی دلکی
سعید خستہ کو ہا تہ آی باغ خلد جنتی

الہی کر بلا جاکر رواق شہ مین داخل ہون

## سعید لا کنور بہادر خلف منشی گنگا پرشاد منوطن فرخ آباد

ہین تری ظلم و ستم جور و جفا یاد مجھے
اک دن بھی نہ کیا وصل سے دلشاد مجھے

تو نے کیا کیا نہ کیا صورد بیداد مجھے
اسقدر بھی نہ جلا ای ستم ایجاد مجھے

کہ جلا دی ہمہ من شعلۂ فریاد مجھے

عشق نے طرفہ محبت مجھی دکھلائی ہی
کوئی مونس نہین ملتا شب تنہائی ہی

تنگ حال دل غمدیدہ و شیدائی ہے
مرض ہجر مین کس موت مری آئی ہی

ہجوم تمنا کیون نہین در دول نا شاد مجھے

پھرون صحرا و نہین قسمت مین یہی ہی لکھا
شغل مدت سے ہی لبن بادیہ گردی میرا

ایک جا شہرون یہ امکان نہین ہی حاصل
جوش وحشت کہین زندان مین نہ رہی دیگا

بڑہ گیا ہی کہ نہایی کوئی حد دسجھے

نکلا جاری ہی [illegible] کیسا
جانسے تنگ ہون مین محو تمنا کیسا

ورد و ظلم کیا ہی تجھی کیسا کیسا
قیس بسمل کا دم ذبح تماشا کیسا

تہا مر لیتا ہے ترک کر کوی ہلا دسجھے مر

اک سالموت کی رہتی ہی ہمیشہ تاکید
جان شیرین جو نکلی تو اب کیا ہی بعید

زندگی کی کوئی فرصت مین نہین ہی امید
یاس را فسوس وہ گلزر نہین آتا ہی سعید

خار آتا ہی نظر گلشن ایجاد مجھے

## سید شاہ مین جان خلف الرشید سید
## شاہ علی جعفر رئیس آباد طالب العلم صاحب دیوان

برا ہی حال فرقت مین ہمارا
تری دوری نی ای سفاک مارا

جفا و ظلم کیہہ کم کر خدارا
گذار این شیوہ جور و جفا را

بلبن یکدم مین مہر و وفا را مجھ

ہین حال زار پر کیا کیا تشدد
نہ ہی امید کوئی سے ترصد

پی دریافت سے ہے مجکو تردد | دل عشاق پامال الم ہے
کہ کردم شستہ گیسوے دوتا را

ہے سودا باد یہ گردی کی ہی دھن | ہین سر تا پا بدن پر رسم ناخن
سخن یہ ہی سزاوار تحقین | گرفتار غم برمن نظر کن
خدارا ای جفاگستر مدارا

کہون تا حیف ہین غم کی کہانی | نہ بنتے سی کہین ہو سر گرانے
اسی ہیچ جان سے ای یار جانے | نہم سرمست عشق نوجوانے
چہ دانم حکم پیر پارسارا

جو ہوئے سخت وہ کیونکر بنے موم | نہ پتھر کے کبھی ہولون بنے موم
کوئی نادر کی صورت کیا کہی موم | نخواہد گشت ای سیمیں بہے موم
دل خوبان نمی سنگ خارا

## سید بابا در علی خلف سید مرد انعلی متوطن چہیرا موضع فرح آباد

کن آنکھون کی الفت ہین بیمار ہین ہم | کس آزار ہین خستہ وزار ہین ہم
کس الفت ہین یارب گرفتار ہین ہم | کس آئینہ رو کی طلبگار ہین ہم
کہ حیرت سے چیون نقش دیوار ہین ہم

اسی بات کی بس طبیعت ہے مائل | اسی امر کی تجھے رہتی ہین سائل
تمنا یہی ہی یہی خواہش دل | سبکدوش کر ہمکو ای تیغ قاتل
بہت بار سر سے گرانبار ہین ہم

نہین زیست کے اپنی ہی کوئی صورت | نہین ہی غم رنج سی دلکو فرصت
ہین اک عمر سے آہ پامال زحمت | ذرا اک برس ہمپہ ای ابر رحمت

سیہ کار ہین ہم گنہگار ہین ہم

تمھین باتی ہین رسیت مین اب مزا کیہہ
نہین ہے شفا کی تنی اسر کیہہ
دکہای ہمین دیتہین آزار کیا کیہہ
کری کیا اثر خاک ہمکو دوا کیہہ

تری چشم فتان کے بیمار ہین ہم

ہمیشہ غم و رنج کے ہی جو آماد
الم جانکو مثل نادر ہی بیداد
نظر حال تباہی اپنا بہت بد
کیا ہمکو خاک ایسا ارذل نی سید

کہ ذرات بت کی پرستار ہین ہم

## سہیل ارتضی علیخان ابن مولوی احمد علیخان مؤلف تزک آبادی

ہی زور و نیرنگ روز و مین دیوانہ پن اپنا
ہی حد سی زیادہ غصہ و رنج و محن اپنا
ہی صورت ناقوس دل نعرہ زن اپنا
دشمن نظر آتا ہی ہر اک پیرہن اپنا

کیا راہ سے ہو راحت بی ذہن اپنا

کیا عرض کرین آہ کہ کیا مانگتی ہین ہم
با عجز و صد صدق و صفا مانگتی ہین ہم
ہر وقت یہی حسب و سما مانگتی ہین ہم
اللہ سی ہر دم یہ دعا مانگتی ہین ہم

ملجای وہ بت دور ہو رنج و محن اپنا

صدقی دل و جان و نکی محبت کی کرونگا
جو دلمین تمنا ہی بیان آکر کرون کیا
اتنا ہی شاہد کہ یہی عہد ہی میرا
ہولون سے مذبوح نگا نغمہ بلبل شیدا

جسروز ملیگا وہ بت گلبدن اپنا

ہر طرحسی ہر وقت ہے درکار محبت
اپنا دل شیدا ہی سزاوار محبت
کیا گرم تعشق مین ہے بازار محبت
کیا کہئے اوس شوخ سے اظہار محبت

باور نہین آتا ہے اوسے یہ سخن اپنا

فا در ہی زیادہ ہی ہمین عشق مین معراج
عشاق مین سب جانتی ہین افسر و سر تاج
اظہار کو اس امر کی ہر طبع ہی محتاج
کسواسطے آرزد طبیعت ہی ہیل آج
کیا حال ہی کہہ تو کہو رنج و محن اپنا

## سہیل مرزا محمد عباس

دہیان ہر وقت رہا دل نی مرے یہی بہت
خال کی یاد نی تاری نی چمکائی بہت
اونکی جلوی ہمین ہر چند کہ خوش آئی بہت
ظلمت گوشۂ مدفن سی جو گہبرائی بہت
شعر و خانۂ تاریک مین یاد آئی بہت

جو گیا وقت ہو ہر گز وہ نہین ہاتھہ آتا
کام غصہ مین جو بگڑی وہ نہین ہے بنتا
حیف و افسوس غضب ہے ستم و اویلا
ہاتھہ ملنی لگی یاد آئی جو عاشقی و فا
بیگنہ قتل مجھے کر کی وہ پچھتائی بہت

جو رہوی کہ کہ شہر ہو کہ ملک ہو کہ پری
دیکھہ کر سحر و ہر کتاہی ہر اک اتبوجی
شکل پر نور ہی ایسی کہ ندیکھی نہ سنی
تم مین جو بات ہی پیاری نہ کسی مین پائی
یون تو معشوق زمانہ مین نظر آئی بہت

اب نصیحت نکرو ناصحو خاموش رہو
تہا جو ہونا وہ ہوا دیکھی کیا آگی ہو
ہوی نادانی جو مجسی اوسی لبس عفو کرو
قدر جسکو نہوئی حیف دیا دل اوسکو
ہو کی عاشق بت عیار پہ پچھتائی بہت

اوسکو ہوتی ہی حسینونسی فقط الفت یاک
جسمین ربا دی ہو ایسا نہین کہنا تیاک
خوب رویونکی طرف بس انہین دونکی ہی تاک
ویسی بڑہ کر ہین مرے مردم دیدہ بیباک
ہو جو گستاخ زیادہ وہ سزا یاتی بہت

اور بہی حد سی سوا آپکو بکہراتی ہین
حلقہ و ہیچ نی طرحی دکہلاتی ہین

کبھی ہوتی ہین پریشان کبھی بل کہاتی ہین ضدسی عاشق کی یہ ہر بار لیہہ جاتی ہین
کہدو شاطہ سی گیسو کو نہ سلجہای بہت

بیوفا ہوتی ہین آفاقمین یہ نیل کی خیل ہین جہلوان حسینونکی طرف کرتی ہین میل
ماتہہ آیا یہ سخن نادر خستہ کی طفیل ماہ رویونکو دل بیانہ کبہی دینگی نہیل
وصل اکدن نہوا داغ الم کہای بہت

سلطان اجہ طالب علیخان مخلف الرشید خواجہ حسین علیخان بہی صاحب دیوان عظیم آباد

آمادہ پی دیدہی ہر ایک گہڑی آنکہہ دربرپی نظارہ ہی ہیطرح اڑی آنکہہ
تکتی نہین ان جاسی جہان انپی پڑی آنکہہ کس شعلہ آتش سی مری آج لڑی آنکہہ
جو شمع صفت رکہتی ہی شعونکی لڑی آنکہہ

واقف نہین تم حال سی افسوس ہماری ہین یاد ہمین عشقکی جو طور ہین سارے
نادان ہمین جانتی ہو کسلئے پیاری پہچانتی ہین خوب شاہونکو تمہارے
ہی ہمکو بہی ان باتو نمین والد بڑی آنکہہ

واعظ کیطرف کو کبہی بہولی سی نہ آنا کرتی ہین نصیحت تمہین یہ ہمان لوگہنا
دیکہو کہی رکتی ہین یہ ایہا نہین ایہا ای طفل سرشک گی تو ہر بہی کہنا
جہجہلا کی نہ ماری کہین تڑپہ دہیری آنکہہ

ممکن ہے نہین ہے کہ جو بسی کبہی ہرسو ہیچین ہو باقی نرہی کچہہ وسی قابو
یوبہی کوئی ہمسی تو نہین صاف یہ بررو کہنجای ابہی چشم فلک دیکہی جو آنسو
خاطر مین کہان لاتی ہی ساونکی جہڑی آنکہہ

تحریر کری کیا کوئی بی طبع رسا وصف لکہہ ہی نہین سکتا کوئی نادر کی سوا وصف
ہر عضو کی ہین نام خدا اوسکی جدا وصف اوس نرگس مستکی ہین سلطان کہان وصف
تصویرون مین بہی ایسی نہین دیکہی بڑی آنکہہ

# حرف الشین معجمہ

## شہید مولوی غلام امام ابن مولوی غلام محمد متوطن قصبہ امیٹھی شاگرد شاہ غلام مینا صاحب

درد از دل من مثل غباری شدو برخاست — آہ از جگرم گرم شراری شدو برخاست
اشک از مژہ ام شبنم زاری شدو برخاست — خون جگر خستہ شراری شدو برخاست
در دین رسید ببہاری شدو برخاست

شمشاد ہی قد غنچہ دہن ہی تو وہ رخ گل — آنکھین نظر آتی ہین بعینہ قدح مل
دیکھی ہین آفاق مین اسطرحکی کامل — افسانہ زلفش بچمن خواندم سنبل
بر خویش بہ پیچیدہ و ماری شدو برخاست

تہا رنج و تردد سی طبیعت کو سروکار — گہلتا ہی کیسطرح نہ تہا پردہ اسرار
اک روز جو باجان حزین دول افگار — جستم خبر محشر و برخاست یار
جبریل ز داین مژدہ کہ آری شدو برخاست

ہوگا نہ کیسطرحسی دل دینی مین قاصر — کام آئے اگر جان تو او مین ہی ہو حاضر
آگاہ ہی تو حال جو ہی باطن و ظاہر — تا کاوش فرگان تو بگذشت بخاطر
ہر موی تن من سر خاری شدو برخاست

این صورت ناد رجو مری دلکی بہبودی — بگی تری فرقت مین ای یار نہ بہودی
سب دیکھی کہتی ہین ہی دیکھنی والے — وہ دیکھ کہ شد است سراز داغ شہیدے
در باغ ارم بوی بہاری شدو برخاست

# شہید مولوی محمد بخش خلف شیخ خدا بخش خوشنویس مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید حضرت ناسخ مرحوم

حاصل لدور تو نمین مجھی ہی صفائے دل
روشن چراغ سان مین مری راتہای دل

دل آشنا مرا ہی مین ہون آشنائے دل
بیدل وہ ہون کہ یاد نہین کیجہ ہوائے دل

ہر دم نکالتا ہون ہی مین کہ ہای دل

اپنی ہی دلشی ثیں مجھی ذوق شبنمی
کیا بن پڑے کہ ہاتہہ مرا زیر سنگ ہی

وحشت فزون ہی جوش جنونکی اونگ دل
اپنی نظر مین وسعت افلاک تنگ ہی

پہلو سی آرہی ہی یہ ہر دم صدای دل

اللہ اسکی جوشش سودا سی الحذر
دنکو ہی خوف اس سے تو ہی رانکو خطر

کیا دور ہی ہوا سے اگر جانکا ضرر
آجای ہاتہہ وسعت کونین ہی اگر

تو ہی یقین ہے کہ نہ ہرگز سمای دل

مین کیا کرون کہ دل ہی نہین نامرا
کسطرحسی مین تجھسے بہلا ہو سکون جدا

آیجان جان نہ مجھسی کسیطرح ہوسکیگا
تم جادہ میری گہر ہی اکیلی یہ ذکر کیا

ممکن نہین کہ ساتہہ تمہاری نہ جای دل

ناور کیطرح کو کہ ہو سوطرحکی امید
ہر جند درمیان مین ہون وعدہ و وعید

افضل کشود کار کی ہاتہہ آی کو کلید
سچ ہی بغیر ناخن تیغ قضا شہید

ممکن نہین کہ وا ہون کبھی عقدہای دل

# شہیدی کرامت علی خان باشندہ لکھنو

## متخلص بہ رضا دیوان لدعبد الرسول خان عرف صبی شاگرد نصیر مصحفی

دل آزاد مایل سرو کا تھا گچھہ غنچہ بر کا
رہا گردن مین حلقہ فاختہ سان باغبی رہ کا
مین کہہ سکتا نہین ہون حال اپنی جان مضطر کا
ہوا ہون جب سے دیوانہ نہ قدر عنای دلبر کا
جدہر جاتا ہون میری سامنے ہی گامہ محشر کا

گوارا اپنی عاشق سی تجھی سختی ہوئی کیونکر
بنایا اپنی دلکو ظلم سی افسوس کیون پتھر
تغافل پیشہ تر اعشاق کو ہوتا نہین باور
پسیجا ایک تیرا دل نہ ای شیرین کبھی ہیہات
جگر پانی ہوا فرہاد کی نالونسی تیشہ کا

کلام با اثر عشاق کی دلمین اوترتا ہی
جگر کی زخم کو مانند مرہم صاف بہرتا ہی
دل غمگین مرا باتون پر اوسکے کان دہرتا ہی
کبھی عمدا جو سکا کر وہ مجسی بات کرتا ہی
فراوتیا ہی اوسکا ہر سخن قند مکرر کا

خدا اوسکو خضر سا طویل العمر فرمائے
ملا دین اپنی دلکی درگہہ الہدی یارب
نگیون اوس طفل کی صدقی دل غمدیدہ ہوجائے
دعا مین مانگتا ہی وہ کسی عاشق کا خط آئے
نیا شوق اندلون پیدا ہوا اوسکو کبوتر کا

نہین ہے فرق اتنک تجھمین میری ہمامین
رہا کرتی ہی یاد رخ بہی محبوب حفظ قرآن مین
وہی کرتا ہون جایز جو کہ ہی دین مسلمان مین
مین جز تیرے کا قاصد بہیجتا ہون کبھی جانان مین
کہ ہو میری طرف عاید ثواب اس حج اکبر کا

وہان سامان ظلم و جور کی موجود ہین زاید
در و دولت سی اوسکی تو نہوا گاہ اگر شاید
نہین مین جو ہو ٹہہ کہتا مطلقاً اللہ ہی شاہد
در و دیوار پر چہاپی لگی ہین خون کی قاصد

بتا کیا اور تبلاؤن بنجی قاتل کی مین گھر کا

ممات و زندگی مین مین نہ اوسکی یاد کو بھولا
بس مردن یہی اتنا دل مرا مرکز مطمئن انتہا

تصور یار ہی کا تھا مثال نادر شیدا
شہید قصر تربت دیکھہ کر مین خوب سا رویا

مجھے یاد آگیا نقشہ کسی محبوب کے گھر کا

# شورش منشی سید زین العابدین خان صاحب دیوان

# خلف رشید محمد حسین عطا خان مخاطب بہ صمصام خان

# بہادر نوطرز مرصع مقیم لکھنؤ ہمیشہ عمر و نگارا با اقتدار رہی

کیا جو کچھہ مناسب تھا جو کچھہ سمجھا سمجھا
بھلا سمجھا بھلا سمجھا بھلا سمجھا بھلا سمجھا

ہمین تو بدتون گذرین کہ وہ بہ آشنا سمجھا
کسی بت کو وہ کافر اندلون مین دلربا سمجھا

ہماری قدر اب ہوگی کہ اوسنے خدا سمجھا

بہت ہی ہونچی جو ایسی رسی میری جان لا الکو
تو اب ہی ورد لب یہ شعر خواجہ ہر دو سرا الکو

رولایا بیشتر انکی جفا نی چشم گریانکو
خدا الفت بتونکی دی نہ ہندو نی مسلمانکو

برابر جسنے انہین جانا اوسی نی کچھہ بھلا سمجھا

نکی گاہی تو جبہہ مہربان گاہی نہین پایا
گلہ خط کی نہ لکھنی کا کیا تھا وہ نہین بھایا

ہمارا بولنا بھی تو نہ گاہی اونکو خوش آیا
شکایت درد ہجر انکی جو کی اونسی تو فرمایا

بس اب موقوف کیجی گفتگو مین مدعا سمجھا

ضعیف و زار ظاہر مین ہون لیکن رتبہ ہی اعلی
دماغ اب سپہر چارم پر مرا ہو تو نہین بیجا

حقیقت حال کی میری کوئی پہچانتا ہی کیا
مین ہون یہ مہر عشق نا توان اوس شکل عیسی کا

میرا جسکی درد عشق کو اپنی دوا سمجھا

نہ کوئی رایحہ ایسا ہی دنیا مین نو بو کوئی
نہین ہی عطر مین عنبر کی بھی بو ہی لطیف ایسی
نہین سونگھی نہین سونگھی نہین سونگھی نہین سونگھی
عجب جو شبوی روح افزا ہی اور نشہ معنبر

کہ نسبت مشک سی دیکر اوسی مین جو دھا سمجھا

نہین بھیجا تماشا ہی شکل کوئی نیم جانونکے
بباطن پیرہن ظاہر مین صورت ہے جوانونکی
حقیقت چہرہ نہین پوشیدہ مجہسی ناتوانونکی
ہی اکسیر قناعت خاک میری استخوانونکی

ہمارا ہی چشم استغنا کا جسکو طوطیا سمجھا

مثال نادر اوسکو پھر نہ کچھ باقی رہی ہی شے
ذرا دلمین نہ گنجایش ہی استغنا کی تصویر ش
یہ بیت نغز سنکر شاد ہو جاتا ہی جی شورش
نجات اوسکو غم دو دنیا و دین سے ہو گئی شورش

امیر المومنین کو جو کوئی مشکلکشا سمجھا

## شان اکبر حسین خان لکھنوی خلف حسینعلیخان
## ابن تجمل حسین خان شاگرد مولوی محمد بخش شہید

راحم ہماری حال کی تہی کم تمام شب
کرتی رہی فریب سی خورم تمام شب
ہو کی دہر ہر کی باتین نہین ہر دم تمام شب
ٹالا کئی دیا کئی وہ دم دم تمام شب

امید وار وصل رہے ہم تمام شب

لب خشک چشم تر ہی تعشق مین رنگ زرد
ہوتی ہی مثل زخمو مین رہتا ہی دلمین درد
ایذا و ٹہانی مین ہون مین کیا وطاق و فرد
ہر روز ہجر یار مین ہی لب پر آہ سرد

جاری ہی اشک دیدۂ پرنم تمام شب

ہر اک سی راز دل کہون کیا اس سی مدعا
مجھپر جو کچھہ گذرتی ہی آگاہ ہی خدا

واقف نہین ہی اوس سے کوئی اور دوسرا
ناگفتنی ہی حال غم ہجر یار کا

مین کیا کہون جو رہتا ہی عالم تمام شب

غافل رہا وہ غیر سی ہر حال سے
واقف ہوا نہ آہ کبھی میری حال سے

شکوہ رہا یہ محبوب خوشخصال سے
اوسنے کبھی نہ پوچھا کہ تو خوش گیا کہ ملول وصال سے

کہاتی ہین روز ہجر کا ہم غم تمام شب

رہتا ہی آہ و نالہ سی کب مجکو الفراغ
جلتا ہون سوز غم سی مین اس صورت چراغ

ہوتا ہی کب فراق مین دل آہ باغ باغ
وہ غم نصیب ہون کہ الم سے نہین فراغ

رہتا ہی خواب مین بھی محرم تمام شب

ڈھونڈھی تمام خلق مین کوئی اگر بشر
اونسا حسین ایک نہ آئی کبھی نظر

دیکھو تو اونکی فیض قدم کا ذرا اثر
آیا مری قریب جو وہ غیرت قمر

گھر مین رہا رقیب کی ماتم تمام شب

کیا بانکی کیا مزاج معلی مین آگیا
نادر کیطرح سی ہین مروہ نا گیا

ایذا و رنج دیدنی دلکو دکھا گیا
ای شان میری گھر ہی جو وہ سہ لقا گیا

تڑپا کئی پلنگ پہ کیا ہم تمام شب

## شرف سادات حسین خان عرف آغا جو
## لکھنوی خلف سید محمد میر شاگرد حضرت ناسخ

شور موقوف ہی ناقوس کلیسا ٹھہرا
نجد مین بھی جرس ناقہ لیلے ٹھہرا

تسخر کیا اوسکی کرون آہ کہ کیا کیا ٹھہرا
جھٹ پٹا وقت ہے بہتا ہوا دریا ٹھہرا

صبح سے شام ہوئی دل نہ ہمارا ٹھہرا

کوئی تدبیر جو صایب ہو وہ ٹھہراؤنگا
کوئی خدمت جو ملی گی تو بجا لاؤنگا

اب یہ جی مین ہے کہ اکروز مین خود جاؤنگا
داغ دل تربت مجنون پہ چڑہا آؤنگا

فصل گل مین جو ذرا جی مرا سودا ٹھہرا

اوسکو مین کہہ نہین سکتا ہون جو ہی جنگیو خود شیخ
جو سرت ہے کرون شرح مین کیا اوسکی آجی

ہوگی وفنمل الہی سی طبیعت اچھے
دلکو طاقت ہوئی امید ہوئی پیچھے کے

مج مین جان آگئی دم بہر جو سیحا ٹھہرا

نیم جان جیہوڑ کی جانی مین تجھی کیا حاصل
لطف کیا ہی جو رہون روی مین پر سہل

ذبح کی خوف مین کہتا ہی مرا شید دل
دم نکل لی تو جہری رکیو تو الیا قتل ہو

سانس ہے مج مین بجا ہاتھہ نہ اپنا ٹھہرا

خوب صورت نظر آتا نہین کوئی تسا
تم ہو محبوب عالم کی ہی آگاہ خدا

حصہ کیہہ تیرے ستان جہان پر نرہا
نہی انبوہ قیامت سے جو دریافت کیا

کوئی دیوانہ تمہارا کوئی شیدا ٹھہرا

اسکی پروا نہین ہے بگڑی بنی یا کہ مزاج
فخر کی جا ہی علیلان جہانین مجھی آج

ہون دوا کا مین کسی وکر کیونکر محتاج
یار کرتا ہی مری سوی نفس کا علاج

ہون وہ بیمار کہ دم ساز مسیحا ٹھہرا

حال پر میری مری جان ایسی بیتھر
تا دم زیست تو جہہ نہوئی تجکو مگر

اب عنایت کی نگہ ہی نہ ترحم کی نظر
کیا مزا زخم جگر دیکہتی ہو جھک جھک کر

ہو گیا کام یہان ہمکو تماشا ٹھہرا

سب گوارا ہی مجھی ظلم کری تو جو جو
آبزویش نکیرین نہ لیکن مری کہو

ہان مری جوشش سودا کی قسم ہی تجکو
کام آجا مری ای داغ جگر جوش مو

روح بہاگی کی جو تربت مین انہیرا ٹھہرا

مثنل نادر مجھی کچھہ اسکی حقیقت نہ کہلی
اصل جو بات تھی وہ مخفی و مستور رہی

راست جو اہو للہ وہ تبلا دو اجی
ای شرف تمسی نکیرین نی کیا پرسش کی

فیصلہ قصہ دنیا کا بھلا کیا ٹھہرا

## شرف میر امام علی ذاکر امام علیہ السلام
## خلف سید قادر علی متوطن فرخ آباد

نہ وہ اقرار نہ وہ قول نہ پیمان رہے
آیکی پیش نظر اور ہی سامان رہے

کیون نہ آئینہ دل رنج سہی حیران رہے
دربی قتل حضور آپ سے ہر آن رہے

ہم دل و جان سی تصدق رہی قربان رہے

اختیار انکو ہی جو کچھہ کہ تصور وہ ایسے
ہین و مختار طبیعت کی جو چاہین فرمائین

کرین فرمایش اگر کہ احتشا سمجھائین
منہ سی بوسہ تو نہ مانگین گے جبین پا جائین

جان جای تو نہین غم ہے مگر آن رہے

سب سے پر ایک نہین ملتی ہر ارباب وفا
غور سی دیکھو تو یہ وصف ہے عنقا

کچھہ اسی شہر ری جان جہان حصر ہی کیا
ساری عالم مین نہین یادگی ہمسا شیدا

قتل تو کرتی ہو اتنا بھی مگر دہیان رہے

جانکنی جانی کا اصلا نہین موتا ہی ملال
بلکہ سچ تو ہی یہ خاطر کو مسرت ہے کمال

آخری وقت مین دیکھی ہی مگر ایک سوال
قتل تو مجکو کیا لاش کو بھی کر پامال

میری قاتل ترے دلمین کچھہ ارمان ہے

قتل پر نادر مخرونکی رہی تیغ بجف
لطر قصر ہی سی دیکھتی تھی اوسلی طرف
اب ملی تقدر دل وجانکو کیا جبکہ تلف
وصل مین ہوکی ہم آغوش وہ بوتی ہیرف

امتو فرمائی مجھہ اور بھی ارمان رہے

## مثنر مولوی علی بخش خان بہادر صدر الصدور
## خلف مولوی سلطان بخش رئیس بدایون کی

کبھی تباہ کبھی خستہ حال کرتی ہین
کبھی سپہ کو دکھا کر نڈھال کرتے ہین
کبھی سیکو قرین زوال کرتے ہین
غرور سن سے خوبان کمال کرتے ہین

خفیف کرکے مگر گو ہلال کرتے ہین

ہی اونکی حال پر ہر ایک کو دلا حیرت
ملین کسی سی وہ اونکی نہین کبھی عادت
وہ آئین کیا شب وعدہ نہین کوئی صورت
برای ناجھی ہی اونکو وصل سی نفرت

وصال کا بھی مری وہ ملال کرتے ہین

رہائی کی کری تدبیر کوئی گو کہ ہزار
مگر ہی چھٹی کی صورت دلا بہت دشوار
ھی مرغ جان سزین اونکی جالسی ناچار
سنا کی بال کی پہندی وہ پہیلی ہین سنگار

اسیر خلق کو زلفونکی بال کرتے ہین

دم اخیر مری دلکو کچھہ تو کل آئے
تسلی کچھہ تو بہا جان شیفتہ پائے
خدا کیواسطے قاتل کو کوئی سمجھائے
زبان تیغ سے کچھہ تو جواب ملجائے

دہان زخم سے جو ہم سوال کرتے ہین

نظر پڑا نہ سر دست ہاتھہ تو ایسا
نخل صفائی سے جسکی کہ ہو ید بیضا
لکھون مین اوس کف رنگین کی منجی کیا کیا
نبی ہی رنگ حنا سی ورق وہ سونے کا

وہ میری خط کو اگر پای مال کرتے ہین

ہی شاد و شاد ہر اک اور ہی خوشی گھر گھر
سنا ہی آج پی سیر کلی ہین باہر
خدا ہی جانی کہ کیا حال ہو نہین ہی خبر
گلون پہ ہنستی ہین یا مسکرائین غنچون پر

حمین ہین دیکھی سکو نہال کرتی ہین

ہین فرش خاک پر ایوای زیر سر تھپر
فراقمین تن و سر کی نہین ہے انی خبر
مثال ناو رمحزون قرار ہو کیونکر
لبون پہ جان ہے آنکھو نمین دم رگاہی شرر

یہ کیسے آینگا ہم اشتمال کرتے ہین

# شریف مولوی شریف الحسن رئیس شہر فرخ آباد خلف مولوی نظام الدین

پر ایم آتنی ہوی ہین کہ دلفگار ہو نہین
خطا مین حد ہی سوا ہین کہ انشکبار ہو نہین
زیادہ فرط معاصی سے زیر بار ہو نہین
مقیم خلد ہون پر وہ گناہ گار ہون ہین

شگوفہ ریزی طوبی سی شرمسار ہو نہین

جو خال زاہی زم جبا نمین ہے روشن
ہر ایک شے نظر آتی ہی جانکی دشمن
بھم کہی نہین ہوتا نجھی کہین ما من
نہ دست حفظ میسر نہ گوشہ دامن

ہوا کا رزق ہون شمع سر مزار ہون مین

گل مراد سی لبریز ہے مرا دامن
کمال کامری ہر گز نہین کوئی دشمن
تو قدر کیون نہین گرتا ہی انی پر فن
مری سواد مین پنہان ہین معنی روشن

نگاہ غور طلب ہون خط غبار ہون مین

نہ دخل شبہ کچھ اسمین نہ ہی مقام شک
ہمیشہ عشق تبان ہے رہا مرا مسلک

مری سوا نہین بی آس کوئی زیر فلک
دعا قبول ہو یارب کہ موت بھی مجھ تک

نہ آئی پائی کہ تسلیم تیغ یار ہون مین

مثال نادر خوش فکر ہی جو طبع لطیف
تو قدر دان جو ہین کرتی ہین مثنیر تعریف

تو کلام کو آواز اگر نہو تکلیف
مری سخن سی ہی رنگ بقا سخن کو شگفت

اگر گل زمین معانی کا لالہ زار ہون مین

# شیفتہ نواب حاجی محمد مصطفی خان بہادر

## خلف عظیم الدولہ سرفراز الملک نواب مصطفی خان بہادر

## مظفر جنگ دہلوی صاحب تذکرہ گلشن بیخار دیوان شاگرد رشید محمد حسین جان

بیوفا دنیا نہ تہا خوب لگانا دل کا
اب گیا ہاتھ سی دشوار ہی پانا دل کا

ڈہونڈتا ہون نہین لگتا ہی ٹہکانا دل کا
ہائے اس وقت جہان سوز پر آنا دل کا

سمجہے جو کرے ہے ٹہکانہ سلانا دل کا

کیا کرون آہ کہان ڈہونڈہ کی لاؤن اوسکو
وہ جو روٹہا ہو تو کسطرح مناؤن اوسکو

کیونکر احوال دل زار سناؤن اوسکو
کسطرح درد محبت مین جتاؤن اوسکو

زار لڑکو نسی نہین کہتے ہین دانا دل کا

چین ارام سی گذرا نہ کبھی کل یا سے
عمر بھر غور و تامل مین رہا سودا سے

رات دن فکر و تجسس مین نہین نیند آئی
عاقبت چاہ ذقن مین خبر اوسکی پائی

مدتون سی نہین لگتا تہا ٹہکانا دل کا

نیستی وقامت بھلا صفت مین کہوتی کیونکر
شوا حال حزین کی مری ہوتی کیونکر

قصۂ غمکو می سنکے نہ روتی کیونکر | دیکھتی ہمکو تو آرام سی سوتی کیونکر

نہ سنا ہمنی کبھے ہای فسانا دل کا

مثل نادر کی طبیعت نہ کھین ہوا وجھی | بیقراری بھی زیادہ نہ کھین حد سی اچھی
رونی ہی فائن کیا ہی تھین ہی خیر اجی | شیفتہ صبر کرو اسمین بھی کیا بیتابی ہے

جکو کوئی ہو تمھین احوال سنانا دل کا

# شیفتہ سید محمد حسن خان بھادر دہلی کلکٹر ضلع مین بریلی متوطن سند یلہ خلف الرشید سید

کیون گلی پر تھے نہ تھین جانی تجھی ہی فولاد کی | اب تو بیت لب پر آئی قید ہی میعاد کی
گوشۂ گیر ہین خوشی جی خاطر ناشاد کی | ہی کسی شوخ قفس مین گل شبو ہی باد کی

منتین کی مین سر ہی لی صیاد کے

منتظر ہی جان نخرون آہ جلادے کے | آرزو رکھتی ہی گردن خنجر فولاد کے
درد افزای صدا غم مین دل ناشاد کی | تاب گوش گل نہ تھین رکھتا مری فریاد کی

مین کھون کس سی مصیبت خانہ صیاد کی

سخت اب طرح زمین ہے دور تری آسمان | تیرہ و تاریک ہی میری نظر مین سب جہان
اب بھی تھانی ہی دلمین تنگ آی ہی جی جان | پھر چلا جاونگا گر رہنی ندیگا باغبان

راہ مین بھولا نہین ہون خانہ صیاد کی

شوق ہی سر کی کسانی کا مجھی حد سی سوا | خنجر بیداد کا مشتاق رہتا ہی گلا
حال کیہہ کہلاتا نہین ہے سوچتا ہون ای خدا | میری دلمین کسی بر د کا تصور ہی بندہا

جھولتی ہی عرش پر تلوار کس جلاد کی

جبکہ رشک خلد ہی اوس حسن عارض کی بہار
خوبیان باغ جھانکی کیجی اوسپر نثار
کہہ رہی ہین صاف صحن گلستانمین ہزار
نوز افزا بزم عالم تجھی رشک یار

آ سنجھین کہکشانمین نکہون عمامی مادرزاد کے

چشم بد دور اوسکی آنکھون مین جیا کاہی فور
راست قامت صنا بھی انکھونکی کی شمع طور
حسن کا شہسوار ہی چرخ چاریمی سی اور دور
یار کو بھی ہی لب جانبخش پر اپنی غرور

ہی اگر عیسی کو نخوت لطف مادرزاد کی

مثل نادر ہین ہا فایق بوقت امتحان
مطلقا ہوتی نہ تھی اوقات میر ایگان
کیون نہ ہر ساعت کرون شکر خداوند جہان
ابتدا سی ہوگیا مین شیفتہ آتش زبان

گرم تھی تعلیم بھی کتنی مرے اوستاد کی

## شجاعت شیخ بہادر علی ولد شیخ فتحعلی بابشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد حضرت ناسخ رحمہ

کونسی بات پر آج ای دل شیدا ٹھہرا
کیا مسرت ہوی ایسی کہ کلیجا ٹھہرا
لطف اسطرحکی ملنی سی بھلا کیا ٹھہرا
آکی او سدم سر بالین وہ مسیحا ٹھہرا

کوچ جسوقت کہ دنیا سی ہمارا ٹھہرا

نہ خوشی کاہی یہ ہنگام نہی وقت سرور
عیش و آرام کو لازم ہی رہین مجسی دور
غور کر غور ذرا ایدل زار و مہجور
مہ رستاہی تو بجلی کا چمکنا ہی ضرور

کہنیچے آہ شرربار کہ رونا ٹھہرا

شک نہین فتنہ خوابین جگانی ہو تم
غیر کو صاف اشارون سی بلاتی ہو تم
کیسے بیساختہ اب سامنی آتی ہو تم
بام پر بیٹھہ کی آنکھین جو دکہاتی ہو تم

بیستلیون کا سر بازار تماشا ٹھہرا

بیستلیون میں کیونکر خوجان بسمل — اسی تشویش میں رہتا ہوں گرفتار ہی دل
دیکھیے ہوتے ہیں کیا آہ بلائیں نازل — نیزلین طرح کبھی کرتی ہیں بہت اہی قاتل

قبر میں گوتری تستی کا اوتار اٹھہرا

اونکو تھا وعدہ خلافی سی نہ کوئی مطلب — وہ جو تشنیف نہ لائی نہ کرنا کوئی سبب
والی محرومی بخت آہ غضب ہائی غضب — قلق دلسی یہان جان گئی ہجر کی شب

وہ نہ آئی تو چھپہ گھڑیالی جنازہ ٹھہرا

ابر بھی دیکھہ کے اس میں ترکو حیران — لوگ کرتی ہیں ہم نذر ہماسی پر کی گمان
آج جلاک نمک فشانی کی کھون کیا سامان — بیٹھا رونی لب ساحل تو ہوا طوفان

پھر بھی آنکھونکی مقابل میں نہ دریا ٹھہرا

گو کہ ہیں صورت مانا در حرفی پر فنون شعر — گو کہ طاقت ہے بہت طبعی کی خوش مضمون شعر
گو کہ کردی ہیں عشاق کی دل پر خون شعر — بعد ناسخ کی نجاعت نے کئی سو رون شعر

مگر اب حکم سے آزاد کی کہنا ٹھہرا

## شمس مرزا اکبر علی شاگرد خواجہ حیدر علی آتش

سرعت سیر ہوئی محکو قمر کی صورت — رہی آنکھون میں قرین سیر سقر کی صورت
نظر آئی نہ کبھی آہ خضر کی صورت — تیرہ بختی سی نہ دیکھی کبھی گھر کی صورت

خانہ بردوش ہمیشہ ہون سپہر کی صورت

جمع اسباب تعیش کے نہ اصلا ہوتے — اور اسباب سر رشتہ بھی پیدا ہوتے
کچھہ بھی سامان خوشی کی نہ مہیا ہوتے — آتش آب و ہا خاک نہ پیدا ہوتے

خلق ہوتی جو نہ دنیا میں بشر کی صورت

آرزو دید کی رہتی تھی بڑی شدت سے
مانتا تھا دل شیدا نہ کسی صورت سے

محکو حیرانی جو رہتی تھی بہت مدت سی
شوق دیدار مین آئینہ نبا حیرت سی

گر گیا مین در جانان پہ نظر کیصورت

صبر کے ہاتھ سی جاتی نرہی میرے تئین
مجا و خفت سنھو کیونکر جو نہ لی کوئی سلام

کام میرا خواس شرم ہی کسطرح تمام
لاغری سی یہہ سبک ہون کہ کرون آج قیام

چیگیون مین وہ اوڑہی مجھی پر کیصورت

مثل ناد مجھی کہکاہی شب مہ ہی شمس
جی کو اندیشہ ہی ڈہر کاہی شب مہ ہی شمس

اثر عشق یہ کیکاہی شب مہ ہی شمس
داغ دل اور بھی چمکاہی شب مہ ہی شمس

یاد آئی ہی کسی رشک قمر کی صورت

شمسی لا لہ روح پرشاد خلف لالہ پنہال شاگرد منجد وبانی فرحان

دی خلاصی فراق صنم کی وبال نے
فرصت دی کسکو ہی غم ماضی و حال نے

پھیر ہی حلو نخیش و ستمگر دلال نے
پہلے رشک سے دی مجھی کیا کیا وصال نے

محکو کیا نہال بت نونہال نے

تہی سا کنان چرخ کو کیا کیا نہ ادعا
پندار خوبیو نکی تہی ہر ایک کو سوا

پر کیا بیان کیجی انجام جو ہوا
دعوی حسن شمس و قمر کو ازل سے تہا

رد کر دیا مگر تری رنگی جمال نے

طاوس صحن باغ ہوا آہوی حرم
لطف خرام نازنین تہی فزون کم

کبک دری ہی چوتہی ہین آنگر قدم
والہ ہنکران قیامت کو ای صنم

قایل اگر کیا تو تمہاری ہی چال نے

منصف یہ کہتی ہیں وہ کجا اور یہ کجا | دو دو نمیں فرق غور سے دیکھا تو ہی بڑا
پتھر سے دیں مثال یہ مجھی نہو بیگا | ای یار تیری لب سے مقابل ہو لعل کیا

نادم ازل سے کر دیا مہ کی اوگال نے

خورشید دوش ہو کوئی ویا ہو مہ لقا | نادر کبھی خوش نہیں آتا ہی دوسرا
جو حال دل ہی اوس سے خبردار ہی خدا | اوس رشک آفتاب کا شمسی ہوں مبتلا

بخشا ہی نور نور کو حسن کی جمال نے

## شاگرد انواب مرزا عالیجاہ خلف مرزا آغا حیدر بہادر مشتاق پوری شاگرد مرزا اسفر از علی وفا

یوں تو نہ آتی تھی کبھی اوسکی نظر کمر | مخفی نگہہ سی رہتی تھی آٹھوں پہر کمر
کستا ہی اب سناہی وہ نازک کمر کمر | آئے ہماری قتل کو وہ باندھ کر کمر

تو ہم بھی جان دینی کو باندہیں اوسی کمر کمر

وہ بار روی خمیدہ وہ رخسار پر عذار | وہ غنچہ دہن جو کہی غنچہ نکو فگار
ہو قابل نظارہ یکیون سینہ کا اوبھار | اوبلے فحسن و ناز کی جوبن کی ہی بہار

گلبرگ ہی تبسم رنگ گلبرگ تر کمر

یا تو آتی تھی وہ کبھی دمسم کو نظر | یا تو نگہہ سی مخفی ہی رہتی تھی بیشتر
پر سب یہ لوگ کہتے ہیں مشہور ہی خبر | عشاق سر فروش کی بندہتی ہی قتل پر

ربا کریکی دیکھیے لیا شور و شر کمر

یہ قول سب بصرون کا بی خلاف ہی | کچھہ شک کو دخل ہے نہ تو کچھہ اختلاف ہے
بی داغ ہی جو ہی انور ہی صاف ہی | گر داب بحر حسن فذر لگت وہ ناف ہی

موج صفا ہی یا تری نازک کمر کمر

دنیا مین بیتل نادر شیدا و مبتلا
عشاق مین نکوئی ہوا ہی نہ ہوگیا

دیکھا مگر جو غور سی تو یہ عیان ہوا
کاہید و تل ہوئی میان غم نے کر دیا

شیدا کی ماتہ آی نہ تیری کمر کمر

## شہید احمد علیخان ابن مولوی امیر علیخان شاگرد نثری رحمہ اللہ

شعر سحا مین لب معجز نما کی ہے
آیت ہر ایک ہار کتاب خدا کی ہی

ہوا یت فقر کا ہی تجہی پر بلا کی ہی
واہیں تک اگر تری زلف رسا کی ہی

والشمس مجے تشبیہ رخ باصفا کی ہے

تہا بھلی اصل حال حقیقت سی بی خبر
دریا بی تلاش کی لی ہی تہا نہ اسقدر

ثابت ہوا پر اب مجہی یہ خوب دیکہہ کر
ہی کل شفق جو ہولتی ہی آسمان پر

مصدی ملی ہوی وہ ہے دست دعا کی ہے

برکندہ جبکہ ہوگیی بیخ و بن فساد
باقی رہا نہ دونون طرف مین کوئی تضاد

کسطرح سی فرون نہ دلونمین ہو اتحاد
روی سی میری کیون نہ کہنچی وہ گل مراد

تاثیر آہ سرد مین ٹہنڈی ہوا کی ہے

آندہی سی چال کم نہین ای شوخ فتنہ گر
روندی کہین نہ تجہ کو زمین سبہ کو تو الحذر

پامال کر دیا ہی ہمین سبزہ جانگر
وقت خزاں ہے کم ہی قیامت ہو جسقدر

خورشید حشر مثل تری خاک پا کی ہی

کسو اسطی شراب کے حسرت مین کہا ہین زہر
نادر کی طرح جاری ہو کیون آنسو کی نہر

دن اچھی آی ملی ہوی ایام طیش و قہر
اب مج پہ مہربان ہین شہید ابتدا ہی ہے

ہنین کی حال پر یہ عنایت خدا کی ہے

## شفیق شیخ ناصر علی ولد شیخ مدد علی باشندۂ فرخ آباد

کیون دہیان دلمین لائین آب و تاب کا
ہاتھ باندہ کیون کہڑی ہون شرم و حجاب کی

فضل خدا سی مون مین ہماری شباب کے
ہون مست مے ہین ساغر شراب کے

ممنون ہم ہین ساقی عالی جناب کی

گردش مین بامراد جو لیل و نہار ہین
انکہین ہماری یار سی اشکبار ہین

مرغوب دل جہان کی سب کا روبار ہین
ہم عاشق تجلی رخسار یار ہین

جلوی نہین ہین سیندرخ آفتاب کی

گاہی ہوئی نہ یار کی پہلو سی ہم قریب
ہم بستر اون سے آہ رہی راتدن رقیب

اپنا یہی حال عشق مین ای دل رہا نصیب
اک روز بہی وصال نہ ہوا و کیا نصیب

کیا مفت مون گذر گئی اپنی شباب کی

جیسا کہ اونکو شرم مین ہی رتبہ کمال
ہوگا نہ ماہتاب کوئی صاحب جمال

کس منہ سی مین بیان کرون ہوگیا جو حال
سوتی رہی وہ منہ کو چہپای شب وصال

قربان اس حیا کی تصدق حجاب کی

نازوادا مین آپکو حاصل ہی کو کمال
پردہ کمال جاپکو نہین کی ہی زوال

نادر کی طرح محکو بہی آتا ہی یہ خیال
انکار بات بات مین ہر دم شب وصال

اوہتی نہین شفیق سے عمر ی شباب کی

## شفق محمد علی خان ناخن نگار خلف مولوی حمد علی خان متوطن فرخ آباد

تنہا دور بزم مین اوسکی رقیب کا
کب دخل تنہا مزاج مین مجسی غریب کا

ممکن نہ تھا نظارۂ عارض قریب کا
بوسہ ہوا حصول جو خال حبیب کا

چمکا ہی مدتون مین ستارا نصیب کا

کب اچھی کھانی پینی کی ہی ہجر مین تلاش
کہانا غم فراق صنم اپنی ہی معاش

ای چین جانکو ہی نہ ہی دلکو انتعاش
کیا پوچھتے ہو منزل ہستی کی بود باش

کہتے ہین جسکو کوروہ گھر ہی غریب کا

فرقت مین ہاتھ اوٹھائی ہین دونون جہانسے
عاجز ہون تیری دور مین ایجان جانسے

فریاد کرسکے نہین طاقت زبانسے
ماتھا رگڑ رہا ہون تری آستانسے

لکھا سنوار ہا ہو مین اپنی نصیب کا

ممکن نہین کہ کوئی خبر آگی آسکے
ممکن نہین قریب کوئی شخص جاسکے

ممکن نہین کہ آنکھ بھی کوئی ملاسکے
جلوی کی تاب حضرت موسی نہ لاسکے

گیا سھل دیکھنا ہی جمال حبیب کا

رشک وحسد سی اوسکو ہی بیفایدہ قلق
چھرہ غم وملال سی اوسکا عجب ہے فق

ناحق رقیب ہی کیا نہین ہی حق
ناحق رقیب مانگ لیا بوسہ ہی ای شفق

کچھ لے نہ جاوے گا مین کسیکی نصیب کا

# شمیم عباس مرزا خلف مرزا امداد علی
# متوطن شہر لکھنو شاگرد میر وزیر علی صبا

نہ آئی خوش چمن رہ وی گلبدنکی بہار
نہین سپیدی لسیرین ولسترنکی بہار

نہین ہی مدنظر دلکو یاسمن کی بہار
نہین مین دیکھتا برسون انچھنکی بہار

پسند آئی ہی ایسی اس انجمن کی بہار

ہی سیر کونسی اضافت سے تو فرماہین
سوای داغ گلستان ہین جا کہی کیا کہا ئے

اگیلے جلکے بھلا لطف کونسا پائین
بغیر یار کی کیا سیر باغکو جائین

ہماری آنکھو نکو ہے خار ہر چمن کی بہار

جو سبکو شوق یہان سیر دیکھنے آئے
جو کوئی چاہی یہان آکی جیکو پہلائی

برای سیر جو آئی وہ سیر ہو جائے
تہاری چہلونکی ہین جا بجا جو گلکہای

حسین دیکھنے آئی ہین ہیری نکی بہار

فقط دہان ہی بھر تو نی کیا بہایا ہے
جمین ہین جنکیونسی غنچونکو اوڑایا ہے

جو ملکی مسی کو لک ذرہان کہایا ہے
کمال سرخی لب نے مزا دکہایا ہے

عجیب نوکیلی ہے تل تری ٹھوڑی کی بہار

خیال نادر مخرون رہا یہ مستی مین
شب وصال تمنا یہ رہ گئی جی مین

یہ دہیان کیون نہ ہوا اوسکی طرح جانے مین
شمیم مارنہ کیون گوندہی اوسکی چوٹی مین

نہ آئی دیکھنے ہیری زلف پرشکن کی بہار

شادان بھارا جہ چندولال بہادر خلف نارائن داس بن چھمی رام بن
موجپند قوم کہتری ذات راجہ تودرمل نایب صوبہ والا
خطاب والی حیدرآباد متوطن رائے بریلی

نہ مکہون مین کہی ہا یہ سی آنسو بہرآئی
دشمن کو نہ حرا نکی صورت نظر آئی

اوس کو چہ سی اس سمت کو باد سحر آئی
معشوقہ کی آنکی شتابی خبر آئی

اللہ کری دلکی یہ امید بر آوے

اک نور کی چادر سی بچھی سطح زمین پر
تا کنگرۂ عرش ضیا سی ہو منور
یہ روشنی ہوتی ہے تا فوق برابر
خورشید خجل ہوکے چھپی ابر کی اندر

محفل مین اگر آج وہ رشک قمر آوے

بی مثل حسینو مین ہی وہ صاحب تمکین
عالم نظر آتا ہی نرالا دم تزئین
بی نور نہ کسطرح سی ہووے بدین
کرتا ہی نثار اوس پہ فلک خوشہ پروین

کانو مین کرن پھول ہین کر اگر آوے

جو اصل حقیقت ہی اوسی دلمین تو سمجھو
حال چمن دہر ذرا غور سے دیکھو
بی لطف جو کوئی ہی تو ہی لطف کسیکو
کسکام کا وہ نخل جسے پھول نہ پھل ہو

ہی شاخ وہی خوب کہ جسمین ثمر آوے

وقت کی الم سی دل ناشاد ہی نالان
ہو چاک گریبان نکیون تا سر دامان
نا در سی زیادہ ہو مین حیران پریشان
آتا نہین دلدار نظر کیا کہین شادان

مین منتظر آنکہین کہ کوئی پل نظر آوے

شاد منشی سید لقضل حسین ابن سید
قمر الدین احمد رئیس میرٹھ تحصیلدار کورٹ
افواڑ دس راج مترا ضلع فرخ آباد
یکی از دوستان جامع این اوراق

گر نہ ہو عقل حسینونکو چاہ کی | ایدل قصور سب ہین یہ تیری نگاہ کی
کرتا ہی کیون نگاہ عجب اشتباہ کی | کب دوش پر سیہ ہی بت رشک ماہ کی

پردہ مین آفتاب ہے ابر سیاہ کے

تھی اشتیاق دلکو کہ ہو جای کچھہ رقم | تحریر کی لیے تہی نہ اسباب پر بہم
حیران وقت لکھنے کی ای بت ہوی جو ہم | سنبل سے مانگ لای سیاہی پی قلم

اوصاف تب لکھی تری زلف سیاہ کی

خوش رو یونمین نظیر حسین ہے کوئی ترا | سیمین تنونسی خلق مین ہے مرتبہ سوا
خاک قدم کی وصف مین تحریر ہوئی کیا | اونکو پہاڑ سونکی گہیے توہی بجا

تو دی جو پی کی ہین تری گرد راہ کے

عاجز نہایت ہین بیان سکی قلم کا ہمدہی | کوتاہ اپنی فکر رسا کی کمند ہے
ہر دل پزیر ہی دہر ایک کو پسند ہی | یون خوش قد و نمین قامت جانان پسند ہے

سچیہ اشتیان قلب مین ہوی سیاہ کی

نادر کیا طرح فکر ہی کیا خوب واہ وا | اہل مشاعرہ کی لبون پر ہی مرحبا
اللہ نی کلام مین السیا اثر دیا | پر درد شعر تنکی تری واہ واکی جا

ای شاد غلغلے ہین بلند آہ آہ کی

شایق سید محمد حسین عرف میانجان
نایب محافظ دفتر فوجدار ضلع فرخ آباد ابن سید
سرفراز علی رئیس پرگنہ کائستان جامع این اوراق

نزدیک کوئی ایسا مضطر نہین آتا | ایجا نیکو خط کی کوئی اکثر نہین آتا
قاصد ہین ایسوای میسر نہین آتا | جاتا ہی جو خط لیکی کبوتر نہین آتا
آیا تو سلامت کوئی شہپر نہین آتا

وہ گل چمن حسن کے تہی اور ہین بلبل | قمری تیری طرفسی نہ کبہی محو تغافل
اب سہو کیا بھول گئی ہین مجہی بالکل | ہرگز سہی بتا یو چہتی ہین وہ بیحاصل
ورنہ او نہین کیا یاد مرا گہر نہین آتا

مانا کہ یہ گہر اوسکی نہین آبکی قابل | مانا کہ وہ ہی حوروش وزہرہ شمایل
مانا کہ وہ ہی یوسف کنعان کی مقابل | مانا کہ اوسی شان سلیمانکی ہی حاصل
کیون ہو رسہجہہ کر وہ مری گہر نہین آتا

دیکہی ہین تری آون مین ایسا تہی دان | حاصل ہی ہرگ طرحسی اوسکی ای زبان
امکان نہین ہی کبہی ہرگز نہین امکان | ترک الفت اغیار بدل تجسی ہو ایجان
باور نہین آتا مجہی باور نہین آتا

نادر سی سوا نام ہی کر جائی شایق | رنج و غم و کلفت سے گذر جائی شایق
اوس ترک پر الزام ہی دہر جائی شایق | فرقت مین گلا کاٹ کے مر جائی شایق
کچہہ اسکی سوا اور ہمین کر نہین آتا

# شوق حکیم سید علی ضامن صاحب دیوان خلف الرشید سید علی وسط رشک

اسکا مضا لیقہ نہین ہو متبلای زلف | کچہہ عجم نہین ہی لکو جو ہوئی ہوای زلف
کیا عجب ہے جو موتی کوئی اشنای زلف | ایسا نہو گہ واہون گہین عقدہ ہای زلف

## جاری ہی زبان پر ہو جواب ماجرای زلف

ہی جسقدر سیاہی کہ زلف سیاہ مین — وہ پیر گی نہ آئی تہی گاہی نگاہ مین
انذیر ہو رہا ہی ہر اک سمت راہ مین — ڈرہی کہین گہن نہ پڑی مہر و ماہ مین

## اوس ماہ وش کی کالون پر آنی نہ پای زلف

حاصل مری ہوئی صلکی پیدا سر و زبون — شیشہ دل حسود کی اب چور چور ہون
جو باتین ہر ہر صفائی گی وہ بالضرور ہون — یارب کہین بگاڑ یہ اپس کی دور ہون

## مین آئینہ دکہاون اوسی وہ بنای زلف

دام غم و الم مین نہ انسان دل پہنسای — سودا نہ سر مین دشمن بدخواہ کی سمای
کالی بلائی بیچ مین ہرگز نکوئی آ می — اللہ موذیونکی بہی ہمسایہ سی بچای

## بی طور آی گالون پر اونکی بلای زلف

بی امن کی جگہہ ہی نہ حاصل پناہ ہی — دشوار عاشقی مین نہایت تباہ ہی
سوچو تو بات راست یہ بی اشتباہ ہی — بحر جہان مین کشتی عاشق تباہ ہی

## دریای غم مین ڈوب گیے آشنای زلف

اعجاز سی نہ آہ جلایا ہمین کبہے — پیہندی سی پیچ سی نہ چہوڑایا ہمین کبہے
ایذا ئین دین کبہی تو ستایا ہمین کبہی — مارا کبہی ہمین تو ڈرایا ہمین کبہے

## کس سے بیان کیجیے جور و جفای زلف

نادر کیطرح سے ہی عبث عرش پر دماغ — بیوجہہ ہو رہا ہی خوشی سے وہ باغ باغ
ڈرہی زیادہ اور رہنوی سیاہ داغ — کالی کی آگی کون جلای کبہی چراغ

## ہمچو جای شمع ماہ اگر سر او نہای زلف

شوق محمد جہانگیر خان باشندہ فتحگڈہ

# یک از دوستان جامع این اوراق

زلفین غضب کی ہین تری چوٹی بلا کی ہی
صورت ہر اک ادا مین نمایان قضا کی ہی
جو بانکپن تیج مین ہی وہ ضم انتہا کی ہی
عالم مین دھوم بس تری جور و جفا کی ہی
پھر کیا امید شوق کو لطف و وفا کی ہے

ترسان ہین اوس سے اہل سماوات بیشتر
حاصل یہ ہین ہی ایک کو آفاق مین خطر
کہتا ہی الامان کوئی تو کوئی الحذر
وہ کون ہی جو چوٹی سی کہتا نہین ڈر
دہشت کلیم کو بھی اسی اژدہا کی ہے

اظہار کیا کرون اوسی جو حال ہی مرا
ہمدم نہین ہے کوئی جو پرسان ہو حال کا
کٹتی نہین گھڑی ہی میری لیل سی سوا
آواز ہی اذان کی نہ گھڑیال کی صدا
ہی ہی شب فراق یہ کیسی بلا کی ہے

کیا کیجیے بیان کہ وحشت ہی اب سوا
صحرا کی سیر کیجیے اتنا ہے مدعا
ہرگز نہین ہے جوشش سودا کی کچھ دوا
منت کا طوق آج جوا سے بڑھا دیا
توڑی یہان جنون نے بھی زنجیر پا کی ہی

آزادگان دہر مین ہی جب کہ دلکو ذوق
نادر کیطرح کسلی گردنین ہوی طوق
تجکو کسیلئے کیون مئی الفت ہوئی ہی شوق
تیرا وسیلہ احمد مختار سی ہی شوق
ناحق کو فکر اب تجھی روز جزا کی ہے

شباب سید دلدار حیدر ابن مولوی سید علی حیدر
رئیس قدیم ساکن دونی الحال باشندہ فرخ آباد شاگرد صفدر

دیکھا نہ جائیگا کوئی دشمن سوای دل — عاقل جو ہو کسی ہی نہ ہرگز لگای دل
ہی مبتلا جہانمین حرص ہوای دل — چاہت وہ روگ ہی کسی بت پر جو آئی دل

تم بھی کہو پکڑ کی کلیجا کہ ہای دل

شمشاد و سرو سے قد طناز ہی دراز — رفتار مین ہین کبک دری سی ہی سرفراز
آفتہی ہی ونکی چال نہین ہے کچھ امتیاز — لیتی ہین ہم ہی غیر ہمی وقت خرام ناز

پامال کر رہی ہین وہ ادہی پر ہای دل

آنکھون مین اشک ہین جگر اندر آہ آہ — ہی صدہای عشق سی اللہ کی پناہ
شک کا نہ دخل اسمین ہی نے جای اشتباہ — بزم و چمن مین بلبل و پروانہ ہین گواہ

ای شمع رو نہ بہو تجہہ ماجرای دل

نقشہ عجیب ہی یہ طرفہ ہی ماجرا — حیران ہو رہا ہون کہ کیا تہا یہ کیا ہوا
تہی جان تو ہمیشہ سی سوزش مین مبتلا — او شمع رو نی دلکا بہی شاید جلا دیا

اک آگ ہی لگی ہوئی سینہ مین جای دل

ناور کسطرح دل ہی بہت غم مین مبتلا — کہلتا نہین ہی صاف کہ کیا ہی یہ ماجرا
تقصیر سکی کیا ہی گنہ اوسنے کیا ہوا — کس بات پر شباب سے اے جان ہو خفا

ثابت تو پہلی کیجئی کوئی خطای دل

## شعور شیخ عبدالرؤف خلف شیخ محسن رضا عرف بنتی میان باشندہ بلگرام شاگرد میان مصحفی

یہ جو ہی گردون گردون ایمہربان بالای سر — بار اسکا حد سی فزون ہی گران بالای سر
آسیا ئیطرح رہتا ہی روان بالای سر — صورت خوان تہی ہی آسمان بالای سر

جانہ ایدیمت ہوس تو بہرمان بالای سر

اپنی حالت کی نہیں رکہتا کوئی ہرگز خبر
دیکہتا ہی نقص کو اوروں کی اکثر بیشتر
سچ تو ہی یہ بات دیکہی غور سی کوئی اگر
عیب ہین کو کیا ہوا پنی عیب مخفی پر نظر

دیکہہ سکتی ہین بھلا آنکہین یہان بالای سر

اہل غرت ملتجی ہوتی نہین ہرگز کبہی
مومن کب ہون منت طبع ہی جبکی غنی
خیر ہی تجہہ خیر ہی تجہہ خیر ہی تمنا ہی
سمائلی روح احسان تاج خسروی

اوسہہ سکی کاکس سے یہ بارگران بالای سر

گو گریبان بست وحشت سی سراپا چاک ہی
گو نحافت سی مراتن صورت خاشاک ہی
کون دنیا مین مگر مجسی سوا یہ اک ہے
بسر الفت کا شناور مجہی کہا پاک ہے

ہو جو آب تیغ کا دریا روان بالای سر

مثل نادر ہون جو مین بوس غرت گان بنی دور
شیشہ دل سنگ سی ہو ہا ہی چور چور
طول فرقت جو رہا یون ہی تو اکدن بالضرور
یہ نظر آتا ہی ضبط اشک سی مجکو شعور

چشمہ گریان ہون عیان فوارہ سان بالای سر

# شاباش امیرزا کلب سجاد خان عرف مبارک میرزا وزیر ضلع اٹاوہ فرزند کہین جامع این اوراق اللہم اغفرہ

سبز دل اندو نمین جو فضل خدا ہوا
حاصل دل حزین کو ہر اک مدعا ہوا
ہی مراد نخل تمنا ہرا ہوا
عاشق شہید خنجر ناز وادا ہوا

سرد کی آج حق محبت ادا ہوا

ذکر اہل حسن کا ہی ہر اک جا گلہا ہوا
لیلے کی خوبیونسی ہی دفتر بھرا ہوا

شیرین کی حسن کا ہی فسانا سنا ہوا
یوسف عزیز مصر اگر ہے تو کیا ہوا

ہی ملک حسن مین ترا جھنڈا کڑا ہوا

فکر بہم رسی مین تردد کیا ہزار
ہاتھہ آنی کی لئی ہوئین تدبیرین بیشمار

آیا بھی اور پھر بھی گیا آکی لاکھہ بار
اللہ ری لاغری نہین ملتا ہی جسم زار

پہرتا فرشتہ قبر کا ہی ڈہونڈہتا ہوا

کیونکر نہ ہوئی جان حزین اضطراب مین
کیطرحسی نہ دل رہی میرا عذاب مین

کیا دو رمبتلا ہون جو حال خراب مین
اغیار سرخرو رہی بزم جناب مین

پیرانہ پان کا کبھی مجکو عطا ہو

عاجز ہر ایک امر مین مین ہون خدا گواہ
حالت ہی یہ ہی ظلم تبان نی بہت تباہ

باقی کوئی نہین ہی افسوس رسم و راہ
قاصد کی میری کٹ گئی ہین ہاتھہ بانوان آہ

لواب مین اور آج ہی بی دست و پا ہوا

عشاق کو نصیب رہا دایما خلل
اشتاق ہی کسیکو بہی حاصل ہوا نہ پہل

تشویش کا مقام ہی اندیشہ کا محل
کیون ابروون مین ہی بت ناوک فگن ہی بل

رہتا ہی کیون کمان کا گوشہ چڑہا ہوا

اللہ اونکی دل مین شرارت ہی اسقدر
ہی شعلہ خیز قہر کی آتش زیادہ تر

اونسی پناہ مانگتی ہین آگ کی شرر
کہاتی ہین تا و گرم مزاجی سی دیکہکر

ہو نام میرا گر سر کاغذ لکہا ہوا

یہ وہ ہی جو ازل سی ابتک بہا کری
یہ وہ ہی بحر کو جو روانی عطا کرے

طوفان نوح جا ہی تو دم مین بپا کری
کیا میری چشم تر کا گہٹا سا مقابلہ کری

ہی رونی والون مین مرا رتبہ بڑہا ہوا

کیا جانی کہ عشق نی کیسا کیا فساد
زردی رنگ خشکی لب پر ہی مستزاد
نادر کیطرح زار ہو کیا اس سے ہی مراد
کیون ٹہنڈی سانس بہرتی ہو کو کیا ہی

شاباش کیسے رونی ہو کیا ماجرا ہوا

بخ

شور بابو مدن موہن لال اہلکار کچہری
صاحب کنٹون منسٹ محسٹریٹ چہاپے و
تگدہ خلف لالہ چہدامی لال مختار و اہلکا قدیم
دی اختیار کلکٹر نواب جعفری بیگم صاحبہ رشیہ شمس آباد

نہ تو امینہ سی کچہہ کام ہی نی شادی سی
نہ بیگانہ سی غرض ہی نہ تو بیگانی سی
ہوتی ہی وحشت دل عیش کی فنا فی سی
ہمکو آبادی سی مطلب ہے نہ ویرانی سی

رات دن غم مین پھرا کرتی ہین دیوانی سی

ہی حرارت غم دور یسی نہایت دلپر
شعلہ آتش ہجران سے سلگتا ہی جگر
یہی تدبیر ہی وقت کی دونو نمین بہتر
گرم آہو نمین ہو ٹمی مژہ تر کے اگر

گر میو نمین اوسی ترجیح ہو جسطرح سے

دل بیتاب کو ہر چند نہ باقی رہی تاب
جان پر ہو ی کسیطرح سی ہر چند عذاب
شوق مین بادہ کی ہر چند کہ سینہ ہو کباب
نہ پینگی نہ پیتگی کبہی ہر گز می ناب

عہد و پیمان کیا ہی ترے پیمانے سے

زندگی ہوتی ہی بیدادِ یمین جسدم دشوار | اور یہچین بہت ہوتی ہی یہ جان نزار
جب بسیطرحسی آتا ہی نہین دنکو قرار | ہم کہانی تری سنتی ہین شب روز ای یار

کام شیرین کی نہ لیلی کی ہی فسانی سی

یہی کرتا ہون دعا حق نکرے کسی جسدا | تا دمِ رستخیز ایک ہی جا کا رہنا
اک ذرا غور کرو عرض کو میری بیجا | شور کوتسے تمہین ولسی تہی غیرت کیا ئی

سو خفا ہو گئی تم غیر کی بہکانی سے

## شتابان بندت یہم نراین جلف بندت رام این منصف ہو با اہل خطہ توطن تر مائے

مایل کہان وہ جانب صوم صلوات | الفاتی عن پر ہے کوکب التفات ہی
دنکو دن ہے تو سمجھہ نو کہ رات ہی | اوسکی کا جو قول ہی وہ بے ثبات ہے

ہر بات اوسکی کہیل تماشی کی بات ہی

بوسہ مین اوسکے ہونٹ کی لطف نبات ہے | عوض منع وخوش نلی ہی وہ خوش صفات ہے
عمری نہ کعبہ مین ہی نہ ولسیا مناجات | کب شیل اوسکی کوئی بت نیکذات ہے

فخر حرم ہی وہ شرف کائنات ہی

ہر ایک غم ہی جمع مرے غم کی سامنی | دل لی گئی مری کہی حرم کی سامنے
گریان اگرچہ جمع ہون عالم کی سامنی | قایل نہین مین پر نم کی سامنے

طوفان نوح اگلی زمانہ کی بات ہی

سمجھے اگر ہو عاشق حسن وصفا مجھے | جو جانتی ہو مایل ناز وادا مجھے
تحریر دم رکھو پھر تو نہ بھر خدا مجھی | دو ایک بوسہ مصحف رخسار کا مجھے

مومن پہ فرض حسن کی بینی زکات ہے

ہمسا سیہ نہین ماضی حال مین | جسکو غم زوال ہو حاصل کمال مین

آتی نہین ہے فکر رہائی خیال مین | ہم پھنس گئی ہین کیسی محبت کے جال مین
دشوار اسنے طایر جانکی نجات ہی

آجائین اوسکی دہو کہی مین ایسے تو ہم نہین | عادت فریب کہانیکی بھی ای صنم نہین
بیکار یون مین اوسکو جو دیکھا تو کم نہین | کچھہ عجز سی یہ پیرفلک پشت خم نہین
منظور اسکا نام زنانہ مین کہات ہی

دنیا کی دوستی بھی ہی گویا کہ ایک قصر | تعمیر ہی اسکی واسطے عشاق کی ہی زر
نادر بہای آنسو نکی کیون نہ اینچہ بہر | شایان بھی ہین ہی جای سرشک نشاط دہر
دو چالون مین یہ بازی شطرنج مات ہے

## نثر مسمی شمس النسا بیگم بنت حکیم قمرالدین خان بنا رہی صاحب دیوان شاگرد حضرت

نہ سیل ہو کی روان آب بشار کا پہونچا | نہ شیون آہ کسی دلفگار کا پہونچا
نہ گل کی کا مینن نالہ ہزار کا پہونچا | قدم جو باغ مین مجھ اشکبار کا پہونچا
تو مژدہ آمد فصل بہار کا پہونچا

کبھی نہ باتون مے تسخیر اوسکو کر لایا | نہ اوسکی آنی کی اک روز بھی خبر لایا
نہ جیتی جی اوسی افسوس میرے گھر لایا | پس از فنا خط محبوب نامہ بر لایا
جواب نامہ کی جانا سہ یار کا پہونچا

نہ تھا خیال بھی میرا سبوی زیبائے | تباہ ہجر مین تھا آہ آہ شیدائی
خراب تھا دل و برباد جان سودائے | جو تیرے کاکل مشکین کے بو صبا لائی
دماغ عرش پر اس خاکسار کا پہونچا

لگائی کوئی جو باتو نمین ابھی تو بولون | سونگھای نخلخہ زلف کوئی تو سونگھون
عصای آہ اگر پا شہ آئی تو اوٹھون | اوٹھائی کوئی بٹھای تو کوئی دم بیٹھون

یہ حال ضعف سے اس جسم زار کا پہونچا

یہ فصل اروی کی ہی اب گذر گیا دی شرم
فراق کی تہی ہوا یام ہو گئی طی شرم
ترصدا وسکی ملاقات کا ہوا ہی شرم
مثال غنچہ تو گیون دل گرفتہ ہی شرم

خوشی ہو خط تری اب گلعذار کا پہونچا

## شیرین مسماۃ بیگا باشندہ لکھنو صناد دیوان گزدبحر

کیونکر حسینون سے کوئی اپنا بچاے دل
کیونکر نہ ٹھاے جاے کسی سے لگاے دل
ور در زبان ہو کیون نہ بہلا ہاے ہاے دل
کیونکر رہین حواس جو قابو سے جاے دل

ای کاش موت آے کسی پر آے دل

آخر نہین وہ ہین کہ بسے ہین جادو بھرا ہوا
ابرو وہ مینچے رہتے ہین جو خنجر جفا
گیسو سیاہ ایسی کہ نازل کرین بلا
باتین وہ پر فریب دامین وہ دلربا

ایسی پری خصال پہ کیونکر نہ آے دل

عاقل کو غافل نہین بنا ہی اسقدر
آغاز ہی مین چاہیے انجام کی خبر
سمجھاے کوئی اسکو جو ہی پہلوی ضرر
الفت ہے چاہے ہی ذرا دیکھہ بھال کر

ہر شعلہ رو کو چاہیے تو چھو بھی نہ جاے دل

صورت بگی رکھتی ہو قہر خدا ہو تم
تم مین وفا نہین ہے ستمگر بوفا ہو تم
کیا کیجیے بیان کہ ای یار کیا ہو تم
بی مہر و بی مروت و نا آشنا ہو تم

تمسے خدا نخواستہ کوئی لگاے دل

نادر کیطرح شیفتہ بت نہو کوئی
سمجھے ہین لوگ عشقکو ہی کھیل دل لگی
کچھہ دل مین اپنی غور کری خوب آدمی
شیرین کا یہ کلام ہی ہر وقت ہر گھڑی

حسرت خدا خراب کری وہ لگاے دل

# حرف الصاد مہملہ

## صبا سید وزیر علی لکھنوی ولد سید
## بندہ علی صبا دیوان شاگرد رشید خصر آتش مرحوم

کم نہ فریاد و بکا سے کبھی راحت ہوگی
غل ہو کیسا ہی نہ برپا کوئی آفت ہوگی

صور پھونکا جائیگا تو بہنی قیامت ہوگی
نالی کرنیکی جو بن کو اجازت ہوگی

حشر ہو جائیگا ایجان قیامت ہوگی

پھیر کہہ مجکو نہوگا نہ تو حیکر ہوگا
بالیقین حق مین مری آہ کی کوتہ ہوگا

بخت کا اوج پر اک روز تو اختر ہوگا
اہی صنم وصل ترا مجکو میسر ہوگا

کچھہ اگر عشق مجازی کی حقیقت ہوگی

غرہ رندیدہ کسی کو نہو زر داری پر
عاقلونکو کبھی تکیہ نہو ہشیاری پر

جو سگ دنیا ہین نازان ہین گرانباری پر
فخر انسان نکری جسم کی طیاری پر

ایک دن خاک پہ مٹی کی عمارت ہوگی

جو مناسب ہو کسی روز خوشامد کرلو
کم ہو غفلت تو کبھی ہین حق مین کہولین

تا نجا رنج و غم و درد و مصیبت جھیلین
آپ اپنی زر و جور و ستم کو دیکھین

ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

قابل رحم تھی کوبی وطنی عاشق کی
تمکو منظور رہی جنج کنی عاشق کی

اب گوارا نکر دستہ تنی عاشق کی
جان جانان ظلم ہے خاطر شکنی عاشق کی

کعبہ دلکو جو توڑوگی تو بدعت ہوگی

آئیگا آگی جو میری تو اجل آئی گی | خون تلوار اوہی دیکھہ کی برسائی گی
موت سے سامنی لائیگی تو آن لائیگی | مجھسے اک روز معلم ہی بگڑ جائی گے

بحث ای طفل دبستان سے بابت ہوگی

قیمت تجھی معلوم ہی اسکی ہی جو | ہاتھہ ہی نی دیہہ گوہر نایاب کہو
در یعنی کہ حیا ہوتی ہی وہ شوق سی ہو | نہ ملا خاکمین ای چرخ دل سوزان کو

ذرہ و مین کرمی خورشید قیامت ہوگی

با کادی تری تا سے سراسر واعظ | جو تو کہتا ہی وہ آتا نہین باور واعظ
کہنا نہین لازم سر منبر واعظ | مجھہ ہی باتین نہ تعلی کی کیا کر واعظ

قامت یار سی ٹڑہ کر نہ قیامت ہوگی

بات یہ نادرستہ کی تجھی یاد رہی | یون تو انسان ہے مختار جو چاہی سو کری
شعبدہ بازی کری یاد الہی مین رہے | چاہی جو شوق حقیقی نہ بتہ کمو دل وی

ای صبا دیکھہ امانت مین خیانت ہوگی

## صبا نواب حمد حسین خان خلف نواب کاظم خان مرحوم آگرہ میں صاحب دیوان ہوکر

خوش آئی ہند کو نکو دیر کعبہ اہل ایمان کو | حکومت صدر کی زیبندہ ہوئی مالک غنا کو
گورنر واسطی جم کی کری حق جام عرفانکو | سکندر کو مبارک آئینہ خاتم سلیمانکو

خدا اس دلکو رکھی اور دلپر داغ ہجران کو

سہلایا آکیتو نکو اور تو نکی بیت موزون نے | سہلایا دلسی اعجاز مسیحا لب افسون نے
کیا تاراج سنبل کو سنیہ زلفو نکی شب خون نے | اوتارا نرگس شہلا کا اشک چشم میگون نے

نجالت سے رخ وقدسی گل وسرو خزان کو

جو پردہ رخسی وٹہی تو جل خورشید تابان ہو | پریشانی ہو سنبل کو جو واز لف پریشان ہو

اگر بلکیں نظر آئین تو شرمندۂ بیتاں ہو
لب غنچہ دہن جسبدم تکلم میں گل افشاں ہو

ہنسی بھولی چمن میں باغباں گلہائے خنداں کو

دیا تقدیر نے ایوائے رنج کنج تنہائی
کروں کیا شرح حال عاشق مجنوں سودائی

کوئی تدبیر ہو اشد کی نہ دلکی آہ بن آئی
بزنگ قیس جسدم آہو کو وحشت کہیں لائی

نگاہ یاس سے دیکھا در دیوان جانان کو

مثال نادر دلخستہ و غمدیدہ و مضطر
مخصص بچہہ فائز رکھتا ہی بیہر ناکو بجز در در

عبث آئینہ کی مانند حیرانی سی ہو شمشد
صبا کی اسی صبا دیکھو بھارین باغ میں چکر

گل افشان کر رہی ہی ہر سحر گور غریبان کو

## صہبائے مولوی امام بخش صہبا دہلوی

کن دور تر ز چہرہ تابان نقاب را
کن اختیار جادہ ہجر و تواب را

کن شاد بہر حق دل بی صبر و تاب را
کن آشنای لب دو سہ حرف عتاب را

از بہر ما دو آتشہ سازان شراب را

تا کید کام آتی ہی میری بچہہ مدد
مخصی مخصین ہی تمسی مرا حال نیک بد

جیسے کہ جان زار ہی اوسکی نہیں ہی حد
زنگ رخم چو گل پر پرواز نیز ند ہو

دارم خزان رسیدہ بہار شباب را

بیچارہ اور تو نہیں ہے کسیطرح پر الم
رکھتا ہی زیر بار مگر دلکو بس یہ غم

بخشی کی دنکو طول امل ہم جانتی ہیں ہم
لبریز حرف شکوہ دلدار ہیر و م

خواہم دراز مدت روز حساب را

اعمال اپنی کو کہ ہیں بیحد خراب و بد
اللہ کی کرم کی ولیکن نہیں ہی حد

امید وار ہیں کہ ہمیشہ کے ہو مدد
امروز تا کرشمہ لطفش چھا کند

رحمت فگندہ است بفردا حساب را

فکرِ مآل کار مین ہی کیون اودھیڑ بُن
ناور کیطرح چاہی بس عفو کی ہو دُھن
ہر وقت ہو وظیفہ یہہ اوشہادکا سخن
صہبا بیا و وسعتِ رحمت نگاہ کن

بخشودنیہ شمارِ گناہ و ثواب را

## صولت نواب مرزا محمد تقی خان خلف نواب حسین علی خان اثر ولد نواب امیر الدولہ مرزا حیدر بیگ خان بہادر عہد نواب آصف الدولہ بہادر

چاک کا منون سی بہار اونکی دامن ہو گیا
ایک کف تنگ مین پیدا بار آہن ہو گیا
دلمین نوک برگ گل سی صعبت زخمون لیا
ضعف سے زندان مجھی پیراہن تن ہو گیا

سلسلہ دامن گریبان طوق گردن ہو گیا

اشک جاری کیون نہ ہون صحبت ابر بہار
کیون نہ روئین یاد مین اوسکی ولا بی اختیار
طی جوانی کی ہوای لیوای جب لیل و نہار
کھل گیا پیری مین فرط غم سی سیا جسم نزار

پل پوست دُہیلا ہو کی آخر جامۂ تن ہو گیا

مطلقاً مخفی نہین ہی حال ہی سب پر کھلا
جانتی ہین خوب وہ رکھتی ہین جو عقل رسا
مرتبہ افضل کیا اللہ نے اعجاز کا
کب چلی قوت کسیکی پیش مردان خدا

ہاتھ مین داود کی موم آگی آہن ہو گیا

گر گئی تہی روح فرقت جبکہ جسم زار سی
لطف ہی عاجز زبان تہی نبد لب ہائے سی
قبر مین لیٹا پڑا تہا اک طرف دلوار سے
میری میت کو زمین نی جب دبایا پیار سی

دامن مادر مجھی کی گوش مدفن ہوگیا

مثل نادر کی ہوی کیا کیا تدفین بعد دفن
گذری سو وطرحکی ہی وای آفت بعد دفن
کیا کہون واقع ہوی مجھی سے کہ صورت بعد دفن
قبر کی ظلمت سے گھبرایا جو صولت بعد دفن

شمع سان داغ غم شبیر روشن ہوگیا

## صاحب حضرت مولوی صاحب عالم سجاد نشین مارہرہ ضلع علیگڑہ خلف الرشید پیاری صاحب

لب پر الوای بجز نالہ و فریاد نہین
طبع قید غم واندوہ سی آزاد نہین
اپنی معشوق کی کسوقت ہین ہا دنہین
جلسے پہلو مین ہمارے وہ پریزاد نہین

دل دیوانہ کسیطرح کبھی شاد نہین

رنج کیا کیا نہ بہلا قید قفس مین جھیلے
رحم انپر نہین آتا کبھی صیاد تجھے
آب ودانہ نہ ملا فاقہ سی دزارت رہی
ضعف سی حال یہ ہوپنجا ہی اسیر وکاہے

قوت نالہ نہین طاقت فریاد نہین

مطمئین ہے نہ تو ظاہر نہ ہمارا باطن
دل غمدین مین فریاد و فغان ہین جاکن
ضبط ہمسی ہو یہ واللہ نہین ہی ممکن
شکوہ اوسکا نکری کوی کہانتک کسان

مایل جور وجفا وہ ستم ایجاد نہین

تا کجا گوشہ گزینی کی مصیبت کہو تنہائی
کوی صحبت نہین ایسی کہ جہان جی بہلائے
کونسی جا ہی جہان جا کی طبیعت بہلائے
کوی دلدادہ دل اپنی کو کہان جا کی لگائے

دشت مین قیس نہین کوہ پہ فرہاد نہین

ہی مناسب ہو اگر جان اوسیلی طالب
خوب ہے طبع جو ہو یاد خدا کی راغب

مثل نادر نہون کیون عشق بتاتے تاب | میرے کیطرح دل اپنا بھی ہوا گم صاحب
کسکو دی آی کہان بھول گئی یاد نہین

## صاحب مستعرف جوہانس صاحب شاگرد میرزا صبا

کسلئے شاکی ہون تیرے بیپیر عشق | کیون کہین آدکی جاتی رہی تاثیر عشق
جسکی تدبیر نہو اوسکی ہی تقدیر عشق | مرہی عشقمین ہے شکوہ تقدیر عشق
اسکا رونا ہی عبث اوسکی ہی تدبیر عشق

وقت اوس شوخکی کیا نہ بلالائیگی | دیکھنا جو بھی وہ قسمت تجھی دکھلائیگی
جوکہ تحریر ہی پیشانی کی پیش آئیگی | زندگی شرط ہی ہر طرح گذر جائیگی
چارہ کی ہی شکوہ تقدیر عبث

بستہ سلسلہ جنون رفت دوتا شاہدہی | نارکاشتہ ہون ہین اوسکی ادا شاہدہی
منت مین قتل ہوا آہ خطا شاہدہی | یارنی ظلم کیا مجیہ خدا شاہدہی
مین گنہگار نہ تہا دی مجھی تعزیر عبث

طفل سمجھا ہی مین بالو تہ مین بہل جاونگا | تیرہی آبکو آگی سی مین بل جاونگا
کیا وہ دیوانہ ہون عاقل کہو بہلا جاونگا | دیکھنا ٹوکری وحشت مین نکل جاونگا
مجکو بہلاتی ہو زنجیر یہ زنجیر عبث

منہ کو ایجان نہین پروز نہیں اچھا | خلق مین کوئی نظر باز نہین ہی ہمسا
جذب کامل ہی اگر عشق مین اپنا سچا | شوق دیدار تری خیر ہی نقاب اوٹھیگا
ہمسے پردا ہی ترا اوٹ بی پیر عبث

دہیان مین میرے نصیحت نہ اگر لاوگی | مشغل ہوگی کہی رکہتی ہین شرماوگی
میری کہنے کو نہ مانوگی تو پچہتاوگی | جال تہکیلی کی جلیبی ہوا بہہ جاوگی

انتی لٹکاتی ہو تم زلف گرہگیر عبث

جانتا ہی اسی لاریب اک اہل یقین
مثل نادر یہہ مین کہتا ہون برے تسکین
حال دل کرتی ہو صاحب اوسی تحریر عبث

یون ہی لکھا ہی مقدرمین وہ ٹیر ہنگی نہین
تخصین مٹتی ہی کسیطرح سی تحریر عبث

## صاحبقران ثانی امام علی الملک غلام حسین ملک زادہ بگرامی دیوان

کرتی ہی اک نگاہ مین سو سو کمال آنکہہ
تیور ہین بگڑی غصہ سی لال لال آنکہہ
یہ ہوئی ہی سن مین اسکی بڑی ہی جمال آنکہہ

عاشقی واسطے ہی سہر سہر زوال آنکہہ
چتون غضب ہے غنبی کی ہی بیمثال آنکہہ

بی شرمی الٹ بڑہ گئی حد سی حساب سے
جام شراب ناب کی کیون آرزو کرے
لنشا رچڑہیگا ہوگی مری لال لال آنکہہ

فہر خدا یہ اوسکی ڈہٹہائی تو دیکہئے
منہ ہی کو پی کی کہتی ہی مجہیا خصوصی
پر بال پڑہ گئی ہوگی مجکو وبال آنکہہ

تب تھے جوان تب تو کچہہ انداز اور تہا
حسرت ہے یہ کلام یہ افسوس دیکہنا
تہا گو کہ خوبصورت و مرجند تہا جمیل
ٹہہری مگر نہ وصل کی ہرگز کوئی سبیل
یا ہی نظر سی کیون نہ کری پایمال آنکہہ

اب موگئی جوانی تو عالم نہ وہ رہا
کہتی ہی نائیکا کہ برابر ہو بابی کا
تہا کارخانہ مین ہی ہر اک طرح سی دخیل
بہر وا نظر سی کسبی کی گر کر ہوا ذلیل

نادر کو بادہ کا نہ دیا ایک بہی گلاس
آئی کسیکو دوست سی اسکی کبہی نہ راس
کچہہ آشنائی کا نہین رہتا ہی سکو پاس
ہر بار مردمار رہی ایک کی نہ یاس

صاحبقران سی کہہ دو نہ دولت پہ پہول آنکہہ

## ضد منشی فرزند حیدر بن منشی سید امیر رشید مرس فرحزاد باشا گردکشناک

یہ خو نہین اچھی ہی یہ عادت نہین اچھی
یہ وضع یہ انداز یہ خصلت نہین اچھی

ظاہر کی صفا دلکی کدورت نہین اچھی
منہ دیکھی کی سجان محبت نہین اچھی

رہنی دو تم اپنی یہ عنایت نہین اچھی

تاریکی مین یہ سایہ صفت ہی سو اہی
بی شبہ و شک پر تو ہ قہر خدا ہے

حیران ہون کچھہ نہین سمجھتا ہون کیا ہی
اندھیر ہی اسیب ہی آفت ہی بلا ہی

مین دیکھہ چکا ہون سب فرقت نہین اچھی

ہر چند کہ زیبا نہین انگشت نمائی
انسانکو بدنامی مین ہی کون بھلائی

جو طبع نہو صاف تو ہی لاکھہ برائی
دلکی لئی جو ہر ہی بڑا دل کی صفائی

آئینہ خاطر مین کدورت نہین اچھی

جان آہ مری قیدی صد رنج و تعب ہے
کچھہ بات نہین کہتی ہی حیرت ہے عجب ہے

کیا وجہہ تغافل ہی بھلا کون سبب ہے
ناسور پر عشق سی دین تو غضب ہے

تازہ یہ ابھی زخم ہی غفلت نہین اچھی

غفلت ہے ہمیشہ سے بی بال و پری ہی
آگہ نہوئی آہ کی بھی بی اثری سے

افسوس کہ واقف نہ تھی ہم بیخبر ایسی
دیوانی بنی ملکی ہم اوس رشک پری سے

سچ کہتے ہین ناجنس کی صحبت نہین اچھی

اک بات ہمارے بھی خدا کی لئی مانو
تکرار سخن خوب نہین ہوتے ہے دیکھو

بس چپ رہو خاموش ہو منہ سے نہ بولو
وصف دہن تنگ مین مشاطین نہ تکا لو

گل اور نہ ہو لی کہین محبت نہین اچھی

ہر چند کیا غور سبب کچھہ نہین کھلتا
کیا شی ہی یہ کیا شی ہی کیا شی ہی خدایا

جو درد ہی رکہتا ہی وہ دنیا مین مداوا
بچتا نہین بچتا نہین بیمار اسی کا

ہی ہی نہین اچہی تب فرقت نہین اچہی

کیا تمسی کہون حال جو الفت مین ہی میرا
ہون والہ و مفتون و مہر سیمہ و شیدا

افسوس ہے افسوس ہے و حسرت و دردا
وہ دیکہہ کی کہتے ہین خرابہ مری دلکا

او جڑی ہوئی سی مین سکونت نہین اچہی

اس امر مین ہون صورت نادر جو مین شدر
اور آہ رہا کرتی ہی حیرانی سی لب پر

تو وجہہ کوئی اوسکی بہی ہونگی مقرر
شاید کہ سنا یارنی دردون صفدر

کیون دشمنونکی آج طبیعت نہین اچہی

## صفحہ ۱۷۱ منو لعل و لدر آکو پڑہیے باشد کہ منو شاگرد میر تقی میر

بل کری ہی برونسی تیری جڑی کا منہ کیا
خال کی مثل ہو داغ قمری کا منہ کیا

سامنی لب کی عقیق بخشی کا منہ کیا
سامنی تیری جو ہون حور و پری کا منہ کیا

گیا چلی گی تری کبک دری کا منہ کیا

مثل تیر النظر آتا نہین خالق ہی گواہ
فلک حسن پری یا رہی غیرت ماہ

عجب سے خوب جو کرتا ہون ترے سمت نگاہ
شکر و تل نظر آتی ہین لب و خال سیاہ

انکی ہم والقیہ ہو تل شکر یکا منہ کیا

آئین وعوی پر اگر لعل شکر بار رہے
سامنی اونکی نہوی کوئی زنہار کبہی

گرم اونکا نہ کیطرح ہو بازار رہے
لب رنگین کے مقابل ہون ترے یار کبہی

لعل و یاقوت و عقیق جگری کا منہ کیا

گو کہ بیدردی تعشق مین ہو ہی حاصل
منہ دکہانی کی ہی اب تو مین نہین ہون قابل

پر یہ ممکن ہی کہ ہو درد مری میرے غافل
تاب غفلت ہے جو ہو حالتی میرے غافل

لی نہ ہر آن خبر خیر ہی کا سنہ کیا

مثل ناور نہین ہیچان تجھی ہی صلا
ایک مین آگی تری اہل جفا اہل وفا

نہین معلوم کہ کیا حال ہوا ہی تیرا
خوب صورت جو بہت حور کو سمجھا ہے صفا

آونی دیکھا نہین اوس ٹھک پر یکا سنہ کیا

## صدر میر صدر الدین نبیرہ خواجہ باسط شاگرد حضرت آتش مرحوم

ہنسی ہر جا طرف اپنی اوہا مین آنکھین
شمع سی ہر سی شب ہم سی آرا مین آنکھین

نظر ونمین نہ کسیکی بھی سمامین آنکھین
کسی غمگین نے جا ری نہ یا مین آنکھین

نام رونیکا لیا جب اوبل مین آنکھین

نیند فرقت مین کوئی آنی ہی آرام کجا
چین کہتی ہین کسی نام ہی سونا کیسا

شام سی صبح تک ایوای ہی حال رہا
ایک مہمان گیا دوسرا مہمان آیا

رونا جاتا رہا اپنا تو بہر آئینا آنکھین

کیا ہماری نہین حوال لی احباب خبر
یعنی کسطرح سی ہم کرتی ہین فرقت مین بسر

نالونی ہوتی ہین افلاک و زمین پر فرپر
آہ مہمان آتی ہین ہونسی ہماری اکثر

اوہا طوفان اگر رونی پر آئین آنکھین

فرقت مین تیرے چین کے صورت کوئی دم
روز فرقت مین مصیبت شب فرقت مین الم

ہوگیا باعث حسرت کوئی ہمسا ہی ہم
اس زمانی کی مرقع مین وہ تصویر ہیا ہم

دیکھنے والون نی ہی ہکو دکہا ئین آنکھین

ہیکو تکمیل فن عشق مین ہی صورت بدر
مثل ناور تری شب کے تہی اللہ کدر

آہ آفاق مین کیسی یہ گئی شورش عذر | آج کل روتی ہی یا تا ہون جنجلوای صدر
کیا بھی یار دی عضنہ سنی کہائین آنکھین ہا

## صفیر شیخ امداد حسین ولد شیخ واجد بخش متوطن فرخ آباد

مسہ رتھی زیادہ محبت بڑہا کی ہم | قایل تہی احسن بیگی مہر و وفا کی ہم
تہی شاد ابتدا مین بہت دل لگا کی ہم | سو اجو انی صفیر ہوی انتہا کی ہم
چھوڑا مجو کو ہو گئی بند خدا کی ہم

دس بیس مین پچاس مین سو مین ہزار مین | ہمسا نہو یگا کوئی اس روزگار مین
افسوس کوئی بات نہین اختیار مین | ممکن نہین بس ہی رہائی بہار مین
دلکی ہوس نکالتی ہین ٹہر ٹہر کی ہم

دیکہا بہت جو غور سی ہنسی ہر ایک کو | پرسان نہین ہے کوئی جو پوچہے چاہ کو
اولٹا حساب عشق مین دیتا ہی دیکہیو | کوئی کرے گناہ کسی پر عذاب ہو
آنکھین لڑین تو حیف ہون قابل سزا کی ہم

کیا خیر کی کسیکی ئی ہم دعا کرین | کیا دلکو دوستونسی بہلا آشنا کرین
حیران ہین کہ کیا نکرین اور کیا کرین | بی خود ہین کیا اطاعت اہل وفا کرین
کچہہ ہون تو کام آئین کسی آشنا کی ہم

عشاق خلق مین ہین بہت زیر آسمان | ہمسا نہو یگا کوئی دنیا مین خستہ جان
کیا کیا کہین کہ حال نہین قابل بیان | دشمن کو بہی نصیب نہون یہ پراسیان
سو اہوی ذلیل ہوی دل لگا کی ہم

عہد لسی تہا جو دور تو تہی حرمی قریب | سر توڑتی بہلی سنگ ملامت سے حیف و صد حیف
بر یا کہین جو پیش ہوی صورت عجیب | تم چہوٹ گئی تو غیر کی طعنی ہوی نصیب

افسوس ہی کہ مرزہ گئی زہر کہا کی ہم

ولکا ہماری خون عبث بی سبب کیا
اس بی ادب نی کچھہ بھی پاس کیا
کیا شاطرانہ آہ یہ کار عجب کیا
ہاتھون ہی اپسکی رنگ اڑا یا خضب کیا

قایل ہین سحر سازی دزدحنائی ہم

ہر چند خاک چھانی بہت قیس سے سوا
آوارہ گو غبار رہا گرد باد سا
پر جبکہ تھک گئی تو نہ پہنچا اور بن پڑا
انجام اپنی دشت نوردی کا یہ ہوا

اوسکے گلے مین بیٹھہ رہی ہچکی ہچکی ہم

اپنا بلا کشون مین نہین ہی کوئی نظیر
دام غم و الم مین ہی عمر بھر اسیر
پر ٹھانی ہی کہ صورت فرہاد دم نہ مار
الفت کا نام لینگے نہ پہر حشر تک ضمیر

ابکی جو بچ رہینگے مصیبت اوٹھا کی ہم

صفیہ سید فرزند احمد مقیم قصبہ رہ خلف الرشید
سید عبدالحی بن سید بندہ علی بلگرامی
شاگرد رشید شیخ امانعلی سحر اردو مین اور شاگرد
مرزا اسد اللہ خان غالب کے فارسی مین مالک
دواوین متعدد و مصنف کتب کثیرہ در نظم و نثر

مطلق نہ کارگر ہوئی تاثیر آہ کی
اولٹی سزا ملی مجھی الفت کے گناہ کی

حالت ہی اب یہ عشق مین مج بیگناہ کی
دلسی گذرتی ہی نظر اوس نگاہ کی

بوجھل ترا شی ہی مرو ہی نگاہ کے

کیہہ کار خیر پر جو کبھی ہوتی ہو نظر
فرصت مناز پڑہنے سے ہو تجھی اگر

تو آئی اوج بام پر ابھی دم سحر
سائی دعائین مانگ تو زلفون کو کھول کر

زندونکو احتیاج ہے ابر سیاہ کی

سیل سرشک کا تھین مخفی سہے ماجرا
تالون مین جو اثر ہی ہر اک پر ہے وہ کھلا

ضبط آپ سے بھی دیکھی ہر گز نہو سکا
آخر ضرور کو بھی جگر تھامنا پڑا

کیون آپ نے بھی دیکھہ لی تاثیر آہ کی

راحم گناہگارون پر اللہ ہے بڑا
او سکے کرم کی حد نہی رحمت کے انتہا

اعمال اگر بری ہین تو پھر وعدہ غم ہی کیا
دریای رحم جوش مین اوٹہا تو دیکھنا

کاغذ کی ناو ہین نبگہین فرد ہین گناہ کی

واقف ہوا کبھی نہ ہماری تپاک سے
کینچے ہمیشہ آہ دل دردناک سی

زایل غبار اتو کر و طبع پاک سے
دامن اوٹہائے جاتی ہو عاشق خاک سی

پھر پھر کی سنتے جاؤ صدا آہ آہ کے

ثابت ہی یہ کہ دلسی وفا کو اوٹہا دیا
جو رنج عمر بھر نہوا تہا دکہا دیا

بدنام عاشقی کو کیا دل دکہا دیا
کہینچا جو جذب نے تو کوئین مین گرا دیا

یوسف کی واہ خوب زلیخا نے چاہ کی

کیا کیا کہون الم سے جو کچھہ سا منا ہوا
کیا کیا مصیبتون مین ہوا وہ نہ مبتلا

ناور کیطرح رنج و غم و درد مین بڑا
صدمہ ہوا صغیر کا دل ہاتھہ سے گیا

کیسے بری طرح اجی سنے نگاہ کی

# صبیر شیخ محمد نظیر بلگرامی شاگرد شرف

ہوتی ہی پیش نظر شام و سحر کی صورت
نظر آتی ہی ادہر اور ادہر کی صورت

دیکھہ لیتا ہی شب خوب بشر کی صورت
کسطرح دیکھی کوئی کمر کی صورت

آنکھ آتی ہی کہین تار نظر کے صورت

نام روشن کسی صورت تو کر جاؤن مین
شمع کیطرح سی لب سے گذر جاؤن مین

ہجر ہستی سی دلا یار اوتر جاؤن مین
یار کی آگی شب وصل مین مر جاؤن مین

آنکھ کہائی مجھی البد سحر کی صورت

اوسکی الفت کی مین آن فاقمین ہر چند کہ شور
صورت اہل ہوس لمین نہین اوسکی چور

یہ یقین ہے کہ باقی رہے عشق مین زور
سو ہی ہنتا ہی کہ کچھی رنج نکر ہی جاگی چکور

دیکھہ لی گردہ مری مشک قمر کی صورت

اوسکی الفت مین کیا دلکو نہ اپنی پیارا
سینہ صد چاک رہا شانہ کی صورت سارا

سنبلے ہر چند رہائی کی لئی سر مارا
حلقہ زلف سی ممکن نہوا چھٹکارا

اس بلا سی نہوئی کوئی مصر کے صورت

پیر صد سالہ و طفال و جوان رعنا
ہندو مسلم و دیندار یہود و ترسا

طول قصہ ہی بہت نام لون مین کس کسکا
کونسی دلمین نہین یار ہی جلوہ تیرا

چشم ظاہر سے نہان گو ہی نظر کیصورت

دلکو اندوہ رہا جان حزین کو ماتم
نہ بجز گریہ رہا شغل کوئی وای ستم

سحر و شام و شب و روز رہین آنکھین نم
روئی اون بحر لطافت کی تصور مین یہ ہم

حلقہ چشم ہی ہر ایک بہنور کی صورت

ظلم اوٹہاتا ہون جن جنسے نہین کو تقصیر
عذر ہوتا نہین کرتی ہین وہ جو جو تقریر

مثل نادر رہون مین اس مرمین مثل و نظیر | وار اوسنی جو کیا کھینچ کی تلوار صریر
سینے پہ سینہ پہ لیا اوسکو سپر کر صورت

## صبیر محمد میر خان لدر فتح میر خان شاگرد صفیر فرخ آبادی

ہوگیا یار محل دعوی باطل کرکے | کہہ رہا یگا کچھ آنکھونکو مقابل کرکے
سینہ کو کرکے سپر اور کرا دل کرکے | یہ تو یوہی کوئی اوس ترک کو مایل کرکے
کیون سدہارا دل بیتاب کو سہل کرکے

ہوی عاشق تو کبھی چین نہ پایا ہمنے | فتنہ خوابین جو تہا اوسکو جگایا ہمنے
اوسکو سوجہا جو نہ تہا آہ سوجہایا ہمنے | اپنی ہاتہون سی رقیب اپنا بنایا ہمنے
آئینہ اوس بت خود بین کے مقابل کرکے

خوش خرامی مین مین اون کسکے بہلا بکو تمثال | منفعل جن سے ہے رفتاری طاؤس غزال
سچ اگر پوچہی کوئی مجسی تو ظاہر ہی یہ حال | دو قدم بہی نہ چلا سا تہ تری نازکی چال
کیک تبسم مین مواد عوی باطل کرکے

تکہون مین جان سے عاشقکی اب بھرتا ہی | سیر مرصع کی سی ہر کی شب تڑپتا ہی
آپکا آنکہ سہ عشق مین دم بھرتا ہی | وعدۂ وصل تو ہر روز ہوا کرتا ہے
آج دی ڈالئے اک بوسہ کرا دل کرکے

مثل نادر ہی مرا حال نہایت یعنیر | اونکی محفل مین نہین ہوتے ہی کچہہ بہی توقیر
جبکہ ملتا نہین ہے فرش زمین اور حصیر | لیٹ رہتا ہون مین قالین پر نمدی ہو صیر
نماز سے کہتے ہین کیا آہی ہو تنزل کرکے

## صادق تخلص بدیہی شاد بارگ ماسٹر سابق متوطن بریلی

محو آئینہ ہوا ہی مری حیرانی سی
ناک مین دم ہی بہت بی سر سامانی سی

حجرہ مین تنگ ہون مین دلکی پریشانی سی
کہیو نیر یہ پیام اوس سہ کنعانی سی

بہیجی کہنچوا کی شبیہہ نیچی ہی مانی سی

ہی جدائی مین ہمین ایک گہڑی یکبرس
کوئی کہتا نہین احوال پر ابوای ترس

دلکو خوش آئی نہ گسطرح بہلا کیجئے نفس
خوف دوزخ کا نہین اور نہ بہشت کے ہوس

ہم غرض رکہتی ہین دس صورت نورانی سی

زار و لاغر ہون غم عشق سی ہی جسم نحیف
اوسکی الفت مین ہوا ہون مین بہت آنجیف

ہو کی عاجز یہی کہتی ہی میری طبع لطیف
دہن تنگ کی توصیف کمر کی تعریف

ہو نہین سکتی ہی حیران ہون حیرانی سی

کون ہی وہ نہین جو شاک پر اونکی جوشمار
جان و دل کو بی طوطی بھی چمن مین طیار

کیون نہ برساتین مون سبز و ترقی کی بہار
کہتے ہین دیکہہ کے طاؤس گلستان ہر بار

رنگ بہتر نہین دنیا مین کوئی دہانی سی

مثل ناظر کی طبیعت ہے نہایت شایق
نظم کی فن مین نہین ہے کوئی بہی فایق

ہو نہین بس اسکی ای نوازلسی لایق
کیا عجب ہے جو عنایت سی خدا کی صادق

بڑہ کی ہو میری غزل سعدی و خاقانی سی

## صادق لالہ دوارکا پرشاد خلف لالہ کنور بہادر وکیل عدالت دیوانی ضلع فرخ آباد

خار غم سینہ مین کہٹکتا ہے
دیدۂ دل اونہین کو تکتا ہے

ابرو آنکہون مین دم اٹکتا ہے
جسم حیران ہے جانکو سکتا ہی

کون اوس بت کو دیکھہ سکتا ہے

زخم صحت کی جو نہین قابل
زندگی سے اوٹھا دیا ہی دل
گور کے اب قریب ہی منزل
اپنے بسمل کو دیکھہ او قاتل

وں تڑپنا نہین سسکتا ہے ٭

اوسکے دلمین بہت ہی خوف و خطر
کہہ اِدہر دیکھتا ہی گاہ اودہر
کچھہ پس و پیش پر نہین ہے نظر
نشار مین وہ پری نزاد کشہ

اپنے سایہ سے بھی جھجکتا ہے

صبح کرتا ہون مین برنج و تعب
مجکو حیرت یہ رہتے ہی ہر شب
نہین کہلتا ہے آہ کوئی سبب
چشم کوکب کہلی ہی کیون یارب

آسمان کسکے راہ تکتا ہے ٭

مثل نادر سکوت ہے اولے
بولنا بڑہ کی کچھہ نہین اچھا
یاد رکہنا مرا سخن نجدا
صادق اوسے نہ دون کے لینا

وں بہی سچ بولنے مین پکتا ہی

## صبیح سید وارث علی لکھنوی

وصل کا سب مین ہو اشور کہ ٹہرا ٹہرا
آس پڑتی ہی مگر اور بہی جہگڑا ٹہرا
کہہ نہین سکتی مین ایجان حزین کیا ٹہرا
اونسی جس روز شب وصل کا وعدہ ٹہرا

کیا کہین کوچ اوسی روز ہمارا ٹہرا

سوز فرقت مین مرد کہتا ہی وہ شعلہ حسن
شمع کی طرح جلو کہتا ہی وہ شعلہ حسن
سنکہ سنی اُف بہی نکرو کہتا ہی وہ شعلہ حسن
آگ مین کود پڑو کہتا ہی وہ شعلہ حسن

بات کی بات جلائیگا جلانا ٹہرا

شب فرقت مین ہوا صدمہ جانکاہ ایسا — ضبط کا حوصلہ ہرگز نہین باقی نرہا
بیقراری جو زیادہ ہوئی حد سے جیسے جا — امتحان ہمنے کیا دونو نکی پیشانی کا

سامنی دلکی نہ بجلی ہی نہ پارا ٹھہرا

اونکی عیاریون پر تو نظر غور کرو — کیسے دانا ہین وہ نادان اونکو سمجھو
چشم انصاف سی اسبابکو دیکھو بھالو — جب دکھایا درم دل تو ہلایا سر کو

زلف کا اونکے کبھی ہمسی نہ سودا ٹھہرا

ہوگئی یکتائی جہان پھانسنی کو لیف دوتا — سرمہ چشم سی اندھیر کرینگی سنجدا
جان لینی کی اونہین یاد ہین گہاتین کیا کیا — ہاتھ مین خون ملینگے وہ پئے رنگ حنا

قتل کرنے کا مری اونکو بہانا ٹھہرا

اپنی قسمت ہی پر الزام دلاتا ہون — آہ وزاری کبھی افسوس کبھی کرتا ہون
نالی کرتا ہون دم سرد کبھی بھرتا ہون — مدتون سے مرض عشق مین مین مرتا ہون

ہای اس درد کا کوئی نہ مسیحا ٹھہرا

خنجر تیز سی ہون صورت ماہ نخشب — یار کی نام کی پڑھتا ہون ولیکن تسبیح
غور اگر کیجیے تو بات ہے یہ صاف و صریح — وقت یار مین کب اشک تہی نی صحیح

کسنے دیکھا ہے کہ بہتا ہوا دریا ٹھہرا

## صبر علی حسین شاگرد کیف

نظر سی سب کے گری کیون یا سمنکی بہار — کسیکو بھائی نہ نسرین و نسترن کی بہار
ہی خار شامنی اسکی ہر انجمن کی بھار — پسند آئی نہ بلبل تجھی چمن کی بھار

مشاعرہ مین جو دیکھی گل سخن کی بھار

قصور ہو کہ نہو ہی جھگڑتی پھرتے ہین — ہر ایک بات پہ اتہو بگڑتے پھرتی ہین

ہوا سی صحن گلستان مین لرزتی پھرتی ہین ۔ کلی مین مارپڑی ہین اکڑتی پھرتی ہین
وہ عاشقو کو دکھاتی ہین بانکپن کی بہار

پڑھی جاڑی سی ہرک کو اندنون پالا ۔ جو شدت اوسکی ہوئی خلق نی اونکی سیلا
پراب یہ دیکھہ کی کیونکر نہوی مل ٹھنڈا ۔ ہوا سی سرد مین سینونکا پیجا سہ کیا
حضور ابتو ہی جاڑون مین گلبدنکی بہار

نئی نئی سر مرغ چمن پر آفت ہی ۔ ہرک کو جور صیاد کی شکایت ہی
ہوا ی صحن چمن مین بہت روارت ہے ۔ نہ گل مین بو ہی نہ سبزہ مین وہ طراوت ہے
تمہاری جاتی ہی بنتی ہوی چمن بہار

جو گل ہین اوسکی ون آخر کو ہوتی ہین سب خار ۔ نہین ثبات اونہین جسقدر ہین نقش و نگار
نہیں نظر ہی ہر وقت بر زبان ہر بار ۔ لگا ی دلکو نہ دنیا مین جو کہ ہو شیار
کہ پائدار نہین آہ اس چمن کی بہار

بہار ایسی نہین دیکھی ہی خدا ہی گواہ ۔ جو اہل دید ہین کہتی ہین دیکھکر سب واہ
ہین ورد بلبلونکو یہ دو مصرع دلخواہ ۔ بسوی گل نہین پڑتی ہی اب تو اپنی نگاہ
نظر جو آئی ہی اوس شوخ گلبدن کی بہار

مثال نادر درویش فکر کی سو بار ۔ لگا ئی غوطہ بہی اس بحر مین ہزار بیشمار
لگا نہ ہاتھ کبہی کوئی گوہر شہوار ۔ عجب زمین ہی یہ ای صبر کیا پڑہین اشعار
شگفتہ ہے کوئی مضمون رہے سخن کی بہار

صنم بت کافر گیش مریم رخم
دلہای ریش بی درگا باشنن اکبر آباد

نہیں گی جمال یار کیونکر
نہوینگے وہ اوس سے چار کیونکر

نہوینگے گلے کا ہار کیونکر
نہ جاوینگے وہاں اغیار کیونکر

جدا ہونگے گلو لگے خار کیونکر

درافشان ہیں پر نم ہے میرا
بہت دل درہم و برہم ہی میرا

جدائی ہیں عجب عالم ہی میرا
تصور یار کا ہمدم ہے میرا

جدا ہوجاوے یہ غمخوار کیونکر

نہیں جینا ہیں اپنا گوارا
جدائی کے الم نے آہ مارا

نہیں ہے ضعف میں اب کچھ سہارا
جھکے کا اون کے آگے سر ہمارا

لگا ینگے نہ وہ تلوار کیونکر

تمہیں انکھا جو تھا منظور اپنا
نہیں ہے کچھ قصور ای حور اپنا

مگر اسمیں ہے دل مجبور اپنا
چھپایا گر رخ پر نور اپنا تو

بیگا طالب دیدار کیونکر

وہ صنع دست قدرت ہے نہایت
بھلا یوسف کو نسبت اوس سے کیا ہی

یہہ قول نادر مخرون بجا ہے
صنم عشق صنم نور خدا ہی

بھلا کافر نہوں دیندار کیونکر

# حرف الضاد معجمہ

## ضمیر سید مظفر حسین مرثیہ گو خلف میر قادر علی لکھنوی صاحب دیوان شاگرد میاں مصحفی

دوستو ہے دشمن جان سینہ دل — تنگ جینے سے بس بجان ہے دل
تیر سے پہلو میں کب طپان ہے دل — کیا کہوں میں کہ اب کہاں ہے دل
اوس گلی میں رہا ہے دل

نہ تو کہتا اسے ہے نے دسوس — کب کسی سے ہے نا شکیبا کس
ہے حقیقت میں تو یہ جای سپاس — گاہ پہلو میں گاہ پا سے پاس
دیکھو تو کہاں کہاں ہے دل +

کیونکر انکو منھ دکھاؤں میں — نہیں ذلت سے کچھ بچاؤ میں
حد سے بڑھ کر ہوئی فزاوے — میرے اشکوں ہی کو آئی ہے تیر کو جو
ایک بوسہ تو بھی گراں تھا دل

جلوے دیدار کی دکھا ما جا — مہ کو کر اک نا خدے گیا ما جا
خاک دامان سے اوڑا جا — ہی بیر جسم او سے اٹھا ما جا
خاک اور خون میں طپان ہے دل

مثل نادر کی ضعف میں ہی طاق — سو کہہ کر بجر میں ہوا ہی قاق
لطف کا تیرے ہے بہت مشتاق — ای ضمیر اب رکھہ نہ بار فراق
ناتوانی کا اوٹھا ان سے دل

# ضیغم نواب سید حسین خان بہادر عرف اسے چھے صاحب خلف نواب مین الدولہ امداد حسین خان بہادر ذوالفقار جنگ

کیجے حال بہلا کسے تعبیر مصیبت — کہائی صبح وسا کیون غم تا خیر عشرت
ڈالئے پاؤن مین کیون فکر کی زنجیر عشرت — وصل ہو جائیگا ای دل نہ ہو دلگیر عشرت
ہو گیا ہجر مین اندوہ کی تصویر عشرت

دیکھکر زلف کی ہیبت کو مین خاموش ہونگا — دام سے اوسکی رہائی نہ کبھی چاہونگا
نہ تو وحشت مجھی ہوئیگی نہ گھبراؤنگا — جیتے جی خانہ زندانسے نہ مین نکلونگا
پاؤن پڑتی ہین مری خانہ زنجیر عشرت

جب بہار آئی کہا سنبل و ریحان مین بہر تا ہون مین صحرا صحرا
تلوی کھلاتی ہین بہر سن مجھکو — جوش وحشت مین مزاق کوہی عریانیکا
پیرہن کہتے ہین کس تنکو کیسا
یہ گریبان کا حلقہ ہی گلوگیر عشرت

ترک ہو سکتی ہی عادت کہین ہم رندونکے — رہ گئی ہین کسی اور عبادت کیسے
سوچ لو دل مین ذرا تمکو ہی کہہ خیر اجی — میکشی مجھسی نہ چھوٹی ہی نہ چھوٹی گی کبھی
واعظا اسمین نصیحت کی ہی تقریر عشرت

ہم نہ ہونگی تو پہر آپ کو بہی غم ہوگا — حال جیسا کہ ہی اب پہر وہ عالم ہوگا
سیکڑون جیسے ہین ہم اور کوئی کم ہوگا — تیغ ابرو کی اشارہ ہی مین بیدم ہوگا
کہیے عاشق شہید یہ نہ شمشیر عشرت

جو کہ ہونی ہو سو ہو کچھ بھی نہیں ہے بیجا
جو گذرنی ہو وہ گذری نہیں ہر گز ٹلتا
تیری دہشت سے میں ڈر جاؤں ہی ایسا کر کا
اوس سے ان کی کبھی الفت کو نہ میں چھوڑونگا

مجھ پہ کرتا ہی ستم الفیلک پیر عبث

صورت نادر غریبہ و تفتین جگر
آزرو دل کو رہا کرتی ہی اسکی اکثر
عرض کرتا ہی ہمیشہ یہ بحال مضطر
اب بلا لیجے ضیغم کو در اقدس پر

ساکھن سے یہ حضرت شبیر عبث

# ضیغم حافظ اکرام احمد شاگرد شار و وحید رافت مقیم ڈہاکہ جفار وقاری عرض داد حسن دیوان صنا

بی لطف زیست سایہ چرخ لعین میں ہے
غربت میں دل لگی نہ خوشی کچھ وطن میں ہے
باغون میں جی بہلنے کی صورت نہ میں ہے
خلوت میں لطف ہی نہ فراغ انجمن میں ہے

جان در بحر یاد رہی چین تن میں ہے

تا چند خاک وقف جلا دمین اوڑاون
سنتا نہیں ہی کوئی کسے شرح غم سناون
کیونکر بیان حال زبونی میں اپنی آون
پرہا ہا ٹہی تو گرمی سوز جگر دکہاون

ای مہربان لبہی تو یہ سوچ کہن میں ہے

تہا میں غم فراق میں بیہوش و بیخبر
دہشت تہی نی ضرر کی نہ تہی نفع پر نظر
لیکن ہوا ثبوت کہ او سکا ہی یہ اثر
ناصح نی قسمیں دین تہیں مجہی ہاتھ دھو کر

اک تار تا بہ اسلئے میری کفن میں ہے

یہ جان بیقرار ہو کسطرح سی نہ جان
شرح ایسی اشک ہین کہ لہو کا ہے آب گمان
شکوہ میں کیا کروں کہ مری لال ہی زبان
ایسا جلا ہون تمنی عدو کو دیا جو بان

چونا ہر استخوان ہی جو میری بدن مین ہے

لب بند شرح حال سے سودا کی اب کرو — حال جنون کیکہہ کہو خاموش ہو رہو
ہوگا وہی جو عرض کی نادر نی دستبو — وحشت چلی گی پیش قدم پیشوا ی کو
رکہا قدم جو قیس نے ضیغم کی تن مین ہے

## ضامن شیخ ضامن علی لکہنوی و از شیخ ایوب التماس کردہ سیر

رہتا ہون کو فراق مین رہ رہ تمام شب — رہتا ہی دلکو گو الم و غم تمام شب
بیوجہہ جاگتا ہون مگر گم تمام شب — تہی آج یاد کا کل پر چم تمام شب
او بیوفا نہین ہی سے مراد م تمام شب

نثار نی کر رہا ہی رسا نہ مقام مین — ہے دور آسمان بہی سے کرا تہام مین
ہوگر نہین ہے شب کو دہ خال سکلام مین — ساقی جہانکی سیر مین کرا ہون جام مین
حاصل ہے محکو بر تبہ جم تمام شب

کیا حال انتظار لکہون آہ تا سحر — رو رو کی رات ہجر کی ایوا ہی کی بسر
آمد پر اون کے محکو رہے صبح تک نظر — شاید دہ نیکلین گہر سے لب اتنے امید پر
کو چہ مین اونکے بیہ رہے ہم تمام شب

تہا حسبقدر کہ رنج و مصیبت سے تنگ جی — دشمن کو بہی کبہی نہو دہ دلکی بی کلی
جو حال تہا بیان کی قابل نہین اجی — کیا پوچہتی ہو کیسی کٹی رات ہجر کے
ٹھہری کبہی تو روز کے کبہی ہم تمام شب

کیا کیا نہ آسمان کے جانب خیال تہا — تہا شام ہی سے دہان سحر کی اذان کا
شہر ہر گہڑی او نہین ورد زبان رہا — سن لیجئے کہ مرغ سحر نے دہی صدا
کہتے رہے دہ مجہسے یہ ہر دم تمام شب

ہاتھون مین میرے دیتی ہی وہ دست نازنین | ہی پیار کی نگاہ مگر جانب جبین
دخل دوئی وصال کی شب مین نہ تھا کہین | مجھسے اونہین تو اونسے مجھی راحتین ملین

کیا کیا مزے اوٹھائے ہین باہم تمام شب

ناحق ہون گو کہ صورت نادر الم سہے | گو لاکھہ طرح ہو مین طبیعت حزین مجھے
گو ہون ہزار رنگ کے صدمے بہم سہے | اوٹھانا نہ ہونگی کوچہ سی ضامن قسم مجھے

ڈنکو ہوا آفتاب کہ شبنم تمام شب

# ضیا پنڈت ہرسہای خلف پنڈت جی جی رام متوطن بنارس منصف ضلع مین پوری یکی از دوستان جامع این اوراق

عاشقی مین کام جو کچھہ ہو سکا اچھا کیا | لے بڑائی مجھسے بن آئے غنچہ بجا کیا
کوئی اتنا تو بتا دے کس جرم مینے کیا کیا | حور سے دی اوسکو نسبت بس قصور اتنا کیا

اوسنے غصہ ہو کی مجکو جا بجا رسوا کیا

اور جو کچھہ دل مین ہے اوسکا کہنا کیا ضرور | پہلے اظہار رہی اوسکا نہین لیا ضرور
اسقدر پریشان لی ہی ایدل شیدا ضرور | زلف کی مجکو قسم کہا اوسکی کہینچو گا ضرور

میری جانان کا کسی نے بال گر بیکا کیا

گو دمین لے لینگا جو شوق تماشا مجھسی سوا | مثل ساحل آ آغوش تمنا تمنا کہلا
ایدل پر غم ہزار افسوس ہے واحسرتا | آہ شناوٹکی کنار رونسی کنار کاش ہوتا

ساتھہ غیرون کے مگر دریا مین تیرا کیا

کب ٹہرتی تہی نجوم چرخ کی اوسپر نظر
عاشقونکی تڑپتی بجلی سی سوا جان جگر

خوبیونکی اوسکی پہونچی جبکہ گردونپر خبر
ماہ کی ہالہ نی کی حلقہ بگوشی آن کر

اوس پری نی زیب گوش اپنی اگر بالا کیا
قیس دل نی تب تصور محمل لیلی کیا

مثل ناد رکیون ہو جان دل اوسپر فدا
جلوہ گر ہی حسن مین اوسکی عجب شان خدا

اوج خوبی کا قمر لاریب ہے وہ مہ لقا
جب عماری مین اوس تفرخ کو دیکھا ضیا

# ضیا مرزا سخاوت علی سررشتہ دار کلکٹری ضلع ایٹہ خلف الرشید مرزا حاجی متعلی مخلص

تحیر مین نہون مین زار کیونکر
نہو حیرت مجہی ہر بار کیونکر

عیان ہو جائین یہ اسرار کیونکر
کہلے عارض پہ زلف یار کیونکر

طلب سے ملگیا تا تار کیونکر

ہوئی چار آج چو چشم سخن گو
ہوا اکس شخص کا ای یار قابو

کہنچے رہتی ہے اوس پر تیغ ابرو
کیا ہے تری آنکہون پہ جادو

سچا ہو گیا بیمار کیونکر

شکر مین ہے وہ لذت نی رطب مین
نہین وہ ذائقہ ہرگز عنب مین

ہر اک کہتا ہے یہ ہو کر عجب مین
مزا قند مکرر کا ہے لب مین

نہو بوسون مین پھر تکرار کیونکر

گمان وہم سے ہو جو کہ باہر
کرے جسکو نہ ہرگز عقل باور

ملایک خبگہ ہوتی ہون ششدر
ہمارے ہوش اوڑتی ہون حجاب پر

ملے وہ سایۂ دیوار کیونکر ؟

نہین مطلب کسی سے مجکو اصلا
مثال **نادر** محو تمنا

ہمیشہ سے یہی ہے قول میرا
ضیا مین دوست ہون آل عبا کا

مری دشمن نہون فی النار کیونکر

# ضبط منشی کنہیا لال شستہ دار کلکٹری ضلع فرخ آباد خلف منشی موہن لال متوطن مراد آباد

بہر وسا کیا ہی اشک چشم تر سے
نہین امید آہ بے اثر سے

ہے مایوسی دعا ہای سحر سے
ہوا کیمہ زور وزاری ہی نہ رسے

نہ نکلا کام دل اوس سیم بر سے

ہین حسن وخوبی وطلعت مین شہورہ
زمانہ نوازے اونکے ہے معمور

کلیم عصر مین وہ بام سے طور
وہ کرشمی پر چہ ہے جو چشم بدور

او تا را چاند کو کب کی نظر سے

بہت مدت سے ہے رنجور وبیمار
نہین اب طاقت رفتار وگفتار

لبون تک سانس کا آنا ہے دشوار
چلو دیکہو تو حال عاشق زار

او مہو میٹہو ہو کیسے نے خبر سے

اگرچہ عاشقون مین تھا وہ سرتاج
اگرچہ عشق مین پائی تھی معراج

ہے مرہم کے لئے ایک ایک محتاج
تڑپتا ہی وہ زخمی بیم جان آج

جسے مارا تہا کل تیر ہی نظر سے

مثال **نادر** خوش فکر خوشخو
نہ پہرنا چاہئے آوارہ ہر سو

تردد میں عبث ہو سر بزانو | مبارک ضبط عشق تیغ ابرو
سبکدوش ستم ہو گے بارسر سے

## ضحا مولوی غلام رسول خلف تنبیح محمد بنا

## ساکن مصبہ ملانو مضاف ملک اودھ گرداب عاشق یزدان بہادر

راضی ہو جس سے بس سبب ہے دل | جس سے خوشی ہو ربط ہوس سے بر ہای دل
اپنا وہ مدعا ہی جو ہی مدعای دل | مانع ہی کون کوچہ جانان میں جای دل
اپنی وہی رضا ہی جو کچھ ہی رضای دل

بیچین بیقراری دل ہجر میں کمال | فرقت میں ہو رہی ہی ہمیں زندگی وبال
کیا کیا نہ اندوہ نومیدی ہی صبا کہ عجب حال | آتا ہی بتاب رخ یار کا خیال
کیا چاک چاک مثل گلستان ہی قبای دل

حاصل اسی نصیب کے تہی ہی یاوری | تنہا یہ ہر ایک بیہدی ہر حال سی بری
سودا ہی جسے زلف مسلسل کا اسی کی
اوبھا ہوا ہے دام بلا میں بجای دل

ہر شی کو وہ نگاہ میں نیچے ہیں خوب تول | ہر دیکھا بھال جانکی لیتی ہیں ہول
کوئی جو بیچنے کو یہاں لیکی آی دل

غافل نہ اپنی فکر سے اک آن بھی رہو | ڈر ہی ضحا نہ گل کہیں شمع حیات ہو
ان روز دن بڑھ چلے ہے نہایت ہو کل

# حرف الف مہملہ

## طپش میر محمد اسمٰعیل عرف مرزا جان دہلوی صاحب دیوان شاگرد خواجہ میر درد

گوارا کرتی ہم لگتی اگر تلوار پہلو مین
فرو کرتا وہ خنجر خونخوار پہلو مین

مگر سب سے ہی بڑھ کر یہ ہمیں دشوار پہلو ہے
کہ نکلتا ہی جو کانٹا سا دل افگار پہلو مین

خدا دشمن کے بھی نہ کرے یہ آزار پہلو مین

چلا کرتا ہی ہر اک بر سر راہ تجھ سے
مقصر کر رہا ہے خلق مین ہر آدمی تجھ سے

ہوا فی جملہ نفسین موتر اکہی ہر گز کوئی تجھ سی
نہ تھی محلس مین کرتا ہی ہر اک پہلو تہی تجھ سے

بہتا ہی نہین کوئی بھی رہنما پہلو مین

مرا گھر ہجر مین کچھ ایسی ہر گز نہین بے کم
نہین ہے روشنی کا دل بس تا یک ہی عالم

لہون پر آہ ہی شکوہ نہی آتی ہین تہی ہنر دم
ہر پہلو فراق یار مین ہے خانہ ماتم

بجائے یار بیٹھے ہین مرے غمخوار پہلو مین

نہین ہے لطف تنہا مادہ خوار یکی بالا عادت
جو وحدت ہو تو پیدا اوسمین ہو صورت کثرت

مناسب ہے کہ جلوت مین نہ سمجھی حالت خلوت
جبھی ہی ہمنشین کچھ ہا خوار یکی ہی کیفیت

کہ ساغر ہا تہہ مین جو سا فی سر شار پہلو مین

مثال نادر مخروطین ہی سیدھا جانکو کہونا
ہی لازم وقت دلدار مین اسکو ن آنکھ مینہ چرانا

وہ سب ہوسے رہیگا آگی کو جو کچھ کہ ہی ہونا
طپش حالت پر اپنے کیون نہ آہی ہلکو رونا

کہ بیٹھا ہم پہ ہنستا ہی لب خونخوار پہلو مین

# طور مرزا محمد رضا لکھنوی خلف مرزا اعظم بیگ قوام و نثار برد

کسے فرقت میں اپنی زیست سے ہی دل گذر پہلے
گوارا ہی عدم کی راہ کا کس کو سفر پہلے
گذر ناجان سے ہرگز نہیں مد نظر پھلے
میں جی جاؤں جب سے آپ میں آگے پر پہلے

یہ پیغام زبانی خط سی کہنا نامہ بر پہلے

نہیں دم مارسکی جاہلا ہمی تو لیا لیے
ہوئی تھی پیش دستی کس سخن میں مہ جانب سے
کہی تھی بات بڑھ کر کوئی تیسے روبرو کی
خوصلو سہ کی میں نے گالیاں میں بھیر کر پہلے

فرد الف تو بھی نکالا کسنے تتر پہلے

خدا کیلو سطے دیتا ہو اکہنا مان لے میرا
میں اپنی زیست کا احسان مانونگا ہمت
نمانیگا تو ہونیکا نہیں میں ترے اچھا
شب وصل غیر یاں ہے ترے گردن پہ خون ہوگا

نہ بول ورنہ موذن سے تو ای مرغ سحر پھلی

مثال برباران میں مناک تر سر کہی
حضور خنجر جلاد سینہ کو سپر رکھے
مہیا جان دینی کا ہے اک سامان کر رکھا
قدم وہ محفل جانان میں نے خوف و خطر رکھے

پتھیلے پر تو رکھ لے شمع کی مانند سر پہلے

یہ سب جھوٹی ہیں ظاہر ہیں جو تجھ بن دل کی باتیں
گوارا اسکو موتا ہی کہ کوئی عاشق جاں
اوڑھا یگا نہیں ہے کوئی الفت میں تیری
رہیں ذبح ہوتے دیکھا ہی نہیں آسان

کوئی پیدا کرے گو ہی ما ہا کر پہلے

ہمیشہ انتظار یا میں رہے دام بلا کے
بجا ہو حسن و خوبی کا بھی اک دن ہی کہلا
مری جذب دلی جسبو تب بیدن تیرہ
وہ بی وعدے مرے گھر رات کو از خود چلی آوی

لگا کاجل تمنا میں بہاں مکسی تم پہلے

مثال نادر و خستہ ہم بھی بیٹھے ہیں
لیاقت علم و فن نے کام آئی جی بہلا کی

جو خوش اعمال ہین بس ہین جنت مین وہی جاوے — عجب سرکار کی اندھیر ہے یہ بھی طور مین آوے

ہنر مند و نہی پوچھی جاوینگی واں نہ بہی

## طبیب حکیم محمد حسن خان متوطن فرخ آباد

## خلف مولوی فتح علی خان فقیر شاگرد میر اسمعیل حسین منیر

مثل دندان صفا کی نہ گوہر نکلے — لب رنگین ہی کہو لعل مزہ کر نکلے

جیسے عارض مین نہ ایسی گل احمر نکلے — سرو گلشن جو تری قد کی برابر نکلے

کیجیے کیا شاخ گل کی تک صنعت پر نکلے

کوئی دنیا مین جو تجھ سا نہ زیادہ دنیا — حسن مسا رسی تھی جو وہ نمایان ہوا

حور جنت کو تو پہلی ہی پچھاڑ تبہ تھا — اوڑھلی اور جو شانہ ہی دوپٹہ کا

آدمی ہی وہ پیزادے پر نکلے

رہی مانع نظارہ عشاق نقاب — بزم مین آن ہی بیٹھی تو ہی بی بی حجاب

پردہ پوشی سی تمہاری جگر و دل کباب — کھولدو عارض پر نور چلی دور شراب

چاند کی کہیت کرے مہر منور نکلے

کبک کہسار رہ ملک عدم لیتا ہے — دم بھی تو اب نہین [illegible] لیتا ہے

نام رفتار کوئی سامنے کم لیتا ہے — فتنہ [illegible] قدم لیتا ہے

تم تو دو ہاتھ قیامت سے بھی بڑھکر نکلے

مہر سی بڑھکی ہے تو مہر مین یہ موتی زیبا — راست سرو صنوبر سے ہی قد رعنا

پڑھنے ہین دیکھ کی قدسی ہی ہین مصحف علم — زلف ہے آزر و بیضا ید بیضا کف پا

سر سے تم پاؤن تک اعجاز ہیمبر نکلے

گو کہ آئینہ کو دعوی ہین صفا کی کیا کیا
تمسے بڑہ کر نہ مگر صاف و مصفا دیکھا

حسن مین خوبی مین خالق نی کیا ہی یکتا
داغ لالہ مین ملا چاند مین دیہا پایا

ایک بے عیب تمہی نہر منور نکلے

مثل نادر کی مددگار اگر ہوئی نصیب
تو رہِ دور بہی ہو جاتی ہی والد قریب

کیا کہون جیسی کہ رکہتا ہی تمنا مجہ سے
ایک مدت سے ہی مشتاق زیارت طیب

ای خدا حسرت دل ہی ہمیں نکلے

طرب منشی گوپال سہای متوطن مین پوری
سررشتہ دار کچہری صدر احسنٹ محسٹر ٹ

چھاونی فتحگڈہ خلف پنڈت برجلال

یوسف گمگشتہ نظر تی تمہاری ہی چاہ مین
ثانی نہین حسن کوئی غرد جاہ مین

ہوا انتخاب قدرت صنع الہ مین
سورج مین یہ ضیا نہ صفا ہی یہ ماہ مین

تمسا نہین ہی ایک ہماری نگاہ مین

کل اصبہ نہا جو ہوا خاکسار رہ گذار
پایا اوسی نے ملک تعشق مین اختیار

عشاق مین ہوا جو کہ ملا عزد افتخار
ملکی کر گیا وہ منزل عشق خرام یار

پامال ہو گیا جو محبت کے راہ مین

یہ کہا تو ہی ہنر کی وفور نے
صدمہ اوٹہای لاکہہ دل ناصبور نے

فرصت نہ دی جو حسن ملاذی عرور نے
سوتی نصیب کو نہ جگایا حضور نے

آئی نہ ایک رات مری خوابگاہ مین

رکھتی ہی اوسکی خوئی رفتار اشتہار | ہو پائمال کیون نہ دل عاشقان زار
پستانھین ہی ایک نقطہ کبک کو ہی بار | منظور نظر ہے خرام ادای یار
آنکھون کو لوگ کیون نکرین فرش راہ نہ

شاعر نھین ہی نادر خوش فکر کی مثال | اوسکو ہی فن نظم مین حاصل ہی کمال
ہو گا نہ اوسکی فکر رسا کو کبھی زوال | احباب سرفراز ہون دشمن ہون پائمال
ہی یہ دعا طرب کے جناب الہ مین

# طالب محمد طالب علیخان نقشہ نویس انگریزی متوطن انولہ ضلع بریلی خلف دلاور علیخان یکے از دوستان جامع این اوراق

آنکھونکی عشق مین جو مین بیمار ہوگیا | سینہ الم سی زخمی و افگار ہوگیا
میٹھی نیند ہای عم مین گرفتار ہوگیا | زار اسقدر مرا بدن زار ہوگیا
پہچانتا اجل کو بھی دشوار ہوگیا

ملنا جو میری ساتھ رہا دلسی ناگوار | ہونی دیا وصال نہ تا حد اختیار
گلشن مین منع کرتی رہی لاکھ لاکھ یار | بلبل نے خار کہا کی اوڑایا دسی ہزار
تو بھی وہ گل گلی کا مری ہار ہوگیا

کانون کو باتین ہوتی ہین کسدرجہ خوشگوار | جی چاہتا ہی سنتی کو تقریر بار بار
اونکی زبانکی لب و دندان کے مین نثار | آئی نہ بات یوسف مصر کیو پیش یار
اسدرجہ مجھ خوبی گفتار ہوگیا

کیا کیا نہ پہلے تم نے مجھی دعوی الفا — لیکن بوصال یار مین اب کچھ نہین رہا
ہوتی ہے آہ میری دل وجان کی دیکھنا — اوس بے چارہ ہوتی ہی مین برہمن بنا
تا زنگاہ رشتہ زنار ہو گیا

بوسہ گر کہا تو انسی ہی اگر ابرو نمین خم — تیر غمزہ دیکھتا ہی کیون جا دہ عدم
تیغ ہی قدر است بہی ہر گز منحنی ہی ہم — ناخن جو تو نی انہی ترشوای ای صنم
خنجر ہوا کوئی کوئی تلوار ہو گیا

جاتی رہی ہین دام ہی مین آہ بال و پر — للہ قید کنج قفس مین نہ مجکو کر
آتا نہ ہو رحم چاہیے قہر خدا سے ڈر — صیاد مرغ دل مرا نازک ہی اسقدر
زنجیر بوے گل مین گرفتار ہو گیا

نادر کہ طفل پاس سے اب رہا نہ جاے — گستاخ مین ہوا نہ کسی حضور سے
نازک نمر اجہان تو ذرا اونکے دیکہئے — بوسہ لیا جو رخ کا وہ طالب خطا ہوے
مصحف کو چومکر مین پشیمان ہو گیا

# طاہر مرزا ابن حسن خان شاگرد نواب عاشور علی خان باشندہ فتحپور ہسوا

دیکہی فرقت مین جو مینی نہ سحر کیصورت — زہی آہ مین میری جو اثر کے صورت
نظر آئی جو نہ اوس شمع قمر کیصورت — اشک دامن پہ ٹپکتی ہین گہر کیصورت
یا دو دندان مین ہی یہ دین ترکیصورت

شعلہ کیسا ہی ہو خاطر مین نہین وہ آتا — بہاڑ کیا چیز ہے تنور کو رتبہ نہ ملا
وہ ہوا گو کی حرارت سے نہین صندل — کرہ نار جہنم جو کہون تو ہے بجا

آتش غم سی یہہ پھونکی ہی جگر کیصورت

عشق مین اوسکی جوا وبھا ہون کو ظرفہ فساد
کبہی ویرانہ دل بھی نہین ہوتا آباد
ذرہ ذرہی مری خاک لحد کا برباد
زلف کی ذہن مین وہ صحرای جنون خیز ہی یاد

دلسی بس صاف فراموش ہے گھر کیصورت

کیا کہون اوسکو جو کچھہ ہجر مین مجہہ پر گذرا
صبح شکل سے ہوئی راتکو مرمر کی جیا
آہ صد آہ ستم ہای غضب واویلا
نا صحا حال نہ کچھہ پوچھہ شب فرقت کا

سانہی سے نہ غم و رنج کی سر کی صورت

اسرسیاحی کی ہین روزازل سے ماہر
اوسکی ہی تنہی حقیقت سے وہ ہے ہمیں ظاہر
مثل نادر نہین ہم رنج سفر سے قاصر
سالہا سال رہی بادیہ پیما طاہر

ایک مدت سے نہین دیکہی ہی گہر کی صورت

## طاہر سید طاہر علی ولد سید طہر علی ساکن فرخ آباد شاگرد صفیر

عاشق ہون سہ سو ہے سر و کار کہان ہے
محراب پسند دل افگار کہان ہے
طاقونکی صفت مجکو نہ راوار کہان ہے
ہمسر ترا ای ابروی خمدار کہان ہے

اس گہاٹ کے اس آب کے تلوار کہان ہی

انداز رقیبونکی برابر نہین اپنا
جی مین ہو غبار انہی یہہ جوہر نہین اپنا
والد صفائی مین تو ہمسر نہین اپنا
دل آپ ہے مانند مکدر نہین اپنا

اس آئینہ مین دیکہیے رنگار کہان ہے

آتا ہی تصور مین کسیکی نہ نظر مین
والہ نہین طاقت ادراک بشر مین
زندو نہین نہ مردو نہین دہر مین نہ اودہر مین
موہوم ہین یا نند کمر عشق کمر مین

دو ہو تو دو تو ہمارا بدن زار کہان ہے

دیکہیے اوسے مقدور بھلا کیا ہی نظر مین
ہی نقطہ موہوم معما سے نظر مین

امعان نظر سے بھی کب آہی نظر مین | اچھا دہن تنگ تو عنقا ہے نظر مین
ای دیدہ بینا تو مگر یار کہان ہے

ہر چند تری فکر ہے ہر ایک سی بالا | گویائی مین اندازہی عالم سے نرالا
تا دیر سخن ہے سو کون ہے پہچاننے والا | بیمایگہ طاہر در مضمون کو تکا لا
ان موتیو تکا کوئی خریدار کہان ہے

## طوفان میر نوازش علی خلف میر نظر علی یاشندہ قصبہ سیون ضلع گورکھپور

یا نیند کی ماتی ہین کہ نرگس شہلا آنکھین | سب کہلائی ہین کہ آہو ئی صحرا آنکھین
گو کہ دنیا مین سینکڑون ہین کیا کیا آنکھین | چشم بد دور تمہاری ہین فریبا آنکھین
انہین آنکھون کی رہا کرتی ہین شیدا آنکھین

ہون ایسی کہان سب جنہین زیبا آنکھین | نور قدرت ہی ہون معمور سراپا آنکھین
آنکھین دیتی تو دنیا مجھی زیبا آنکھین | یا الہی مجھی اس نعمت کی دینا آنکھین
تیری دیدار کا جو دیکھین تماشا آنکھین

رونی والا کہ مانند نہ ہو صلا ہوگا | کوئی آفاق مین اسطرح نہ رویا ہوگا
شرقہ تر کی مقابل تو کوئی کیا ہوگا | ابر برسات مین ایسا نہ برستا ہوگا
جیسا رو تے مین بہا دیتی ہین دریا آنکھین

نہ تو خواہش ہے کوئی ہی نہ ضرورت اپنی | اور دنیا مین نہین دوسرے حاجت اپنے
مقتضے عرض کے پر ہی یہ محبت اپنی | زندہ ہو جائین جو دیکھلائے صورت اپنے
قبر مین ڈہونڈتی ہین تمکو مسیحا آنکھین

شکل ناور نہین دنیا مین کسی کی ایسی | شکر صد شکر کہ آزادی دلی ہی جا دید
ہاتف غیب سنای مجھی یہ جلد نوید | مردم دیدہ طوفان کی بر آئے امید
دیکھین تو چلکے کہین دیدہ آقا آنکھین

# حرف ن — انطای معجمہ

## ظفر خضر طالع سبحانی مرزا ابو ظفر بہادر شاہ خلد اللہ ملکہ

مجروح گر ہو تو نہ دہن جسم کا ہے — کیونکر چراغ بزم طرب جا بجا ہے
اوس گل کے سامنے گل گلشن تو کیا ہے — وہ رشک گل جہاں میں اگر ای صبا ہے
یہ منہ ہی کیا جو غنچہ سے کہیے کہلا ہے

پیمانۂ حیات تو معمور ہو چکا — دم ہونٹھوں پر ہے آنکھوں میں محشر مچا ہوا
یہ سیر دیکھنا یہ تماشا تو دیکھنا — کرتا ہے چارہ مجھے مریض فراق کا
کیونکر نہ چارہ ساز ہی پیمبر کا قضا ہے

مجبور آدمی ہی نہیں ہے کچھ اختیار — انسان پہلے سوچ لے پیچھے ہو آل کار
شمع وظیفہ پڑھتے ہے شعر بار بار — فی گل کو یہاں ثبات نہ شبنم کو ہی قرار
کیا روی اس چمن میں کوئی اور کیا ہے

میں کیا کہوں فراق میں جیسا ہوں بیقرار — اشک آنکھ بہتی روان ہیں مژہ متصل
کرتے ہیں زخم ہای بدن سخت منفعل — خنداں ہیں لب جو اشک جگر پر خراش دل
جسطرح آشنا سے کوئی آشنا سے

**نادر** کیطرح کرتے ہیں سب لوگ اہتمام — ہوتی ہی سب کو روشنی کی فکر لاکلام
روشن چراغ ہوتی ہیں عالم میں وقت شام — پروانوں کو ہی عشق میں جلنے سے اپنی کام
پروا نہیں کہ شمع ظفر روے یا ہنسے

## ایضاً

ہونگی حاصل نہ تری اہل صفا میری بعد
ٹھہریگا کوئی نہ غمخوار ترا میرے بعد

تجھے منہ موڑینگے ارباب وفا میری بعد
قدر ای عشق رہیگے ترہی کیا میری بعد

کہ تجھے کوئی نہیں پوچھنے کا میرے بعد

خاک کے فرش سے تا کنگرہ افلاک بلند
لذت عشق سے آگاہ نہیں جن و ملک

ختم ہے اسکے فقط قدر شناسی مجھ تک
زخم پر دل کے گوارا ہے مجھے گو یہ نمک

کون چکھیگا محبت کا مزا میرے بعد

ہی یہی خالق کونین سے بس دل کی مراد
گلشن دہر میں رہے تجھے شاد و آباد

عرض مجھ خستہ و دلریش کے آہی ہی یاد
در جانان سے مری خاک نکرنا برباد

وہ کہ جانانہ او دہر باد نہ سہا میرے بعد

جائینگے بادیہ گردی کی ارادہ لیکے
نکلینگے قیس کے صورت نہ بوس ہی دلسے

جو کہ جنگل میں پھرا کرتی تھی گھر بیٹھینگے
خار صحرای جنون یو نہیں اگر تیرے ہے

کوئی آئیگا نہیں آبلہ پا میری بعد

نہیں غمخوار یو نکا خالق میں ہی ہی والے
ہوئیگا دیکھیو ہر امر میں آخر محتاج

یاد کیجیو سی آئیدہ جو کہتا ہوں میں آج
میرے دم تک ہی ترا ای ل ہمدم علاج

کوئی کریگا نہیں تیرے دوا میرے بعد

ضبط کا دل نا کام کو یارا نہ رہا
آہ افسوس غضب قہر ستم واویلا

کوئی تقصیر نہ تھی اور نہ ثابت تھی خطا
اوس ستمگر نے مجھے جرم وفا پر مارا

کوئی لینے کا نہیں نام وفا میری بعد

ہی بجا حال ہو درہم و برہم تیرا
کوئی دنیا میں نہیں مونس و ہمدم تیرا

مثل مادر ہے ہوا خواہ کوئی کم تیرا
ای ظفر کیونکہ محبت کو نہو غم تیرا

کوئی غمخوار محبت نہو امیری بعد

# ظہیر دبیر الانشا منشی محمد ظہیر الدین خان بہادر خلف منشی محمد مسعود بلگرامی صاحب دیوان مصنف کتاب اسرار کربلا و اسرار بود و نمود مرثیہ خوانی

چاہا نظارہ دیں سحر آفرین سی کب — ہم ملتجی ہوئی ہے پردہ نشین سے کب
کی ہمنے التجا کسی شوخ حسین سے کب — ہمنے سوال بوسہ کیا نازنین سے کب
ہم طالب وصال ہوئی مہ جبین سے کب

دل جتنے اہل حسن ہین سب سے کھورہے — ہر اک کی یاد خاطر خاطر سی دور ہے
ہر جائیونکی خو نہین اب کیا ضرور ہے — اوسکی سوا جو حور کو دیکھین قصور ہے
چھوڑا دلکو دل لگاتے ہین ہم حور عین سے کب

واعظ پسند میری بھی بچکے ہوا کرے — مقبول اس کلام کو بہر خدا کرے
دعوی بہشت کا نہ ہمیشہ دیا کرے — جو عاشق ہین ہو مکان لیکی کیا کرے
عشاق کام رکھتے ہین جلد برین سے کب

پہچانتے ہین تجکو ہمای شوخ مہ جبین — ہین تجربہ ہماری بہت صدق کے قرین
راضی تو دلسی ہی نہین شک اسمین بالیقین — عادت تری یہی ہی کیا کر نہین نہین
روکتی ہین بار بوگ بہلا اس نہین سے کب

حاصل سرور و لطف ہو کر ہی ہین وجد — اسکو قبول کرتے ہی ہر طبع ارجمند
بو شعر ہم ہین انمین آتے ہے یہ پسند — یہی زمین شعر فلک سے کہین ملبند
نسبت ہے آسمان کو بہلا اس زمین سے کب

صحرا نورد یان ہین ہمیشہ قدم کی سا تھہ — رونا فراق ہین ہے مری چشم نم کی سا تھہ
داغ ستم ہون ہین عشقین سو سو الم کی سا تھہ — ہمدم غم جدائی ہمدم ہی دم کی سا تھہ

جاتا ہے یہہ الم دل اندوہگین کے ساتھہ

نادر ہے ہاتھہ آمی ہی اس امر کی نظیر — آسانی سے وہ ملی نہین ہوتو جو عسیر
شاہد ہی قول کا مری یہ مصرعہ اخیر — ممکن نہین چھٹے لب شیرین سے لب ظہیر

زنبور چھوٹتے ہی بھلا انگبین سی کب

## ظہیر شیخ علی بخش بن شیخ عباد اللہ متوطن بلگرام

دیتے نہین ہین داد کسی دادخواہ کی — سنتے نہین دبات ہوئی جو کسی آہ کی
صورت نہین ہے عشق مین کوئی نگاہ کی — امید بیوفا و کسی کی رکھتا ہے یاد کے

افسوس کیا ظہیر نے حالت تباہ کی

آماج گاہ تیر بلا کا بنائے — مگر سے تن ضعیف کے میرے اورائے
ہے اختیار جھک کو جہانتک ستائے — بوسہ لیا ہی در کو کسو لگائے ہے

ہون بسمل کا مفتر نہین جانبت گواہ کی

مجھے رہا نگاہ سے وہ عیرت ملک — دیکھے کہے نہ چہرہ پر نور کی جھلک
حالت یہ میری اب ہے نہین کچھہ مقام تک — مین ناتوان نہ جاسکا اوس شہسوار تک

اور اور ہی سدا ہوئی گرد راہ کی

ہے جان لبہو لبہو پر مرون ترے لگائے — ہوتی نہین کبھی شنوا آہ حال کے
غفلت مین رتبہ ایکو ہین اب کمالکی — انصاف کیجی کانسے روئی نگالکی

سنتے نہین کہے کہے تو کسی دادخواہ کے

کیا کیا لحاظ صورت نادر نہین رہا — سن مکھہ کبھی ہوئے نہ کبھی سامنا کیا
اس انتہای پاس ادب کو تو دیکھنا — ہمکو ظہیر درمیان تھا قاتل کی شرم کا

گردن نہ پھیرا وہانی جو چھے نگاہ کی

# حرف ع العین مہملہ

## عیشی طالب علیخان خلف علی نقی خان متوطن لکھنؤ شاگرد میر قتیل صاحب دیوان قصاید و مثنویات

رہا چاک جگر غمسے ہمارا بی رفو ہرگز ۔۔۔ تلاش خورمی کرتی پھری کو بکو برسوں
رہی دلکو مسرت کی ہماری آرزو برسوں ۔۔۔ تبسم ہی نہین لب آشنا اپنی گہو ہرسوں
ہنسے تبھی زخم سان گاہی روتی ہین برسوں

دعا و کنا اثر خالی نہین صید شکر جاتا ہی ۔۔۔ جو نالہ کرتی ہین تاثیر دہ اپنی کہیا تا ہے
کبھی جذب دل غمدیدہ اپنے کام آتا ہی ۔۔۔ اثر آہو کا اب سر زوار دسکو کہیہ لاتا ہے
نہ تہا صورت سے گاہی شنا جو نند خوبرسوں

ہی سب لیلونسے بڑہکر دل مجنون سودائے ۔۔۔ تن نازے سر ہی ہے تشہیر ہونیکا تمنائی
ہی بدنامی کی خواہشمند اپنی جان شیدائی ۔۔۔ سر شوریدہ مین ہے ہوای سنگ سودائے
نکلے ہم کر کے یا سنگ دنام آہو برسوں

قیامت ہی ترخونسی اپنی تمنا ہے ۔۔۔ نشانی تیغ زنکی ہی محبت کا یہ تمغا ہی
صفائی کا ارادہ وکی جو ہی شیوہ جا ہے ۔۔۔ چہورا ہی ہے دل مشتاق کا کلب داغ چہتا ہے
کری گو گریہ طوفان تلاطم ست شو برسوں

دا کیا ساقی پیمان شکن کے سبو ہی بہائی ۔۔۔ خوشی ہر ایک کا دل ہے بزیر چرخ مینائی
ولا کیفیت ایسی نشار بادہ نے دکہلائی ۔۔۔ کسیکے نرگس می رنگ کی گردش جو یاد آئی
رہی رندان مکیش مست تے جام و سبو برسوں

سمندر کو بھی رشک آتا ہی میرے حال زار پر کیا
مجھے بھی ننگ ہی سوز عشق نی فسوں سے کیا

نباسر و چیر اخان حسیم سوزان سے لی تا پا
جلا یا نی مجھی ان کلمۂ غمی داغ نی ایسا

کہ میری خاک سی آیا گری گی گل کی بو بن کر

نہ تہا گو یا وہ خواری مین مثال نادر شیدا
کہ مینی سے نہ او سنی دُر دتک کو بھی کبھی جیدا

حقیقت مین لیکن فعل یا ہنی یہ سچا
کوئی گیا رو بر و عیشی کی نام میکشی لے گا

نھین یہ کہانی سنی ہانھ جام و سبو بر سون

# نواب عاشور علی خان بہادر ابن نواب محمد علی خان ابن نواب شجاع الدولہ بہادر متوطن لکھنؤ

عشق کے پہندی مین جیسے گرفتار دل
اس مین نھین ہی سر آہ مرا نار دل

تہے پہلے دلون مین تو تہا زاہد و نیدار دل
کعبہ صدق و صفا مشرق انوار دل

عارف علم خفی مخزن اسرار دل

اوسکے برابر نھین کوئی بہی اہل وفا
اوس سے زیادہ نھین صاحب صدق و صفا

لکہے جو اوسکے صفت کوئی وہ سب بیجا
نھر طریق وفا عیسے معجز نما

برق تجلے طور طالب دیدار دل

ساجد کعبۂ ہوا اور نہ پوجا کنشت
ایک وہ سیما کیا خلق مین جو ب اور زشت

قانع اوسی کا رہا جتنی کہ ہی سرنوشت
خاکی و قدسی سرشت تو گل باغ بہشت

آئینہ حق نما شمع شب تار دل

دل غم فرقت سی ہی خستہ و زار و دو نیم
بہیجون ہی کیون نہ ہم سب سے زیادہ قدیم

اوسکے مصاب مین ہم وہ ہمارا ندیم
نالۂ قلب سقیم گو ہر اشک یتیم

کشتۂ گلگون قبا بزم غزادار دل

نادر عہد ہین کاہی وہ بڑا آشنا
جانتی ہین ہم اوسی کو گل باغ وفا

شرح مصایب لکھین اوسکے سہلا نا کجا
رہبر و ملک فنا کشتۂ تیغ جفا

مورد بیداد و جور صاحب آزار دل

## عرش میر حسن عسکری عرف میر گلو خلف میر تقی میر بشندہ اکبر آباد شاگرد حضرت ناسخ مرحوم

کیون نہ آب دم شعلہ شیریں گلیمین
دم نکلے نہ کیون موت ہے رنجہر گلیمین

کیونکر نکری میری خلش تیری گلیمین
کیا وصف مزہ کرتہا ہی تاثیر گلیمین

تیر جاتے ہین کاٹھی دم تقریر گلیمین

واقع مین اگر نقشہ کشی کاہی تو مانے
نقاشو نہین کوئی نہین یہ ابھی ثانی

تو خانہ مے صنعت کی دہیا کوئی سمجھانے
سنیہ پہ شبیہ صنم اک ہے بنیدی ثانی

ہو داغ ئی جا چاند کی تصویر گلیمین

بچپن مین جو تہی لف گرہ گیر ئی الفت
ہنسا ہو نہین پھر اگر ئی ہی ان بات پھو رست

یکہہ آج نی سر سے نہین محبوب محبت
یاد آتی تہی تجہہ افعی گیسو کی جو دوست

طفلے مین اُلتا تھا مری شیر گلیمین

کسطرح سمی ہوے نہ قضا اوکی گلو گیر
سنیہ مین تڑپنی لگی دل صورت نخچیر

بڑہ کر جو بہت حد سی حرارت کی ہی تاثیر
جل جائین جو بھنین دل پر داغ کی تصویر

مجمر کی عوض بردم کشمیر گلی مین

ہر چند کرین قصد کہ سر خی کو چھوڑین — ہر چند ارادہ کرین ہر چند کہ چاہین
نادر سی سوا بڑہ کی اگر داغ نمود ہوئین — جو ہر طرح خونکی جہیئین نہیں ہوئین

ای عرش یہ ہی الفت شمشیر گلے مین

## غریز نواب عبد العزیز خان ابن نواب امجد

## سعادت یار خان ابن نواب معظم الدولہ حافظ

## محمد یار خان ابن حافظ الملک حافظ

## رحمت خان بہادر نصیر جنگ والی ملک روہیلکہنڈ

کسی بیدا کی لبو پیزہ نہ شکایت ہوگی — دور سب رنج دلی ہوینگی راحت ہوگی
درد باقی نہ رہیگا مجھے صحت ہوگی — نوشجان جب مے خمخانہ وحدت ہوگی

شیخ میخانہ مین کعبہ کے زیارت ہوگی

درد دلکا سبکہ ہماری سی فرصت نا تھا — ہم کجا اور گلہ ظلم و ستم کا کیا
سخن بیغور کرین عرض یہ امکان ہے کیا — نام رہ جائینگے وہ ہم لینگے اگر نام خدا

بات شکوہ کی کہینگے تو شکایت ہوگی

رکھین آرام سی یا مجکو وہ فرقت سا مین — رنج پر رنج دین یا دلکو ہماری وہ دکہا مین
مہر یا قہر کرین یا کہ وہ آنہین کہلا مین — ہجر مین جور کرین یا وہ تغافل فرما مین

شکوہ کرنیکے کسی وصل مین فرصت ہوگی

برغاط سمجھے تھے اسکو کہ ہے عجب ہشیار — نظر آئینہ پر اوسکو نہین لیکن زنہار
غفلت و بیخبری کا ہی ہمیشہ ہی شعار — آمد بار سی خوش ہے دل تا تجربہ کار

نہین واقف کہ قیامت دم رخصت ہوگی

یون مجبور ہے ہر امر مین ہوتا ہی بشر — کبھی امر شدنی کی نہین ہوتی ہی خبر
پر ابھی صاف عیان ہوے کر و غور اگر — بے سبب سینہ نہین جلکی ہوا خاکستر

یہ تو آہو نکی شرارت ہوگی

ہوگیا حال غم دوری جانان سہی تباہ — خار دینا نظر آئیگی مجھی پیش نگاہ
پیچ مین کہتا ہون جب سلاوت سمین نہین ہمتا — شب مہتاب کہائیگی مجھی روز سیاہ

غالب آنکھون نے جو وہ چاند سی صورت ہوگی

مثل نادر کی ذرا فکر کرو دلمین عزیز — یعنے بیجا ئی ہوئی ہی ہے مشکل مین عزیز
وہ کرو بات کہ ہو خاطر قاتل مین عزیز — دیکھو ذرد یہ نظر سی ہے محفل مین عزیز

دیکھیہ لیگا جو تمہین وہ تو قیامت ہوگی

## ایضاً

دادہ حلاوت عجبی گفتگوی تو — بہتر ز بوی مشک و عبیر است بوی تو
شرمندہ مہر و ماہ ز روی نکوی تو — مثل کرد دست شانہ خم و پیچ موی تو

آتش در آب آئینہ زد عکس روی تو

تیر ابی حسن سیاری حسینون مین ہستند — سا تون ستارہ چاہتی ہین نور مین بلند
اس امر مین کسیکو نہین جای ردو گد — چشمک بر آفتاب قیامت ہمی زند

نابیز ذرہ ز سر خاک مکوی تو

ہی نازکی مین تجو حسینون پر افتخار | قابل ہے دیکھنے کی صنعت کی ہی بہار
اوصاف مین صفائی کی بیحد و شمار | از انسان کہ رنگ میشود از شیشہ آشکار

ظاہر شد است سرخی پان از گلوی تو

ا ہی صنع را مین نی شک نی سمد | عاشق ہوا ہون جسکے گوا ہی نیک و بد
ی ثبت ازل کی دور سے تا آخر ابد | تا سجدہ بہر قدم از من ادا شود

یا میکنم ترک چو بیایم بکوی تو

باقی نہین ہین ہجر مین ہی یا رب کوا | سونس کوئی قریب ہے ہمدم نکوی پاس
امید ہے کسی سی نہ دلکو کسی سی اس | نازم بجوش شوق کہ با این ہجوم یاس

چشم انتظار دارد دل آرزوی تو

فانی بہ یک نگاہ ہی خدا ہی کو ی لقا | اب وہ کہان جو لطف تھے ہنگام ابتدا
عالم مین جو ہین گے ہمیشہ رہینگے کیا | یغما ثمر طراوت سرو شباب را

کین آب رفتہ باز نیاید بجوی تو

ما در سر طرح شوخ ہی صد سی قرون عزیز | ہون غور و فکر مین بحال زبون عزیز
در یافت اسکی وجہ کو ہینو نکر کرون عزیز | در راہ خویش خار بدی کاشت چون عزیز

انداخت ہر کہ دین بر دے نکوی تو

## غیر منشی عبد الغیر خلف منشی کرامت اللہ تقیم ضلع حسر مصنا کلکتہ

پسند آمی نہ ہر گز حسن او سکو خوبان نکا | ارادہ کسلئے او سکو ہو سیر باغ رضوان نکا
گری کیون مہد وہ نظارہ گلہا ی بستان نکا | یلسہ ہو جسی بوسہ لب جان بخش جانان نکا

خضر ہوی وہ کب محتاج تیری آب حیوان نکا

غرور سرکشی مین تا کجا سرو گلستان ہو — مقابل وسکی قد کی کب بھلا سرو گلستان ہو
ابر قامت رعنائی کیا سرو گلستان ہو — تصدق اوسپہ قمری ہو فدا سرو گلستان ہو

اگر زیر ہو گر بھی گلشن مین اوس سرو خرامانکا

پہنچ سکتا ہی کب کوئی بھلا اوسکے تئین یارو — حسینو نمین نہین یا ماہی کوئی لطف اعضا کو
نہین پہنچے اوس سے دعوی حسن کا خوبان دنیا کو — ہوئن جانیکی ہوی ابھی خضر و مسیحا کو

اگر دیکھین لب لعل جانبخش جانانکا

نکینو نکر موج مین آجائین سب آفاقلی دریا — نکینو نکر سر نوح کا طوفان ہو پیدا
نکینو نکر غرق سیل آب ہوا کے آن مین دنیا — زمین گرداب صورت ہی گردون چرخ آسا

اوٹھی طوفان گر جوش بکا مین چشم گریانکا

مثال نادر مخمورون بھیو مین ہوش تک برجا — پریشان ایک دم مین صاف ہے مجموعہ مودیکا
عجب انداز کی خاطر کو ہوی ابتری پیدا — رنگ سنبل تر حال برہم ہو غزہ اپنا

خیال آجای جسدم یار کی گیسوے پیچانکا

## غزل لالہ دیبی پرشاد خلف لالہ مکھن لال متوطن قدیم ضلع شاہجہانپور مقیم فتحگڈھ

قسمت مین تہا نہ لطف ہمارے نہار کا — نظارہ تہا نصیب مین خاشاک خار کا
تغیر عجب حال رہا جان زار کا — اب دلمین ہے خیال جو گیسوے یار کا

عالم ہے روز ہجر مین شب ہاے تار کا

لے بند و بست صبح ہی سے بند و بست شام — بستے مین دل کی آہ نہین کچھ بھی انتظام
تسکین ہا نہین ہی کہ ہی لکتہ بھر مدام — آتا ہی یاد شام جدای مین پی کا

ہر داغ دل چراغ ہی شبہاے نار کا

خالی ہو عشق سے نہیں ایسا کوئی شجر
کس مرتبہ خدا نے دیا ہی اسے اثر

تاثیر جس میں تجھ سا نہ ہو وہ کبھی معتبر
تار اپنے آنسوؤں کا بنا رشتہ گھر

رویمیں تھا خیال جو دندان یار کا

آئی ہی ابر بن کے ہوا دن بہار کی
مشتاق دید سب ہیں تری اغدار کی

دیکھی تماشے باغ میں گل و رخ کے
کہتا ہی ہیں جو عشقمیں اک گلعذار کے

عاشق کا قد درخت بنا ہی چنار کا

ساری جہانسی ہی ہی خوب ای عزیز
نادر کی طرح ہی ہی مطلوب ای عزیز

پیارا وہی ہی ہی ہی مرغوب ای عزیز
آنکھوں کی ہی وہ نور وہ محبوب ای عزیز

دلمیں مگر خیال ہی ہر وقت یار کا ہے

## عزیز اعتماد الدولہ سید یوسف علیخان بہادر لکھنوی

تھا جو کہ واہمہ وہ خیال و گمان گیا
معلوم بھی نہیں ہے کہاں تھا کہاں گیا

تھا دغدغہ جو دل کو وہ اے مہربان گیا
دن پھر گیا جہیں کے غم باغبان گیا

اب خلمان بہار ہی دور خزان گیا

تھا دلسی دور گو کہ رہا آنکھوں کے حضور
طے رات وصل کی ہوئی عیش و سرور

تھی شام ہی سی خاطر عاطر بہت نفور
ہوتی ہی صبح ڈالکی رخ پر نقاب نور

مانند مہر اپنے وہ جان جہان گیا

بھولا ابھی تو دلسی نہ تھا لطف بوسہ کا
اوس نے یہ دی خشک لب سے بھی اشنا
پر کیا بیان کیجیے اب حال سا قیا
جھوٹی سہی شراب کی تری وہ مزا ملا
لذت اوری دہن سے مذاق زبان گیا

ذکر مآل ہین رہے چند قیل و قال
دریافت کر نیکا بھی اکثر رہا خیال
پر جو کہ گذری جانفشی جبکا ہو وصال
یاران رفتہ مین سے کہا ایک نی نے حال
یہ بھی کہلا نہ کون کب آیا کہان گیا

مصرع ہر ایک جب ہے ہر شعر بر محل
شیرین کلامیونسی خجل کیون ہو عسل
نادر کیطرح ہین رہے اشعار بی بدل
صد آفرین عزیز پڑی آج کیا غزل
ہر اک مشاعرہ سے ترا مدح خوان گیا

# علی حافظ قران عالی دودمان تہیں
# باندا اشرف الامرا نواب علی بہادر
# ولد نواب ذوالفقار بہادر ملقب بہ شیو اصحاب
# دیوان و مثنوی مصحفی ماہ شاگرد منشی منیر

نہین خلش ہے مجھی گو کہ خار دلمین ہے
نہین ہے رنج ذرا گو غبار دلمین ہے
گلا نہین ہے الم گو ہزار دلمین ہے
قلق نہین جو غم بے شمار دلمین ہے
ہزار بھیڑ ہو پر جا ہی یار دلمین ہے

جو دل مین ہو نہ وہ ظاہر مین کیون ہو جلوہ گر چھپی کہیں ہے چھپائی ہوئی ہزار بھی
نہین ہے شبہ و شک اسمین کچھ بھی باور کدورت آئینہ صاف سے چھپی کیونکر
عیان ہی ہمیشہ صفائی غبار دل مین ہے

مخفی ہے بڑہ کی کوئی اس سے کیا محبت ملی ہی رہ زوار اسی سی بہت عزت
یہ شان حق ہی نمایان خدا کی قدرت ہمیشہ اسکی زیارتکو آتی ہی حیرت
کسے شہید جفا کا مزار دل مین ہے

تمہاری غصہ کو جسوقت یاد کرتا ہون الم مین رنج مین دن زندگی کی بھرتا ہون
تڑپ کے آہ اس اندیشہ مین مین مرتا ہون مزاج پاک مکدر ہو مین ڈرتا ہون
نکہرے آپ نہ آئین غبار دل مین ہے

مثال ناد ردلربش ہو نہین سکتی مین قرار ہی نہین آتا ہی دل ہی دیکے مین
بتاؤ بہر خدا در وہی کلیجے مین علی بہر ہے یہ عطر بہشت شیشی مین
تصور عرق روی یار دل مین ہے

## علی سید ولایت علی ابن سید قربان علی باشندہ فرخ آباد مثنیہ مین مطیر تخلص کرتی ہین

لو کہ گنجی رہ زوار سلجھاتی رہے پردہ دلکو آہ او بھاتی رہے
ساتھ ہے بچہ بڑہ کی لہراتی رہے دل نصیحان اونکی بل کہاتی رہے
عاشقون پر اک بلا لاتی رہے

رنج اور ہمای تہی جو پہلے بیشتر
دیکھنے سے تہا حسینو کی حذر
پڑ گئی بیساختہ نا گہہ نظر
ای خدا اوسنت کا جلوہ دیکہکر
کیوں طبیعت ہاتہہ سی جاتی رہے

گونجتی ہی بلبلی پڑتے ہے پھوہار
ٹھنڈی ٹھنڈی ہی ہوا کیا خوشگوار
باغ مین ہے خوب ہی لطف بہار
ابر مین گیہے بطرمی کا شکار
دلمین میری یہ اومنگ آتی رہی

جان ہو ٹہہرے پر بہت دن تک رہی
ایکدن حب شفا اوسکو نہ دی
دست قدرت نے کیا کیا ہی دیکہہ لے
ای مسیحا کیہہ مسیحائی نہ کی
جان مریض خستگی جاتے رہے

بتل نادر گو بہت کی جستجو
ہاتھہ اسنے کب چڑہاوہ تند خو
کب ہوا اسنے پردہ آکر رو برو
ای علی دلکی نہ نکلے آرزو
وصل کے اوس بت کے لہراتی رہی

# عروج منشی احمد حسن خان خلف منشی محمد حسن خان متوطن ایون مقیم کانپور شاگرد رشید میر علی اوسط رصاحب دیوان

کیا دیدنی قابل ہی تماشا مری دلکا
ہر داغ ہی رشک گل عنابی مری دلکا
باغ و نسی ہی بہتر کہین صحرا مری دلکا
سرسبز اسی سے نوشتا مری دلکا
ملتا ہی خط یار سے لہا مری دلکا

[illegible] پیرہ دختر — پروای مقدر کہ ہو اصاف مکدر
[illegible] ہاتھ سے شیشہ کو جھجک کر — کیون چھوڑ دیا ہاتھ سے شیشہ کو جھجک کر

سمجھا مین ہوا آپکو دیکھا مری دلکا

[illegible] — پر کیا کہون دل تو بھی مری دل لے گیا کیا
[illegible] مدتسی ہی مرکی اک عمر سی شیدا — مدتسی ہی ہے تیرے تہی محبوبہ متنا

چہیڑا ہے تو سن لیجی قصا مری دلکا

[illegible] — ہوتا ہو قرار اسکو کبھی یہ تو نہ سمجھو
[illegible] — جسطرح تڑپتے ہوی تم دیکھہ چلی ہو

ہی حاضر و غایب ہی نقشا مری دلکا

[illegible] — ارمان جو مدتسی تہی پورے ہوئی سارے
[illegible] — پیا جو شب وصل مین سینے سے تمہارے

کیا تجھ سے کہی یہ مرا [illegible] دلکا

[illegible] — مرتبت مین تہا حر تو ہر امر مین افسون
[illegible] — لو نام خدا شعر بھی کرنی لگی ہو زون

اب اور نہ کہلوا یہ بچگا مرے دلکا

[illegible] — تعلیم کری کوی بھی یا کوی سکہائی
[illegible] — ہا [illegible] عروج ایک بہی دنیا جو ہوتے

اب اونکی بہی دل سے بلبگا مری دلکا

# عاشق نواب لاجا بہادر عرف

# چھوٹی صاحب خلف نواب دلیر الدولہ سید محمد علی خان بہادر عرف آغا حیدر نیشاپوری قصبہ اباصادی حال وطن شاہ کوٹ

نظر جو ہی اوسکو ستا نا مری دلکا
پیر سان نہ کسی رو ر ہو
کہ باخاک ملی آہ نہ کانا مری دلکا
اوس مصرعے دیا

جیکا نہ کسے رو رسا مری

پستے کیطرف اونکو توجہ بہت کم
ناز اونکو تعلی کی
حیران ہون کچھہ کہہ نہین سکتا ہو غم
نالہ تا جو رخ ہی طرف عرش

معلوم نہین کیا ہے مرا دل مری دلکا

جو یار کہ یہ ہی وہ عیار ہے یارو
ممکن نہین مثل اوسکی
یہ اوسکے خبر داری و ہشیاری ہی دیکھو
مستے ہین نہ ہے بھولی سی

ساقی کو کیا بون پیے دیکھا مری دلکا

آگاہ مرتبے بہا لک ہین مخالف
جو دوست کہ یگرنگ ہین وہ لوگ ہین
دیتا ہی ندا پڑھی اسی شعر کو ہالف
مجنون نے سوا کون ہے

سونا ہے یہ خاک شفا سا مری دلکا

## نادر

سوا صاحب دل کوئی نہ ہوگا
ہر چند حفاظت سی بہت
پر صدمہ مین کیا کیا کہون کیا کیا نہ سہا ہے
عاشق یہ کبھی سنگ حوادث سی نہ ٹوٹا

پتھر سے بھی مضبوط ہی شیشا مرے دلکا

# تخلص سید عاشق علی انسپکٹر پولیس متوطن اٹاوہ ولد سید بخش علی یکی از دوستان جامع این اوراق

جارہی آفاق مین ہونگی جفا میری بعد
ہونگی دنیا مین نہ پھر اہل وفا میری بعد

نوبت آئی کی خدا جانی کہ کیا میری بعد
کون سنبھالیگا وہ رف دوتا میری بعد

کسکو اونچا ہے کی یہ کالی بلا میری بعد

حال آئین کی ادراک مین کیا ہوگی نظر
کوئی آگہہ نہین رکھتا نہین کوئی خبر

اسکے دریافت مین سچ یہ ہو لوگ عاجز بشر
کسلیے ہی سر ہر خار بیابان نشتر

کون اب آئیگا یہان آبلہ پا میری بعد

چمن دہر رہیگا ہمیشہ آباد
اسمین آئینگے کیا کیا نہین اونچی نیچی فساد

ہم کبھی رہتے ہین یہ خوب ہے سکو یاد
ہونگی خوب بگولون کی طرحسی برباد

خاک چھانیگے بہت باد صبا میری بعد

کبھی ہرگز نہوا ظلم و ستم کا چرچا
کبھی آیا نہ کوئی یاد خزانکا جھونکا

کبھی گلچین نے نہ دی اہل چمن کو اید
جب تلک مین جیا گلشن مین نہ کھٹکا پتا

ابتو صیاد نے باندی ہی ہوا میری بعد

کوئی آشوبش نہین فضل خدا سی لاحق
سیر گلزار جنانکا ہو نہین دسی شایق

مثل نادر کے مین رکھتا ہون امید و ثوق
گو گنہگار ہون پر محکم یقین ہے عاشق

بخشوا لینگے مجھے آل عبا میرے بعد

عاشق محمد عاشق حسین خان خلف

# محمد مشتاق حسین متوطن آگرہ شاگرد حباب

کب نہیں تیری طبیعت کی زباں خبر کرتے ہیں
کب ترے نالۂ جاں سوز اثر کرتے ہیں

تیور تو کہا سیدھو تو جھمکدوہ ادھر کرتی ہیں
شور سنکر وہ دریچی سی نظر کرتے ہیں

تیغ ابرو کی تری ممنون تر کرتی ہیں

آشنائی کے کبھی شکوہ بیداد نہیں
طرز افغاں سے بھی آگہہ دل ناشاد نہیں

آہ و زاری کی طریقی ہمیں کچھہ یاد نہیں
تاب نالو کی ہمیں جرأت فریاد نہیں

اسلئے ہم تنک ہوئے یاد جگر کرتے ہیں

کیوں نہو دام الم میں دل ناشاد اسیر
یاد وقت میں نکیوں عملے ہو سیدا تاثیر

صبح طالع نہو الٰہی تمہیں کوئی تدبیر
وصل میں شور اذاں کا ہی صدا ہے تعمیر

نیچ نالے نے تسے بھی مرغ سحر کرتے ہیں

ابتری طبع کو رہتی ہی تصور میں کمال
رہتی ہی آشفتہ سر دلکو تری یاد جمال

کیا کہیں جسے پریشانی نسی رہتی ہیں میں حال
پھر خدا آج تری کو چہ گیو کو خیال

دل گم گشتہ کو ہم یاد مگر کرتے ہیں

شل نادر کی نہ تنہا آہ کبھی عمر سی فراغ
فوطا اندوہ سی تنہا خمی جگر داغ داغ

پہلے بھی عقل و خرد کا نہ پتا تھا نہ سراغ
جسے سودا ہوا عاشق نہ وہ دل ہی نہ دماغ

ہا تھو نے تعزیت سینہ و سر کرتی ہیں

عاشق پیشہ دیارام اہل خط سابق
صدر الصدور مقام بنارس

# ولد پنڈت روپ چند متوطن دہلی

ہر چند خاک کر دی امن کو جہار کر
ہر چند التجا کرون منہ کو بگاڑ کر

ہر چند بیٹھون سر کو مین زانو مین گاڑ کر
محفل مین جاؤن اوسکی مین کتنا ہی آڑ کر

لیکن وہ اوڈھے جاتا ہی مجھکو تاڑ کر

میرے طرف دیکھن اوسکی ہی گمان
دیکھتا ہون جو سی ہی بات پر اک ذرا میری کان

کرتا ہون عاجزی سی ہی دل مضطر بیان
باہر نکل نہ دیدہ و دلسی تو میری جان

بستے ہوئی گھر و نکو نہ ظالم اوجاڑ کر

کب ہیان اوسکو سوی نشیب و فراز ہے
غارتگرون مین اوسکو بہت امتیاز ہے

کسطرح کوئی اوسکو کہی بی نیاز ہی
زلفونکا تیری دست تظلم دراز ہے

دل عاشقونکی پہینکے ہی مار دہاڑ کر

ممکن نہین ہے اوسکی محبت مین ہو نباہ
کرنا ہی عاشقونکو ہمیشہ ہی دہ تباہ

پیدا ہوئی ہی دلمین یہہ ہوسکی راہ
میرا بنا وا وسے بنی کسطرح گہ آہ

وہ دیکھتا ہی مجھکو تو تیور بگاڑ کر

نادر کیطرح کرنی ہی اوس سی اگر وفا
تیرا جو دل ہی اوسکی محبت مین مبتلا

وہ تجھسی ہو خفا تو نہ تو اوس سے ہو خفا
عاشق اگرچہ یار نہین تجھسے بولتا

بول اوس سے جسطرح سی ہی جہیر جہاڑ کر

عاشق پنڈت شام نرائن
خلف پنڈت رام نرائن متوطن دہلی

خدا کی فضل ہی وہ گھر ہماری آئینگے
جمال پاک کو انہی ہمین دیکھا ئینگے

بٹھا کی گود مین اونکو گلی لگائینگے
نہ بیقرار ہوا پیدا نہ ہمین ستائینگے

جلینگے غیر مگر ہم مزی اڑائینگے

بیان کیجی کیا اوسکے ناز اور ادا
خیال و وہم ہین اوسکو نہ ہین بجا

مری طرف سے ہین کیا کیا گمان مین بیجا
سوال بوسہ پہ مین نے جب تو ہنسکے کہا

کہ آج آپ ہی کل کا رنگ لائینگے

نیاز مند ہوگا جہان مین ہمسا
جو کام جان ہے آئی تو کہہ نہین سکتا

کوئی گناہ ہی ثابت نکوئی جرم و خطا
جو بات بات پہ روٹھے علاج کیا اوسکا

کہان تلک اوسی سر زنش ہم سہائینگے

ہماری بات کو ہر حرسی یقین کرو
ہمارے قول کو سمجھو نہ جھوٹھ سچ جانو

ہماری عرض سے بہر خدا نہ ناخوش ہو
کرینگے عشق مین ہم تلخ جان شیرین کو

مزا جو صورت فرہاد دیکھنہ پائینگے

مثال نادر شیدا جو عشق تہا صادق
تو عمر بہر رہی فرہاد و قیس سے فائق

پر انکو لے یہی خوبی عہد ہی وائق
اوٹھائی صدمہ نہ فرقت زیادہ تر عاشق

نہ آگے دلکو کسی سی ہی ہم لگائینگے

عاشق منشی بانکے سنگھ
شاگرد مولوی غیاث الدین امیروی
ساکن فرخ آباد پسر خواندہ منشی

# مٹی سنگہ رئیس فتحگڈہ ولکھنو

الم سے ہجر کے کیون ایما ملال کرتی ہین
غم جدائی ہی کیون خستہ حال کرتی ہین

ہمین فراق سے نا حق بدحال کرتی ہین
جو ہو وفا نہین قول وصال کرتی ہین

تو اس جہان سے ہم خود وصال کرتی ہین

غم فراق سی عالم ہی پیش چشم سیاہ
خراب خستہ جدائی مین ہین بحال تباہ

خلاف جسم نہین کہتی کچھ خیال اہی گمراہ
ہم اپنی جسم کو اوس ماہ کی فراق مین آہ

گھٹا گھٹا کی مثال ہلال کرتی ہین

جدائی مین دل عندلیب داغ کہاتا ہی
ہو کوئی فکر نہین ہجر مین وہ بہلاتا ہی

فراق مین کہین جینا ہمین جو راس آتا ہی
ہماری سینہ پہ کالا سا لوٹ جاتا ہی

جب اپنی زلف سیہ کا خیال کرتی ہین

نہ دو الٰہی تہی سی مت کو بہلی نی نظر
کبھی نہ کلبہ احزان سے آتی تہی تا در

نہالی تھی نہ دروازہ سی قدم باہر
لگی ہی جب سی کہ تاک اپنی دختر زر پر

مدام مسکدہ کا ہم خیال کرتے ہین

مثال نادر عزون وستہ جہان عاشق
حسینو نگاہی کوئی شیفتہ کہان عاشق

ہین فرد حسن مین بیشک نوجوان عاشق
زاکت اونکی ہو سطر حسی بیان عاشق

خیال کو سی لال اپنی گال کرتی ہین

## عشق شاہ غلام علی ابن شاہ لخان

## متوطن و مقیم شہر فرخ آباد

ماہ نکلے نہ تو خورشید منور نکلے | فانی نکلے نہ کوئی حسن میں برتر نکلے
خوبرو ایک بھی تیری نہ برابر نکلے | تو جو بن ٹھن کے ہوا کھانے تو باہر نکلے
جان لوگوں کے تری جان پہ نوکر نکلے

یوں تو کوندری ہیں بہت نظر و دلی آسا | یوں تو ہیں اور بھی آفاق میں شیریں گفتار
خوبرو یوں تو ہوئی کمتی ہی آنکھوں کی دوا | یوں تو معشوق ہزاروں ہیں ہمارے غمخوار
لاکھ ڈھونڈی کوئی تجھ سی نہ بھتر نکلے

قابل رحم ہیں ہم حال ہمارا دیکھو | اسقدر سنگدل و سخت تو واللہ نہ ہو
تم بھی للہ ذرا ہر کو نظر رحم کرو | جسکے عاشق ہوئے ہم سنئے جی بھی وہ کہو
جان کیسے کے تو کچھ ہم بھی سکندر نکلے

کر کے آوارہ ہر اک میں بھیڑیا ہی سمجھے | سنگ کا دشت بھی سن بار دکھایا ہی سمجھے
کیا کہوں آہ جو دیوانہ بنایا ہی سمجھے | گرد شمس سنج نی واللہ ستایا ہی سمجھے
دیکھئے کب یہ مرے پاؤں کا چکر نکلے

مثل ناور جو ہوئے فکر تو کب گہرائی | نہ کہی درمیان میں نے رنج والم کو لائی
عاشقی میں کوئی کیا ہو کی مقابل آئی | عشق نے تو بھت عشق میں کے کہا
کہیں ڈوبی کہیں ڈھیلی کہیں جا کر نکلی

## عشق سید حسین مرزا عرف
## اعا سید مرثیہ گو خلف محمد مرزا انس لکھنوی

جو بیقرار ہے سیماب وار پھلو میں | طپاں بہت ہے جو بی اختیار پھلو میں
یہ لوٹتا ہی جو بیل و نہار پھلو میں | تڑپ رہا ہی دل بیقرار پھلو میں

کہ برق کوندتی ہی بار بار پھلو مین

ہنر ضبط کیا لاکہہ اوسکو سمجھایا | مگر نہ ایک بھی سنے کبھی کہا مانا
ہمیشہ طالب ہم صحبتی یار رہا | خدا ہی خیر کری آج دل نہین بچتا

وہ آئے بیٹھے ہین بار بار پہلو مین

لبون پر آہ ہے گہہ گاہ نالہ و افغان | تلاش مین ترے آنسو ہین یہ نم رہی دان
کہان تلاش کرین تجکو ڈہونڈین کہان | خبر نہین ترے مدتسی ایدل نادان

مگر ہے در د ترا یادگار پہلو مین

تکلفات کفن کے تلاش ہے کسکو | غرض نہین ہے کہ ڈہیلے بہی قبلکے دونگو
یہ عرض دوستو پر گوش ہوش سے سن لو | دم فشار لحد مین عجب راحت ہو

جو رہیو تکیہ بھلوی یار پہلو مین

ی التجا ہری روز و شب و رشام و سحر | یہ عرض ہے مری با جان و خاطر مضطر
مثال نادر غمدیدہ و رشتہ جگر | جو بہر فاتحہ آنکلو قبر مجنون پر

ملے گا عشق ہمارا مزار پہلو مین

# عالی شاہ ابو المعالی خلف الرشید

# شاہ محمد اجمل قدس سرہ

نیز مطعنہ ہمیشہ کفر بر اسلام ما | میکشان را ننگ می آید مدام از نام ما
بد نظر می آید ایدل عاقبت انجام ما | صبح کز خون جگر با شد لبالب جام ما

در گرفت از دست ساقی عشق مخمور آشام ما

گر ز آغاز عشق تو ان مین بامن ناشاد می گشت
خوشش وقت مین آمار یز پا به کوه و دشت

هوس گر تا بجانب کوه و صحرا کم نمی بخشید بار دشت
طفلی ما نا به پیری می در جهان نمی گذشت

هیچ فرقی نیست اپنے آغاز با انجام ما

طالع برگشته کو میری جو ہے مجنسی حسد
فرق مجنسی غیر ممکن ہے سیان نیک و بد

بخت کسکا بد ہی میرے طرح از آسی تا ابد
دام راہ بخت بد ما موج دریا میشود

گر نیفتد از قضا یک ماہی در دام ما

نے کسیکو دوستی ہی سا تھ سیری نی عداد
نی کسیکو میرا دل ہی نہ مجھسے اتحاد

وردہی شیرخوش مضمون مرا ہر باد داد
دور گردون نے تو اندگشت ما را بابراد

چرخ گو ید الامان از گردش ایام ما

منزل نا در رنج و کلفت مین بھی ہین ہم
شاد رہتی ہی ہمیشہ اپنے طبع بی الم

چرخ سی ہاتف ندا یکبھی در ہای دمیدم
حاصل از ہستی ناکامی ما نیست غم

از درود مصطفی گر دید تبر مین کام ما

# عاصی لالہ سالک رام ناظر
# عدالت فوجداری شہر لکھنؤ

قید بوکا ہین کچھ اعتبار صحبت مین
کر و نداونکی لئی انتظار صحبت مین

ہر ک کو بار ندو بار بار صحبت مین
گذر نہ غیر کا ہو ای نگار صحبت مین

ہمین تمہین ہون بھی ہی بہار صحبت مین

نہ پھر جہا مین لیگا کوئی بھی اونکا نام
وفور رشک و حسد سی کی اونکی زیست حرام

ملا کی گف افسوس سی وہ اپنی مدام
غبار غم سی مکدر ہوی رقیب تمام

ہوا شریک جو میں خاکسار صحبت میں

یہ التماس ہے اہی آہ میری کام آئے
دل غریب سیہ روکو سوز و غمسی جلا
نہ پوچھ حسن نہ اپنا کر ہی یہ تو نے وفا
خدا کی واسطے اس جانب دل فریب کہا

آ بیٹھ بلا میں وہ ہے ستمگار صحبت میں

کہے جو ناز و ادا کی بھی جلوہ دکھلائے
وہ بیتوسے جو تشریف یہی ادھر لائے
تمہارا فکر تردد ہی پاس اگر آئے
بھری ہوئی ہو تہی جو چشم تو وہ شرمائے

اوٹھے نہ لذت بوس و کنار صحبت میں

عجیب طرح کے رنج و الم سہے بیچین
مثال ابر برستے رہے یہ دیدۂ تر
جو حال غم سے ہوا شرح وہ کروں کیونکر
ہنسا کیا وہ رقیبوں سے اور میں شب بھر

لہو ان تمع رہا اشکبار صحبت میں

چھلک رہے ہیں فلک پہ ستارے انجم
ہیں جمع بزم طرب میں ہزار طرف مردم
وہ ہی کہاں ہے جو کرتی ہی ہوش لبا لب گم
یہ وقت جوش ہے ساقی پلا دے خم کی خم

خدا کیوا سطے ہمت نہ ہار صحبت میں

اگر صفائی کی جانب مزاج ہی مایل
جو چاہتے ہو کہ لطف وصال ہو حاصل
مثال ناد در دلریش رشتہ خوں
بہا کی اشک کرو عذر بر سر محفل

مٹاؤ یار کا حاصے غبار صحبت میں

# عاصی امداد حسین خان خلف سجاع لغلے خان شاگرد جناب ناسخ مرحوم

معشوقوں میں انتخاب نکلا
خوشرو یونہیں لاجواب نکلا

بے پردہ و بیحجاب نکلا | وہ صبح جو مست خواب نکلا
تا شام نہ آفتاب نکلا

پہولا ایک بہی باغ کا نہ بھایا | غیبت کے نہ لہلہے سے پہلا
سچے دل مین نہ عطر کے تمنا | سونگہا جو پسینا اوس پری کا
خوشبو مین بہ از گلاب نکلا

کیطرح مقابلہ کو آوے | مخلت سی یقین ہے کہ روے
کیا سامنے آکے خاک برسے | آگے سے ہمارے حیثم تر کے
مخلت زدہ و سحاب نکلا ✣

تاریک ہوا رات یا کہ ہو دن | ظاہر مین ہو شوق یا بباطن
ہے لطف وصال غیر ممکن | بوسہ کا کیا سوال لیکن
منہ سے نہ تری جواب نکلا

نادر سے نہ تہا زیادہ کوئے | نسبت تہی نہ قیس کو ذرا بہے
شورش مین نظر جو کی جنونکے | ای عاصی کوچہ گرد تو ہے
دیوانون مین انتخاب نکلا ✣

عاصی منشی جمعیت رائے نائب سرشتہ دار
فوجداری ضلع فرخ آباد ابن لالہ
کیسرداس باشندہ موضع اوگرپور تحصیل قائمگنج

فضل خدا سی ن چہ جوش شباب کے | پایندہ وے نہ تہا و حجاب کے

انشا جوانی کی بھی ہین انشا شراب کے
دیدیے جو جذب اس دلِ خانہ خراب کے

کوشۂ اولٹ دی ہین ہون نے نقاب کے

کر طرح تمسی آہ نہ مضطر ہو دل مرا
جاہے کیون نہ دیکھے کے باہر ہو دل مرا
آئینہ وار کیون نہ مکدر ہو دل مرا
پائندین رنج رشک نکیون کر ہو دل مرا

کہلوای بند غیر سے منے نقاب کے

واقف وہ کیا ہین جنھین نھین عقل کا اثر
وہ جانین کیا نھین جنہین دنیا کی کچھ خبر
کہتے ہین وہ جو کہتی ہین انصاف پر نظر
ہی یہ شفق ہلال کی نزدیک جلوہ گر

ہین زیب دہ جو پای حنائی رکاب کی

دنیا کی خوبرویونسی الفت ہے دلکو کم
یوسف بھی سانبلی ہو تو خوابان نھین ہیم
رہتی ہین میری دیہا تین ہو دیر یا حرم
مشتاق دید رو محفظ ہین ای صنم

ہم خواستگار لب ہین تیری کتاب کی

دنیا سی جب قدم سوی عقبی رہا ہینگے
ہی یقین چین وہان جا کی پا ہینگے
نادر یہ طرح رنج والم کیون اوٹھا ہینگے
عاصی خدا کی فضل سے ہم بخشی جا ہینگے

اندیشہ کچھ نھین ہمین روز حساب کی

# عاجز سید کاظم حسین شاگرد شوق

سینہ مین چاک ہی ترے بخیہ سحر کی صورت
دلکین سوراخ نمایان ہے گہر کی صورت
قابل شرح نھین دہن ترے کی صورت
جیسے دیکھو نھین اوس شکم کمر کی صورت

دل ہے پھلو مین میرے تیرا ہی تیر کی صورت

می کا رنگ تو جایز ہو مجھی نہیں حرام
جز ہم آغوشی جانان کوئی اور ہے کام
بس منا جاتے ساعت ہی دعا کا ہے مقام
یا خدا ہو نہ کہین جلد شب وصل تمام

تو د کہانا نہ ہے آج سحر کی صورت

قدر رکھتے ہیں احباب کے پہلو ہی یہ تہ
نظر فہر رہا کرتی ہی مج پر سب کے
اوسکی کیا شرح کروں خیر جو کہدی ہی زبان
ہامی اوس اسکا بر لہو کہ یہ نوبت ہی تجھ

گریہ یا ہی کی آنہو نسی نظر کی صورت

چہپ رہون اوس سے بہر ہو نہی کہدیں مجہ آر
خوف لی وسے کروں میں جو لہا کہ بہا
کنج عزلت کہیں لجا ہی تو کہو نون نہ کوار
کسطرح کی شب فرقت ہوئی ہی آج پہاڑ

جلد د کہا دی خدا مجہکو سحر کی صورت

اسکی شہرت ہی جو آفاق مین تو اوسکی دھوم
کچہہ حقیقت نہین ہوتی ہی کسیکو معلوم
ہون معما جو یہ دونون تو کسی ہون مفہوم
کسکو معدوم کہون کسکو بتاون موہوم

دہن تنگ بہی عنقا ہے کمر کی صورت

کیا کہون ساتہہ مری بخ ہین اوسکو جو جو
اوس سے جو دلمین کہا یا ت ہین مجہسے وہ سنو
اسکی بے تابیان انصاف کسی یار د تو کہو
چین لینی نہین دیتا کسی پہلو مجلو

دل نالان سے نہین آہ مفر کی صورت

رشتہ مہر و وفا صورت تار تو ر ا
دشمن و دوست نی افسوس کہ منہ کو موڑا
یہ تو کیونکر کہو نمین رنج ہی مجکو تھوڑا
جان لیگر غم و اندوہ و الم نی چہوڑا

مرے عاجز نظر آئی ہی مفر کی صورت

عاجز سید اکرام علی رئیس فتح پور ہسوا
تحصیلدار فیروز آباد ضلع اکبر آباد خلفت سید سجا نغلی

محو کیا ہی مے ناب دن فروغ طور کا
راست ہوتا ہے کہان سنبہرہ جو ہے دور کا

ہی تیقن محب کو قول عاشق مہجور کا
بام و در پر اوس پری کی ہی یہ عالم نور کا

روز ان دیکھا کرو تم ہی جلوہ حور کا

ہوتی آئی ہین ہمیشہ سے زمانہ مین یہ
ہو چلی ہین پہلے کتنی ہی شہان ملک گیر

خلق مین ہر چند گذری ہی بہت اہل ہنر
وہ نسبہ خوبان شکوہ و شان مین ہے بی نظیر

کرتی ہین اوسکے گدا کا سر فغفور کا

زلف مین تھین ابر بہر عاشق پہلے سے بیکل و بال
دونون جانب حلقے پہلی ہی ماکرتی ہی ہلال

تمہارا زیادہ پیچیدگی کیا کرتی ہین یہ بال
کہل گیا جو اگر اوسکا کبہی زور وصال

آنکہون مین ہر جا گیا نقشہ شب دیجور کا

غیر و نسی اس سبز لونی زرد ائی رہم و راہ
جو پیالی دور مین اوسکو دی مہ نے ماہ

نالہ گرم کی لب پر تہا کبہی گرمہ آہ
جانتی تہی ہم یہ ایسا تی کہ ہوگا مجہ پہ نگاہ

اسطرف سا غر یہ اسکا یا ہی انگور کا

پہلو مین نازونعم کی بالی تہی ہنی کو جا
سینہ مین آتا ہی اوسکا سر سبز شعور ارتہا

اک ذرا تو تا ہی ہمت کو اوسکی دیکہنا
لخت دل سینہ ہی آتا ہون تہا ہکچکر گیا

نخل مژگان کی تلی سہرا مسافر دور کا

غم نہین ہم کو اگر ہو وفا مین سر کٹا
جتنی تہی جان بازی وفا مین تمام ہوگیا

حکم عالی ہی کہان یہ ہم جان بر ہوگیا
تیری کوچہ مین رگر کر ائیگان مین مر گیا

ای سیجا حال تک پوچہا نہ رنجور کا

صرف ہے مثل نادر زندگی مین بندگی
درحقیقت عقل کامل ہے اسی کی مقتضی

رائیگان اوقات کا کرنا نہین لازم مجہ
سیر دنیا مین نہ غفلت چاہئی بس تنبیہ

ہوش مین آ سوچ ای عاجز سفر ہی دور کا

# عارف سید جمال الدین نبیرہ خواجہ بابا سربط

## صاحب دیوان شاگرد حضرت آتش

ہو نزاکت سے جسے جو گراں بالای سر
رکھی کیون وہ ماہ رو تاج کیان بالای سر

لیکے صحف عرض ہین سب ناتوان بالای سر
سرخ اک پیچا نہ باندہ ایجان جان بالای سر

خون ہوجائیگا لاکھو نگار وان بالای سر

عیش و عشرت کے دن آی ہین کیا ہنی قبول
یہ مصیبت جو کہ گذری ہی گئی شاید و بہول

جوشش ایام گل یہ غرہ ہی تیرا فضول
شاخ گل پہ بیٹھکر ای عندلیب اتنا نہ پھول

لائیگی آفت کوئی دن مین جران بالای سر

طرفہ کیفیت ہے ایدل تجھ طرفہ ما جرا
جانور کی عقل کیا آخر کو دیوانہ ہوگیا

لاغر کیا ہر تبہ حدسی سوا میرا بڑہا
جانکہ مجنون بھی اک لیلی کلفام کا

آ کی بلبل نے بنایا آشیان بالای سر

آہ سوزان ہی ہر دم جان مضطر کو ضرر
نالہ ہای گرم مین ہی شعلہ کا پیدا اثر

مشتعل لو آگ ہی سینہ مین پنہان شرر
ضبط سوز غم کری میری طرح کوئی اگر

شمع روشن کیطرح اوہی دیوان بالای سر

گو کہ ہین حد سی زیادہ جرم و عصیان و خطا
مثل غالب کیون ہے دل رنج والم مین مبتلا

دی رہای غیب سے تسکین کو ہاتف صدا
کر نہ اندیشہ عذاب قبہ کا عارف ذرا

ہو مینگے اوسدم امیر مومنان بالای سر

## عرفان مولوی سید عرفان علی

# ابن سید قربان علی متوطن بریلی

## اوستاد اولاد امجاد نواب محمد علیخان بہادر رئیس آباد صنائف کثیرہ و علوم دینیہ

خجل ہے چاندنی گردون پر اسکے طرف دامنسے
فضیلت ابروی خمدار کو بھی اوس میرانسی

منور حال مین تابندہ تر ہر نجم رخشان سے
ہ لو کو کہکشان سے نسبت نہین ہے روی جانان سے

ضیا اوسکی ہے پامین ہی فزون ماہ تابان سے

زمانی من مثل ہی یہ کہ دنیا مزرع عقبی
بدیکا بیتیجہ نیک کا ہوتا ہی پہل اچھا

نہ نکلیگا کوئی آفاق مین اتل وفا نہسا
نکیون سرسبز ہو دلمین ہمارے تخم الفت کا

نہال عشق سیچا ہنی آب شیر گریان سے

ہی صبح عید ہی ہے آج کا دن سرور افزا
مسرت دلکو ہی کیا کیا خوشی ہی جانکو کیا کیا

مناسب ہے کہ دون انعام مین تقدیر دل شیدا
کبوتر نہ جو خط لایا ہی اوسنے بلقیس پیکر کا

نہ کیون رتبہ مین افضل ہو بہلا مرغ سلیمانی

حساب شمہ کا پیدا ہوگا کوئی جھگڑا
ملیگا پیاس مین فضل خدا سی جام کوثر کا

نہ لغزش پا تنکو ہوگی کبھی پل پر نہ فضلا
فشار قبر کا غم ہی نہ محشر کا ہی کچھ کھٹکا

غلامی کی سند رکھتا ہو مین شاہ شہیدانی

ہمیشہ صرف مجھپر یا لیقین فضل خدا ہوگا
مدام اوج ترقی پر مرا بخت رسا ہوگا

مثال ناد مخزون تردد تنکو کیا ہوگا
ہری مشکل کا عقدہ دیکھیو اگدم مین وا ہوگا

مجھے امید ہی عرفان جناب شاہ مردان سے

# عابد مرزا غلام زین العابدین خلف مرزا غلام علی بیگ رئیس اعظم و اکبر آبادی از دوستان جامع این اوراق

آفاق مین انگشت نما کر دیا ہمکو
بیگانون سے اپنون سے جدا کر دیا ہمکو
نہم کیا تہی نہ معلوم کہ کیا کر دیا ہمکو
وحشت نے گرفتار بلا کر دیا ہمکو
ای زلف دوتا صورت لا کر دیا ہمکو

دشمن کے لگی منہ کو نہ کسطرح سیاہی
اغیار کو کیون رشک سے ہوی نہ تباہی
احوال پرسی ہی جو افضال الہی
ہمسایہ کو ہو جاے نہ کیون تپہ شاہی
خضر نے عنایت نے ہما کر دیا ہمکو

ہین برق وصبا دیکھکی حیران و پریشان
پہونچے ہی مدام اوس سے رہا تخت سلیمان
چھالا کینو نکی وصف مین شاعر نہون نازان
اکسیر ہے یہ گرد سم نقرہ جانان
ہم چوپری کان طلا کر دیا ہمکو

تنہائی نے جینے سے ہمین سیر کیا کیا
بار غم فرقت سی بہت زیر کیا کیا
گر فکو ہماری تہ شمشیر کیا کیا
ای صبح شب وصل یہ اندیر کیا کیا
تو آی اور اوس سے جدا کر دیا ہمکو

ہی نادر دلریش و حزین اگہہ شاہد
ہم جانتی ہین خالق معبود کو واحد
سنگ در سلطان کے ہون گر اوسطی ساجد
دنیا کی شہنشاہی کا کیا رتبہ ہی عابد
ابرو نے جو اوس در کا گدا کر دیا ہمکو

# عقیل مرزا وزیر حیدر عرف آغا مرزا خلف اکبر مرزا احمد علی بیگ رئیس فرخ آباد

رحم کس روز اوسی بیدل ناشاد آیا
برسر مہر کہان بانی بیداد آیا

سوی زندان جو کبھی وہ ستم ایجاد آیا
غصہ ایسا اوسی ستمگر ی فریاد آیا

کہ چھری لیکے ادہر ذبح کو جلاد آیا

سامنے میرے رہا کرتی تہی سو بات کی بات
زندہ لنے بڑہ کی خوشی آتی تھی مجھی اب رات

رہتی تہی جان حزین کلفت و غم مین دن رات
ہوگئی صاف بلائے شب فرقت سے نجات

مصحف عارض تابان جو مجھی یاد آیا

ہوگیا رنج رقیبون کو کتنا کتنا
ہوگیا رشک نہ کم بختون کو کیسا کیسا

خاک ہوجائینگی دشمن ہم الم سی کیا کیا
لوگ منہ دیکہہ کی رہ جائینگی اپنا اپنا

میری آغوش مین جسدم وہ پریزاد آیا

گوشہ چشم سی اوس سمت کو مایل نہوا
دیکہہ کر خوش اوسی اللہ کبھی قول نہوا

راست تو یہ ہے کبھی کجہہ گفتنی من داخل نہوا
مصرع قامت دلبر کی مقابل نہوا

بارہا پیش نظر مصرع شمشاد آیا

بہولی باتونکی کبھی یاد نہین لازم ہی
مثل نادر کی بہی فریاد نہین لازم ہی

گلہ جفا تو الاد نہین لازم ہے
وصل مین شکوہ بیداد نہین لازم ہے

کیا عقیل آپ ہین نادان یہ کیا یاد آیا

## عالیجناب شیخ علیم الدین ابن شیخ امام الدین ساکن موضع

# راجگیر پرگنہ قنوج صلع فرخ آباد

کس کے آرام سے بسر نہوئے
کس کے کس کے نہ جی بسر نہوئے

کب نظر کیمیا اثر نہوئے
مہربانی تری کدھر نہوئے

لطف کی پر نظر ادھر نہوئے

قدردان ہین جو اہل جوہر کی
سمجھے بیکودہ تجربہ کر کے

ٹھہرے کہنے ہمین تن و سر کی
منہ تکا کہا مینگے وار خنجر کے

پاس اپنے اگر سپر نہوئے

آہ و نالے ہوگیا اثر زایل
کین دعا مین تو ہوگئین باطل

مشکلون سے سوا ہے یہ مشکل
وصل جانان کے واسطے ایدل

کوئے تدبیر کارگر نہوئے

غم گدازے مری بحال خراب
کی نہ طے ایکدن بھی راہ صعوب

مجھکو تشنہ لبون مین رہا یہ حجاب
آب خنجر سے سب ہوے سیراب

ہاے مج تشنہ کو خبر نہوئے

مثل نادر کیے گناہ عظیم
رہی کوئی خطا مین آ بمقیم

بخشے گا جرم کو خدای کریم
عمر عصیان مین کاٹی انہی علیم

عاقبت کی ہمین خبر نہوئے

عصمت امجد علی خان رخیتی گو خلف
حسین علیخان متوطن لکھنؤ شاگرد حکیم محمد علیخان مسیحا

غنچے جاتا ہی دل محو تماشا میرا
دم لبون پر ہی دمکتا ہی کلیجا میرا

حال پوشیدہ کسی سے نہین اصلا میرا
کو بجو لوگ کیا کرتی ہین سیر جا میرا

امتو بازار رہ نہین مشہور رہے سودا میرا

زیست مین کیا امون جو جان کندن گذرا گذرا
کوئی بیماری مین پرسش کو نہ آیا اصلا

نزع کیوقت نہ وہ رشک مسیحا آیا
الحمد ہوا مرے عزیز دلہا

دوش احباب پہ جاتا ہی جنازا میرا

چہرہ الفت کی مری ہوتی ہین اتو ہر سو
لوگ آآ کی برابر کہتی ہین محبوب رو

پر ہین حیران مون لیکن نہین ہرگز قابو
اک یم حسن کی دوری مین نہان مین ہم

آج کل رہتا ہی بستر لب دریا میرا

آہ لب پر تہی کسنے تو کوئی گریان تہا
تہا لبون پر یہ کسیکی کہ ہمدم ہی ہوا

پر یہ بی بی جی ہی جیدی منصب واویلا
بولی وہ ہنسکی ملی آج تو سرسی یہ بلا

کوچہ یار مین پہونچا جو جنازا میرا

مثل ناد رہین جگر و نسی فراغ ہوگے
رنج ہوگا نہ کوئی دلکو اذیت ہوگے

رفع اوسوقت ہر اک محنت و کلفت ہوگے
چاہ در حب علی کوشش عصمت ہوگے

کیون نکیر مین پڑنے لگی پلا میرا

عفت نجم النسا بیگم ساکنہ لکھنو
شاگرد مولوی سید مقصود عالم شمس الشعرا

غصہ و غم شب فرقت مین فقط کہاتی ہین
آنسو ہی لیتی ہین پانی جو نہین پاتی ہین

سینہ پر سانپ شب ہجر مین لہراتی ہین
ہم جو بیخان جہان تنی بچہر جاتی ہین

صدمی ہوتی ہین خلق ہوتی ہین گہبراتی ہین

گل گلستانونکی آتی ہین نظر صورت خار
انہی آنکہونمین ہرگز کل کی کلی ہی نہ کہلا

کہہ نہین سکتی ہین ہم حال لب دل زار
رہتی ہی مدنظر سبزہ عارض کی بہار

سبزباغونکے ہم ای یار ہوا کہاتی ہین

عمر گذری کہ نہ پایا کبہی اکدم آرام
مدتون بند رہی عالم فرقت مین ہم

اب مگر کلفت دوری ئی ہوئی طی ایام
ای غم ویرنج شب ہجر تمہارا گیا کم

شکر ہی خالق یکتا کا کہ وہ آتی ہین

رکہتے ہی حلقہ حیرت مین تمہاری جو ٹری
اور تبلاتی ہی بالا ہی ہرگز کو بالی

ایسے زیور کی ہین لو کبہی دیکہی نہ سنی
بجلیان جمکین تو آنکہونکی گرائی بجلے

جہانی ہم دیکہہ کی منہ شکونکا برساتی ہین

کبہی پیاری نہین الفت مین جو جان ہمین
نہ غیور آہ ہوا عشق مین ایمان ہمین

مثل شاذ رہی ملنی ہی کے ارمان ہمین
ننگ و ناموس کا عفت نہین کچہہ ہمین

ساغر بادہ گلرنگ پیے جاتے ہین

عیاش مرزا کلب علیخان
بہادر ڈپٹی کلکٹر ضلع پرتاب گڈہ
مضاف ملک اودہ فرزند گہین
جامع امین اوراق

اموات کی مسیح ہین گو لب ہلا کی آپ
جان بخش گو از کسی ہین اہل فنا کی آپ

پر حال زار کو تو مری دیکھین آ کی آپ
مردہ بنا گئے مجھی ناحق جلا کی آپ

لیا کر گئی یہ قبر گو ٹھوکر لگا کی آپ

دم باز حیلہ ساز ہین کیسی بلا کی آپ
عیار و پر فریب ہے ہین انتہا کی آپ

کچھ شک نہین کہ بانی ہین مکر و دغا کی آپ
دل لیگئی مرا خ روشن دکھا کی آپ

ہے ظلم چوری کرتی ہین شمع جلا کی آپ

دلمین کبھی کے یاد نہ پہر مطلقا رہے
دعوی حمیدگی کا نہ اصلا کبھی کری

ابرو کا تو مقابلہ کیا خاک کر سکے
ڈر کر ہلال بام فلک ہی پر پڑی

ڈھلائی کمان جوانی چڑھا کی آپ

غیر و نکو نہ تمنا یہ کہلا بھیجنگے اپنی تہ
جام شراب ناب پلا بھیجنگے اپنی تہ

جھوٹی نہ عید بار بھی لائینگی اپنی تہ
جھوٹی پر ایکدن نہ بہا بھیجنگی پنی تہ

جے لیجئے انتظار مین یونہین بہلا گئی آپ

لینے ہی کا نہین کوئی دنیا مین نام زلف
ہی یہ یقین خالی نہ رہیگا مقام زلف

ہوگا نہ وحشی کوئی بھی آکی رام زلف
ہی میرے مرغ دل تلک آباد دام زلف

پیچا بنگے یہ ہاتھ کی چڑھا اوڑا کی آپ

ہین کم سنی کی نازکین ئی آن بان
بدلا نہ لین کبھی بھی یہ غلط گمان

او غمزی ادا و عمزہ ئی قربان لاکھہ جان
اللہ ری بات بات پر اونکو عوض کا دھیان

اب رو بھی رو بھی پھیر ہین ہمکو منا کی آپ

میلان طبع خاص سبھی گھہ نہ تھا کوئے
بدنامی کا لحاظ ہی رکھتی تھے ہر گھڑی

جو شوخ چشمی اب ہے وہ آئی نہی کبھی
تھے جہپ کے غیر و نکی کہین نوبت پہنچتی تھی

نقارہ اب بجا ہے ہین بانکو بلا کی آپ

شہر ما کی کم سنی ہی نہ آتی تہی سامنی
نام خدا جوان ہوی حوصلہ بڑھے ہے

قربان ہون ادا کی فدا حسن و ناز کے
اللہ میرے لاغری کو ٹوکنی لگے

اپنی کمر تو دیکھین ذرا سہر جھکا کی آپ

ناداریقین بیچوا ہین بھین ہی شک
اونکا مزاج ابتو گیا ہے بہت بیک

کرتی ہین سب وہ قطع محبت کو بدی دہر کر
غیر وسی راہ و رسم پڑہائی یہان تک

عیاش کو چلی ہی رستا بتا کی آپ

# عیش منشی جوالا پرشاد انسپکٹر و سررشتہ دار کچہری پولیس ضلع فرخ آباد ابن لالہ کالکا پرشاد یکی از دوستان مع ابن لالہ

ہی کون ہنر جو دل مضطر نہین آتا
کیا کیا کہین کیا کیا ہین ہو ہر ہنر آتا

گو نا نہین آتا ہی کہ تسخیر نہین آتا
تسخیر کہ جادو ہین کیا کر نہین آتا

قابو مین مگر وہ بت خود سر نہین آتا

سو سن سے سوا منہ مین پانی بہی موجان آتا
ہو جاتا ہین سیماب ہی گو بیکرار گویا

تقریر مین ہر چند کہ ہو جاون مین یکتا
منہ سے ہو صفت اوس کی مگر بولی نہ بولیا

تو رہ مین مری جان مسدر نہین آتا

کیا وہمہ کہ وہ در پئے ایذا ہی جو میرے
کیا ہی مری تقصیر یہ بعد قتل ہو مرے

کیا جرم ہوا مجھسی کوئی اوس سے یہ پوچہی
کیا رنج ہی ساقی کو مری بادہ کشی سے

کیون آج چہلکتا ہوا ساغر نہین آتا

مدت ہوئی ہے آرزو کرتی ہیں صبر کو وعدے
ٹلتی ہی چلی جاتی ہیں ہر بار کی وعدے
ہوتی نہیں ایفا بت سیمیں کبھی وعدے
ہر وای قیامت کو ہیں دیدار کی وعدے

یہ ہیں تو وہ سنتے مجھ سے مرے نہیں آتا

مشکل نہیں ہاں پل بنے اگر آپ بنائیں
یا آپ سے لیف کسیطرح سی لائیں
ظاہر ہیں جو آنسو کے ابر دیدۂ حیراں
کیا مینہ دو رکھیں غیر سے چھپ کر جو وہ آئیں

بیباک ہیں چالاک ہیں کیا کریں نہیں آتا

نسبت نہیں ایسا کوئی ہستی ہے جہاں کی
ہر دم ہیں یہ فردیں نئی ہیں طرح طرح کی
ایسا نہیں جا بنا گر ذرہ ہے
ہر رخ پر نور کی پروانہ ہیں عشاق

اس آگ میں ہے ذرہ سا رہتا نہیں آتا

بہتا نہیں خوں رو کے ہوا ہی سرخ رو آب
ہر ذرہ طرب حال ہر اک صورت سیماب
ناشاد رہی ہر اک مختصر اندوہ ہی بیتاب
سکتہ جو ہوا حیش کو حیران ہیں احباب

پر لیتے ہیں کیکر وہ ستمگر نہیں آتا

## الیف

آنکھوں کی خوشی پیرہنی کی جو بہت ہے
ٹکڑی دامان ہوئی چاک گریباں رہے
بہر شناسائی عجب طرح کی نادان ہی
محو آئینہ رخ جو ہوئی حیران رہے

یہ ہیں تو وہ سنتے مجھ سے جدا ہے تو پریشان رہے

یاد آئینہ رخسار تیں ہیں رہے
عشق گیسو ہی پریشان ہیں پریشان رہے
بیدل و جان بلب ہے سر و سامان رہے
یہ جو بیتی ترے فرقت میں سو ہے جان رہے

رند مے درد کی رہے سخت پشیمان رہے

صدمہ ہجر کی وقعت نہ یا کہ
ہے تماشا اثر سحر تک مری شبنم کا

میں تو یا بند رہا غصہ و رنج و غم کا | کسکے قسمت کا خدا جانی ستارا چمکا

ای فلک آپ کہاں اسکو مہربان رہنے

صاحب خلق و مروت نہیں ہمکو کوئی آج | اور جو ہیں حال کی عشاق مہینہ ہیں نباہ
کر رہا ہے جہان جسمیں ہیں ہم بیدرد | اسمیں ملنے کی جو بوجہ تو ہے بیجا ہے راہ

بات نہ پوچھ کسی سے

زندگی جیتے جو جاتی ہی یہ کہتے ہیں | انتہا بیکسی کی ہے یہ ہمیں جانتا ہے
تجربہ خوب کیا ہمنے میاں اتفاق | اور ہے ہمسے نہیں ہوتی ہے ہوتا فراق

بس ہمیں یار سے پیدا کوئی سامان رہے

ستم و جور زیادہ نہیں زیبا مسکو | ظلم کا خوب نتیجہ نہیں ہوتا سمجھو
استقامت بھی ہو جسمیں وہ ہے انسان کہ جو | گالیاں دی دو بھی بوسہ ہو اغیار کو دو

کچھ نہ کچھ یار ستمگار کا احسان رہے

حسرتیں بیحد فگار رہ گئیں دل میں میرے | جو علی جتنی کہ تھی ایک بھی پوری نہ ہوا
آہ افسوس غضب ہے ستم و واویلا | وہ لگا تیر جو مرمی ہے وہی تو ہی نہ ہوا

مرنیکو مر گئی پر دل ہی میں ارمان رہے

نہ تو بوسہ دیے پہلو میں آکر بیٹھے | پیار سے باتیں نہ رنگین اور نہ شکر لب ہی
دور ہی دور سے پاس آکے چلے جاتے ہے | ساتھ سوتی نہ کبھی آکے گلے سے لپٹی

دل میں بس یہی انھیں دو باتوں کی ارمان ہی

صوت ناہید و رقاصہ سمرقند و بخارا | دین و ایمان کسی سرو کار نہ ہمنے رکھا
ہوگا عاشق جانباز کوئی ہم سا بھی | عیش و عشرت میں کسی چیز کا صرفہ نہ کیا

لقمہ داں نذر کیا جاتا ہے قربان سے

عکسی منشی الہی بخش خلف [illegible] | [illegible] بتوفیق گردرشتگ صاحب دیوان

باتین کرتی نہین عاشق سی سخن گو انکھین — کج ادا کرتی ہین بصورت ابرو انکھین
ظلم کرتی ہین ہین مانند بلا کو انکھین — سحر چیتون ہی نگہ قہر ہی جادو انکھین
دم نکلجائیگا دیکھا نہ گیا جب تو انکھین

دین و دنیا کو نکیون بیچ سی پی وہ بھولے — جو خیالات ہین سب صفحہ خاطر سی مٹا ی
ہو دو چار السی جو کوئی تو نہ پھر ہوش ہین — ویکہی ان چہرہ کو تو آئینہ بھی شرمندہ ہو جائے
وہن و زلف و لب و عارض و ابرو انکھین

یون تو آفاق مین مستہور ہی اونکی وحشت — دشت مین چونکتی کی رہی ہی کہوشت
یہ تو سب تہا ہی مگہ پہونچی ہی اب نوبت — پیری آنکہ دو تلی نظاری مین ہوئی یہ حیرت
مثل نرگس ہمہ تن گوش ہو آنکھین

مثل اونکا کہیے دیکھا نہین خلاق ہی کو — اون سے وہ نہین آفاق مین اونکی جسی جادہ
آہو ین چہرہ و خط نہین شبہ و شنگ کو والله — ای پری ہو ی نہ کیون نہ بنی نارسنگاہ
زینی ہین آنکہہ پہر جانب گیسو آنکھین

شب وصل مین یہ تہا آنسو کا تار بندہا — کہ کسیطرح سجا ہوش درونی مین رہا
ستم و قہر و غضب آہ و غم و رنج و بلا — اسقدر دل کا غبار آنسو دلی ساتہہ بہا
کہ سمندر کا نظر آتے ہین تالو آنکھین

نہین آتا نظر آفاق مین اونکا تو جواب — اونسے نظارے سے عشاق کو حاصل ہی ثواب
صاف ظاہر ہو اگر غور سے دیکھین جسیب — شاخ نرگس ہو مین ہو جین گل نرگس مین حباب
پر و بال فکن یہ ہو ین کسکی لب جو آنکھین

مثل نادر کی عبث ہی تجہی امید قوی — خیر ہی خیر سے نکلے کشتی
یوچہ جیگا بات کے انہین سے نہ ہرگز کوئی — آج سب بند ستم ین کل ہونگی دشمن عشقی
دست و بازو و زبان عارض و ابرو انکھین

# حرف الغین معجمہ

## غالب اسد نظامی دہر سعدی عصر نجم الدولہ دبیر الملک مرزا اسد اللہ خان نظام جنگ از اخلاف عبد اللہ بیگ خان قوم ترک

نہ تو جد بر کاتم تنہ نا ہا یا ہو — نہ سہ صوم و صلاتم تنہ نا ہا یا ہو
لیک عاشق در جاتم تنہ نا ہا یا ہو — ہلہ من عاشق ذاتم تنہ نا ہا یا ہو

ناظر صفاتم تنہ نا ہا یا ہو

دلمیں ہے غور سیاہی و سفیدی پر اگر — نیک بد کی تجھی دنیا میں جو کچھ ہی ہی خبر
تجکو لازم ہے کہ جانب ہی اے یار نظر — ظلمت کفر میں روشنی طبع منگر

چشمہ آب حیاتم تنہ نا ہا یا ہو

فتنہ انگیزی سی ہی طبع ہمیشہ آزاد — نہیں مقصود مجھی ہی کوئی شر اور فساد
شور و فریاد سی ہی اصل میں میری ہی مراد — بر درد دوست ہے بیہودہ نالم کہ مباد

رنجد از صبر و شاتم تنہ نا ہا یا ہو

جسے عاشق ہوئی ہیں آپ نہیں کوئی بشر — نیک ہی جانتی ہیں اوسکو جو بدی ہی ہیشتر
سنکے اس شعر کو مسرور ہی اپنا دل اوش — تکیہ بر مغفرت اوست نہ بطاعت حوالش

تارک صوم و صلواتم تنہ نا ہا یا ہو

رتبہ میں اوس سے ہیں ہر چند کہ فرقان حافظ
مثل ماہ نہیں کوئی دل پر خون حافظ

سنکے اس مقطع کو ہوں ہیں میں مخزون حافظ
خالہ شستہ مخاطب ہے یہ چون حافظ

مائل شاخ نباتم تست ۔ ناہید یا ہو

# عائل منور خان باشندہ لکھنؤ شاگرد میان صحفے خلف صاحب جان صاحب دیوان

جو آہو کو لیا کرتا ہی اپنی دور آنکھوں نے
مقابل ہو نہیں سکتی ہی سب کی جو آنکھوں نے

گل نرگس کو کر دیتا ہی جو مغرور آنکھوں نے
عبث وہ شعر میں مہتابی اب مشہور آنکھوں نے

کہ روتی روتی یہاں جاتا بارہا نور آنکھوں نے

فقیہ جانتی ہیں جو کہ دانا ہیں وہ سر کو
کریں کیونکر ندیدہ نہ سب معنے صور کو

نہیں ہیں جانتا جو بی سی سر خط کی امت کو
کیا ہی میں نے طی اک گام میں راہ حقیقت کو

قدم میرے لگا میں تشنہ لبی منصور آنکھوں نے

کہو گا میں وہ آخر میں کہا ہی جو کہ اولیں
نہ بدلونگا میں اپنی بات سے اعلی میں اسفل میں

کلام غیر حق بولوں نہ میں لاؤں جو مقتل میں
ہوں میں کس کی کاوش مژگاں کی صدقی ایک ہی تیر

نیا یا دل کو میری خانہ زنبور آنکھوں نے

مری مانند ابر درفشاں ممکن نہیں روئے
جو میری زندگی کے دن تھے وہ اشک افشانی میں گذرے

نہ باور ہو تو آ ہو دیکھ لے آنکھیں سی دیجئے
جمی ہیں سر بسر مژگان پہ میرے اشک کے قطرے

نخجل ہوئی نہ کیونکر خوشہ انگور آنکھوں نے

نہیں نظارگی اوس غنچہ سی ہم طالع و سا کر
نہ ہو مانند تا طبع اپنی دیدہ کو مائل

یہ عمر است ہے ہر گز نہیں ہے

کرین کیا بس نہین اپنا کہ ہین مجبور آنکھونسے

# غضنفر نواب محمد جعفر علی خان غ

# پیاری صاحب خلف الرشید نواب

# سید محمد علی خان بہادر رئیس شمس آباد

کیون چمن مین ہو تماشا ہی شمار عارض
رخ گلستان سے تو گل ہی بہار عارض

عندلیب دل شیدا ہے نثار عارض

دوست جو ہین چمن دہر مین ہون آباد
جو کہ بدخواہ ہون صرصر سے سوا ہون برباد
ہی دعا اور یہی دلسی ہماری ہے مراد
زلف خوام رسے تیز نگہہ ای صیاد

جلتے ہین دل جو ہون گرہون وہ شکار عارض

جیسے تم ہو ہندن دیکھا کوئی نازک ایسا
ہو گیا چاندنی کی پڑنی سی عارض سیلا
واہ واصل علی صل علی کیا کہنا
سیر گلشن کے ارادہ مین سینا آیا

کیا نزاکت ہی کہ کھلتا ہے بخار عارض

خوبرو ایسی ہی پیدا کہین ہوتی ہین بھلا
صدقے ہون نازکی اوسکی مین اسکی ہون فدا
نازکی کا بجوشب وصل مین دیکھا عالم
نال پر گال مری کہنکی یہ اوس کل نہا

جگمگا یہ ہے ہوا آب مرا بار عارض

صدر تمام نازر غدیدہ دلریش و خرین
ہمکو تو اوسکی ملاقات کی امید نہین
بر اطف و کرم خالق افلاک و زمین
غنی غضنفر رخ جانان تو اگر دیکھی نہین

اپنی سوجانسی ہوا وسے تشا رعارض

# غضنفر سید ابن حیدر ابن مولوی سید ولی حیدر رئیس فرخ آباد

غم نہین ہاتھہ جو صبح کی ہگام آئی
ذہین پر واجو میسر نہ دم شام آئی

لطف کی بات ہے موقع پر اگر کام آئی
وصل کے رات ابو تک جو کوئی جام آئی

میری دلکو ہی سرور اے بت خود کام آئی

سنبل ابرو جو کہلجائی وہ کیسوی دوسر
عجب ہون تنگ زیادہ وہ دہن کہین اگر

سرو تیای قد راست جو آجای نظر
کہے مشتاد پڑی اوس گل خندان پر

پھر گلگشت جو وہ سرو گل اندام آئے

تہا گوارا نہ کسیطرح سی آنا میرا
قصر مین آنیکو تو پہلی ہی سے حکم نہ تہا

دیکہی تازہ غضب اور ہوا واویلا
سر در وازہ مجہی تہیہ کی جنجلا کی کہا

آج سی گہر نہ مری عاشق بدنام آئے

شرم سی پانی پانی کر میری نہ تم آجاؤ
دور ہی سی رخ پر نور مجہے دکہلاؤ

حال پر میرے نظر رحم کے اب فرماؤ
تم عیادت کو جو ای رشک مسیحا اوسی

ہو تپ ہجر سے صحت مجہی آرام آئے

کہل گئے پہول کی مانند مری دلکی کلی
مثل نادر ہوی صد شکر بہت بو جہتے

کوئی تشویش نہی والد کہ باقی نہی
مشکلین سب ہوئین آسان غضنفر میرے

ہر مصیبت مین مری شیر خدا کام آئی

# غم الف خان ابن محمد بخش خان
## رسالہ دار متوطن علیگڑہ کول

برہمی لاکھہ کرد لکھو دیر کا کیا ہے
انبری لاکھہ ہو لیکن مجھے امید کیا ہی
لاکھہ او جبہن میں پڑے جان تو کھٹکا کیا ہی
زلف سے لاکھہ پریشانی ہو پر دا کیا ہی
سر سلامت ہے تو اندیشہ سودا کیا ہی

کبھی کرتا ہی تو وعدہ کبھی ای یار وعید
مدت الفا کی ای او سکی گذرتی ہی امید
ہجر کی طولسی نروز و مینن ہے رنج شدید
آج بھی کل پہ رہے آسیکے تیہی امید
اک قیامت ہے ترا وعدہ فردا کیا ہے

سب سے افضل مری نزدیک بلاشک تم ہو
کوئی شی تمسی زیادہ نہین پیارے مجکو
حوصلہ دیکھو مرا آہ کلیجا دیکھو
زر تو کیا مال ہے یہان جان بھی حاضر لو
دل دیا جب تمہین پھر جانکا صرفا کیا ہی

رونی مین میرے برابر نہین ہرگز یعقوب
صبر کرنے مین اگر لو جھو تو ایوب نہین
نہ تو سالک کوئی مجبا ہی کوئی مجذوب
مجسے سودا زدہ کے دعوی دست کیا نسبت
نہین کہتا سر مجنون مین سمایا کیا ہی

مثل نادر لکھون ہر چند کہ پر بہم نامہ
یار وانہ کرون اوس سوخ کو ہر دم نامہ
تو بھی لکھتا ہی جوابا وہ بھی کم نامہ
وہ غنی ہون کہ مراد مکھہ لی گر کم نامہ
سر شتہ لکھے مراد رد بھی سودا کیا ہے

غنا غلام محمد خان خلف

# برہان خان متوطن اورنگ آباد ضلع بلند شہر

خال رخسار حسن تو پہ کیا ہے
چہرہ گلشن حسین تو پہ کیا ہے
ابرو دشمن حسین تو پہ کیا ہے
زلف ناگن حسین تو پہ کیا ہے
چشم رہزن حسین تو پہ کیا ہے

شکوہ جور کیا حسن کرتا
رحم بے پیر و زا حسین کرتا
جی کو لگنا دل حسین کرتا
وعدہ کر دن و فا حسین کرتا
یار پر فن حسین تو پہ کیا ہے

بے بیاں اوسکے حسن کی ہو بہار
کیا بیان اوسکے حسن کی ہو بہار
کاکل عنبر بار سنبل و بنفشہ زار
شب دیجور زلف مین رخ یار
ماہ روشن حسین تو پہ کیا ہے

دل کو ہر آن چاک کرتا ہین
جب مین جان دلکی ہی دشمن
حال سوز فراق ہی روشن
آتش غم سے جسمین شعلہ زن
سینہ گلشن حسین تو پہ کیا ہے

مثل یار دہن بنا اوسکا
ذکر کرتا ہون جا بجا اوسکا
ہور وصف کیا بھلا اوسکا
ہے مالیدہ لب خنا اوسکا
برگ سوسن حسین تو پہ کیا ہے

# غلام سید علی تقی خلف سید نیاز علی متوطن بلگرام سابق

# ڈپٹی کلکٹر ضلع مرادآباد
# شاگرد شیخ محمد عسکری اخگر

نہ دی تھی یاس کبھی روزگار نے ہمکو
دیے تھی رنج نہ لیل و نہار نے ہمکو

قرین خوشی کی کیا تھا بہار نے ہمکو
رولایا خون جو رنگ عذار نے ہمکو

دکھائے پیچ سے زلف یار نے ہمکو

ہم اوسکے رہین کیونکر اب جبین سائی
ہوئی ہی عاشقونمین جو سب رسوائی

عنایت اوسنی ہر اک طرح اپنی فرمائی
افاقہ غش سی ہوا جان جان مین آئی

سنگھائی زلفونکی خوشبوئے یار نے ہمکو

ملال و غم نے رہا جان زار کو اصلا
نہین ہے کام کوئی دل کو اب خوشی کی سوا

ادا ہی شکر کرون کس زبان سی اوسکا
ہوا سر و طبیعت کو رنج دور ہوا ✤

گلے لگا کی سلایا جو یار نے ہمکو

برای سیر فقط لیگئی چمن کے ہوا
چھوا نہین کبھی گلزار کا کوئی پتا

ہی قول راست ہمارا نہین ہے شک نجدا
غرض نہ پھول سی کچھ تھی نہ پھل سی مطلب تھا

چمن مین دیکھہ کے ٹوکا بہار نے ہمکو

شکوہ رکھتی ہین دشمن سی جیبون سے
گلہ ہی ہمکو بعید و نسی نہ تو یون سے

ہے سنج دلکو اسی کا بہت فیصولنسے
وہ کر رہی تھی شکایت یہ گل مقبولنسی

کیا زمانہ مین سوا اعتبار نے ہمکو

# غبار منشی کنہیا لال خلف منشی مشتاق رائے ساکن سلیم آباد ضلع بلند شہر

گیسو کی طرح سی ابتذل برہم ہوا
ابر کی مانند گریان میں مرے نم ہوا

ہجر میں جیتا رہا یہ حق میں میرے سم ہوا
شب غم فرقت میں اسکی عمدہ عالم ہوا

حلقہ فانوس گویا حلقہ ماتم ہوا

کیا کہوں میں حال اپنی دل مہجور کا
حسن غمیں آیا نظر حسین کی پری وحور کا

زور روشن حکم کرتا تھا شب دیجور کا
آگیا شاید نظر جلوہ رخ پرنور کا

آج جو ذرہ کجا است نیر اعظم ہوا

دیکھی گردون دون کیا کیا نہ اس کو ستائے
دیکھی بخت زبون روز سیہ کیا کیا دکھائے

دیکھے جان حزین کیا کیا نہ اب صدمہ اوٹھائے
دیکھے کیا آفت تازہ ہماری سر پر لائے

رات بھر عشق و جنون میں مشورہ باہم ہوا

گو کہ مفلس ہوں پہ کیا محبا کوئی دنیا میں کم
گو نہیں کہتا ہوں ہر گز ظاہری جاہ و حشم

دل غنی رکھتا ہوں لیکن پہلو میں ہیں آلیم
کرتا ہوں ہر آشنا کو داغ کی قسمت رقم

آج کل میں عشق کی دولت سے کیا حاتم ہوا

غم میں دور صنم کی زندگی ہی ناگوار
دیکھی کس طرح سی طی ہو حیات مستعار

مثل ناور ہے اسیکی فکر دیکو بار بار
دیکھی پھر کب وہ آئی یا نہ آئی اے غبار

راست ہے با تو ن با تو ن بہت برہم ہوا

# حرف الفای معجمہ

## فیروز بھولوی وحید الدین خان عرف خدا بخش ولد حسن خان قوم افغان متوطن دربھنگا منصب صوبہ بہار مقیم کانپور شاگرد میان مصحفی

کوئی نہین جہانمین والا مری دلکا — رتبہ ہی بہت اشرف و اعلی مری دلکا
پایہ ہی بہت طور سی اونچا مری دلکا — کیون عشق مین ہو نام نہ موسی مرد لکا
ہر داغ بنا ہی ید بیضا مری دلکا

ہی تنک دہ سر و اگر قد کشیدہ — تو آنکھونسی شرمندہ ہین آہوئی میدہ
ہین جال سے گیسو ونکی جالونمین چیدہ — کیمی کیطرح ہین رہے ابرو ئے خمیدہ
صیاد نگہہ ہوگئی الا مری دلکا

اسمین جو صفت ہی نہین ہر ایک کو ظاہر — پہچاننے مین اوسکے شناسا ہی ہے قاصر
ہین مرتبہ و قدر سی اوسکی جو وہ ماہر — گر ہو نہین اوسی بندہ کی لگالیا آخر
زلفونکی لگا ہاتھہ جو سودا مرے دل کا

ہون خار بیابان کہ گل و غنچہ گلشن — جو خوبیان تج مین ہین ہر اک وہ ہین دشمن
تو دوست ہر اک کی ہی سبکی نہین دشمن — ای اونکی مزہ تجسی جل نشتر ہو زن

لیکن نہ نکالا کسی کانٹا مری دل کا

[illegible] کلیجے میں ہوا حد ہی سوا درد
[illegible] سبب سے لوگوں کی ہوئی دیکھتی بری درد
بوالعجبیں دنیا کی ہیں سب ہو گئیں پیارو
جھانی غم یار کی کی ہمنی جو کل فرد

لب جاپی ٹک کبا لو سنی جو کہا یا مری دل کا

# فیض ظفر یاب الدولہ میر حسا غلی خان بہادر ولد سید محمد تقی خان ابن میر زین العابدین چکلہ دار صاحب دیوان شاگرد خواجہ حیدر علی آتش مرحوم

کیا بیان اوسکو کریں بہتا ہو کہتا دیدہ
[illegible] کی تمنا دل میں
ہاں باقی نہ رہی ایک کمی جاوے نہیں
شوق بھل بیت کم من یہ سمایا دل میں

نہ رہا صبر و تحمل کا کہیں نام دل کا

غم و کلفت سی ہوا آہ نہ اک روز فراغ
عمر بھر [illegible] شفتہ دماغ
نہ ملا ہاتھ سبو سی سکی کبھی مے کا جو ایاغ
چشم ساقی کی تصور میں ہوئی کسر طاغ

خوب پھولا پھلا میں نرگس شہلا دل میں

خوب ہی کیا کیا نہ خیال بے جا
غور بھی خوب کیا تو بھی یہ عقدہ نہ کھلا
عیب سے آئی یکایک مرے کانو میں صدا
نہیں دل دور دوں سے راحت کی توقع ابھی

ہو گا سوزن مژگاں سی نہ بخیا دل میں

ہوتی ہی آہ جگر سوز تو تا حرف رسا
رائیگاں ہوہی یہ ممکن نہیں فریاد مری

راست ہی راست یہ تنگ سخن نہیں اصلا
بادشا ہو کو حزیں کرتی ہی فریاد مری

ہو کہیں درد مگر ہوتی ہی ایذا دل میں

مثل نادر کی یہاں دخل نہیں ہی عکو
کہ صیوت سے بھی اندیشہ نہیں ہی

پہونچی یہ خوش خبری سب کی دل خورم کو
فیض اس عہد میں کس طرح نہو ظہور

ظلم کا نام نہیں دور شہ عادل میں

# فیض نواب جعفر حسن خان بہادر

# خلف نواب محمد علی خان بہادر

# رئیس اعظم عظیم آباد شاگرد

# نواب عاشور علی خان بہادر

قید میں کوئی رہے یا کوئی آزاد رہی
کوئی برباد رہے یا کوئی آباد رہے

اپنا دل شیفتہ زار کی یہ یاد رہی
کیا غرض شاد رہی کوئی نا شاد رہے

جسکا دیوانہ ہوں راضی وہ پریزاد رہے

دل لگی میری نہ جلوت میں نہ خلوت میں رہی
کسی جا اپنی نہیں کسی کی بہتات میں

نہیں رہتا ہوں شب و روز میں اک حالت میں
دمبدم رنگ بدلتا ہی طبیعت میں

کاغذ خامہ نہی ہاتھ میں نہ ہوا رہے

ناز اتنا نکرو تمکو ہی کچھ خیر اسے
ایک پر بند ہو دل یہ نہیں ممکن ہی

دیکھہ لینا جو طبیعت کے حقیقت ہے یہی | دل لگا لینگے کہین تم نہ سہی اور سہی

گشتۂ حسن سلامت رہے آباد رہے

مجھکو ہر ایک پر اخلاق مین رجحان ہوا | عشقبازونمین ہوا اور ہے رتبہ اونچا
اوسکے دلسے مین فراموش نہ صدکر ہوا | اوس شہ حسن نے جو مجھسی گدا کو پوچھا

وہ سلامت رہے آباد رہی شاد رہے

مثل نادر نہو کیون جامۂ گریبان فیض | رہی گطرح نہ وہ خاربدامان ای فیض
کیون جنونکا نہو وہ بندۂ احسان ای فیض | کہی دیوانہ وہ کیونکر نہو انسان ای فیض

رو برو آٹھہ پہر جسکے پریزاد رہے

# فیاض حکیم سعید الدین علیخان

# سررشتہ دار کچہری مہاراجہ بہادر

# والی راج سمتہر خلف حکیم الحکماء عالم

# العلماء حکیم ابو سعید خان مقیم اٹاوہ

ہاتھون مین ہدے گھمانا چھوڑ دی | ہونٹھون مین لاکھا جمانا چھوڑ دے
یان کا ہر وقت کہانا چھوڑ دی | مسے مکر مسکرانا چھوڑ دے

راتکو نجلے گرانا چھوڑ دے ہو

ہونگے دامان و گریبان تار تار | جان دیدیگا کوئی سینہ فگار
اک قیامت زندگی بس آشکار | قتنہ خوابیدہ چونک اوٹھینگی یار

ساتھہ غیرون کو سلاما چھوڑ دی

عربدہ خوئی مین ہے مشہور تو ✣ ناتوان مین ہون تو ہی تند خو
ہے مرا اقرار سب کے روبرو صلح کرنا ہون ابھی ای جنگ جو

غیر سے آنکھین لڑانا چھوڑ دی

بات اپنی کو سمجھے پر چڑہ کر نہ کہو وضع وہ کیا زیب دیتی ہو نہ جو
اسقدر نادان دانستہ نہ ہو اسمین تو شہ ہوتی ہی غیار کو

بام پر تل اور لانا چھوڑ دے

مثل نادر گو تو ہی خستہ جگر گو نہین آئین کی تجھکو خبر
عاشقی کرنے ہی لازم سو جگر نے وفا وہ شوخ ہے نے فیاض گر

تو بھی اوس سے دل لگانا چھوڑ دی

## فقیر مولوی فتح علی خان ابن خیرات علی خان انصاری مدن دلا دنوابادی حال بہامتوطن فرخ آباد

زیر زمین نہ تہا کہ تہ آسمان نہ تہا نظر و نگاہ گی تہا وہ کسی سے نہان نہ تہا
وہ کون سے جگہہ ہی کہ جلوہ جہان نہ تہا ای عشق کس مکان مین وہ جان جہان نہ تہا

چشم و دل و دماغ و جگر مین کہان نہ تہا

صحرا و کین پہاڑ مین باغو چمن مین دشت مین لعل و نگین مین موتی و نگین سنگ و خشت مین
سدرہ مین اوج عرش مین ایہون ہشت مین مسجد مین بیکدہ مین حرم مین کنشت مین

وہ خود نما جہان کہئے کہان نہ تہا

ہوئی خزان کی فصل و یا موسم بہار گل باغ کا ہو یا کہ ہو خاشاک دشت و خار

مسمّی یا کہ ہوی یا رکامل العیار — ہر ایک روپ میں وہ جلوہ ہی آشکار
کس لباس میں ہو وہ جان جان تنہا

اس بات سے خبر ہی نہیں کوئی مطلقاً — اس راز کو سمجھ سکی کوئی مجال کسیا
اس کو نگاہ حقیقت سے دیکھنا — کوہ گراں سنبھالنا ہے اوٹھا سکا ہو
انسان سے زیادہ کوئی سخت جان تنہا

تا در یچے کیجے میون سخن پشیم — مخفی کرینگے راز نہ شک وان پشیم
اس میں نہیں ہے کوئی بھی ہرگز زیان پشیم — وہ دان گواہ وہ ہیں بھی ہر دمان پشیم
کب کیا سی تغیر کے وہ جان جان تنہا

# فریاد مرزا مغل ولد مرزا علی تقی بیگ صاحب دیوان شاگرد حضرت ناسخ

وہ تھی عدالتی پہلی وہ تاثیر ہاتھ میں — مٹی تھی خاک ہوتی کب اکسیر ہاتھ میں
بنتی نہیں اب کوئی تدبیر ہاتھ میں — کسطرح لوں میں زلف گرہگیر ہاتھ میں
در تاہوں پر سجائی نہ زنجیر ہاتھ میں

بندھی ہر بن ہے فقط الفت اونکی بند — زنگین وہ ہتیلیاں ہر رنگ کو ہیں پسند
اوصاف میں ہیں بیچہ مرجان سے وہی چند — یہاں مچھلیوں کو مثل سمندر رکھیں گرند
یہ آتش خاکی ہی تاثیر ہاتھ میں

عجب غرور عشق بتا میں بھلا دیا — دلسی خیال کبر و خودی کو اوٹھا دیا
پیشانی کی لکھی کو سراسر مٹا دیا — سر پیش طاق ابروی جاناں جھکا دیا
طاقت نہ پای جب دم تکبیر ہاتھ میں

کہاتی ہین ہم گزل نہ تو مرغوب سہرے
دن زندگی کی کرتی ہین قربت مین وسکی ہی
خواہش نہی ہی دل مین نہ مطلوب کوئی شی
سودای مار زلف طبیبو یہ سر مین ہے

سم ہو کہے جو لون عرق شیر ہاتھہ مین

طالب نہ مال کی ہین نہ خہبہ اقتدار کے
نادر یہ طرح بیہی ہین ہم کو مار کی
کہتے ہین اعتقاد سی ہم یہ بکار کے
فریاد جسطرح کی گف پا ہین یار کے

موے کی اسطرح بھین تنویر ہاتھہ مین

# فریاد قاضی محمد احتشام الدین ولد قاضی عظیم الدین متوطن مراد آباد

## مستمر ملک الشعرا محمد ہدی علی رنگ

ہماری جان کو سیر بلا ابہی سی ہے
الم مین رنجہ مین دل مبتلا ابہی سی ہے
ابل ہی دور یہ ایام قضا ابہی سی ہے
وہ شوخ دیدہ ترک وفا ابہی سی ہے

نیا شباب ہے جور و جفا ابہی سی ہے

خدا کری کہ رہی کور دیدہ دشمن
نظر لگای نہ یارب کہین یہ چرخ کہن
خدا کی فضل سے پہولا پہلا ہرا ہے چمن
ہی کم سنی مین مرادون بہ یار رعنا ہون

قیام قدم ہے قیامت بپا ابہی سی ہے

بیان کیا کرین جو ہجر مین ہوا عالم
جو نالہ ہمنی کیا صور سے نہ تہا کچہہ کم
ہوی آہ حالت تنہائی مین بہت ہمدم
ہماری نالہ کو سمجہے یہ خستگان عالم

کہ شور فتنہ محشر بپا ابہی سی ہے

بھری ہوئی ہی مئی عیش سے صراحی کل
ابھی سی شور مچاتی ہی ہر طرف بلبل

جو وحشی ہین سو وہ اتہرین صورت بلبل
الہی فصل گل آکر گھلا ہی گی کیا گل

ہر ایک زخم جگر کا ہرا ابھی سے ہے

مثال نامہ در خوش فکر عنصے نو آزاد
ہمیشہ شد رکہو دل شیفتہ کو خورم و شاد

نہ پہولی سی بہی کبہی رنج و کلفت سے ایا د
ہو نوجوانی مین کیون تنگ زیست سی دیا

کہ انتظار پیام قضا ابھی سی ہے

لکھنؤ

## فراق نواب اکرام الدولہ نزر حسینعلیخان بہادر

وعدہ وصل نہ فردا پس فردا ٹھہرا
قول و اقرار نہ تیرا کوئی پورا ٹھہرا

کیا کہین آہ کہ ای عہد شکن کیا ٹھہرا
آج بہی ہای غضب تجسی نہ ملنا ٹھہرا

عید کا چاند محرم کا مہینا ٹھہرا

پہلے رہتی تہی مری قتل کو نیزہ تولی
تہا مرا قول کہ ہونا ہی جو اکدن ہولی

جذب کامل نے مگر اب اثر اپنی کہولی
شب کو سینہ کو مری سینہ پہ کہبکر بولے

اب تو دل سرد ہوا اب تو کلیجا ٹھنڈا

چار دن کی ای دنیا کی ہین عیش و سرور
جنکو نخوت ہی سر سر ہین خرد سی دور

فکر عقبی کی بہی نسانکو لازم ہی ضرور
کیون یہ جاہ و شکم و حسن پہ کرتی ہین غرور

دار فانی مین نہ جمشید نہ دارا ٹھہرا

دعوی حسن کوئی کیا کری تیرے آگے
لب کو کہولی نہ کبہی سانسی خاموش رہے

اگلی قومین جنہین کبہے حضرت یوسف ہونگی
ہین حسینان جہان سر بگریبان سب سے

چاند سورج سی ترا حسن دوبالا ٹھہرا

شمل نادر رہی سب لطف کی اوسکی مشتاق — حسن اخلاق کی جو یار ہی اہل آفاق
سب سے چرب و خطا مین نخل آیا وہ طاق — خبر سگار یکی دلمین نہین کچھہ وسکی فرق
نہ تسلی نہ تشفی نہ دلاسا ٹہرا

## فراخواجہ نجم الدین لکھنوی

جان حزین و زار تہے بر ہم تمام شب — تنہا طرفہ رنج ہجر سے عالم تمام شب
مونس نہ کوئی تہا نہ تو ہمدم تمام شب — اغیار یار رہے باہم تمام شب
گریان برنگ شمع رہی ہم تمام شب

احباب سیر حال سے بالکل تہے بیخبر — الدد پر تہے گوشہ تنہائی مین نظر
وعدہ مین اوسکی لیکہ وفا کا نہ تہا اثر — بڑہا کیا مین فرقت جانان مین تا سحر
دشمن کو ہو نصیب نہ یہہ غم تمام شب

ساقی نہ تہا تو می کو نہ حاصل تہی آبرو — بیکار بزم مین رہے جام و می و سبو
میرے ملال و غم مین ہے کیا جائے گفت گو — سو یا جو سا تہہ عبیر کی دنکو ہ رہ رو
کس مرتبہ رہا ہی تجہی غم تمام شب

انصاف سے بہی تمکو جو بہرہ ہو دستو — کچھہ بہی میری التماس کی بہر خدا سنو
ایمین مقام شک نہین والد دیکہہ لو — ممکن نہین کہ ساقی مہوش جہان سنو
صحبت رہی وہانکی نہ ہر ہم تمام شب

اس سے زیادہ ہو یگا کیا حال دل خراب — شب کو جو بیقراری سے تو دنکو اضطراب
گاہی ہوئی نہ اوسکی عنایت سے فیصیاب — بیدار نجت ہوتی تو دیتا وہ کچھہ جواب
نامہ لکھے ہین یار کو بیہم تمام شب

قاسازمی مزاج بفضل خدا گئے
بیماری جسقدر تھی وہ سب ہی دوا گئی

طاقت عجیب طرح کی مجھمہ روح پاکی
آتی ہے اوسکی صبح کو جان تنمین آگئی

کہا غم فراق نے بیدم تمام شب

ہوتی جدا ن کوئی کیا اوس نگار کا
کہتا ہی حال کب بت غفلت شعار کا

بس قال ہی یہ تا در سینہ فگار کا
عقدہ کہلا نہ ہم یہ فدا زلف یار کا

کیا کیا اد کھہا دجہہ کی رکا دم تمام شب

## فہم و سید ارشد علی لکھنوی

دلکو سینے غم سی نہ تھا غم تمام شب
بوس و کنار کرتی رہی ہم تمام شب

تھرم و حجاب نون ہوے کم تمام شب
سو یا لیٹ لیٹ کے جو ہم تمام شب

اوس مہ کو سمجھا عمر مین مجسم تمام شب

لب پر ہے جان از بھی ہی ایست و تہی ایست دتہال
جنبی ہے ہی فراق مین تنگ تہا کمال

آجا ہی نوبت شام تک تہا ہی تہا حال
الانتظار اشد من الموت کا تہا حال

آیا نہ دلبون پہ رہا دم تمام شب

جان حزین مہ آہ مری مورد عتب
نازل رقیب پر مو الہی کہین غضب

آتی ہے اوسکو روک دیا آو بی سبب
آیا بہیج تک جو وہ ساقی شہد لب

حق مین مرے شراب رہے سم تمام شب

قالو در نہین مین ہون مجبور یا بخل
پہلے ہی تہا فراق کی جو صدمے منفصل

کیا کیا کیا ہی ہجر مین غیرون نے اب خجل
اوس حور کی جو وصل سے ٹہنڈا ہو دل

خنجا نہ ہو گیا ہی جہنم تمام شب

جلتی ہی جان زار برشتہ ہے اب جگر — شعلہ فشان ہے نالۂ شرریز آہ اگر
نادر کیطرح صرف بکا دل ہی بیشتر — ای فہم حال شاہ بپد و تا ہون تا سحر
رہتا ہی روز گہر مین محرم تمام شب

# فغان سید عباس علی خان
## شاگرد نواب عاشور علیخان بہادر

مربوط زلیست مین رہے جان حزین سے کب — نکلا خیال ہرگ دل دور بین سے کب
گہبرای رنج مین نہ دم واپسین سے کب — نکلا غم والم دل اندوہگین سے کب
خالی رہا مکان ہمارا مکین سے کب

ملیہ ہی وسکو حسن مراد و کمال پر — مغرور روز شب ہے وہ اپنے جمال پر
ہوکر رحیم عاشق خستہ کی حال پر — اک روز ہان کہا نہ سوال وصال پر
مہلت ملی زبان کو سوالے نہین سے کب

آمادہ قتل پر ہین رقیبان بدشعار — ہر سمت سے یہ آتی ہی آواز بار بار
پر جادۂ ثبات قدم پر ہین استوار — وہم پہر کے ہین تیغ شہادت کے جان نثار
لوری تی ہین ونکی خنجر چبین سے کب

اہل ہوس کو مجھسی ہے بیفایدہ حسد — سو چین اگر ہی کچھ فہمین ادراک نیک و بد
بعد فنا بہی مجکو ہی یہ ربط لاتعد — ای ترک میرا خون شہادت کی ہی سند
چھٹتا ہی اب بہلا یہ ترے آستین سے کب

ہی نیشکر سی انکلیونکو صاف امتیاز — سنبل کو رشک دیتی ہین وہ گیسو دراز
ہی سرو سے بلند بہت قد سرفراز — رخسار پہول سی ہین تو آنکھین مین سحر ناز

کم مرتبہ ہیں آپ کسی نازنیں سے کب

ہمسے ہیں ورصادق الاقرار لوگ کم
جو جان جاہی بات پہ رسکا نہیں ہے غم

پوری ہیں اپنی وضع کی دنیا میں پیچ و خم
رکھی ہیں ہمنے گوجہ گیسو میں جو قدم

تکلیں گے جان دیکی ہی اس سرزمیں سے کب

شکل جراحیں وہ کبھی ہیں میں آئیں
جو چھپ نہو سکے اوسی کیا دلمیں اپنی لائیں

بیدست و پای محض ہیں طاقت کہاں سے لائیں
ہیں ناتوان کوچہ جاناں میں خاک جائیں

وہ ہتی ہیں یا نون ہمنے ہی گھر کی ہیں سے کب

کرتا ہوں میں تلاش بہت روزگار میں
ڈھونڈا بہت سے لاکہ ہیں سو ہزار میں

اوس کوچہ میں سا نہ ہوا نہ ہیں اختیار میں
جتنی ہیں ہر مشقوں کی ہی کی

پہونچی گا خط شوق یہ رونے الا میں سے کب

نادر کیطرح گو کہ ہوں غربت زار و ناتوان
سر پر مگر ہی بار الم کا بہت گران

دن ہو یا کہ رات ہو ہر لحظہ ہر زمان
یہ شغلہ ہی فرقت جاناں میں ہے فغان

غافل ہوں یا دنالہ و آہ حزیں سے کب

## فوق نظیر احمد مرشدابادی شاگرد حیرت

نکلیں ورزبان شکوہ بیداد رہے
تہ کبھی بند الم میں دل ناشاد رہے

عرض کرتا ہوں جو کچھ میں بھی کبھی یاد رہی
ضبط کا ڈھنگ کچھ ایسا دل ناشاد رہے

آنکہ میں اشک نہ لب پہ کبھی فریاد رہے

دام آفات ہے یہ دور غضب کا پہندا
اسمیں ہنستا ہی جو پاتا ہی وہ آخر اندا

غور کر دیکھہ کسیطرح نہ اسمیں پھنسا +
زلف شبرنگ کا ایدل ہی بلا کا سودا

اسکے جو پیچ میں آئی وہی برباد رہی

نہین ثابت قدمی مین کوئی تجسا ایدل
ضبط مشہور ہے مذبوح عین تیرا ایدل

لوگ دیتے ہین تیرے رفت تماشا ایدل
مرغ بسمل کیطرح سے نہ تڑپنا ایدل

پاس داب تیغ خنجر فولاد رہے

آرزو دل کی برآئی ہی صدشکر خدا
پیرہن مین نہین سماتا ہو

آج حاصل ہی مطلبیت کو رسائی کیا کیا
یار نی محکو بلایا ہی سکان پر تنہا

یہ دعا ہی عدم آباد مین بہرا دے

گو کہ ہی رنج و مصیبت کے زیادہ شدت
گو کہ نازل ہی ہر اک طرح کی ہر آفت

مثل نادر ہی مگر دلکو نہایت قوت
لوگ کہتی ہین کہ خالی نہین جان ہی محنت

بے اثر فوق پہ کب تک مری فریاد رہے

# فرخ چوبی بدرید اس خلف چوبی
# گنج لال متوطن ہراد آباد شاگرد اندر من فقیر

تہا مین انگشت نما خلق مین رسوا ہو کر
اشک آنکہو نسی بہی جاتی تہی دریا ہو کر

غش مین تہا پہلی ہی دل محو تجلی ہو کر
آتش عشق نے پہونکا مجہے شعلہ ہو کر

جلگیا عارض پر نور کا شیدا ہو کر

ہون مین مہمان دم چند ہی وقت آخر
قبض جان کو ملک الموت ہے سر پر حاضر

کوئی صورت نہین بچنے کی بحیثم ظاہر
دل مجروح کا میرے ہی خدا ہی ناصر

صفین شرگانکی گہر آہین ہین صف آرا ہو کر

نخوت و کبر کی خو ہو تو اوسی دور کرو
کبہے خود بینی کی نزدیک نجاؤ دیکہو

راست تو یہ ہی بچی کی نہ کبہی راہ چلو
باغ عالم مین رعونت کی ہوا نسی بچو

بی ثمر سرو رہا دیکھہ تو رعنا ہو کر

رہ کی غربت مین حقیقت مین بڑا کام کیا
جو کسی سے نہوا تھا وہ سرانجام کیا
یا نون پہیلا کی بہت چین سے آرام کیا
گوشہ گیری نی زمانہ مین مرا نام کیا

باعث شہرت عالم ہوا عنقا ہو کر

سبحہ گردانی جو تہی نام تہا کی فرخ
مثل ناموری خواہ دنیا کی فرخ
فکر کوشش رہی ہمیشہ دل و جا کی فرخ
کچہہ حقیقت کبھی سودو زیا کی فرخ

رہ گیا نقد روان عشق مین سودا ہو کر

# فایز منشی بختاور سنگہ ابن ہرم اس سرشتہ دار فوجداری ضلع فرخ آباد متوطن دہلی

کیا کہین رفع جدائی کی الٰہی کیا کیا
دیدہ غمدیدہ اک نظارہ کو ترسا کیا
یون تو ساری عمر ہی ماتی کو دل پایا کیا
تیرے جب یاد پورا وصل کا وعدہ کیا

کوکب قسمت ہوا رات بہر چمکا کیا

جلوہ افروزی جو فرمائی کبھی تو نی ادہر
مطلع خورشید تابان ہو گیا تاریک گہر
آئینے صاف رائے جو پیشانی نظر
رہ گئی سکتی مین ہم صورت تمہاری دیکہکر

حیرت نظارہ نی تصویر کا نقشا کیا

میری باتون کا کہان ہی سکتی ہو کوئی جواب
چہرہ پر لیتی ہو شرم و خجالت سی نقاب
یون بھی کرتا ہی کوئی ظلم و جفا بیحساب
دیکہہ لو ناحق ستانے کا نتیجہ ہے حجاب

نیچے آنکہین تینے کر لین ہین نے جب تاکا کیا

جو نہ اوٹہہ سکتا ہو وہ ہین آدمی مجبور ہے
جو نہ سنی کی ہو وہ ہین بشر معذور ہے

دل لی گئی ہی ہر ک ہین آپکی مشہور ہے | اوسکو سنوانا گر کچھہ آپکو منظور ہے
میرے آگے غیر کا کوسطے پر جا کیا

مشتاق اور جان مخزونکو نہ اب ہوگا ضرر | آتی ہی اوسکی طرف سے ابتو کچھہ اچھی خبر
جذب کامل نے کہا یا فضل خالق سی اثر | کیون نہی فایز ہو قسمت کا ستارا اوج پر
وصل کا اوس مہ لقا نی راتکو وعدہ کیا

# فصیح پنڈت سکھن لال ولد بچی لال
## مقیم فرخ آباد شاگرد میان صفیر

رہنما پسند اوس سے ہی اکثر جدا مجھی | الفت سی اوسکی کچھہ بہی نہین مدعا مجھی
نقصان ہمین کیا ہی ضرر اسمین کیا مجھو | سمجھے نہ یار عاشق زلف دوتا مجھی
دنیا مین اس بلا سی بچائی خدا مجھے

اوسکے نشان ہی بہی کسیکو نہین خبر | کوئی بتا بھی دی نہین سکتا کہی کدہر
ہر چند سعی و جہد کی گہی شام و سحر | ڈہونڈا کیا تمام جہان مین عمر بہر
لیکن ملا نہ کوئی صنم کا پتا مجھے

غیر دنیا ہر ایک کی مجلس سے کیا | بند پر ایک بہی نہین احسان آپکا
کچھہ تب سے ہتائی کیا مجھکو دیدیا | ممنون ایک بوسہ کا ابتک نہین کیا
دین گا لیان حضور نے کیون بار ہا مجھے

آغشتہ خاک سی ہے مگر مین جبین نہے | دور آسمان سخت نہایت زمین ہے
رنج و الم ہی ہجر مین دلکی قرین ہے | مرجاونگا مین ایک ہی نہین یقین ہے
وہ اپنے پاس سے جو کرینگے جدا مجھے

نادر سے بڑھ کی حال الم میں قبیح تہا — حال مزاج عشق میں کسدن صحیح تہا
لاعلم بال بال دل اوس سے صحیح تہا — زلفونکی بیچ سی نہیں واقف مصیح تہا

اللہ رس بلا میں کیا مبتلا مجھے

## فروغ خواجہ غلام مصطفی خاں صاحب خواجہ غلام سجے
## باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر زیر صبا

کبھی گئی نہ ہماری رہ وصل میں روح — ہمیشہ تشنہ ہی رنج بیحساب میں روح
نہ خوش ہوئی کبھی اپنی خیال خواب میں روح — تپ فراق کی ایذا سی ہی عذاب میں روح

عجب غضب میں ہی ہوا ہوس اضطراب میں روح

نہوئی گا کوئی آفاق میں کہیں مجسا — کبھی ہی آج کی تشویش کبھی غم فردا
میں کیا بیان کروں حال جو کہ ہی میرا — خیال چاہ زنخدان ہے اوس پہ رو کا

نہ ڈوب جائی کہیں بحر اضطراب میں روح

رہون میں کیا غم دوری سی حال ہے مرا — بیان نہیں کرتا جو حال ہی میرا
غضب ہے قہر ہے آفت ہے آہ و ویلا — فراق یار کا صدمہ ہلاکی جان ہی دلا

نکل نہ جائی کہیں یہ اضطراب میں روح

فراق میں نہیں آرامی خوش ہمیں جینا — نہیں ہی کوئی تصور نہ دسیاں سے اصلا
اگر یہ پیچ الم میں ہوں غرق سر تا پا — خیال ہی اگر آب رواں ہے محرم کا

نہیں ہے نیمن ہماری یہ ہی حباب میں روح

ہی حال ایک سے میرا خوشی و غم میں — لگی جو ہاتھ خم باده حالت غم میں
مثال نادر می نوش پی لون اگر دم میں — وہ باده نوش ہوں میں اے فروغ عالم میں

گئی رہی گی پس مرگ بہی شراب میں روح

# حرف القاف مثنیات فوقانی

## قتیل شاعر سحر بیان شیرین زبان بن زا محمد حسن متوطن ملک پنجاب مقیم لکھنؤ

اک سمت کو تو چشمک ہے تو اک سمت ہے اشارا
بسمل جو کیا ایک کو تو ایک کو مارا

ہی دید کی قابل صنم انداز تمہارا
آگندہ بعارض زا دو زلف دوتا را

آنے تو کہ برہم زدہ سلسلہ ہا را

کس مرتبہ بی رحم ہے کس تبہ بیدرد
رسوای جہان کر نہیں ہے زلف رسا فرد

سنبل کے ہوئی گرمی بازار بہت سرد
از نافہ بر آورد و پریشان بجہان کرد

سودای سر طرہ او شک خطا را

اس سوچ مین مجنوں کی صفت ہو نہیں نوزن
کیون ناقہ سے خالی نظر آتا ہی محمل بن

اوس لیلی ادا کا نہین ملتا ہی نشیمن
یا دور ترا ز قافلہ افتا دل من

یا سر مہ گرد است کلوگیر درا را

مہمان دم چند ہون لب پر ہی دم آیا
کیا آرزو ی وصل ہی کیا کیا ہی تمنا

وہ تب ہے تشریف ادہر کو نہین لاتا
کو جذبہ شوقی کہ تبصر ب تماشا

آرد لبسر خاک من آن ماہ لقا را

دیکھے جو تجھے حور پھر کہ جائی کیون جے
بیچین ترے حسن سے ہوی دل قدسے

اسطر حلی صورت نہ سنی ہے نہ دیکھے
آنی تو کہ یوسف بچنین شہرت خوبی

ماکان حدیثا لک فداو عذارا

جو ظلم ہین تیرے مجھے احست ہین سراسر
دشنام ترے شہد سے شیرین ترے فزون تر

منکر ہو نہین کیا ذکر ہی ای ساقی خود سر
گر جای شراب مجھ بدہے زہر لسا غر

ہون آب حیات است ز دست تو گوارا

دیکھا جو ملایک نے تو کرتی ہیں تل اش — نادر چمن خلد میں حوریں ہیں بوئیں غش
کیا جانی کہ کیا چیز ہی وہ شوخ پری وش — آتہا نہ قتیل است بجان بندہ نارش

خوا بندہ بخون ناوک و خلق خدا را

## قتیہ شاہزادہ والاقدر محمد خورشید قدر بہادر

## خلف مرزا محمد سلیمان قدر بہادر ابن مرزا

## محمد خورم بخت بہادر ابن مرزا جہاندار شاہ جہاں پادشاہ

جوش زن غم ہین ہی انکو نکی دریا سر پر — پیچ کر جانکو لیتی ہی سو دا سر پر
کون سا بار جو منی نہ اوٹہایا سر پر — جو بلا سامنی ای اوسی رو کا سر پر

تیغ قاتل کی جو اوٹہی تو اوٹہایا سر پر

زور ای ضعف بدن پہنچی ایسا دینا — اونکی دیوار جو اونچی ہو تو پہنوا دینا
در دولت کو صنم کی مجہی دکہلا دینا — خضر دل منہ اتقصود کو پہونچا دینا

ابتو یہہ بار غم عشق اوٹہایا سر پر

دل غم دیدہ ہی ہر چند نہایت ناشاد — نہین ہوتی ہی الم سہی کبہی خاطر آزاد
نہین ملتی ہی کسیطرح مجہی دلکے مراد — یا خدا دشت جنون نیز کو رکہنا آباد

اس شفیق ازلی کا رہی سایا سر پر

جانب بحر فلک چشم توجہہ تہی کسے — لطف باقی نرہے آنکہون مین ہمیشہ کے
کیا کہین انکو جو ہنی تماشی دیکہی — چہلکی افشان جوہر ہے موتونسی ماتک اونسی

تمہاری پیشانی پہ ہین عقد ثریا سہرا پہ
گو کسی بات پر اصلا نہین رہتی ہی نظر
گونہ تہی جو کشش سودا مین تن وجان کی خبر
ہر ہمیشہ صفت ناد ر تقتیدہ جگر
جوش وحشت مین تمنا ہی رہی قصیر
سنگ ریزہ کوئی اون پانے نہ مارا سر پہ

# قیصر شاہ امین الدین خلف شاہ ابوالمظفر

# نبیرہ شاہ عالیم صاحب ایرہ الہ آباد

نہ نشا مین کبہی رہتے ہین نے خمار مین ہم
خدا کی فضل سی ہین اپنے اختیار مین ہم
پکاری کہتی ہین سب بات کو نہ ار مین ہم
صبا سنجائینگے اس سال لالہ زار مین ہم
کہان پون اخو نسے گلشن ہوے بہار مین ہم

تصورات محاسن کے رتبی تہی کیا کیا
ہمیشہ خو ہوگا اپنے ہمکو دعوے تنہا
رفتہ رفتہ ہمارا مآل کار ہوا
خیال دلکو جو آیا سیاہ کاری کا
سفید ہوگئے مثل کفن مزار مین ہم

کلام اپنی نہین فن مین اوتر تے ہین
بہت سمہالی ہی دل کو ضبط کرتے ہین
اسی خیال مین دن زندگی کی بھرتے ہین
خفا کی خوبی اون مین ہم وفا پہ مرتے ہین
نہ اختیار مین ہم نہ اختیار مین ہم

مثال زلف کے باحالت پریشان ہین
ہمیشہ آئینہ کیطرح محو حیران ہین
فراق جب سے ہی گریان ہین اور نالان ہین
وہ حیرتی ہین کہ محو خیال جانان ہین
وہ آئینہ ہین کہ رہتی ہین دست یار مین ہم

مثال ناد ر غمدیدہ اور خستہ جگر
ہمیشہ زیست ہین حال تہا بہت ابتر

حقیقت پس مرد فہم کرین کیونکر — گنہ کا رتہا الہی الیس فنا قیصر
وفور شرم سے گڑ گڑ گئی مزار مین ہم

# قیصر مرزا علی حسین اکبر آبادی

دل تہا غم فراق سی برہم تمام شب — خواب شناسی چشم رہا کم تمام شب
گریان رہے ہین دیدہ پرنم تمام شب — کھینچے ہے ہمنی آہ شرردم تمام شب
برسی ہی آگ چیخ سے پیہم تمام شب

رنفونسی انکھہ مارسے جہپک گئے — بار استقدر ہی جس سے کمر بہی لچک گئی
خوشبو وہ ہے کہ سند سے تا تا رتک گئے — شانہ کی دانت گہس گئے مشاطہ تہک گئے
سلجہے نہ اونکی گیسوے پرخم تمام شب

ملنی لگی وہ دن گئی اب انتظار کے — قربان اونکی چاہ کی الفت کے پیار کے
مخفی نہین ہے کہتی ہین ہمتو یکار کے — بوسہ لئے ہین ہمنے زنخدان یار کے
قبضہ مین سینے تہا چہ زیر زم تمام شب

نا اتفاقی گاہ ہی گہہ الفت و وفاق — اک امر اگر کسند ہی تو دو سرہی شقاق
جو غور کیجیے تو ہی یہہ طرفہ اتفاق — ہر روز روز وصل ہی ہر شب شب فراق
ہوتی ہی دنکو عید محرم تمام شب

جیرچی ہین یون تو اونکی ہر اک نیک کام کے — پر معترف ہین لوگ بہت فیض عام کی
کیونکر نثار جان نہو اونکے نام کے — بوسہ دیا وہ لب لعل فام کے
تہی دست بستہ ہمت حاتم تمام شب

حال شب فراق نہین قابل بیان — حاصل ہے جسکے شرح مین لب بلکنت زبان
لب پر کبہی ہے آہ کبہی نالہ و فغان — نعرے سے شور قیامت جو تہا عیان

کانپا کیا ہے گور مین رستم تمام شب

نادر یہ طرح کم ہی کوئی شاہ نے پائی
قیصر نے محتسب کا کیا ہی جلد کیا ہے

یہی ہے مئی دوآتشہ پیہم تمام شب

# قمر افتخار الدولہ امین الملک مرزا قمر الدین خان بہادر صولت جنگ عرف میر راجی خلف تیسرے مرزا جعفر صاحب دیوان شاہ عالم مرحوم تخلص

منظور ہے جب نیچ رسائی مری دلکی
گو نوک زبان پر ہے کہانی مری دلکی

کم خاک ہو پہر اشک فشانی مری دلکی
تب کام کرے ہی سحر بانی مری دلکی

جادو ہی اگر چشم سخن گوی بتا مین
شمشیر کے تاثیر ہے ابروی تبان مین

تو دے کے بگیرائی ہی لیتوے بتا مین
جیتا نہ بچیگا جو گیا کوے بتا مین

اب تنگ محبت ہون دل و جان سے مین مجبو
بس ہو چکی ہی دلمین یہی ہونا ہو جو کچھ ہو

سب مین نے سہے ظلم و ستم تیری جفا کو
اب غدر کرونگا مین کسی اور ستم کو

ہر چند ترا آج نہین کوئی مزاحم
دیگا کوئی داد اوسکے تئین خلق مین حاکم

یہ دور زمانہ نہ رہیگا کبھی دایم
لوہو کو تو پیگا نسے نہ ہوگا تب ظالم

ترکش میں رہے ایک نشانی مری لگی

نادر سے سو عشق میں بھی بھاری مری لگی
آیا نہ کلہ اوسکے لبو نیر کبھی اصلا
بر سب ہی چکے دل تو شکایت نہیں بھا
شکوہ ہی قمر ظلم و ستم کا تجھے بیجا
ہے میرے وفا دشمن جانی مری لگی

# قوام السید محمد ولی خان بھادر
# معروف نواب خان این نواب
# مستطاب السید محمد علیخان بھادر معروف
# نواب دہلہ رئیس شمس آباد ضلع فرخ آباد

عشق کا دیکھ لگا ہی جم کا رہی ہمدنون
درد دل رہتا ہی شل تنکا بہاری ہمدنون
جگر کی ہی اوسکے ایسی بیقرار ہی ہمدنون
ہر گھڑی کرتا ہون عرض زاری ہمدنون

کیا کہین جیسی ہی کچھ بیقرار ہی ہمدنون
کیون نہ آنسو نکلین ہون قطرہ خونکی جا ہمدنون
تیر مژگان لگ گیا ہی دلبہ کاری ہمدنون

ابر غم دو دین نوبان چھا گیا
رنج الفت کا شوکی آہ منکو کہا گیا
بیست یا رہ جدائی مین برابر آ گیا
غنچہ دل تبوا وسکے یاد مین جہا گیا
ہی خدا جانے کہان باد بہاری ہمدنون

مبتلا جب سے ہوا ہوں عشق کے آزار میں
مثل وحشی پھر رہا ہوں کوچہ و بازار میں

نا تواں ہوں سر کو بھی در میں کبھی دیوار میں
ایک دم راحت نہیں ملتی فراق یار میں

روز و شب کرتا ہوں غم میں آہ و زاری اندرون

زیبی ہی جو کشش جنوں کی ہجر میں اب تھی مدد
کارگر تدبیر ہی نی کچھ دوا میں ہی اثر

مثل نادر کی تن و سر کی نہیں مطلق خبر
ہو گیا ہی اک پیوکا ہمو سایہ اسقدر

ہی ترقی پر بہت وحشت ہماری اندرون

# قسم میر محمد اسمعیل متوطن لکھنو

مثل خورشید نہ مثل مہ کامل آیا
تا دم زیست تو میری مقابل آیا

تو آیا تو عجب وقت میں قاتل آیا
حالت نزع میں وہ رشک شمایل آیا

ملک الموت کو بھی عشق میں شامل آیا

کوئی صحرا میں نہ تنہا یا رو یار مجنون
دور تنہا نجد سے کوسوں ہے دیار مجنون

پاس ناقہ کی ہوا جبکہ گذار مجنون
غیرت عشق تو دیکھو کہ غبار مجنون

پردہ پوشی کی لئی تا سر محمل آیا

وحشت طبع سی باقی نہ رہی صبر و سکون
باغم و رنج و ملال اور ہا حوال جنون

بادل پر الم و درد و بجان محزون
غرض جب سے کیا جانب صحرای جنون

قیس لینے کو ہمارے ہی منزل آیا

جان بنیائدہ کیون رشک و حسد سے کہو میں
منہ چھپا کر کسے گوشی میں کہیں تیرہ زمیں

ہوئی غیرت تو نہ تب م کی اندر آمیں
کہہ دو پروانون سے بس نا لے بلبل سکہیں

شمع گل ہو گی جو رونق محفل آیا

شکر صد شکر کہ آیا نہ تمنا مین خلل
وہی ارمان رہی اب ہے کہ جو تھی دل مین
خوب ہے داد وفا داریکی مغنی ہوے حل
سر کی بل سینہ کی بل ہاتھونکی بل پاؤنکی بل

ای ستمگر مرے در تک ترا بسمل آیا

نکی ہیرمی و منگی بیان تک لکھے
نخصین فاق مین بیمہر و مروت دنیی
کیہ کرے حال نہ قاصد کی مہولی
حال فرقت جو پڑہا خط مین تو رونے لگی

یار حرفونکے لئے دفتر باطل آیا

مثل بسیار کہتی ہین یہ بجا ہے بیشک
کم کوئی خلق مین والے سے ادنی بھی بہتر
خو میونسی ہر اہل جہان اونکی خبر
فیض اوستاد سی یہ بات ملی ہے کہ قدر

شاعری مین نہ کوئی اپنی مقابل آیا

# قبول کپتان مرزا مہدیعلی خان خلف محمد مرزا لکھنوے

صیاد و باغبان ہین بہت مضطرب مین
اک انتشار سین ہے تو اک حال زار مین
ہی زرد رنگ نخ چمن روزگار مین
مضمون غم عیان ہے یہ صوت ہزار مین

بیڑی اوڑی گلونکے گرہ بان بہار مین

مجسا جہا مین بھی نخصین کوئی ناتوان
جسم ضعیف ہو نخصین سکتا مرا عیان
والد حال زار نخصین قابل بیان
لاغر وہون کہ چشم ملایک سے ہون نہان

منکر نکیر ڈہونڈ رہی ہین مزار مین

جان حزین کو کب سے لطف سرور ہے
اندوہگین ملال مین طبع غیور ہے
بعد فنا بھی رنج و الم کا وفور ہے
پہلو سے دل بھی دور ہے دلبر بھی دور ہے

دوہرا قلق ہوا مجھے گنج مزار مین

عادت مبالغہ کی نہین ہے نہ خوئی لاف
مین مانتا نہین کبھی مضمون پر خلاف
عفو قصور کیجئے تقصیر ہو معاف
مسی کی تہمت اوسپہ ہے کہتا ہون صاف صاف

خط سیہ کا عکس ہے دندان یار مین

حال خراب زار ہی کب قابل بیان
نہستا ہی محجوب دیکھہ کے ہر پیر و ہر جوان
توبت یہ ہجر مین ہی میرے یار مہربان
خون جگر ہی میری رہ زر دپر عیان

کیا ہی موافقت ہے خزان و بہار مین

سامان گر نہین ہین تو اسکا الم ہی کیا
اسباب مہوتے ہین پے دیوانگان کجا
جوشش شہور جنون کی تو گہہ ہی ہی یا نہ تھا
وحشت مین سینہ چاک کیا ہنہی پڑتا

نکلا رگون کی طرح لہو تار تار مین

ہنستا ہی دیکھہ دیکھہ کی محجوب ہر رقیب
مجھسے زیادہ کوئی نہین ہے بلا نصیب
حالت ہے میری گوشہ تنہائی مین عجیب
ہی اک سیاہ شب فرقت سو وہ مہیب

میرا نیس کون ہی شبہای تار مین

جور و ستم کی چرچی ہین گو ہر مقام پر
اوسکا ہی ظلم گو کہ ہر اک خاص و عام پر
پر نا خوشی زیادہ ہی میرے کلام پر
دیتا ہی گالیان مجھی بوسہ کے نام پر

مین خود سبک ہوا طلب یار بار مین

للہ میرے عرض کو ہرگز نہ بھولنا
دیگا جزای خیر تجھی بالیقین خدا
کرتا ہون عرض صورت ناچار مین بلا
تعمیر مقتل شہدا کے تو قاتلا

خون قبول صرف ہو نقش و نگار مین

قلق آفتاب الدولہ خواجہ اسد اللہ خان بہادر

# خلف خواجہ بہادر حسین خان خافی صاحب دیوان جوان زادہ و شاگرد خواجہ زیر

تو ہین کہ دو بینی نظر کرتی ہین ستارے آنکھین
چوکڑی بھولین اگر دیکھین مری آنکھین

ہر طرف کرتی ہین چشمک سی ستارے آنکھین
اور بھی پیارے نظر آتی ہین پیارے آنکھین

اشنا ہین چور ہین لوگ ہمارے آنکھین

اللہ اللہ عجب حسن ہی طرفہ ہی جمال
بدر کو ہی نہین حاصل یہ خوبی مہ کمال

ہی زبان آپکی وصف مین مدح کی لال
آسمان انگلی ہی شب بات سے ہر بین ہلال

رخ جو ہین چاند کا ہمکار تو ستارے آنکھین

جو کہ ایسی ہین بے بات وہ کرتی ہین نہین
دخل کچھ اسمین شک و شبہ کو والا نہین

قول و ستا دہی و امید اقت کی ہین
دیکھہ لو صاحب عیش ایسی ہوتے تو وہین

اپنی کر سکتے نہین آپ نظارے آنکھین

آنکھ ہین نے نور ہون آئی نہ نظر کچھ اصلا
عیب ہے دعوی بینش کے بجا ہی سزا

ہر ہین ہوش و ہواس و خرد و عقل بجا
ایسی دیوانہ ہوا اس سنگ سے یہ ہون اپنا

کبھی بادام جو دیکھین ہین ترے پیارے آنکھین

زلفونکی لٹ مین دل عاشق شیدا لٹکے
مثل نادر وہ تماشا ئیونکو محو کرے

انگلے کے کاہکشان جیسے ہون نمایان جلوے
ای خلق بالون پہ وہ ماہ جو افشان جبہ کے

دیکھنے کے لئے بن جائین ستارے آنکھین

# قیس نواب ہادی علیخان بہادر

# خلف صمصام الدولہ مرزا جوہر بہادر شاہ پوری

آتش غم سے پڑے کیوں نہ پھپھولا دل میں
سرد بھری آہ کہ بیکتا ہی یہ کانٹا دل میں

رنج کرتا ہوں یہ میں محو تمنا دل میں
حیف افسوس بے رہ رہ کی یہ آنا دل میں

اپنا عاشق سے مجھے دلبر نہ سمجھا دل میں

تن میں شعر رہ دیدار ہوسی پڑ اوان
قسم اذنی کی سمد چھلی وسی

ہی وہ جان دم چند خبر ہو سکی تو ن
جان باب حاتم شہید ہی تی

یہ نہ آیا کبھی اے رشک مسیحا دل میں

آگے تو کہتے تھے کہ چنان او چنین
ڈھونڈھ کر ہے ملا کرتے

اب یہ کیا حال ہی اے رشک قمر زہرہ جبین
غیر تو دوست ہوے آپی ہم کو

سمجھے ای دشمن جان آپ یہ اچھا دل میں

جو ابوس آپ نی شاید کہ ہی مجکو سمجھا
میرے جانب تصور ہی نہایت

حالت زیست پر و جان جہان حصر ہی کیا
بعد مرون بھی مرے قبر سے آپکی

رنگ ہی یار کی ملتی ی تمنا دل میں

الم و رنج ما تیرے تجسس میں ہت
خستہ و زار رہا تیری تجسس میں

مثل داغ ی پہر تیرے تجسس میں ہت
قیس آوارہ ہوا تیری تجسس میں

خوب ڈھونڈھا ہے تجھے ای مار تیا دل میں

## قیس سید عباس حسین خلف سید
## نثار حسین شکوہ آبادی شاگرد منشی اسمٰعیل حسین منیر

روز ازل ہی سے مین رہا مبتلای عشق
سایہ فگن رہا مری سر پر ہمای عشق

وحشا نہ کہہ کہے مجھے ہرگز نوای عشق
دامان زخم دل ہی مرا آشنای عشق

رومال ساتھہ رکھتی ہی تیغ جفای عشق

یارب خلق مین ہو کوئی آشنای عشق
دل مین کسی بشر کی نہ ہرگز ہو جای عشق

سودا نہ بن کی سر مین کسیکے سمای عشق
امی پس کیا بتاؤن تجھے انتہای عشق

ہوا آخر ش جنون یہ ہی ابتدای عشق

کیونکر بیان کیجی اوسکے خروش کو
ممکن بھین لہو ہی کوئی اوسکے جوش کو

سب بھولتی ہین کہا کی اوسنا و نوش کو
کرتی ہی دور عارضہ عقل و ہوش کو

معجون بیخودی ہی طبیبو دوای عشق

کس نوخ اہل عربدہ و فن کی دھوم ہے
کسکے چشم و دیدہ رہزن کی دھوم ہے

ایدل یہ کسکے عشق کے رہزن کی دھوم ہے
کس نونہال عشق کے جوبن کی دھوم ہے

بالیدگی ہی سکے ہے نشو و نمای عشق

نادر یہ طرح سی ہی ہم مورد کرم
فضل خدا سی دل نرہا مورد الم

اسباب اوج کی رہے اکثر ہمین ہم
شاہنشہ و یار محبت ہین قیس ہم

سر پر ہمارے سایہ فگن ہے ہمای عشق

قدسی سید محمد جان دخترزادہ شاہ
محمد اجمل باشندہ دایرہ الہ آباد
صاحب دیوان شاگرد حضرت آتش

دراز کب کئی بنی کسی چمن مین ہاتھہ
نہ کھولی جاکی کبھی اپنی انجمن مین ہاتھہ
اسی لئی ہوئی پیالہ گر بدنمین ہاتھہ
لگائی تری گیسوئی پرشکن مین ہاتھہ
شمیم مشک لگی گلشن ختن مین ہاتھہ

جدا رہی ہتی مین ہوتی تھین کبھی مانوس
کری کس اونکو یہ ممکن نہین کوئی منحوس
نہین نہین مجھی حیرت مین ہے دل مایوس
یہ تاج نور ہی یا شمع ہی ترفانوس
نہان مین یا مری دلبر کے پیرہن مین ہاتھہ

کبھی جو باغ مین وصل بہار آئی ہے
تو جسم کے کفنی اپنی مینی پہاڑی ہی
مین کیا کہون جو مصیبت کہ مینی جھیلی ہی
تمام عمر ہے جامہ دری مین گذری ہی
قرار سے رہین کیونکر مری کفن مین ہاتھہ

نہین مجھے کوئی چشم امید ہی تجھسے
وہ یکدن بھی کسی کام آئی ای پیارے
یہ خلق کسلئے حیران ہوئی ہی مین موئی
تری بلائین نہ لین بالمون بھی نہین دانے
یہ ہم سمجھتے ہین بیکار رہین بدنمین ہاتھہ

ہی کاربد کی مکافات مین ضرور ہے
عوض نہ پای ستم کرکے کب بھلا کوئی
یہ قول نادر دل خستہ ہی گواہ ہوے
تسلئے دل بلبل ہوئے ہی لاقد سے
ہوی ہین قطع جو صیاد کی چمن مین ہاتھہ

# قربان شیخ قربان علی متوطن بلہور ضلع کانپور تلمی از دوستان جامع ۱۱ اوراق

قدر ابر کی گیسوے سیہ رنگ گھٹا دی
خم بروکا صاف نیا چاند دکھا دی
پیشانی کی ضوماہ کی جلوہ جلا دے
جب وصبح پر نور سے پردہ کیوا ٹھا دے

خورشید جہانکو گل خورشید بنا دی

دام خط مشکین مین ہین مدت سے گی قید — گر دونمین ہی پہنسے ہی سو اگیدو نکا تار
آتی ہی نظر آہ رہائی ہمین دشوار — جو کچھ کہ دکھائیگا خدا دیکھینگے نا چار

صدقی ترا کسیار تو منہ اپنا دکھا دے

اک عمر سے وارفتہ الفت ہی دل زار — حیرانی جو ہی مجکو بھی نمین قابل اظہار
ناچار ہون ناچار ہون ناچار ہون ناچار — آئینہ کی مانند ہو نمین پشت بدیوار

مشاطہ رخ یار سے زلفونکو بٹا دی

مدت سے ہو نمین گیسو و مکے پیچ مین لٹکا — وابستہ رہا کرتا ہون اک عمر سے خط کا
سب ایک طرف دیکھئے یہ طرفہ تماشا — دل دزد حنا کیطرح اوس تہ مین ہو پنہا

شاید کہین اپنا نہ حنا رنگ جما دی

معذور ہون معذور ہون قربان — مدت ہوئی اوس شوخ سے مہجور ہون قربان
نادر سی سوا ہجر مین مجبور ہون قربان — عیاد ہی کسی ہر اک ملنا ہی نمین دور ہون قربان

میرے بہی گلی جذبہ شوق اوسکو ملا دے

# قادر سید قادر بخش خلف سید عبد الحقانی متوطن سنبھل المتخلص بہ شیدا

## فرخ آباد یکی از دبستان جامع این اوراق

غربت نہین تو کیا طلب آبرو کرین — حاصل ہی کیا سید کی کیا گفتگو کرین
وقت ما خیر آنکہ ہونے جاری لہو کرین — ہے وقت نزع وصلکی خاک آرزو کرین

ہم آپ گم ہین یار کی کیا جستجو کرین

کثرت سے تشنگی کی نہین آہ تاب و تب
ہے آتش عطش سے جگر صورت کباب
نالے نکلتا ہے دل خانمان خراب
بادل اوسے ہوئے ہین پلاؤ اگر شراب

ساقی دعای خیر لب آب جو کرین

پہلے قصور تھا نہ خطا انکی کوئی اب
تکلیف دیتے ہین نہ تو کرتی ہے کچھ طلب
سیکھن بڑا غضب ہے ستم ہے کہ جب تب
میخوار روسے اوہی ہین ناصح بہ سو بسو

اپنا وہ اپنے جامہ کو چاک وہن کو رفو کرین

پہلے رتبہ دانی مین تھا باعث فتور
کچھ آبرو یہی ہوتی تو تھا باعث ہنر
ہمین تو عرض بندہ کی ہی اسقدر ضرور
ان موتیون کی قدر نہ جو ہون نہ ہی حضور

لازم ہے آنسوؤن کی مری آبرو کرین

پہونچی گی یہ نوید قریب اور دور کو
ہوگی خوشی زیادہ پری اور حور کو
ہوگا سرور نادر اہل شعور کو
دیگا جزای خیر خدا بھی حضور کو

قادر کی پوری آپ اگر آرزو کرین

## قادر شیخ قادر بخش لکھنوی

کٹتی ہے خوش دلی سے ہمارے تمام شب
جاری رہا ہی آنکھو نسی بس دمادم شب
روتی ہے بصورت شبنم تمام شب
تنہا رہی ہین ہجر مین کب ہم تمام شب

جامی صنم بغل مین رہا دم تمام شب

کہتے ہے زیادہ چکر فلک اوٹھا ہی
کہتے ہے زمین تزلزل مین آ ہی
گریہ کی کس زبان سے ہو شرح اپنی ہے
تنہا نخط غریب ورق گردان ہی

روی شب فراقمین بہ ہم تمام شب

سب رشک کرتے ہونگے ہم پر ہے ہمدمو طاق
پایان شوق کا نہیں الا بدی اشتیاق
دل ہی جو بیقرار تو ہی طرفہ اتفاق
حسرت سے دیکھتی ہیں چمن میں شب فراق

ہم رو کی صحبت گل و شبنم تمام شب

ہمسا نہیں ہے فیض میں بخشش میں ایک بھی
ایسا سخی جہان میں ہوتا ہے کب کوئی
کچھ قابل بیان نہیں جود و سخا جی
اوس ماہرو کی وصل کی آندر خوشی

ہنسنے لگا ی داغ کے درہم تمام شب

والہ دی نہیں ہے ذرا اختیار میں
رہتی ہی جان زار بہت انتشار میں
سو سو ہیں رنج اپنی دل سوگوار میں
کہتے ہیں سکو جیش شب وصل یار میں

دہر کا ہنا صبح وصل کا اور ہم تمام شب

ہمدم مرے ہی رنج کی نہ تو صبر نہ تہا
تشبیہ رنج و غم کی کردں اور کیا بجا
اوں ماہی بات سے ہی با خود نہ بنا
وہ رشک حور وصل میں ہم جو ہوا

بستر نہا محاکہ قعر جہنم تمام شب

رنج مہاجرت میں ہوں سرگرد میں سوا
غالب شکستہ کی کہانی سے ہی بہت بجا
قادر نے کیا شرح حقیقت کرو میں کیا
قادر شب فراق کا پوچھو نہ ماجرا

آنکھو نہیں نیند دل میں رہا غم تمام شب

قدر سید غلام حسنین خلف سید
خلف علی رئیس بلگرام مصنف مثنوی
قضا و قدر شاگرد شیخ امداد علی بحر و شیخ امام علی سحر

رکھتے نہیں ہیں گو کہ دروستان بلند
گھر بھی نہیں ہے گو صفت آسمان بلند

آواز اونکی گو نہیں اے جان جان بلند
شاید خدا سنے جو کریں یہ فغان بلند

ایسا تو واعظون کا نہیں کچھ مکان بلند

ہیں رتبہ دان جہان میں جو لوگ باہنر
ظاہر تی قدر پر او نہیں ہوتی نہیں نظر

اللہ ری اوج دونو نمیں ہے فرق کسقدر
تا قہ پر اوسکے جا دل لیلی میں اونکا گھر

پہنچے ہیں سے زیادہ نہیں سا ربان بلند

لازم ہی حوصلہ جو کری خوب سوچ کر
خواہش تعلی کی ہو دلیکن نہ اسقدر

انصاف کر تو اے دل بیہودش پیچھ
کیونکر بلا ہی یار بھجے اپنی بام پر

اللہ بھی نبی سے رہا دو گمان بلند

وقت خرام ناز نہ پیچونکی بل چلو
نادانیونکی دن گئے نادان نہ اب بنو

بس بس تعلیونکی سری جان تم نہ لو
نام خدا جوان ہوے اتبو کچھ جبھکو

سیکھے کروفر کہ ہو میں چھاتیان بلند

دربار میں جو یار کیطرح پاؤن میں
سر کو قدم بنا کی ابصد فخر و زین میں

اشعار کی بیاض بھی ساتھ اپنی لائیے
کہئے تو وصف قامت موزون و نازنین

مضمون ہا تھہ آیا ہی ایجان جان بلند

ہوتی ہی اپنی حال حزین پر اگر نگاہ
خلق خدا یکارتی ہی واہ واہ واہ

ضابط نہیں ہی کوئی بھی ہمسا خدا گواہ
یہہ ضبط عشق ہی کہ نہ نکلیگے منہ سے آہ

ایسی جلینگے ہم کہ نہو گا دھوان بلند

نادر کیطرح طی ہستی کو کر چکے
پیمانہ اپنی زیست کے احباب بھر چکے

دنیا سی شاد خورم و خوشدل گذر چکی
ہم خاک اوڑاتی ہیں جو برق و سر چکے

ای قدر ہی غبار پس کارواں بلند

# قدیر مولوی احمد علی شاگرد محمد زکے

چشم نی لطف نئی طرح کی دکھلائی بہت
جسکو گلزار مین گل پیرہنی شرمائی بہت

گل جو تن پر تھی وہ بلبل کو پسند آئی بہت
داغ پر داغ محبت نے دکھائی بہت

رنگ ہم جنس گل لالہ کیطرح لائے بہت

حسن و بعض ہی افراد مین رائج اکثر
غیر جنسونسی بہی نیہ کو آتا ہی حسن

جوش سے قیس کو پہر رشک نہ آئی کیونکر
دیکھکر سنبل گلزار کو نہا ہے

بلبل ہے بلبل کا کل پیچان تری کہائی بہت

اوج حاصل ہو تو پستی کو نہ بہولے انسان
ہین جو عاقل وہ نہین بے ہی ہیں قابل

بات کیا خوب ہے اسکا لوی ہی حیا
ماہ کو ایک ہے شب بیس ہمال اور زوال

عارضی حسن پر انسان نہ اترائے بہت

دلتین عشقمین ہون شاد ہی یا جاہی
یہان و ہین دل مری مہمان ہی یا جاہی

غم نہین ہے مجھی میان ہی یا جاہی
پہر جہکا عشق کا دم جان ہی یا جاہی

کب سمجہتا ہون بہلاوین ہی سمجہائے بہت

یار باشون مین بہت تہا یہ دل شیدا
زیست تک صحبت احباب ہی خوش آئے

بعد مرنیکے میسر جو ہوئی تہا ئے
شمعدونیکی ہمین یاد لحد مین آئے

دیکہو کہ خانہ تاریک کو گہرائی بہت

کیا کہون آہ جو حیران کیا دونون کو
غمنے کر در جہ پریشان کیا دونونکو

منفعل جو تہے نی ایجان کیا دونونکو
ایک یوسہ نے پشیمان کیا دونونکو

مین بہے محجوب ہوا آپ بہے شرمائے بہت

عمر بہر خوری ہی بسکہ لطر بازی کے
ہجر مین اب نہین لگتا ہی کسیطرح جی

بنتی نا در یہی خواہش ہی مری دلکی اجی | ای قدیر اوس بت ترسا سی کیہدی کوئی
اپنی دیدار کے طالب کو نہ ترسا ہی بہت

## قاسم آغا محمد

اشک ریزان چشم دریا بار ہے | ہجر مین جینا بھی دشوار ہے
کیا کہون جو جو الم ای یار ہے | سر کٹون ہم ایک جان زار ہی
ابر ہی شب ہے دل بیمار ہے

آتی ہین بہو پنجال تیرے چالسے | معترف سب ہین خرام ناز کے
منفعل ہین کبک تہی جو چالسے | مردی تک خواب عدم سی چونک اوٹہے
کس قیامت کے تری رفتار ہے

ایدل ناداں تو خود رفتہ نہو | خواب غفلت مین بہی اسدرجہ نہ سو
اوسکی بیماری کو کیسد دیکہیو | یاد مین تیرے جو بہولا آپ کو
سدقی اوس قاتل کی کیا ہشیار ہی

قیس محزون جب کہ آیا دشت مین | ہر طرف کو خون دیکہا دشت مین
مضمحل ہوکی بوا دشت مین | پا برہنہ کون نکلا دشت مین
کسقدر گلرنگ نوک خار ہے

واہ واہی واہ واہے واہ وا | مرحبا صد مرحبا صد مرحبا
نادر دراکش کہتا ہی بجا | قاسم گلدستہ کیا کہنا ترا
واہ وا کس رنگ کی گفتار ہی

## قاسم قاسم علیخان امیر علیخان

# ساکن چھاؤنی منحلات فرخ آباد

خال پیشانی مین تا بندہ ہوا آتشی — دانت رخشندہ زیادہ ہین کہین گوہر سے
لب مرجع ہین حقیقت مین ترے کوثر سے — ہین عیان معنی والشمس رخ انور سے

جلوہ گر عالم و الا ہیکل موئی سر سے

آب کوثر مین طہارت کے لئی کیو نہ ہون — کوئی فردوس سے لاکر جو مجھی دے مے لعل گون
ہی یہ منظور کہ مرگ جوبی غسل ہون — کشتہ دیدہ مخمور ترے میکش ہون

غسل دینا مجھی واجب ہے مئی احمر سے

جان شیرین کو غم و رنج سہی ہون تا ہیز — نہ تو کہاتا ہون نہ پیتا ہون نہ سوتا ہون تہیز
تنگ سب وقت بہت ہجر مین ہوتا ہون تیز — راتدن یاد رخ و زلف مین روتا ہون تیز

اشک کیون نکلی نہ ابرو سے ترے چشم تر سے

مثل اوسکے کوئی انسان ہے فی خلد بریں — فکر شاعر کی ہی توصیف مین اوسکی معذور
خاص اون گیسوؤن کے وصف مین ہوتا ہے قصور — ہی عیان سلسلہ دود سر شعلہ طور

سایہ زلف چلیپا می پری پیکر سے

مثل رکہتا نہین آفاق مین دنگ و ہمتا — کوئی نازک کمر آئی نہ نظر سکل مہ
مثل نادر نہین حاصل مجھی گو بہ جہان — خال رخ پر ہے سویدائے دل حور جنان

چکے کس رنگ سی قاسم نہ دو چند انتر سے

قاسم سید قاسم علیخان
صاحب دیوان متوطن ملک پنجاب

## مقیم لکھنو اکثر بعہدہ تحصیلداری وغیرہ عمدہ کار رہے

آنکھین آتی ہین نظر یار کی آہو ہو کر
آئینہ سامنے ہوتا ہی تو زانو ہو کر

مشک ہوتا ہی مقابل مرے گیسو ہو کر
گل خجلت مجھی دکھلائی دیا بو ہو کر

سر پہ آئی مری تیغ اجل بر و ہو کر

نظر آتا ہی کوئی دمنین زوال عاشق
کہتے ہین رنج مین اکثر مہ و سال عاشق

دیکھیے آگے کہ کیا ہوئے مآل عاشق
سیر دیکھو کہ پریشانی حال عاشق

یہ ہماری ہی سر معشوق پہ گیسو ہو کر

نظر آتی ہی مجھے شکل پریشانی کے
کیا کرون شرح مین بے سر و سامانی کے

شہرت آتی ہی سے تیرے بی خبر سامانی کی
لوقبا اور بھی زیبا ہوئی عریانی کے

تار یا لون سے بدن پر مرے الو ہو کر

مثل خورشید جہانتاب ہی سکی بھی چمک
فرق پر تا ہی نہین دور کری آہ فلک

جذبہ الفت مین ہے تاثیر بلا شبہ و شک
ڈر ہو تا ہی قیس کو لیلے کی ہین آنکھین ترکی

با غبین نرگس تر دشت مین آہو ہو کر

نہ نماز ین پڑہین گاہی نہ تسبیح ہم صایم
مثل نادر رہی اعمال زبونی نادم

یہی امید کرم سی ہی خدا ہو راحم
رہ گئی فکر مین انجام کی اپنی تاسم

ہوئی سر جوہر آئینہ زانو ہو کر

## قاصر شیخ مقصود علی رئیس بلبن خانہ پور

دل شاد مان نہو چمن روزگار مین
شاطر بہ جمع ہوئی کبھی انتشار مین

کہتا ہون مین بچار کی سو مین ہزار مین
بلبل کو کیا سرور ہو فصل بہار مین

خارخوان چھبتا ہی دل داغدار مین

پامال خلق ہوتی ہی دمتاہی جب قدم
پستی ہر ایک گام مین ہی جان پر الم
خواب عدم سی چونکتی ہین ساکن عدم
اک سم ہی تیری جاسے لیتی تھین صنم

پامال کبک بھی تو ہوئی کوہسار مین

ہین خوبرو جہان مین ای یار بیشتر
سنجنا پر ایک بھی نہین تو مین نے نا مور
وہ کہتے ہین جنہین کہ ہی انصاف پر نظر
یوسف مین اور بیچ مین تفاوت ہے اسقدر

ہو فرق جیسے ایک مین سو مین ہزار مین

ہوتا ہی کسکے یہہ سر قبر از دحام
بیفائدہ چڑہاتا ہی پھولونکا صبح و شام
کرتے ہین کیون یہ لوگ چراغانکی اہتمام
ای شمع رو نہین ہین تجھہ پر شبسے کام

جلتے ہین داغ دل ہے ہمارے مزار مین

نادر کیطرح جیسی علی سی ہی سم وراہ
کیا خوب بندگی کی چلن کا کیا نباہ
کہتے تھے ایک خلق اوسی واہ واہ واہ
شاہی سے نیازی قاصر خدا دم شاہ

کیونکر نہ سر بلند کرے فخار مین

## قاضی شیخ وقار بخش ساکن کانپور شاگرد مولوی احمد علی کامل

صاف آئینہ بھی حیران ہے حیرانی سے
کام فرقت مین ہے بس بے سر و سامانی سے
اب سرو کا زیادہ ہے پریشانی سے
عشق گیسو مین ہون مجبور گران جانی سے

روز کٹتی ہے شب ہجر پریشانی سے

روئی پر نور کجا مہر جہانتاب کجا
جیسے پیشانی مین ہے ماہ مین ہے وہ ضیا
خواہ واصل علی صل علی صل علے
بڑہ کی دانتو نہین اگر در عدن سی ہی صفا

کم نہین نو ٹہہ ترے لعل بدخشانی سے

رخ کجا اور کجا آئینہ ماہ تمام
چشم بد دور رخ حسین آنکھ ہو نسی کچھ آئینہ جیسی

ذرہ کیا تیرنگ کو نہین اسمین مضمین جا ہی کلام
ترنگ خورشید و قمر ہو سکی ہین دا تا سی غمام

سب ہے اوس مہر کو کب ہی مہ کنعانی سی

ہو نہ جلد مہبت دہیان مین کب تہا ایسا
اسقدر جلد بڑہی یہ تو تصور بہی نہ تہا

شامل حال ہوا جو کرم و فضل خدا
آپکا حسن فزون گریہ عاشق سی بڑہا

آبرو چاہ زنخدان کی ہوئی پانی سے

گذری غفلت مین سیطرح نہ دم بھر قاضی
خط اوقات کو کر شام و سحر ای قاضی

مثل نادر کی کوئی فکر نہ کر ای قاضی
شکر خالق مین کر اوقات بسر ای قاضی

فائن کیا ہی حسینو نکی تنا خوانی سی

## قصیدہ محبوب علیخان خلف میرزا ہمایون بخت شاہزادہ مقیم کلکتہ

کیون نہ ہو اہل صفا مین خوب و بہتر آئینہ
خلق مین تر ہیچ رکہتا ہی ہر اک پر آئینہ

بخت رکہتا ہی بہ از بخت سکندر آئینہ
جو حسین ہے اوسکی دلمین رکہتا ہی گہر آئینہ

جانتا ہی بس عمل حق کا مقرر آئینہ

بخت اسکندر خدا کی فضل سی کہتی ہین ہم
ہمنے بہتر صاحب بخت زمانی مین ہین کم

کہتی ہین اہل صفا جتنی ہین سب ہمپر کرم
بخت خفتہ مد تو نہین آج جاگا صبحدم

مجہے مانگا یار نے بیدار ہو کر آئینہ

محفل مین پاس ادب مد نظر مجکو رہا
ہجر کے ایام کا ہرگز نہ کچہہ شکوہ کیا

ضبط آخر مضطرب ہو کر نہ مجہسے ہو سکا
جب طلب بوسہ کیا اونسی تو یہ ہنسکر کہا

منہ تو انیا دیکہئے صاحب اٹہا کر آئینہ

سلسلہ اسکی صفای کا کوئی کیونکر کرے
اسی بہتر آپکو سطر سی کوئی کہے

اسکی خوبی غور سی انصاف سے ہان سنیئے
دل وہ آئینہ ہی جو خط جام جم پر کہینچدے

دکھائی دیتی ہے تیرا سکندر آئینہ

مثل نادر کم نظر آئی ہین دنیا مین تسبر — شرم سے معشوقونکی رکھتی ہین وہ اکثر نظر
رکھتی ہین یہ قطع برجستہ لب پر بیشتر — خوخود بینی وخودآرائی قوس تجکو دیکھکر

رکھدیا شرمائی گیسا سکر آئینہ

## قوس سید محمد رضا خلف سید علی مزار ساکن لکھنؤ شاگرد ناسخ

ہوئی طلائی نفرئی رنجیر ہاتھہ مین — خاک سیہ بنی بھی کسیر ہاتھہ مین
رکھتہا ہی سحر یہ بت بی پیر ہاتھہ مین — ہی تک سبزہ رنگ کی تاثیر ہاتھہ مین

ہوتا ہی سبز مثل شجر تیر ہاتھہ مین

پیش آئیگا وہی جو ہی تقدیر مین لکھا — جو کاتب ازل نی لکھا بس وہ دیکھیگا
پھر کیا کرون کہ آہ بتقاضا ہی شوق کا — دیکھون تو کیا لگا ہی تجھی قاتل نی قاصدا

لایا ہی تو مرا خط تقدیر ہاتھہ مین

نی مثل سیکدہ مین ہے کہنا ترا ہی کیا — تجسا ہی مے پرست نہین کوئی دوسرا
کیا جام کی ہی فصل تو جاتا ہی خم چڑھا — سافی پڑے جو عکس ترے چشم مست کا

جام شراب ہو قدح شیر ہاتھہ مین

ہم عشقباز خلق مین لیکن کہاتی ہین — عنقا کی شکار مین یہ دل ہم آتی ہین
خود درس عشق پڑہتی ہین سکو پڑاتی ہین — طفلے ہین روز ہم یہ نہین مکتب ہین

قران بغل مین یار کی تصویر ہاتھہ مین

صرف محبت وسکی کروانی جان کو — اعتقاد یہ خدا تم کبھی نہو
تاور یہ طرح معتقد اوسکے بدل ہو — اگر سیر سے زیادہ ہو سی قوس سمجھیو

آہی جو خاک مرقد تسبیر ہاتھہ مین

# حرف الکاف تازی

## کوثر مرزا مہدی صاحب دیوان خلف مرزا قطب الدین شاگرد حضرت ناسخ مرحوم ساکن لکھنؤ

کیا عیب ہے جو زلف کی زنجیر دوش پر
بی جا نہیں ہیں ترکشِ مژگان تیر دوش پر

رہتا ہی نیزہ ای بت بی پیر دوش پر
حیران ہون دیکھکر تری شمشیر دوش پر

کیونکر نہ کنجے ہلال کے تصویر دوش پر

میرا وظیفہ یہی ہی ہر لیل و ہر نہار
کرتا ہون شکر اپنی خدا کا مین بار بار

آگی یہ شکل پیش نہ آتی تہی زنہار
کچھ تو اثر ہوا مرے سودے کا آشکار

ہے زلف یار صورتِ زنجیر دوش پر

دم ہو تو ہو نثار ہی جان حضین سلم رمین
اب امر کونسا ہی مرے اختیار مین

کرتا ہون یہ دعا چمن روزگار مین
مژدہ مبارک ایسا تو ہو ہجر یار مین

رکھے جنازہ وہ بت بی پیر دوش پر

بی رحم و بی مروت و غمازی وہ ترک
سرکش ہے پر غرور ہی طنازی وہ ترک

غیرون سے کا ہمیشہ ہے دمسازی وہ ترک
مصروف قتل عاشقِ جانبازی وہ ترک

ترکش کمر مین رکھتا ہی شمشیر دوش پر

ہین جتنی شوق کے طرف سی دل بھرا ہوا
کوئی نہین جہان مین ہے اور مدعا

تا ور بسطح پر یہی رکھتا ہون التجا
کوثر خدا سی مانگتا ہو نہین یہی دعا

رکھے جنازہ وہ بت بی پیر دوش پر

# کنور کنور چکرورتی سنگھ خلف الرشید راجہ بلوان سنگھ ابن مہاراجہ چیت سنگھ بہادر والی بنارس

فرقت مین ہمت تنگ ہین اب جی دل و جان سے — تھک تھک گئی باز آی دلا آہ و فغان سے
تا نو کی لئی ضعف مین طاقت ہو کہان سے — فریاد بھی کر تی نہین ہم جور بتان سے
خاموش مین بیٹھے کہہ کہہ یہین کہتی ہین زبان سے

دل سیر ہے اس در بہ جہان گذران سے — رغبت بخیار کچھ نہین حسن جہان سے
اک دل ہی جگہ اور و نکی ہو اسمین کہان سے — پر ہو بے نہ مطلب ہے نہ کچھ اور زبان سے
شیدائی ہین دیوانی ہین و نکی دکان سے

شیرین سخنی مین ہین وہ شیرین سے بھی چند — کیا شاد شب وصل ہین ہے خاطر خورسند
ہو سہ کبھی دیتی ہین اگر ہو کی رضامند — ہو ٹھو نکی حلاوت سے ہوی جاتی ہین لب بند
گپ چپ کا نرا آتا ہی مضمون دہان سے

جانبر ہو کوئی ہجر کی آفات مین آکر — جان آئی ہی انکھو مین دم آیا ہی لبو پر
حیران ہو ن حیران ہون ششدر ہون مین شش در — صد رمز شب فرقت کے اوٹھاتی ہین ابھر کر
ایجان جہان دل کو لائی یہ کہان سے

ناقوس کو نالو نسی مری ہے نذاست — ہی شور سے زنجیر دکو بھی سخت خجالت
کس طرح کروان رحم ہجر کے حالت — نالہ جو کروان مین تو اوٹھے شور قیامت
ہلجاتی ہی عرش مری آہ و فغان سے

اللہ قدرت کو رکھا تا ہی وہ دلبر — کب نازوادا مین ہی کوئی اوسکی برابر
انصاف سے کر غور دلا ہو جو نہ باور — وہ زلف لٹکتے تھین ابرو کے برابر

صیاد نی چلّی کواوتارا ہی کمانسے

جذب دل نادر مین اثر کچھ ہوی بارے — چشمک کبھی ہوتی ہی ادہر گاہ نظارے
اتو نگہہ ناز سے ہوتی ہین اشارے — اللہ کری خیر کنور دلکی ہمارے

انروز دن ہے پہر سامنا اوس آفت جانسے

## کشور مرزا محمد جعفر شاگرد مرزا محمد تقی اختر

سمجھے ہو دلمین مجھی صورت نخچیر عبث — پانون مین ڈالتی ہو کسلیے زنجیر عبث
کرتی ہو کسلیے محکو ہدف تیر عبث — غیر کی کہنے سے ہو دست بشمشیر عبث

خود ہی مرجاو نگا ہی قتل کی تدبیر عبث

ہی محبت مین ہمیشہ سی مرا سینہ فگار — زخمی ہی رالبطہ سی اوسکی دلخستہ وزار
سر پور ید ہ بہت شوق سی ہوتا ہی نثار — جان دیتا ہون تری تیغ ابروی خمدار پہ بار

کہینچتا ہی تو مری قتل پہ شمشیر عبث

کبھی حاصل نہین ہونیکی تری دلکی مراد — ہی جو بخت تری اسکام مین گے برباد
کچھہ تعجب نہین جو اور اوٹھی کوئی فساد — تنگ ہونگا مین اگر بات نہ مانی نہزاد

کہینچتا ہی دہن یار کی تصویر عبث

ہی محالات سے یہ بات کہ جہور ین و یہم — غیر ممکن ہے کہ یہ سلسلہ ہو جای کم
راست دعوی ہے ہمارا یہ تری سر کی قسم — نہین جھٹنی کا سر الفت گیسوی صنم

ناصحا کرتا ہی اوجھے ہوئی تقریر عبث

در دلدار پر اب صرف جبین سائی ہون — آرزومند ہون والدہ تمنائی ہون

نجد والہ و وارفتہ و شیدائی ہون | الفت گیسوی خمدار کا سودائی ہون

لوگ پہناتی ہین کیون پانون مین مجھ کے زنجیر عبث

عمر گذری کہ تو میرا ہی شناسا قاصد | در پر اوسکے کسی تدبیر سی اب جا قاصد
عرض کرنا یہ بصد شوق و تمنا قاصد | منتظر آمد خط کا ہون یہ کہنا قاصد

اپنی عاشق سی صنم ترک کی تحریر عبث

مثل ناوک ہی جو الٹی ہی اوسکی خبر | چیر چی پہلے ہوی ہین اوسنے اثری کی گہر گہر
ہوگی تاثیر دل سخت مین اوسکی کیونکر | دل بت مین نہوا کبھہ بھی اثر ای کشور

عشق گیسو مین گئی نالہ شبگیر عبث

## کافی محمد رضا خان برادر خورد احمد حسین خان ابن مرزا محمد حسین متوطن لکھنؤ ذاکر و زایر

تا سحر کیجئے کیون نالہ شبگیر عبث | کیون ہو حیران کوئی صورت تصویر عبث
اسمین بیفایدہ تحریر ہی تقریر عبث | سوچتا ہی یہ ترے وصل کی تدبیر عبث

فکر مشکل مین پڑا ہی دل دلگیر عبث

گاہ پامال ستم گاہ ہون پامال جفا | کوئی افتادہ زمانہ مین نہین ہی مجھا
نہین معلوم کہ تم سمجھے ہو دلمین مجھی کیا | قابل تودہ نہین کیا تن خاکی میرا

غیر کو کرنی ہو پیاری ہدف تیر عبث

ناتوانی کی مری چرچی ہوی ہین ہر سو | ہی نحافت مین تن زار مرا عیرت مو
یہ اشارہ ہی سمجھ لے جو کما ندار ہی تو | طایر جانکی نہی ہوسکیگے اکدن باز و

نہین کہتی ہین پر و بال تری تیر عبث

حال عشاق سی نفرت اوسی ہی کی مال | کچھہ بھی انکا نہین آتا ہی اوسی کو خیال
مرزعہ دل نہ ہو کیون لشکر غم سے پامال | دیکھتا ہی نہ وہ سنتا ہی کسیکا احوال

میری تحریر عبث ہے میری تقریر عبث

ناوکِ دستہ کہتا ہی سنو اسکو اجی | نیست سب ہونگے دایم نہ رہیگا کوئی
ذات اللہ کی دنیا مین رہی گی باقی | چھوڑ کر اسکو چلے جائینگے اکدن کافی

قصر عالی امر کرتے ہین تعمیر عبث

## کیون نہ شیخ بدلی متوطن بلگرام مضاف اورنگ آباد مع اہل و عیال

مطلب جو طلبگار رہی ایسی کہ نہ پوچھو | جان اونکے لئے زار رہی ایسی کہ نہ پوچھو
محرومی دیدار رہی ایسے کہ نہ پوچھو | قاتل نگہ یار رہی ایسے کہ نہ پوچھو

مژگان جگر افگار ہے ایسی کہ نہ پوچھو

جو کہیے صفت مین سو وہ ہرگز نہین بیجا | کچھہ خوبیو کی حد نہین سب صفحہ ہین ادنیٰ
اللہ نے بخشے شرف و قدر ہین کیا کیا | اکسیر کے رتبہ کو بھی مٹی مین ملایا

خاک در دلدار ہے ایسے کہ نہ پوچھو

مرقد کی بھی شہور رہی دنیا مین سیاہی | ہی عالم ظلمات مین ظلمت کے تہ فی
تاریکیان دیکھی ہین بہت لیک نہ ایسی | مین بھول گیا دیکھکے ساون کی اندھیری

فرقت کی شب تار رہی کہ نہ پوچھو

اللہ ری انداز تری جلوہ گری کے | اوسان خطا ہوتی ہین بس حور و پری کے
مذکور بھلا کیا ہے جان سفری کے | دیکھے تو ابھی ہوش اوڑین کبک دری کے

اوس شوخ کی رفتار ہی ایسی کہ نہ پوچھو

آگے کوئی لیتا ہی نہ تھا نام بھی اسکا | چھوتا بھی نہ تھا ہاتھ سے اسکو کوئی اصلا

نفرت ہی رہا کرتی ہے ہر ایک کو اکثر ۔۔۔ جب سے کہ حسینوں نے اومسی منہ سی لگایا
صدر ہی کنارے ایسی کہ نہ پوچھو

کیوں مدعت وداد عدات ہیں شاعر ۔۔۔ اسطے کہ تقریر کہاں ہوتی ہے پیاری
ہو ٹھونسے تو ہی قند کی کیا مہر ہی چاری ۔۔۔ باتوں ہی میں مزا کیوں نہ ملی ہمکو تمہارے
قیمہ ہے کنارے ایسے کہ نہ پوچھو

ہے تیرہ بخت رنگ کہو لب و لب ۔۔۔ جس سے نظر آتا تھیں آفاقیں بہتر
مجبر نہیں کچھ ختم ہی اسی ناد رمضطر ۔۔۔ کیوں کا بھی دل ٹوٹ گیا رنگ سی پر
والگہ دہوان دہار ہی ایسی کہ نہ پوچھو

## ایضاً

نکو ہیت صفت دیدہ قربانی ہی ۔۔۔ آئینہ سے بھی سوا دیکھے حیرانی ہی
کیا کہوں ہے تعجب کے فراوانی ہی ۔۔۔ ماہ سی صاف ہی خورشید سی نورانی ہے
آرزوئے نصیبی کی نشانی تری پیشانی ہی

جبہ کا رو ہی عشاق کی قربانی ہی ۔۔۔ سرفروشی میں عجب طرحکی ارزانی ہی
لیک بیری ہی لب بے سروسامانی ہی ۔۔۔ دم نہ نکلا یہہ تقاضا ای گران جانی ہی
ہی جلادی کیا مخلوب پشیمانی ہے

نیہ ممکن ہی کہ زایل ہو جاوے ایسا ۔۔۔ داغ ایسا کوئی دیکھا نہ کبھی ہمنی سنا
یختہ زکی ہے عجب حال ہی سکا سنجدا ۔۔۔ دہو یا قاتل ہے مگر صورت جوہر نہ مجھا
خوگو ہنجے ہے مگر الفت روحانی ہے

صورت دام ہی حضرت نے بچھنی تھی ۔۔۔ جال سی کم نہیں بالو نکی گلی میں سیلی
دہو کی کی ٹٹی ہی بس کہ ہی دار ہی ۔۔۔ زاہد گر نہیں منظور می تسخیر پری
ہاتھہ میں لے تسبیح سلیمانی ہے

نالہ گرم و دم سرد بھر اکرتا ہون
گریہ و نالہ و فریاد و بکا کرتا ہون

کیا کہون جو کہ العشق مین کیا کرتا ہون
درہم و برہم و آشفتہ رہا کرتا ہون

عشق کا کل مین عجب بے سر و سامانی ہی

خاک کی پتلی کو لازم ہی نہ مغرور رہے
خاکساری ہی مناسب ہے کہ عزت کرے

چاہیے عجز سے ہر ایک فروتن ہووے
سرکشی کرکی یہ انسان کہان لاوے ہے

خاک اکرو ذرا سی خاک مین ملجانی ہے

ہین وہ نادان کہ جو نظم کو سمجھین آسان
ہو ہی حاصل جو یہ سمجھا تو نہین ہی آسان

پر تبا ئید و عنایات خدای منان
فیض سے نادر رحیمان رہا کے کیون ان

الوری عصر کا ہی وقت کا خاقانی ہے

## کرم منشی کرم حسین خان ابن منشی وقت سخا حسین خان بہادر سخا تخلص کرم تخلص

ناتوانی سی مہت ہی ضعف عاری ہی نون
ہجر مین رتبا نی شکل آدھی ری ہی نون

رات دن ہی یادگاری ہی تمہاری نون
کسقدر ہی دلکو میری بیقراری ہی نون

چشمہ سیماب کی ہی قطرہ باری ہی نون

لطف گلزار بہشتی بیشتر ہی باغمین
فصل گل کا ہر طرف کون سی ہی جلوہ

سکو گلگشت آج کل منظر ہی باغمین
کونسی گلرو کی آمد کی ہی تیاری

بو سی ہر سو قطرہ زن ابر بہاری نون

ہی ہوای سرو بر بے ہین ہمارین جا بجا
جھوم کر آئی ہی صحن باغ مین کی کہٹا

باغ ہواری ہی سی ہو متروک ہی امکان کیا
فصل گل ہی کب کہا ہے ہم نے

چھوڑدی زاہد نی ہی پرہیزگاری نون

یون ہی سکتی مین نہین طرحی ہی ان نعرہ سا
فی تنظم ہی کی طاقت ہے نہ یارای سخن

ہوگیا مجسا جفاکش کم تہ رخ کہن | دیکھہ کر آشفتگی کو میرے مرغان چمن
کر رہی ہین آج مل سب آہ و زاری اندلون

## مثل ناد ور اب نہین ہی اس سے جس کو ہم کہین

ہون ہون پر جان حزین ہے نبض ساقط مگر ہے دم
ہین حد آگہی سے گر ہمہ رہرو ملک عدم | یکہتا ہی وہان ہمارا حال کیا ہی کہیے کم
ہے کہو تو کیا ہی اب حالت ہمارے اندلون

## کاظم سید محمد کاظم خلف سید مہدی حسین متوطن بلگرام

کیا ہون رنج رہی عشق مین کیا کیا نجکو | اوس پہ زیادتی دیوانہ بنایا نجکو
رہ کہتے تہے ہے مین وہ زلف چلیپا نجکو | مصحف رخکو دکہا کر کیا شیدا نجکو
ہے ہنسنے رنجیر جو اوسنے ہوا سودا نجکو

کب ہوا آپکی خدمت مین جانثار نہ مین | مجہپر الزام جو کہتی ہو تو حاضر کیا
کہیے ایسا تو نہین ہے کہ جو بوسہ دو کہا | بوسہ کب مینے لیا آپسے کہو دیا
پر گلی کو چہ مین بوسہ کی کرتی ہو رسوا نجکو

[illegible] | [illegible]
[illegible] | یاد اوس شخص کے [illegible]
[illegible]

ابھی اوس طفلکی سن سے نہ شکوہ اور ترا | ہنسلیان گردن نازک مین ہین نو گین را
ابھی سکل سے گرانبار ہی آہ گاہ | طوق منت کا نہ گردن سی اوترنے پایا
پہر پڑی پانو مین بیڑی ہوا سودا نجکو

حق کو منظور ہی ارام تمہارا کاظم | کیون نہ بن جاے ہر کام تمہارا کاظم
خوب نادر سے ہے انجام تمہارا کاظم | شاعرون مین نہو کیون نام تمہارا کاظم
تم نظر آتی ہو دو چار مین گیارہ نجکو

# حرف الکاف فارسی

## گہر کنہ الدولہ خورشید علیخان بہادر ولد مجد الدولہ ابن ظفر الدولہ کیہان فتح علیخان بہادر نبیرۂ نواب سلطنت پناہ

ہر چند کہ ہے پیچ میں الفت میں آی دل
ہر چند مثل لالہ بہت داغ کھائی دل

ہر چند ہوی نہاد میں باقی نہ جائی دل
سو سو طرح سے گو کہ نہ سمجھی او ہائے دل

ممکن نہیں جو چاہ سے اب باہر آئے دل

خوباں ہمیشہ ہوتے ہیں تمام عمر
ہوئی نہ عشق میں کوئی مدام تمام عمر

یارب نہ ہو کسی کو یہ سودا تمام عمر
گر شعر ہو تو یہی چلی گا تمام عمر

آسان نہیں ہی جو کرے کوئی ادا ہے دل

دلکا ہمارے جو آپ نے
دلکا ہماری جو آپ نے

دلکو ہمارے جو آپ نے
دلکا ہماری خون کیا ہی جو آپ نے

دنیا پر کچھ آپ کو بھی خو نہ ہی دل

اس بت کے کان تک نہ گئی پر صدائی دل
کیا کیا نہیں کہ جبر کی شب ہم نے کیا کیا

نالو نے بھی نہ جی کو شکیبائی دل

اوس بت کے کان تک نہ گئی پر صدائی دل

نالہ جگر کے درد میں تفتیدہ تہا جگر
کیا جسم اور جاں کی ابھی تاب ہے دگر

دیکھا ہمارے درد کو تسکین ہوئی مگر

آنکھیں نظر پڑیں نہ مجھی حالت زار دل

## گویا حسام الدولہ فقیر محمد خان رسالہ دار توپخانہ

## امیر منی موطن مزرا گنج مقیم لکھنؤ حسب دولت خلف بلند خاں شاگرد جرأت و نیر

ایسی ہے کیا جہان مین کوئی لگا ہی دل — ایسی ہے کیا بیان کرین ماجرای دل
ایسی ہی لطف عشق بھلا کیا اوہاے دل — نا قدر تھا کہ کچھ وہ نہ سمجھا بھای دل
اس ایسی ہی زبان پہ میری کہ ہای دل

حاصل ہو عاشقی مین بھلا کیا کہا کرین — ہوئی اگر فگار تو بھی یہ سزای دل
کس منہ سی مین بیان کرون احوال دل — داغ فراق خلق ہوا آشنای دل
اس درد سی کوئی نہ خصومت روا مے دل

کہتا ہون جو یقین اوسے ہمدم کرو — ہرگز مین شاعرون مین نہ خصومت مون خلاف گو
سچ ہی یہ شعر مین موزون ہوا ہے جو — ہر گاہ مثل قصۂ یوسف عزیز ہو
موزون کرون غزل مین اگر ماجرای دل

طاقت نہ تن مین می نہ جوانی کی ہی امنگ — فی نام کا ہی پاس نہ کچھ ہی خیال ننگ
رہی ہی عقل و ہوش سے دور یہ دل کا ہی جھکاؤ — الفت نے عشق کی کیا ایسا ہی تنگ
دل مین نہ جای غم ہی یہ ہمدم ہای دل

ساکن اسی دیار مین تنہا یا کہین نیر — تنہا ہون آہ یا کہ وہ تنہا اور دین مین
نادر یکطرح تنگ ہی ہمین بین بین مین — مدفون ہوای کون سا گشتہ زمین مین
گویا صدا ہے قبر سے آتی ہی ہای دل

## گریبان سید محمد حسین نسبت میر کبیر علی لکھنوی

ایسی نہین دیکھین تیر چرخ کہن آنکھین — غارت گر عاشق ہین مگر راہزن آنکھین
عیاری کی رہتی ہین دشمن آنکھین — غمزہ و نسرا ادا ہی بہت گلبدن آنکھین
مجھسے بھی دراچار کر اے مہ بتان آنکھین

دوری نہیں اوسکی ہی کسیطرح گوارا
نظارہ جانان ہی بہت عشقمین پیارا
کچھہ اور توقا بو نہیں ہوتا ہی ہمارا
منظور ہی اوسکی رخ روشن کا نظارا
ہون جسمین یہ یارب عوض موتی ہین آنکھین

خوش رو ہو کی ہرسمت کو اک دھوم مچا ئی
آنکھین نہ کبھی وضعہ رضوانسی لڑائے
کیا کیا نہ بہارا ئی دمِ صبح دکھا ئی
تم سیر کو آؤ تو نہ پھولا وہ سمائے
لبریز گل تر سے ہی بچہا ئی ہین آنکھین

جاری ہون یہ کیون اشک بہلا دیدہ سے
مخمور رہین کس طرح نہ ہم کثرت غمسی
اشارہ نہین کرتی ہین وہ چشم کرم سی
یون وصل کی شب آنکھین چراتی ہین ہمسی
شرما ئی ہی دلہن جیسی دولہن آنکھین

دولت جو ہو الفتمین تو کچھہ عار نہین ہے
کچھہ وصلکی حوا سے سروکار نہین ہے
تا در سی سوا طالب دیدار نہین ہی
بوسہ کا ہی گریان تو طلبگار نہین ہے
کیون اوس سے چرا تا ہی تو سیمین بدن آنکھین

## گرم مرزا حیدر سے شاگرد میان مصحفی

خم سامنی اوسکے رہی مغرور کی گردن
تھی ایسی کہان شمع سر طور کی گردن
ہی نور کی سایچی مین ڈلی نور کی گردن
سب شمع نی دیکھی تھی جو اوس حور کی گردن
دی آگ مین رعنا نی وہ کافور کی گردن

جھک جانیکی پیدا کی ہین عشقمین جو حد سے
ہوگا مستوضع کوئی میرے برابر
بندہ متکبر ہی نہ سرکش ہی نہ خود سر
بیٹھون جسون کہ سر اپنا مین رکھا پاؤن کسی پر
تنتی ہی گئی اوس بت مغرور کی گردن

جو تحریر مین ہے حال وہ تحریر کرون کیا
حیران ہی کچھہ کہہ نہین سکتا دل شیدا
خاموش ہون سکتی مین ہو نہین مجھ تمنا
زانو پہ جھکا ئی ہوے بیٹھا ہون سرانیا
دیکھی ہی جو اک شاہد مستور کی گردن

لاکھ سواداغ دلون پر جو دہرے ہین
دشت سی ترے جن وملایک بھی ڈرے ہین

[illegible] سب عضو تیرے نور کی سانچی میں ڈھلے
[illegible] ہیں
[illegible] تا ہم سے آگے ہی فقط تو کی گردن

[illegible] ان دہن ہو کسی بخیل کی آنکھ
موسم گرم پر و جو احباب کو بہا ہی
موصع [illegible] رکوع قرآں ہی
امی گرم پر و اب ایسی غزل سنی ہی جسکے

[illegible] ہے جا ہی کہ یہاں میں بھر و ری کی گردن

[illegible] سال [illegible] مدینی ہیر الاریخ شاہی [illegible] سا طانی

[illegible] ہی [illegible] ہیں تیرے [illegible] مو نمی ہارون پر
[illegible] آنکھ [illegible] ہارون پر
جلوہ گر خال جو ہیں ہانسی رخسارون پر

[illegible] ماہ فلک صدقے ہوان تارون پر

[illegible] آفاق میں گردی ہیں تمگر اکثر
پر ندہا کوئی مشاہی جفا جو بڑہ کر
رہتے ہو قہر کی ہر ایک جانب نظر
رحم اگر و ر بھی آیا نہ تمہیں عاشق پر

[illegible] ہی تمکدر زمانی کی تمگارون پر

می الفت ہی جو سر تا سر سیاہی اونکو
نشا ر بادہ الفت جو دا ہے اونکو
چین [illegible] ہی [illegible] ہوای اونکو
بی خودی میں آیی عجب لطف ملا ہی اونکو

[illegible] ہی مست ہیں مستی میں وہ ہشیار و نپر

جیسی تیری ہے خط و خال ایسی جا نبوالے
جو تری شکل ہی ویسی نہیں صورت ہوتی
قد ہی جیسا نہیں ویسی تو قیامت ہوتے
پیرہن میں بھی کلونکی نہیں رنگت ہوتے

[illegible] ایسی ہی تری قدرتی ہوے ہارو نپر

[illegible] ہیں ہر اک اہل زوال
نہیں بھاتا کوئی گو حسن میں کہتا ہو کمال
[illegible] کیا شیخ میں دجال
اونکی خال و عرق خشکا جو گدرا ہی خیال

[illegible] ہے [illegible] ہی سیارو نپر

# حرف الف اللام

## لطافت سید حسن خلف آغا حسین امانت لکھنوی

کبھی خاموش رہا میں کبھی بولا ٹھہرا
کبھی اوٹھا کبھی بیٹھا کبھی سہما ٹھہرا
کبھی نالی کبھی آہ کی رسا ٹھہرا
کبھی ہو کر کبھی بارہ میں تڑپا ٹھہرا
رقص بسمل ترے قاتل کو تماشا ٹھہرا

خوب صورت جو زیادہ ہیں تو اتراتی ہیں
یہ ڈھٹائی ہی کسی سی نہیں شرماتی ہیں
جو نہیں کہنی کی باتیں ہیں وہ فرماتی ہیں
دل مرا جن کے نادان وہ بن جاتی ہیں
آپ ہی بوجھتی ہیں مجھی کہو کیا ٹھہرا

تم تو منصف ہو نہیں کرتے ہو انصاف مگر
شیشہ دل ہی کا غلطیں نہیں پتھر سے بہتر
ای پری خور کہ آخر کہ ہوں میں بھی تو بشر
ہو گئی عمر مری نازا و ٹھائی میں بسر
دیکھے دل مفت میں مزدور تمہارا ٹھہرا

کر دیا ضعف نے اب تو کمر سی بھی سوا
تن لاغر نہیں مجھ سا کسی ہوتا اصلا
حال جو کچھ ہے مرا اوسکی کروں شرح میں کیا
ناتوان وہ ہوں جہاں بیٹھ گیا بیٹھ گیا
جسم خاکی بھی مرا نقش کف پا ٹھہرا

ہی جنوں کو نسی شی ہوتی ہی کیا بیخبری
جی کی بیتابی گئے کہتے ہیں وحشت کیسے
شل نادر تمہیں حیرت ہے عبث بیخبر اجی
چاہ اوس بیخبر کرم کی جو لطافت کہوی
دیکھے بہلانے کو جا کر لب دریا ٹھہرا

## ایضاً

سیکڑوں پہاڑی ہوی آہ گریباں پہونچے
کتنے ہی چاک کی گوشۂ دامان پہونچے
غول کی غول بصد نالہ و افغان پہونچی
ہم جو زنجیر ہلیکر سوی زندان پہونچی

غل مچاتی ہوئی اطفال دبستان پہونچی

ساغر عشرت مے شب و روز بجا کرتا ہی
بزم مین رقص ہی اک لطف ہوا کرتا ہی
ہر گھڑی دور مئی ناب چلا کرتا ہے
جمگھٹا ساری حسینون کا رہا کرتا ہے

ای پریرو مری گھر کونہ پرستان پہونچے

سر کو ٹکرای عجب کیا ہی اگر غیرت سے
غوطہ زن بحر تحیر مین رہے حکمت سے
جین آئے نہ کسیطرح کسی صورت سے
کف افسوس ملی خشک کف حسرت سے

دیکھہ لے آپکے گر جیہ ہر جان پہونچے

زندگی بھر نہ ملا آہ مساغ
لطف کا بعد فنا بھی نہ ملا آہ مساغ
حال اپنا کہون کس منہ سے مین شفتہ دماغ
گور اندھیری ہی نہ تکیہ نہ بچھونا نہ چراغ

پہونچے منزل پہ مگر بے سر و سامان پہونچے

گو کہ سمجھاتی رہی نادر دلریش ہزار
روکتی گو کہ رہی آن کے سب بل دیار
لیکن ایسا ہی ہوا ترک و نہ پھر خرکار
چاہ مین گرنے چلے غمزی لطافت اغیار

ہاتھہ اپنی جو سوی چاہ زنخدان پہونچے

## لایق رای گوپال جی متوطن لکھنو شاگرد رشید مرزا محمد فاخر مکین حاب مع واقعہ انی ابتداء عرض او نھین سے پڑہا

فی جان عزیز اپنی نہ دل غم مین ہے پیارا
فرقت مین کسیطرح نہین زیست گوارا
ہی تیری تغافل سے عجب حال ہمارا
گل ہے مہنا لالہ رخا تازہ بھارا

بنگر زکرم بر من دلخستہ خدارا

ہی آئینہ دل غم دوریسی مکدر
محبوبہ خاطر ہی پریشان سراسر
ہو ریسیت جدائی مین گوارا ہمین کیونکر
از ہجر بلا کیسم و نشد وصل میسر

زردا گر بمردیم و نه دیدیم شما را

بے بود نہ کسطرح سے موجا لم امکان — تا ریکی نہ دنیا مین ہو کسطرح فروان
دکھلای نہ رخ شرم سی خورشید درخشان — از رشک صفا صبح کند چاک گریبان

یک صبح اگر وانکنی سبز قبا را

جو دوست ہین اُنسوس کیا کرتی ہین سب — بس جان لبون پر مرا حاہی ہی ڈرب
وہ قدرت دعا ور دزبان رہتی ہی یہ اب — یا صبر عطا کن بمن دل شدہ یارب

یا مہر و محبت بہ آن ماہ لقا را

گذری ہی تری مشق کو کب حدت ممتد — اب صورت نادر ہی تہی یکتائی ہی بعید
کہتا ہی ثنا مین یہ ہر اک باشد و باید — لایق نی کلک تو چو در زمرمہ آید

بتیاب کند بلبل خوش نغمہ سرا را

لطیف لالہ شیو سعادی ول لالہ دیبی ثانی پرشاد ساکن فرخ آباد

لازم نگاہ جانب پست و بلند ہے — دنیای بی ثبات پہ رونا چند ہے
جو صرف بندگی ہی وہی ہوشمند ہی — ممتاز ہی وہی جو عبادت پسند ہے

ہندو کی قید ہے نہ مسلمان پہ بند ہے

پوچھو جو ہی اگر تو علمیت ہے اوسکی ذات — پیدا کی ہین جوش جنون مین عجب صفات
رہتا ہی اپنی دہن مین وہ دن ہو کہ رات — دیوانہ عشق کا نہین سنتا کسیکی بات

ناصح کی پند خاک اوسی سود مند ہے

عقبی کے حال سے تو خبردار ہے خدا — کیا ہوگا وہان کوئی یہ جانتا ہی کیا
سوچی اگر کوئی تو ہی اتنا کہلا ہوا — دنیا مین تجربہ ہی نشیب و فراز کا

یا مال کوئی ہی کوئی اقبال مند ہے

کیون جان مبتلای بلا کے عظیم ہے — کیون حال رنج و درد و الم سے مقیم ہے

دل بند عصی کسلئے ناحق دنیم ہی | حامی جو عاصیونکا غفور الرحیم ہے
دوزخ کی آگ سے مجھے پھر کیا گزند ہے

کیا قدر جانتے ہین وہ جو لوگ ہین خفیف | نادر کیطرح کہتے ہین جنکی کہ ہین تصنیف
فضل خدا سی طبع رسا ہی بہت طریف | بالا نخل ہو تیری نہ کسطرح ای لطیف
مضمون قد کا صورت طوبی بلند ہے

## لیق مدنتے لالتا پرشاد مقیم کانپور

عاشقون کا خواستگار آبرو ہو جائیگا | جان زار بیقرار کا بھی صدر ہو جائیگا
گر ہمیکر تلوار آخر روبرو ہو جائیگا | بر سر بیداد جب وہ تند خو ہو جائیگا
حشر برپا اوس گھڑی پھر چار سو ہو جائیگا

گذری ہین ایام طفلی کی اب آیا ہی شباب | اسلئے نا فہمی سی حال میرا ہی خراب
ڈھونڈتا پھرتا ہون پر ملتی نہین راہ صواب | جب دوئی کا میری لیسی دور ہو گا حجاب
ہر طرف میری نظر مین تو ہی تو ہو جائیگا

کوئی رکھتا تھا نہ میری حال پر تک نظر | کوئی دنیا مین نہ رکھتا تھا محبت سے خبر
ایک بھی پایا نہ جاتا تھا تعشق کا اثر | قطرہ آنسو کا بہایا تو نی گرای چشم تر
عشق کا تیر جگر پار کو بجو ہو جائیگا

تانی روئی مین نہین آفاق مین ہیر کوئی | رتبہ شبنم کا نہ کچھ ہی نی حقیقت ابر کے
چشم بد دور اسقدر ہی اشک افشانی ترے | ساقیا کچھ غم نہ کھا پھر دوگا اسکو نی ابھی
جام کے دوری مین خالی جو سبو ہو جائیگا

مثل نادر آج بھی ہی تو اگرچہ خوش طریق | سالکان عشق تجکو جانتی ہین سب شفیق
کہہ رہی ہی مجھی لیکن یہ ہری فکر دقیق | یا نہین اسکے رہا مشغول جو خجسے لیق
یہہ یقین ہی صاحب اسراق تو ہو جائیگا

# حرف الیم

## میر ستند شعرائے ماضی و حال استاد عدیم المثال

## سید محمد تقی اکبر آبادی شاگرد و خواہر زادہ سراج الدین علیخان آرزو

نالہ ہمدم مونس و ہمدرم رہا — دیدۂ گریان ہمیشہ نم رہا
کیا کہون کیا زیست مین عالم رہا — غم رہا جب تک کہ دم مین دم رہا
جی سے جانیکا نہایت غم رہا

منتظر تھے دید کی گو چشم تر — گو کہ تھی بی چین جان نوحہ گر
آہ کا پیرہ دیکھتے اولٹا اثر — زلفین کہولین تو تو کچھہ آیا نظر
عمر بھر یہان کام دل برہم رہا

جان پر غم کی فقط تھے ولولے — تھی دل نادانکی یہ بھی چوچلے
بوسۂ شیرین وہ دیتا ہی کسے — اوسکے منہ سے تلخ ہی سنتی رہی
اپنے حق مین آب حیوان سم رہا

لب ہلورے تھے دقن نہ سیب — خوبیان سب طرحکی دیتی تھین زیب
ہر ادا تھی دشمن صبر و شکیب — حسن تھا تیرا بہت عالم فریب
خط کے آنے پر بھی اک عالم رہا

پاسی کیا تشبیہہ تام اوسکی کوئی — اوس سے نازیبا ہے نسبت ابر کی
کیا کروں خوبی بیان اوسکی اجی — میرے رونے کی حقیقت جسمین تھے
ایک مدت تک وہ کاغذ نم رہا

کیون نہ معشوق کو عاشق کے چاہ
ہی کشش مین عشقکے تاثیر آہ
دلکو دے ہوتی ہے لاریب راہ
خیمۂ لیلے کو کہتے ہین سیاہ

او ہمین مجنون کا مگر ماتم رہا

کوئی بچنے کا نہین شاہ و فقیر
سب مریگے جتنے ہین برنا و پیر
مثل نادر ہو نہ غفلت مین اسیر
صبح پیری شام ہونی آئی میر

تو نہ جیتا اور بہت دن کم رہا

# مصحفی مقبول شعرای نزدیک و دور مشہور شیخ غلام ہمدانی ولد ولی محمد باشندہ امروہہ شاگرد مانی آٹھ دیوان اور تذکرہ اونسی یادگار ہین

ہمکو ہمسای مین رہنا گہر بنانا منع ہے
راہ چلنا منع ہی کوچہ مین آنا منع ہے
سر فرو رکھتے ہین گر دنگا وہان دربند بہی جانا منع ہے
دیکہنا تکنا وہان در بند بہی جانا منع ہے

روزن دیوار سی آنکہین لڑانا منع ہے

ہوگیا سیری ہی ہونا ہی جو ای رشک شمع
کیون ہے بیدار اپنی بستر پر تو سوئی رشک شمع
گو بہ اشک اپنی لالہ حاصل نہ ہوئی رشک شمع
بیٹہہ کر میری سر بالین روئی رشک شمع

رو برو بیمار کے آنسو بہانا منع ہے

ہوتی ہی بند بہر سے ہر ایک مشکل دلنشین
ہو سکے ممکن محال ایسا بہی ہوتا ہے کہین
طرفہ ظلم ایجاد کرتے ہین تبان نازنین
راز دلکا پوچہتے ہین بولنی دیتی نہین

بات منہ پر آچکی ہی لب ہلانا منع ہی

جو خاکسے نہیں ہمپر کی وہ سب سے سہی
کی غیر نے اوسی کیا دلکو نہ پیارا سمجھے
دیکھیو لالہ رخون کی ہمدمون نگین دلے
داغ پر دیتی ہین داغ اور ہنسی ہی ہنسے

زخم پر ہی زخم اور مرہم لگانا منع ہے

دم نہ نکلے تن سے یہ منع نہیں جان کو حکم ہی
تر نہ ہون پلکین یہ چشم خون فشان کو حکم ہی
ہو نہ نیز نالہ ہی اب قطع زبان کو حکم ہی
سینہ مین شورش ہے اور ضبط فغان کو حکم ہی

آگ گھر مین لگ رہی ہے اور بجھانا منع ہے

کون کہتا ہی سینہ مین نہین ہوتی وفا
جی مین آتا ہی تو ہو جاتے ہین عاشق بیسوا
جذب کامل کا یہ بعد مرگ اثر تو دیکھنا
مر گئی جب ہم تو اوسنے اہل تربت سے کہا

ہمکو اب چالیس دن مہندی لگانا منع ہے

بان کا لا کہا لبو پر جو ہوا نمودار ہے
جنازہ ہوی عارضون پر یا دنون مہندی لگے
یہ حقیقت ہی سنہ ۱۲۱۵ رہ رس ستہ کی
سادگی پر جسکے جی لوٹی ہی اپنا صفی

ہای اوسکو اب تلک مہندی لگانا منع ہے

## ایضاً

بیوجہہ کیا چاک گریبان کسیکا
بیجرم کیا حیف ہے نقصان کسیکا
برباد کیا الغرض ایمان کسیکا
جی خوش نہ کیا تمنی مژگان کسیکا

ہنسکر نہ سکا لا کبھے ارمان کسیکا

خوشبو ہی وہ اوسمین وہ گیسوی پرپیچ و خم میں
ہی وصف مین جو لعل زبان ہی دہن مین
سب متفق اللفظ یہ کہتے ہین ختن مین
سنبل کے حواس ایسے جو برہم ہین چمن مین

جوڑا کہین دیکھا ہے پریشان کسیکا

لیتے نہین دل گرہ طرار دکھا کر
سر کاٹ نہین لیتے ہین تلوار دکھا کر

تڑپا تی نہین جلوہ دیدار دکھا کر
ای مست نجدار شہ زنار دکھا کر

غارت نہین یون کرتی ہین ایمان کسیکا

گرم آہ کرون کہنچون دم سرد کہانتک
آوارہ پھرون مین صفت گرد کہانتک

رخ عشق کے تاثیر سے ہو زرد کہانتک
اک روز تو مل دیکھہ لے بیدرد کہانتک

آنکھون پہ ہے گوشۂ دامان کسیکا

کیا کیا کہون کیا کیا نہ مرا حال ہوا ہے
جی کو رہ الفت مین فدا مینی کیا ہے

دریای سرشک آنکھ ہو نسی اک عمر بہا ہے
کیا سہل مجھے وہ بت عیار ملا ہے

چھاتی سی لگانا نہین آسان کسیکا

اک عمر دعا کی نہ ہوا کچھہ مجھی حاصل
مین سحر و فسون کا نہین آفاق مین قایل

آخر مری کام آئی مری الفت کامل
لی آئی ملا دی یار تری شب مین نہ تھی دل

منت نہ کسیکی ہی نہ احسان کسیکا

مہرہ سی نقاب اپنی اوٹھا کر نہ پھرا کر
آنکھون مین کبھی سرمہ لگا کر نہ پھرا کر

لاکھون کو لب تر مین جما کر نہ پھرا کر
گلیون مین تو یون پان چبا کر نہ پھرا کر

خون بہت مین ہو جائیگا ماد ان کسیکا

فریاد ہی فریاد ہی بیداد ہی بیداد
بیداد ہی بیداد ہی فریاد ہی فریاد

جب عشق نہ تھا سر مین صفت تھی آزاد
اب ہجر مین اک خشک پری ہوئی برباد

آتا بھی نہ گر دیدہ ہو انسان کسیکا

نادر کی بھی دیوان بہت غور سے دیکھو
چیدہ بہت اشعار نظر سے گذرے

پر کیا کہون آیا ہی مرا ہاتھہ وہ جب سے
ای مصحفی محکو ترے دیوان کی آگے

واللہ خوش آتا نہین دیوان کسیکا

# ایضاً

رنج والم و غم سے فراغت نہین ملتی
اغیار سی اک رنگ بھی مہلت نہین ملتی
ناچار ہون اپنی ہی کسی صورت نہین ملتی
کوچی مین تری جانکنی فرصت نہین ملتی
یا تو نکی اپنی ضعف سی طاقت نہین ملتی

اقرار کی نامہ مین مرا اور ہی کچھ ہے
انکار کی نامہ مین مرا اور ہی کچھ ہی
ہر بار کے نامہ مین مرا اور ہی کچھ ہی
اوس یار کے نامہ مین مرا اور ہی کچھ ہی
اوس خط سی ہر اک خط کی عبارت نہین ملتی

بچتا نہین دل ظلم سی دلدار کی ہاتھون
دم ناک مین آیا ہی دل آزار کی ہاتھون
تنگ آی ہین جیسے بت عیار کی ہاتھون
کیا طرفہ تماشا ہی کہ اوس یار کی ہاتھون
بیچین بہی اگر دل کو تو قیمت نہین ملتی

صرصر نی اوسی طرح بیابان سے اوڑایا
سیلاب نے یا صورت خاشاک بہایا
اک عمر کو اس کرو فر و تجمل مین گنوایا
جا گور غریبان مین بھی دمسو مدہا تو بنایا
وان بہی تو ترے کشتہ کو تربت نہین ملتی

ای نادر دلریش ترا قول بجا ہے
آزردہ جو وہ بت ہے تو اپنا بہی خدا ہی
لہجہ رہنی مین بھی دس سے تکلف ہی نرا ہی
ای مصحفی کیون یار کی در پہ تو پڑا ہی
جانی دی اگر اوسکی طبیعت نہین ملتی

مومن حکیم محمد مومن خان از مشاہیر شعراء دہلی
صاحب دیوان فارسی و ہندی

# مثنویات قصۂ غم و شکایت ستم و قول غم مؤلف آتشین زبان

دل اسطرحسی کب زار و پریشان ہوگا
ہجر مین ایک زا یا چاک گریبان ہوگا

دوسرا غم ہین اسطرح نہ گریان ہوگا
اور ایسا کوئی کہانی سر و سامان ہوگا

گو مجھی رہبر بھی تو بھی گا تو احسان ہوگا

کونسا غم ہوا کونسی ایذا نہ سہی
آسین کا نمی نہ پہونچہو یا کبھی سرمہ سی ہے لگے

مکھ پہ سی عورسی انصاف سی سو تو اوجھ
ایسی لذت خلش دلین دہان تی

رگ گیا سینہ مین اوسکا کوئی پیکان ہوگا

جہیا نا سال کو مشکل نہ مہینا مشکل
نخصین کہیہ جام ہلاہل کو بھی پینا مشکل

چاک ہو دلمین تو وہ بہی نخصین سینا مشکل
کیا شناقی ہو کہ ہی ہجر مین جینا مشکل

منتسی ہجر مہ مرنی سی تو آسان ہوگا

طبع فرقت مین اگر یون ہی بلا خیز رہے
فکر اشعار اسیطرح اگر تیز رہے

رگ جان مین جو حرارت مری امیز رہے
گر یہی گرمی مضمون شرر ریز رہے

رشتۂ شمع سے شیرازہ دیوان ہوگا

ہی نہ اسطور ترفع نہ تعلے دلکو
کبھی ہوتی ہی نخصین فکر ترقی دلکو

خاک فرقت مین کسیکی ہو تشفی دلکو
کیونکر امید وفا سی ہو تسلی دلکو

فکر ہی یہ کہ وہ وعدہ سے پشیمان ہوگا

سخت بیتاب ہے کہ لاحق ہی بہت بیمارے
ہوگیا کم کوئی مسیحا بہی دلا آزاری

سکر یہ وقت ولیکن ہے لبون پہ جاری
دردہی جان کی عوض ہر رگ و پی مین ساری

چارہ گر ہم نخصین ہونیکی جو درمان ہوگا

کیا گلہ عشق میں لاحق رہی شوریدہ سری
کچھ نہ تدبیر کے بھی بن سکی جب جان بری

مثنوی در رگ راک بات یہ اچھی نہ ہوئے
دوستی اوس صنم آفت ایمان سی ہوئے

مومن ایسا بھی کوئی دشمن ایمان ہوگا

## ایضاً

آگی تو ربط مہانہ بت بی وفا کی ساتھ
گویا زبان رہتی تھی ذکر خدا کی ساتھ

یہ رہا یہ قول ہی صدق صفا کی ساتھ
دلبستگی سے ہی کسی زلف دوتا کی ساتھ

پالا پڑا ہی مجھکو خدا کس بلا کی ساتھ

کیا کیا نہ رنج زلف دوتا نے دکھائے ہائے
کیا کیا نہ زہر غم نے دل حزیں پیا

کیا کیا نہ رنگ جاہ نے دل میں جمائے ہائے
یاد ہوائے یار نے کیا کیا نہ گل کھلائے

آئی جو یاد سے نکہت گل جب صبا کی ساتھ

تھی نا موافقت فلک نے مدار کے
صورت نہ پھر ہی وصل بت گلعذار کی

ناچار ہو کی بات یہ بس اختیار کی
مانگا کرینگے اب سے دعا ہجر یار کی

آخر تو دشمنی ہی اثر کو دعا کی ساتھ

جلتی جل کی طی کے عشق میں ہوائی رند نے
ہم سا نہ سوختہ جگر آیا نظر کوئے

دلکی ہماری آگ نہ ہرگز بجھی کبھی
اللہ رے یہ نمو ش غم لحد مرگ بھی

خاک لحد سے اوٹھتے ہیں تعلی ہوا کی ساتھ

سنکر ستم حکو آہ بہت اور واہ کم
جسمین کہ تھی بھری ہوئی مضمون درد و غم

تاثیر کی طمع ہوتی تھی جس سے کہ چشم نم
مومن وہی غزل پڑھو سب جسے سے دمبدم

آفت تھی لب پہ جان حزین جیدا کی ساتھ

# منیر ناظم نامی سخنور گرامی شاعر شیرین زبان فصیح البیان سید اسمٰعیل حسین ولد منشی میر احمد حسین شکر شکوہ آبادی شاگرد رشید میر علی اوسط رشک دیوان اور ایک رسالہ مسمی سراج منیر اور نسی یادگار رہین

تیرے اشک سی آنکھین ہون تو تیر انہین کرتی
سو کہی ہین کیا کیا وہ سنایا نہین کرتے

راتین جو اندھیری ہون تو آیا نہین کرتی
ساون مین بھی وعدہ کبھی پورا نہین کرتے

باتون مین جو لاتی ہین وہ لایا نہین کرتے

منہ بوسہ شیرین سے کبھی میٹھا نہین کرتی
کب سبع سخن کوری یہ بینگا نہین کرتے

کس دن سخن سنایا نہین کرتے
کب دل مرا تقریر سی کھٹا نہین کرتے

تم اپنی ترش ہو نسی چوکا نہین کرتے

کرتی ہین محبت دغدغہ عاشق محزون
حالت کہین شب سی ہو جاے دگرگون

قرار کی الفا مین ابھی نہین فکر ہی فزون
ڈرتی ہین کہ نا لونسی قیامت نہ مجاد ون

اسواسطے وہ وعدہ فردا نہین کرتی

یہ وضع کہ ایسی نہین صیدی ہون منیر
تہمد کہتی ہو ہر بات مین عادت ہی یہ اکثر

ایجاں بسیط سے آتا نہین باور
رقعہ ہو کہ مکتوب ہو حیلہ ہی سراسر

شوشہ نہین دیتی ہو کہ فقرا نہین لیتے

ان شعلہ رخونکی نہ پڑے کوئی بھی پالی
معمور تمارت سی مزاج انکی ہین کیسے
ہی طرفہ تماشا جو گذر جاتی ہین جاڑی
گرمی مین جلانے کے لئے دیتی ہین جھنڈے

خشخانہ مین بھی دل مرا ٹھنڈا نہین کرتے

اوسے نہین ہر گز گل گلزار کو نسبت
اللہ کی قدرت ہین اللہ کی قدرت
مشاطہ فی نا کی ہی عبث از پے زینت
بھاری ہی بہت اونکی نزاکت کو نہانت

لب بوجھ سے گرتی کی وہ پچکا نہین کرتے

ناصح نہین چھانتی تم طرز طبیعت
بل جسمین ہو اوس سے نہین ہوتی ہے تمیز
کہو جیسے کچھ تم ہے کچھ میر حضرت
اونکی خم ابرو کی بھلا کون لے وقعت

قبلہ بھی جو ٹھہرو تو سجدہ نہین کرتے

کیا اوسے سنیان جہانکو ہو دسترس بل
ادراک حقیقت مین نہ ہو کر ہو تامل
اصل اونکی کسی طرح سی کہتی نہین بالکل
سورج مین کبھی چاند کبھی شمع کبھی گل

کس روز کی روپ وہ بدلا نہین کرتے

کیا صورت نادر ہین عقیدت مین ہون اونکی
سنجتہ ہون ارادت مین محبت مین ہون صادق
مجھسے نہین شاگرد وہنین ہر گز کوئی فایق
ولسے ہون ہنر ایسی مین اوستاد کا عاشق

تو قیر و رعایت مری کیا کیا نہین کرتے ✤

## ایضاً

پیدا لبون سے خوبی آب حیات ہی
جوبن ہے لاجواب تو جیتل گات ہی
موسم شباب کا سبب التفات ہی
اروزون لطف حسن ہے آو تو بات ہے

دو دن کی چاندنی ہی پھر اندھیاری رات ہی

نی جانکو قرار نہ دلکو ثبات ہے — آرام پر نہ عیش پر اب التفات ہی
پچھلا پہر ہوا دم بانگ صلوات ہی — ہوتی ہی صبح دیکھئے تھوڑی سی رات ہے
کروٹ ادھر کی لیجئی یہ کون بات ہے

تمہیں ہی ختم خلق ہین حیلہ و مکر و فن — عیار ہوشیار ہوا چھے ہین چلن
جان بخشی ہو تو عرض کرون اور اک سخن — بوسہ دیجئے کہ تلے بنتے ہو بید ہن
جو چاہے کہو بجا ہی ہن آنے کی بات ہی

غافل نہین ہین فکر سی اک آن اک یکدم — اسباب بست و جو کی ہین طرحین ہم
مہما تلاش کرنے مین کیا ہی کوئی کم — پھر کیا نہ جو ڈھونڈھ نکالین عدم مین ہم
خیال دین تم آپ بتاؤ تو بات ہے

مثل آج تک ہوا ہے نہ اوسکا ہو یگا — معجز نما جو اوسکو کہون مین تو ہی بجا
اوسکا دراز دست تصرف تو دیکھئے — کل کہا ہی بنے مالک کونین بنگیا
پہلا ہو نکا دائرہ کائنات ہے

سینہ مین سانس کیسے سماتی ہی ہائے ہائے — آنکھین کہلی ہون بات یہ ہاتھی ہی رات بھر
تا صبح نیند آہ کب آتی ہی رات بھر — اوس وقد کی یاد جگاتی ہی رات بھر
سولی پہ آئے نیند یہ کہنے کی بات ہے

سوزان جگر کو اور جلانی ہی فائدہ — دل خود دہر کہ رہا ہی ڈرانے سے فائدہ
نیچے پہر کو منہ کی دکھانے سے فائدہ — ای صبح ہجر میرے ستانے سی فائدہ
للہ آج وصل کی پہلی ہی رات ہے

ہر روز اول ہی مین تو فد اکر چکا ہون جان — باور نہو تو کیجئی میرے لیکے امتحان جی
جانا و ناز و غلط ہین یہ سب گمان — مین چاہتا ہون اور کسیکو خدا کی شان
چپ بیٹھ بس یہ آپکے کہنے کی بات ہے

ہاں جفا و بیداد سے نہ باز آئیے ۔ قہر خدا سے تم ایجاد سے نہ ڈریئے
ناداں نا سمجھ ہے اب ستم نہ کیجئے ۔ سچ تو یہ ہے تم آج پریزاد نہ بنیئے

سایہ سے بھاگئے ہے تو یہی مثل ہے

بیٹھتے ہیں اور مجھکو رولاتے ہیں شام سے ۔ فقرے روا رو یکی سناتے ہیں شام سے
در کیطرف کو بالوں بکھراتی ہیں شام سے ۔ ای ہوش الفراق وہ جاتے ہیں شام سے

ایجان الوداع یہ رخصت کی رات ہے

ناداں کیطرح قید الم میں ہیں سب اسیر ۔ شادی اگر قلیل ہے تو رنج ہی کثیر
پانی نہ نا سہ پیاس میں جو تا دم اخیر ۔ محروم تشنگان شہادت میں ای منیر

تیغ ادای یار میں آب فرات ہے

# مصر امین الدولہ سید آغا علیخان بہادر خلف اکبر نواب معتمد الدولہ صادر صاحب دیوان شاگرد میر علی وسط رشک

یوسف کی نہیں صورت و تمثال کسی کی ۔ یکتا ہی کہاں خلق میں نیرنگ دوسرا ہے
چتون ہی نہ ایسی ہی نہ ترچھی نظر ایسی ۔ آنکھیں ہیں ہی چکاریکی کب ای فتنہ گر ایسی

چیتے کی ہی دیکھی نہیں نازک کمر ایسی

کسطرح سے دل ہوئے مسرت سے نہ قاصر ۔ امکان نہیں ہوئے طمانیت خاطر
پوشیدہ و مخفی نہیں یہ امر ہی ظاہر ۔ یہ بہتا ہی نہیں جا کی جہان کوئی مسافر

درپیش ہی انسانکو راہ سفر ایسے

حیران ہون حیران ہون شدہ ہونمین شدہ
کیا شرم ہے کیا وہمہ ہی کیا بات ہی لیکر
کیون ہمکو نہین دیکھتے تم آنکھہ اوٹھا کر
کسکے ہی محبت نہین مدنظر ایسے ✤

جینے مین ہے کیا لطف نہو جب لاگ
یہ لطف نہین حسرت و اندوہ ہے باقی
ہین سخت وفزون مرگ سی ایام فراقی
اب ہم ہین نہ گلشن ہے نہ مطرب ہے نہ ساقی
یارب لگے اس نرگس کو کسکے نظر ایسے

قسمت جو نہ سیدھی تھی ای وای بل آیا
ای وقت قدم رنجہ کیا بی محل آیا
امید جو کچھہ دلمین تھی او سمین خلل آیا
تکتے تھے ترے راہ کہ یک اجل آیا
کیا دیر لگا فی تھی اب ای نامہ بر ایسی

ہوسکتی نہین حسن خداداد کی کچھہ حد
عشاق کی دل سب ہین محبت مین مقید
ہی دعوی خوبان جہان آگی تری رد
کیا آنکھہ نہین ہین کیا ناک ہی کیا دہن کیا قد
کینونکر صفتین پائینگے شمس و قمر ایسی

کہتے ہین ہم متفوہ انفظ گل وخار
کچھہ شک نہین کچھہ شک نہین الغیرت گلزار
ہی بلبل وطوطی کو بھی اسبات پر اقرار
گلگشت مین دیکھی ہی تجھہ سرو رفتار
آگے تو نہ چلتی تھے نسیم سحر ایسی

دعوی فضولی کہین آتا نہین باور
ہوتا ہی پر اثنا تو کسی روز تقرر
بڑہ جاتی زیادہ کہون اب بات مین کیونکر
ہوجائیگی میری شب فرقت کی برابر
ہی کاکل پیچانکی درازی مگر ایسے

کہلجاتی ہی جسوقت کہ للہی ہی طبیعت
کیا چیز ہی کیا چیز ہی کیا چیز محبت
مجھی نکمے و نامرد دل خستہ کی صورت
ہم جانتی ہین تمکو ہی جس ماہ کی الفت
ای مصحفی یہ سچ ہی نہین جھوٹی خبر ایسے

# مصحفی مرزا حاتم علی ابن مرزا فیض علی ابن مرزا مراد علی خان مولد لکھنؤ مسکن اکبرآباد صاحب دیوان و مثنوی شاگرد حضرت ناسخ مرحوم

ہر چند کہ ایذا مین ہین دو کہنہ بلا ہوی ہیز
ہر چند کہ پیچین ہین دل آئی ہوئی ہین
پر خوف سی سکتے مین ہین دم کہائی ہوئی ہین
دروازی پہ بیٹھی ہین نکلوای ہوئے ہین
جنے تو ڈپی وی وہ غضب ہای ہوئے ہین

بگڑی ہوئی تیور ہین تو جھنجلای ہوئے ہین
باتین نہین کرتے ہین وہ دم کھائے ہوئے ہین
یہی نکہہ نازہی سرہائے ہوی ہین
اٹھلای ہوئے بیٹھی ہین اترای ہوئے ہین
اب روپ ہے جو بن پہ ہین گدرای ہوئے ہیز

آفاق مین ہوجائے عجب طرح کی اسباب
کب چین سے ارام سے رہتے کہین احباب
ملتا کسی ہمسای کو کب لطف خورو خواب
کرتا غضب اب تک تو ہمارا دل بیتاب
روکی ہوئی ڈانٹی ہوئی دبکای ہوئے ہین

ارمان جو دل مین ہین وہ سب دور ہوئے ہین
شاداں ہے طبیعت غم واندوہ کسی ہین
اللہ دی امراض وعلل دور کئی ہین
دل بھر گیا زخم جگر بھرتی چلی ہین
آرام ہی ہم لگو جو لپٹای ہوئی ہین

جو مرتبہ تہی عجز کی سب ہو گئی وہ طے
کرتی ہی نہین ہے اثر اونکو تو کوئی شی
بلوای ہی اغیار نی بیہوشی کی چوے
بھیجا اونہین رحم آے یہ ممکن ہی نہین ہے
ایسے وہ سمجھتے نہین سمجھای ہوی ہین

تمکن نہیں ہے جا مین اگر خوف کی مارے | لب تشنہ کنارے ہون جو ہون گور کنارے
کچھ ہیر ہے کچھ ہیر ہی کچھ ہیر ہی پیارے | ہنگامہ رہیگا یون ہی کوچہ مین تمہارے
عاشق کہین جا سکتے ہین دل آپکے ہوئے ہین

واہو نے سے ہو جاتے ہین حل کلکی مہمات | بڑھکر اثر قسم سے اگر ہین سے حالات
تو آب حیات ابدی سی ہی مساوات | کیا بات تری ہی لب جان بخش ہی ہیہات
عیسے ہی سے وقت مین دم کہا ہی سے ہین

گھر اپنی چلی جائین تو گاہی نہ بلائین | بیوجہہ جو روٹھی ہون تو ہرگز نہ منائین
قبلہ ہو دراونکا تو کبھی سر نہ جھکائین | آئین تو عنایت سے نہین آتی نہ آئین
ہم دلکو تصور ہی سی بہلائے ہوئے ہین

بیچین بہت نادر مخزون سی ہو تم تو | دل دادہ و وارفتہ و مفتون و فدا ہو
صادق او نہین یر اپنی محبت مین جانو | اغیار سیہ روسے بہت ربط ہے اونکو
وہ چاند ہین ای مہر تو گہنائے ہوئے ہین

# مہر عبد اللہ خان خلف محمد مصطفی خان

# صاحب مطبع مصطفائی صاحب دیوان

# شاگرد مرزا اصغر علی خان نسیم دہلوی

پائی ہین اوسنے واسطے سیر چمن کی پانکھ | ہر کام کی کہان ہے نسیم چمن کی پانکھ
دیکھو ہو چمن مین آکی جو اوسکی بیقراری | بلبل کی پھول پھول کے ہون لاکھ لاکھ پانکھ

تو وہ حسین ہے کہ تخیل خلق میں ہجاب
چھپتا ہی کب ہے چھپا سی پردہ میں ماہتاب

آیا ہی بزم میں تو ہی دی لطف بھیر حجاب
ای آفتاب چہرہ اولٹ دی ذرا نقاب

اوڑھے جا میں تاکہ بزم سی شمع لگن کے پانون

پر خار دشت میں کبھی ہوتا ہی جب گذر
دیوانی دیکھہ دیکھہ کی کہتی ہیں الحذر

صحرا نورد قیس ہے ہر چند ہے مگر
چہانی ہی ہیں تنے خاک بیابان میں اسقدر

غربال بنگئے مرے کانٹو سی جہیں کے پانون

سودے کی اپنے شرح میں سطرح سی کرون
تاثیر موسمی نی کی وحشت سر فزون

حد سے زیادہ ہر گرد بی میں ہے جوش خون
آئی ہی فصل گل مدد ای جوشش جنون

حوا ہان جیب ہا تہہ میں مشتاق بنگئی پانون

جی دہین مرے دہنسے نکالو کبھی جو تم
آکے مہانے سے ہوئے ہیں ہر کی ہوس کم

بہانے حسین سانے سے ہوئے نوک دم
حسرت ہنسا سے کان جواہر بنے ہو تم

الماس کے ہی ساق عقیق میں پانون

اس مہ تبہ میں منجہو نکے رتبہ و حشم
اونسے زیادہ اہل ملایح ہین لوگ کم

ساقی مجہی یقین ہے کہاتا ہو میں قسم
لای جو میکدے کیطرف با ہنسی قدم

ابر بہار دہوئے ہو نسیم چمن کے پانون

ایمن ہین مصرعون سخن چین سے مہرکے
بہتر سخن ہین نادر تمکین سے مہرکے

بہتے ہین کان شورش تحسین سے مہرکے
اوسکے قدم نہ کوئی مضامین سی مہرکے

پکڑے زمین شعر نے اہل سخن کے پاون

مصر پنڈت بہولا ناتہہ دہلوی اہل خطہ

بوده ام چیدان چه آئینه بکار خویشتن — قابل شرح است کی احوال زار خویشتن
بر بکا گریه میدارم مدار خویشتن — گر کند طوفان مژه کار خویشتن

جاده ریز دیجوی کشت دریا فنا خویشتن

هی عبث اوراق اصل حال ما پرسیدنی — آدمی کی ہیں اوسکے کرتی ہیں سودا
نقل سے دریافت ہوسکتی ہے ہستی کی کہیں — چون حباب ہم در کجا و سیماب افزون بود

داغ دل ہر کس نمایید در شمار خویشتن

گو چہ مقصد قناعت ہیں جو رکھا ہے تو — تو ہوس ہر چیز کی دیدی و ٹھہادی مفلس
اور تو خواہش کسی شے کی نہیں رکھتے ہیں ہم — روزگاری تجھ سے یار اخود رفتہ ام

میکشم ہر لحظہ در اطراف خویشتن

شیشہ دل سنگ غمزی لیست ہیں تنہا پاش پاش — ہم سے جب ایک ہی ہیں فاقہ کشی اپنی معاش
بعد مردن بہ نہیں بے روشنی کی کہ پہ تلاش — گرچہ ہی ہر سو کہ کم ہا شد کہ بیا کش

داغ دل شمعیست روشن بزم از خویشتن

وہ نہیں ملتا کسی صورت سے ہو جسکو کہ — لیا کہ کوئی ہیلا ہستی ہوی پیکہ
قول نادری حقیقت ہیں ہے معنی محکم — مہر خوب ناتوان ہیں آب ہر روئے زنگ

چون گہر خود را سبا و ہمکنار خویشتن

مہجور اقبال الدولہ نواب عنایت حسینخان
صاحب دیوان خلف نواب نصیر الدین علیخان
صمصام جنگ ابن نواب امین الدولہ غیر الملک

# علی ابراہیم خان نصیر جنگ حاکم عدالت بنارس

جسم ناتوان صفت پر اوڑاتی ہین
مٹی مجھ کی صورت صرصر اوڑاتی ہین

کیا آہ باتون باتون مین دن بھر اوڑاتی ہین
تل کہین دھنیر کہین ملکا اوڑاتی ہین

اس پیچ مین وہ دل مرا اکثر اوڑاتی ہین

اکدم کو بھی قریب نہ بیٹھی کبھی مرے
چاہا کہ پاس آئین مگر دور ہی رہے

مانا ہون باتہ ہی یہ افسوس ہے مجھے
پہر کا کے دل صدا مین فیلو کی لیگئے

وہ بام پر کہڑے جو کبوتر اوڑاتی ہین

قدرت خدا کی صنعت دکہا دیہی ہی چپ
کسطرح دیکہکر نہ تعجب کرین ملک

انکار کرکے ہون نہون حیران فلک
کہون زمین پر نشان نہ ہوے زمین آسمان تلک

مفتیش چاندنی مین شب بہر اوڑاتی ہین

معشوقہ نہین اگرچہ بہت مین خوش مذاق
رہتی ہین پر سکوت سے ہین ان ہو باکرہ تک

کرتے نہین کسیکی طرف مطلق التفات
سنے بہی صاف کہتی نہین ہی دلی بات

باتون ہی باتون مین دن ہمین پر اوڑاتی ہین

پیدا ہوا کفگلو کی لئی لاکہہ کو سبب
نادر کیطرح کہولی نہ السنان اپنی لب

مہر مہ کو ہین رواج نہایت ہی یہ غضب
مہجور خاکسی ہی کرو ساز کیونکی اب

مضمون سب بہار سخن اوڑاتی ہین

مشک نواب حسن خان خلف نواب مرزا

آرا دلا نواب شجاع الدولہ بہادر

# لکھنوی شاگرد مرزا باقر ادراک اور ادراک شاگرد خواجہ وزیر صبا

کیون نہون اشک فشان غم مین ہمارے آنکھین
کیون نہون خونفشان فرقت مین گریہ زاری آنکھین

کیون نہون سیلاب کرین خونکی جاری آنکھین
کیون نہون ہمکو دل و جانسی پیاری آنکھین

پیشہ نور مین یہہ دونون نہاری آنکھین

شوق دیدار مین تا صبح نہین سوتا ہے
جب نظر آئے نہین ہوتے ہین تو جی کھوتا ہے

دید حاصل نہین جب تو غضب ہوتا ہے
دیدہ دل مرا اوسوقت لہو روتا ہے

یہ ہین ایسے مرے خونخوار تمہارے آنکھین

دانت ایسے ہین کہ ہی آب سے موتی کو مدد
ابرو ایسی ہین کہ ہی جنکے سمہ جنسے کہ حسد

خوبیان کانونکی ایسے ہین کہ جنکی نہین حد
زلف سنبل ہی دہن غنچہ ہی شمشاد ہی قد

نرگس خلد سی بہتر ہین تمہارے آنکھین

جسم آماج گہہ ناوک غم ہے اکثر
جان بیچین ہے صید چاک ہی ایواے جگر

سینہ کا حال جو کچھہ ہی اوسے لکھون کیونکر
تیر مژگان کی لگی زخم ہزارون دل پر

لڑ گئین آنکھون سے جسوقت تمہارے آنکھین

نادر خستہ کے مانند نہ خاموش رہو
اپنی باتین کرو ساکت نہ ہو کچھہ بولو

بی سبب کے خفگی ہو تو اوسے دور کرو
کہتے ہین تیرے بدلکر کہ اودھر کو دیکھو

مشک کیون روٹھے سے ہین سرخ تمہاری آنکھین

مخلص اخی المعظم قبلہ محترم جناب مرزا کلب حسنخان بہادر

متین و ذہین مروج و حامی دین مشاق علم کلام
ماحی کفر و ظلام صاحب تصانیف کثیرہ در نثر
مثل تفسیر کلام اللہ و مثبت الحق و ماحی الباطل و
کتاب بحث نصارا و ہنود موسوم بجامع الاخبار در علم
کلام و موالید الحضرات و دیگر رسائل متعددہ در مطالب
مختلفہ دینی و دنیوی گاہ گاہ بعد سال و ماہ پیش ازین
طبع عالی مایل بموزونیت بھی ہوتی ہی

جب تک کہ میری گھر مین وہ آکر مکین نہو
جب تک کہ پہلو مین صنم نازنین نہو
جب تک بغل مین وہ بت زہرہ جبین نہو
جب تک کہ پاس اپنے وہ شوخ حسین نہو
کتنے ہی وعدہ وہ کری وہ کو یقین نہو

وعدہ قسم سی ہو تو محل یقین نہو
اقرار وصل کا بھی کبھی دلنشین نہو
مسرور و شادمان مرے جان غمین نہو
جب تک وہ رشک ماہ مکمل مکین نہو
محرم قتیل ہجر کے جان حزین نہو

ین جانتا تھین ن کچھہ اس امر مین ضرر
ہرگز نہین ہے کچھہ دل محمدیہ کو خطر

اسکو یقین جانو ای جان نوحہ گر — شمس و قمر فلک کی نہان ہوویں تو کیا ہی فر
تا نو شنی نہیں پہ جسے وہ ماہ زمین نہو

خوبی بدن مین تجھمین تیری کوئی خلل — خوبان دہر تن ہی تو جیسے و بے بدل
تا تہمہ آمی ہیں صفت مین یہ اشعار برمحل — پیشانی کی صفت مین قصہ کی ہی یہ غزل
کچھہ عیب سمین ہوی تو ہین ہی چین نہو

ہر شام و ہر سحر ہی ہی گفت گو مجھے — ہر شام و ہر سحر ہی ہی ہست و جو مجھے
جو کچھہ ہی سبھی خدا کی ہی روبرو مجھے — دنیا سے تو غمی ہون یہ ہی آرزو مجھے
مجھسے جدا وہ یار دم واپسین نہو

کہتا ہون عجز سی سخن آگی سر جبین — کہتا ہون دست بستہ مین تو تا تہ جبین
اتنا غرور تو نہین لازم ہست حسین — گر خوف قہر حق سی سمجھہ لیجیو کہین
محشر مین روبرو مرے آستین نہو

درگاہ بی نیاز مین کرتا ہون یہ دعا — ہووین ضریح پاک کو ہر صبح و ہر مسا
الحق یہ قول نادر دوراں ہے برملا — مخلص ہو جو ساکن درگاہ مرتضے
مطلب بر اوسکو دہر مین ہی خلد برین نہو

## مخلص محمد حسین جان ولد امان خان مانشندہ بہاگلپور

تن ہی یا شمع شب تار ہی یہ پیرہن مین — ہی پہ تا نکی پہ ہی یہ پیرہن مین ہے
ہر شب کو اوسکا ہی نور پیرہن مین ہے — جو ہی اس دنیا مین وہ نور و پیرہن مین ہے
جسکو وہ بخشے قیصر و مغفور پیرہن مین ہے

یہ ہمتا ہے نہ مصطر و نہین ہے گذار مین — ہی قیام اسکا ہمیشہ طرۂ طرار مین
راقدن رہتا ہے کوی گیسوے خمدار مین — اسقدر روشن ہوا ہی یار لقا یار مین

زائل نہوگا غم ہجر صنم کہیے — ممکن نہیں کہ دور ہو دل سے یہ غم کہیے
کرتے ہین قول گو نہین کہانی قسم کہی — جب تک ہی دم مین دم نہین اونہینگی ہم کہی
بیٹھی ہین یون سکے در پہ چھانسی دھٹہائی کی ہاتہہ

چلتی نہین یہ چال خطا و گناہ کے — باتین جو انکی ہین سو وہ ہین راہ راہ کے
گہاتین انہین ہین یار محبت کی چاہ کی — الی یعتی ہین بلائین یہ زلف سیاہ کے
انروز ون ہوگئی ہین ہمارے بلا کی ہاتہہ

جو تقدیرت نہین تو نہ ہرگز الم کرو — ناحق کسطرح رنج کی سامان کم کرو
رزاق کی ثنا و صفت دم بدم کرو — گر تنگ دست ہو تو سیحانہ غم کرو
گر دینے پر دہ آی تو سو ہین خدا کی ہاتہہ

# مظہر مرزا جان جانان شہید خلف مرزا جان منصب دار صاحب دیوان فارسی و رختہ رئیس دہلی

بیٹہا وہ بادشاہ تور کی اپنی گہا کی ہاتہہ — کیا بہیجون نامہ قاصد سید وبا کی ہاتہہ
نامہ بر بہی ہجر مین میرے خدا کی ہاتہہ — اوس گلگو بہیجنا ہی مجہی خط صبا کی ہاتہہ
اسواسطے لگا ہون جہین مین ہوا کی ہاتہہ

انداز و ناز پر ہی نظر تجکو بیشتر — رکہتا ہون اوسکے حال سے ہر وقت مین خبر
حیرت ہے دل کو ملکزادا دیکہہ دیکہہ کر — مرتا ہون میرزائی گل دیکہہ ہر سحر
سورج کی ہاتہہ چوتری ہی بیکہا صبا کی ہاتہہ

دم عاشقون کی خوف و خطر ہی نکلتی ہین — ڈر اسقدر ہی جو جگر و دل دہلتے ہین
دہشت یہ ہے کہ آنکہون سے اشک ابلتے ہین — آتا ہی یاد ترک افسوس ملتی ہین

ظالم وہ کو سنا ترا ناحق او ٹھا کے ہاتھہ

سر پیٹتا ہون بس کہ الم سے مین روز و شب
ولکو اگر ہے رنج تو ہی جانکو تعب
ہون زار و بیقرار مجھے ہے یہ عجب
ملتا ہون اسلئے کف افسوس سے غضب

پہونچی ہین دست غیر مین اوس لڑکا کی ہاتھہ

شعر و ہے اوسکے خو ہو تو کاجب کہ چار سو
لی جا ہی چھین کر نہ کوئی شوخ تند خو
نادر کیطرح لانہ اوسے سیکے روبرو
منظور چھپا کی رکھہ دل نازک کو اپنی تو

یہہ شیشہ بچنا ہے کسی بیزار کی ہاتھہ

# محسن سید محسن علی ولد منشی شاہ حسین حقیقت

## موسوی متوطن لکھنو صاحب دیوان شنا گر و خواجہ زیر

نیچے جو شکم کے ہے تو بالائے کمر ناف
دریا ہی صباحت مین ہے گویا کہ بھنور ناف
فرماتے ہین بیجا کہ نہ آئیگے نظر ناف
رہتی ہے یہان ہیش نگہہ آٹھہ پہر ناف

دیکھین تو سہی آپ چھپاتی ہین کدہر ناف

وہ اہل نظارہ سے نہین کہتے ہین غربت
ہی شرم و حیا اونکو با فراط بدت
مین خوب سمجھتا ہون جو ہی اسمین رعایت
دیکھے نہ کوئی محرم اسرار محبت

کرتی مین نہان کہتے ہین وہ آٹھہ پہر ناف

بیمثل جہان پیٹ ہی بیمثل کمر ہے
اوصاف سے آگہہ نہین ہر یک بشر ہے
جو اصل حقیقت ہی مجھی اوس سے خبر ہے
یہہ ناف تری نور کی دریا کا بھنور ہے

اس نور کی رکھتا ہی نہین کوئی بشر ناف

ہی سینہ صافی داو جانسی مجھے پیارا
ہی خال جو اوس پر وہ خجستہ ہی تو مارا

اوصاف کروں اوسکے نہیں ہی مجھ میں یارا
صندل کی یہ تختی ہی نہیں پیٹ تمہارا

خوشبو میں زیادہ ہوئی نافی سی اگر ناف

اوصاف میں حیران ہے ہماری لب گویا
بس صنع خدا کا نظر آتا ہی تماشا

ایسا نہ سنا کا نو نسے نی آ کہو لنگی ہا
ہے پیٹ پر اوسکے یہ نشان پائی نگہہ کا

سمجھوں میں خلط اوسکو کہے کوئی اگر ناف

جان اپنی تلف ایکدن الیوا سے کریگا
دن زیست کے تا زیست ہر اک طرح بھریگا

موت آویگی جسوقت تو فی الفور مریگا
عاشق جو ترے پیٹ پہ ہوگا نہ بچے گا

اس نور کی دریا میں ہی گرداب خطر ناف

نادر سی سواحل ہو قوی کب ہے یہ ممکن
کہنگا ہی نہیں اوسکو کبھی رات ہو یا دن

پر اپنے تو دل میں ہے تصور بھی سا کن
مخمل سا شکم دیکھہ کے خواب اوڑ گیا محسن

کیا قہر ہے دکھلائے جو وہ رشک قمر ناف

## محسن مولوی محمد محسن خلف مولوی حسن بخش عاوی متوطن کاکوری مقیم میں لوریی

چین سے میں خم میں بیٹھا کبھی یکسو ہو کر
جشت دل نے پہرا بٹھا مجھے آمو ہو کر

پانوں تھکتی ہی نہ تھی گرم سگا لو ہو کر
رلف پر ٹھہری نظر مایل ابرو ہو کر

ہم پھرے کعبہ سے اے قبلہ تو بندہ در کر

سینہ ہے ناوک بیداد سی غربال اپنا
ہمکو معلوم ہمیشہ ہی حوال اپنا

چاہتا ہی ہی بس اب دل پامال اپنا
روکی دھو ڈالے سب نامۂ اعمال اپنا

چشم رحمت سے گذر کیجیے تو نسو ہو کر

پاس ہوئی نہ کوئی ہمدم و ہمراز و حبیب | حال ہوئے الم و رنج سبی رشکِ قریب
مجکو تو آہ غم و درد سبی فرقت ہو نصیب | کیا ستم ہی کہ سب و روز ہی رفاقت ہو

چوکھٹے مین ترے آئینہ کی بازو ہو کر

صفِ مژگان تو رہا کرتی ہی آمادہ جنگ | تیغ ابرو کو ہین جانکی لینی مین ننگ
حسن خوبان جہان کا ہی یہی طرفہ نیرنگ | بوی گیسو نے بہی کیا خوب تماشا لائی رنگ

چہرہ مشک سی رنگ اور بنی لگا بو ہو کر

مثلِ ناور کی گنا کرتی ہین ہم ریت کے دن | راتدن غمزدہ ہجر کی ہم ہین ساکن
اسمین حیرت سے رہا کرتی ہی دلکو لیکن | تالیان کسی دم رقص بجا ہین محسن

رہرہ چرخ گرے فرش پہ چکنو ہو کر

# مشتاق شیخ امین الدین ابن مولوی سراج الدین شمس آبادی یکی از دوستان جامع این اوراق

صاف دانتونکو اگر شیر سی بڑہ کر جانا | لب شیرین کو بھی غیرت دہ شکر جانا
بوسون مین ذائقہ قند مکرر جانا | گل رخسار کو بلبل نے گل تر جانا

قد آزاد کو قمری نے صنوبر جانا

زار جیسی کہ تری ہجر مین ہون بیخبرا | کوئی کاہیدہ بھی دنیا مین نہوگا مجبا
کہانی کیوانطے رغبت تو ہمارا کرتا | سگ جانان نی مری ہڈیون سے پنجہ بہرا

تا تو ان سم کو اس تبہ لاغر جانا

کچھہ جگہہ شبہ و شک کی نہین گنجایش | صاف واللیل کی تفسیر ہین گیسو سیاہ
چہرہ والشمس ہے ابرو ہے آیت والضحا | دیکھہ کر عقد ثریا کو فلک پر ایما ہ

سر پر نور ضیا کا تری چھوم رجانا

خوبیو نین ہو پرے حسن مین عزت دہ حور
نور سے نام خدا آپ ہے سرتا معمور
وضعداری ہی یہ عادت ہی مگر گورن دور
پیٹ سی یا نون نکالی ہین سہرست نضر

راتکو سیکھے ہو گہر غیر کے جیب کر جانا

یون تو یہلی ہی سے مشہور ہوا اہل خلاق
لوگ کہتے ہین خوبی مین یہ آن آفاق
ختم یر ہین یہ سب ہر دو داد اور وفاق
فیض سے نادر سحبان زمان کے مشتاق

تکمو ہر ایک نے جلسہ مین منحنور جانا

# مشتاق لالہ بھاری لعل خلف لالہ دلسکھ رای مقیم کمپ فتحگن شاکر و مجذوب

سر کو دیوار سی ٹیکتا ہے
کب تہین صاف دیکھا سکتا ہی
گو نظر بازیون مین کیتا ہے
منہ تحیر سے اپنا تکتا ہے

آیینہ کو سبھے ایک سکتا ہے

رحم کچھ میرے حال پر کہاؤ
دم رینت نہ غصہ مین آو
اب زیادہ نہ مجکو اوجہاؤ
جھکے دیکر نہ بال سلجہاؤ

زلف پیچیان مین دل اٹکتا ہے

فکر تہ نظر نہین کیا کیا
چاہتا ہے بہت کہ ہوئے رہا
یہ ہے ممکن نہین کبھے اصلا
دام گیسو سے چھٹ نہین سکتا

مرغ دل لا ہے سر ٹیکتا ہے

سب سے چاہا ہی اوس پیر و لو
کیا کہون رنج دل کو ہے جو جو

فکر مین تیرے مبتلا کیون ہو ✤ حال میرا نہ تم سے پوچھو ✤
سب سے ہے بیچین دل دہر کتنا ہے

مثل نادر ہو صاحب اخلاق ✤ خوبیون مین ہو شہرہ آفاق
ابتو لکھا ازرہ اشفاق ✤ جلد آو کہ کلبہ مشتاق ✤
چشم روز کسے راہ تمکتا ہے

## مقیم محمد مقیم منشی پلٹن سوم گورا شاگرد مولوی فتوح القصبہ مالک صلح ہوگا

یار سے دور مرے ہو کی نوم بہر جانا ✤ دیکھیو دور سے پیکا کی نہ خبر جانا
خاک و خون مین نہ مجھے چھوڑ کی تو گہر جانا ✤ قتل کر کے مجھے ای شوخ ستمگر جانا
پانون پر تا ہون کوئی ہاتھ لگا کر جانا

منکو تو ننع ہو آون جو بزیر دیوار ✤ اور خلوت مین طلب ہو سے عدو سے غدار
لوٹے او سکے رخ گلرنگ کی ہر یک بھار ✤ سبز خط یار کا دیکھین مرے آگے اغیار
زہر کھا کر مجھے لازم ہی ہی مر جانا

او سکو معلوم نہ تھا کہ مجھے بھی نشان اور رہتا ✤ مرے کوچے سے وداگاہ و خبر دار نہ تھا
مجکو حیرت ہے بجت حد سی سوا و اعجبا ✤ او سے مگر نی نہ بھیجا تو وہ کیونکر آیا
ملک الموت ہی گہر کو مری کیونکر جانا

جتنے جے ظلم و ستم تو نی جو چاہا سو کیا ✤ عاشق زار کو شکوہ نہین ہے کچھ بولا کا
کوئی بی رحم نہ آفاق مین ہوگا تجسا ✤ مر گئی پر بھی لگا تا ہی تو آ کر تیغا
سخت حیران ہون کیا سانکا تجھے جانا

گئے دنیا سے جو ہے صاحب تخت و سریم ✤ ہی کسیکی لئے تاخیر کسیکو تقدیم
مثل نادر غم دنیا سی ہے کیون حال مقیم ✤ گلر کرس لئے تو سوچ مین مٹیا ہی مقیم

ملک ہستی سبھی کچھ بھی ہی مقرر جانا

## مضطر مثنی عبد الکریم مرحوم شیخ محمد عبد متوطن کانپور

رو بہ یا داغ لالہ ہی جو دیکھا ہمارے ہاتھ کا نکو
ہوئی قدسی ملامت سرو و شمشاد و سنا نکو
لب رنگین نے رلوایا ہو لعل عشق خشا نکو

زیادہ ناتوانی ہی نہایت ضعف طاری ہی
کہ ہاتھ آئی تو بدلی زہر قاتل مثنی در نکو

کہیے ایما روشن کر ہمارے بہتی بستا نکو

بہت سا لطف خوشرو یو نکی نظارہ میں پایا ہے
بیان اوسکو کرون کیونکر ہوی عاجز دبیر جو
ولیکن ہے گلہ اتنا بقول نادر خوشگو

کوئی بھی گھر بلا کر خوار یوں کرتا ہی مجھ کو

## مضطر لالہ لڑمیتی شاد فرخ ابادی خلف منبی لال شاد گرد صفیر

کبر و نخوت کو کسیطرح نہ مجھتر جانا
خاکسار یکی جو عادت ہوئی جوہر جانا
بستر خاک کو مسند کے برابر جانا
جس بگھیڑے پڑے رہنے وہی گھر جانا

دشت کو شہر سے آباد ایسے بڑہ کر جانا

کیہے آگی تو نہ تہے ایسی تمہارے عادت
کیا ہوا خیر تو ہی کیا ہوئی دلکی صورت
کسکے یاد آئی جو پیدا ہوے ایسی وحشت
ابھی آئی ہو ابھی کہتے ہو رخصت رخصت

اور ایجان جہان بیٹہہ لو دم بھر جانا

جذبے دلکے جو کبھی جوش پر آجاتی ہین
پیش اخلاق سی اخلاق سے وہ آتی ہین
نہ تو کرتے ہین حیا اور نہ شرماتی ہین
بوسہ دیکر لب شیرین کی وہ فرماتی ہین

اب تو تمنے مزہ قند مکر جانا

دور جو لوگ کہ رہتی ہین وہ آپینگے قریب
جلوے دیدار کی ہر ایک کو ہونگی نصیب
حسرت و رشک مین جے کہو ہونگی جنمی بیتاب
ساتھہ دوریکے سوار یکی جو دیر ہینگے قریب

کہول کر ڈولی کا پردہ نہ کہین گھر جانا

مثل نادر ہی بہت حال جدائی سے بیتاب
موت کا شوق ہی جینی سے ہی دلکو اکراہ
تاکہ بیتابی دلسی ہو وہ بیرحم آگاہ
دل مضطر کبطرح خوب تڑپنا للہ

پاس جب یار کے ای میر تو تر جانا

## مضطر بیدت رام نزاین خلف پنڈت مہیش پرشاد
## متوطن دہلی تحصیلدار علی آباد ضلع فرخ آباد

پہلے تو نہ تھی شدت درد جگر ایسے
تہی جان حزین عشقمین کب نوحہ گر ایسے
آشکو نلنے گہر ریزہ تہی چشم تر ایسے
بجلی کی تڑپ تہی نہ تہی پیچ و تاب ایسی

بدلی ہوئی کبھی کا ہیکو سمجھے نظر لیے

کیا آنکھیں ہیں کیا دانت ہیں کیا لب ہیں کیا دہن
کیا خوب لب سرخ ہیں کیا خوب ہیں رخسار

کیا چہرہ گلرنگ ہی کیا گیسوے طرار
کیا خال رخ یار ہی کیا ابروے خمدار

تلوار کبھی دیکھی ہے تم نے سیر لیے +

آفاق میں تجھسا کوئی خوشرو نظر نہ آیا
تیرا کوئی ثانی نہ سنا نہ دیکھا

بیشک ہے تو خوبو نہیں جسمیں کہ کمی ہو
نازک ہی تو ای غیرت گلزار سراپا

ہرگز نہیں دیکھا ہے ایسا کمر لیے

کب کوئی لطافت میں بھلا اوسکی سوا ہے
یہ قول بہت راست ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

دیکھیہ کر جان حزین کیون نہ ہو اوسکو بیتاب
حسن کا تو کیمیو نکر ہو دل خانہ خراب

مخفیون آفتاب ہے یار سکا نظر آتا ہی جواب
بام پر چڑہ کی جو اوس ماہ فنی اولتا ہی نقاب

چاندنی صاف نظر آتی ہی دیوار دن پر

مٹ گیا صفحہ ہستی سی ترے عشق مین نام
ہو گیا آہ تمنا فلک سے مرا کام تمام

پڑ رہی فکر مین رہتا ہون شب و روز مدام
مجھسے جب کام نہین پھر ترے کیا کام

پھر بھلا کیسے ترا کام ہے ہر کارون پر

آنکھون پر نقش قدمون کی کی سب ہر قدمون
حسن بیکار ہی کا آپ کے دم بھرتے ہین

لوگ ہر گام پر اپنا جان جہان مرتے ہین
چالین ہر وقت جو اچھا دکھایا کرتے ہین

اچھے طاؤس کسی جاتی ہین رقصان دن پر

مثل تاروری ہر سینہ صفا سی معمور
بغض و کینہ نہ کبھی سے نہین ہر اپ دستور

کو حسد کا بھی رکھنا نہین دلمین منظور
کو نہین رشک کی عادت نہین ہر گز غیرت

ہان مگر رشک ہو آتا ہی تو رقصان پر

مقصود شمس الشعرا مولوی سید مقصود عالم رضوی
پھانوی شاگرد نواب عاشور علیخان بھادر صاحب
دواوین ہندی و فارسی و مثنویات و انشاء و غیرہ
و شروح دیگر تصانیف کثیرہ انکی خاندان مین علم و فضل ہمیشہ سے چلا آیا ہی

تیہی قیامت مین ہے رعنائی کی ایجاد الگ
سر کرتا ہے حسد غم مین ہے ہمشیشا داد الگ

عشق مین فاختہ ہی عاشق نا شاد الگ
سرو شمشاد سی ہی وہ قد آزاد الگ

جیسے مضمون کسی شاعر کا خداداد الگ

جاسے مُنہ سے نکالی نہ کوئی بات کبھی
ہنر و علم کو دیکھی نہ نگاہ بار یک
راست ہے راست جو سچ پوچھو تو یہ یا ہے ٹھیک
دوستی ہے کہ رہی دوستی کا مکمل مین شہر یک

جیسے فرقت مین نہوا ی دل ناشاد الگ

دیکھہ کر اوسکو نہ شاداں دل شاداں ہو کبھی
سیر سے اوسکے نہ نوش طبع خنداں ہو کبھی
نہ دلا فکر سے بہی دست و گریباں ہو کبھی
مصرع قامت موزون سے نہ چسپاں ہو کبھی

صفت مصرع مہمل رہی شمشاد الگ

وعدہ کیجیہ دل عمدیدہ کو باقی نہ رہے
دور ہو جائینگے سب رنج و الم جتنی تہے
چہپے ہو جا ئینگی لب مخصہ دنیا سے
شرمندہ ای شوق شہادت سے لینے کے ای

اجل آئی ہی الگ خنجر جلاد الگ

غیر ممکن ہے کہ اوسکی کرہی طبیعت شبیہہ
کہ تصور مین مصور کی ہو دشوار شبیہہ
اور کی کچہہ لی جی چاہے تو وہ مار شبیہہ
ٹہیک کہنچی نہ بنے عکس رخ یار شبیہہ

نقشہ کہینچین تو بہلا مانی و بہزاد الگ

اوس سے ہوتی تہی جدائی نہ کبہی ایک گہڑی
پاس سے دور ہو یہہ بات تو ممکن ہے نہ تہی
اجنبی کی جگہہ ہی لی سنی تو اجنبی
دیکہہ کر تیر گیان عمدہ عاشق کے

ڈر گیا یہہ کہ ہوا جسم سی ہر اد الگ

مثنا نادر صفت اونکی کوئی کسطرح لکہی
کوئی توصیف مین اونکی کوئی کیا راہ چلے
شعرا یون تو زمانے مین بہت سی گذرے
کشور ہند مین مقصود ہر اک شاعر سے

میرے استاد مین ہین وصف خداداد الگ

## مقبول سید مقبول عالم ولد مولوی سید بدر عالم متوطن پہانی شاگرد شمس الشعرا مولوی سید مقصود عالم رضوی

باغ مین جبکہ وہ تشریف کبھی لاتی ہین
سرو اونکی قد طناز سی شرماتے ہین
راست تو یہہ ہے کہ بی مثل نظر آتی ہین
رخسی اک تازہ شگوفہ وہ کہلاتے ہین

غنچہ گل ہوتی ہین گل شرم سی کمہلاتی ہین

اونکی کیا شرم وحیا کی کری کوئی تعریف
نہین والد کہ کہہ حد وحساب توصیف
کہتے ہین دیکہہ کے سب اونکو وضیع اور شریف
چاندنی رات مین کسطرح سے لائین تشریف

اپنے سایہ سے پریزاد بہجک جاتی ہین

کیا ہوا اندنو نہین ہین جو وہ ظاہر مین جفا
دلکو عشاق کی جانب سی ہی پر اونکی رضا
مجکو کیہہ شک نخصین اس امر مین ہرگز سنجدا
وصل حضرت دل اونسی مقرر ہوگا

وجہہ کیا کیا ہی سبب آپ جو کہبر آتی ہین

مہ وخورشید اونسی دیکہین کہان ہے یہ بات
نہین رکہتا ہی وہ گل سن نزاکت مین جواب
کیا کرون خوبیونکی شرح مین والد خجاب
انس حسن لے گرمی سی جو کہنچا ہی گلاب

پان انگیا کے اسی عطر مین بس جاتی ہین

مثل نادر نہین منظور ہی اشعار مین طول
ہم سمجہتے ہین اسی ذہن مین اک امر فضول
مختصر گوئی ہی اپنا تو ہمیشہ معمول
عاشقانہ جو غزل کرتی ہین ہمدن مقبول

شعرا وجد ہر اک شعر پہ فرماتے ہین

## منظور سید وزیر علی ابن مولوی امیر علی ساکن پہانی

## ہمشیرزادہ و شاگرد شمس الشعرا مولوی سید مقصود عالم رضوی

فلک پر دماغ افروزون سر و خرامان کا — گل گلشن ہے ہی ابر گوہر بار دامان کا
بہار آئی چمن ہے شبنم افشاں ابر نیساں کا — اودھنگون پر ہوا جوبن عود ساگ بلبلان کا

صدای ہاتھ ہے زیر نمد مہر خوش الحانی کا

ہمین جنبش نظر آتی ہی ذرون مین بیتابی کا — اودھر ناناکی قدم بوسی ادھر ماں کی نگہبانی کا
اگرچہ رقص سمل کے ممتاز ہی دلسے — نہ سکے ہین ہم بہرہ اصل ہم کو ہی قانی کا

انہا ہی جوہر شمشیر مخفی طاہر جان کا

دل افسردہ ہے وحشت سے بیتابی کی ویرانی — ہوا نظارہ بخش آہ آخر شکل زندانی کی
نہ بازآئی کہی جانب سے ہیں ہم بیخبر آئی — کہان پاکر رہین الیقین مصحف نورانی کی

انہا ہی گان ہے شبنم آبدہ کانٹا بیابان کا

بسر کی ہے بہت ہی بیکسی سے بیکسی ہم نے — فغان ہین آہ مین ہر یاد مین ناآشنائی ہم نے
اب ایام جدائی کے حزین و غمگین ہین — ترقی پر ہے سودا فکر تحصیل ہنر مین کا

خدا حافظ خدا حافظ فقط ہمارے دامانکا

خوشا اقبال مہر عالم آرا کا — ہوا سکہ رائج الوقت ہر دینار و درہم کا
ہوا اس رائے منشور ہوا یارب کہ تا روز قیامت — رقم ہو وصف میمنت بخیہ گلگونہ جانان

سے منظور ہو ہم کو خامہ مشاطہ مرجان کا

## مسمات ستور بیگم صاحبہ لکھنؤ کی طرف سے

مدد ہمکو کہین سے ہی وہ شعلہ خوبرون — تلاش مین رہے ہم اوسکے چار سو برجان
ہی مسرت و راحت کی جستجو برسون — خوشی کی دلمین رہے اپنی آرزو برسون

کبھی ہنسی ہی تو روی ہین ہم کبھو برسون

بیان کیا کرون مین اپنی عشق کی حالت
عجیب حال رہا کچھہ عجب سے صورت

تمام عمر مری ہی بصد مشقت
خزان مین ہی نہ کسی سال کم ہوئی

رہا ہی اپنا گریبان بی رفو برسون

ہمیشہ بہر مین سر پر اوٹھائی سوآفات
سکوت سے ہمین سبرا کردی دن رات

پسند آی نہ دنیا مین تجھکو کوئی بات
گذاری ہمنی تری ذکر خیر مین اوقات

زبان پر آئی نہ کبھو اور گفتگو برسون

ہوئی ہی درد کے ارزانی تیری قت مین
ہوئی ہی رنج کی مہانی تیری قت مین

ہوئی ہی غم کی فراوانی تیری قت مین
ہوئی ہی اشکونکی طغیانی تیری قت مین

کہ غرق آب رہا ہون مین تا کبو برسون

نشان ہی در مخمور جستہ ور نجور
زیادہ مجھسے جہان گرد کون ہے مشہور

ہوا ہی جو شہرت دلکا زیادہ مجھکو وفور
کہان پہر انہین مین آفتاب سان ہستو

نہ ہا ملیگا مجھے وصل ماہ رو برسون

## مخبر منشی احسان اللہ ساگن کمپ میرٹھہ شنا گردوق

اثار بیمار کی ہین نشانی ہی چارہ کی
بیجا نہین ہے بات ہے ای ترک راہ کی

بس اب تو یہی ہی دل داد خواہ سے
ہان دل پہ ضرب ہو کوئی تیغ نگاہ کی

دیکھین تو مرد می ترے چشم سیاہ کے

ہمسے زیادہ اشک فشان ہو گیا کوئی
شمع لگن کے کچھہ بہی حقیقت نہین ہے

کیا پوچھتے ہو رو نکی روداد کو اب
ایسی جھاری دیدۂ تر کی ہوا بندہی

گشت سفید موئی ابر سیاہ کی

جاتی رہی جو عقل و خرد ہوش گم ہوا
اونکے حواس سنکے نہ مطلق رہی بجا

یہہ ظلم بیحساب یہ اندھیر دیکھنا
تیری دہن کو نقطہ موہوم کہدیا

تقصیر شاعرون فی ہلا اشتباہ کی

سر سے قدم بنائین اگر حکم پائین ہم
ایما جو ہو دو رنگ کے ہر روز آئین ہم

تا حشر کوئی رشک چمن سے نہ جائین ہم
آنکھین بچھائین کانونکی پر دہ بنائین ہم

خدمت ملے جو آپکے آرام گاہ کی

نادر کیطرح گو کہ ہین پابند صد الم
لیکن نہین ہے کثرت عصیان سے دلکو غم

یہہ شعر ورد لب ہے ہمیشہ سے دم بدم
پوچھے گا جب تو خیر کہینگے ہم

امت مین ہین جناب رسالت پناہ کی

## متین حافظ بہادر علی رئیس فرخ آباد ولد سید قطب علی شاگرد منشی سید اسمعیل حسین منیر

غیرت فردوس اعلی ہی مرا کاشانہ آج
بزم مین بجھی ہوئی ہی سمندشانہ آج

ساقی آیا ہے ادا کرتا ہو ہمین شکرانہ آج
لوٹتی ہین روز ہے شکل توبہ رندانہ آج

ہے ہلال عید ستونکو لب پیمانہ آج

سامنا فرہاد بیچارہ تو کر سکتا ہی کیا
ہی سراپا ہیچ و باطل سیکا ہی دعا

جانتا ہے واعظ مفتون ہی اپنا پیشوا
کشور الفت مین سکہ ہے ہمارے نام کا

سینہ کوبی ہی صدای نوبت شاہانہ آج

سیم و زر کو جانتی ہین اک خذف ریزہ کے کم
ذرہ کا کہکشان ہی جانی سی ہی گدا کی عم

فضل حق سے ہے توکل کا جو یہ عالم ہم
ترک دنیای دنی سی سلطنت کرتی ہین ہم

بوریاے فقیر ہے اک مسند شاہانہ آج

زیور اوسکے جتنے ہین وہ سب کے سب ہین جواب
جہاں ہی ہوتی ہی بلبسک خلق مین ہاہی خراب
برق کو ہوتا ہی آگی بجلیون کی اضطراب
بالیان اوسنے زمرد کی بڑہائین قیمت جناب

کان کے پتے بنے ہین سبز بیگانہ آج

عاشقان سبہ دان سب مجکو دعا دیتی ہین دعا
ایک عالم کہہ رہا ہی واہ واصد مرحبا
میرے چالاکی بچشم قدردانی دیکھنا
وہ جو تن کر نکلے مین فی حشر برپا کردیا

خوب ہاتھہ آیا جواب قامت جانانہ آج

حال دنیا ہی سراسر خارج از حد بیان
ہی سراے دیر بہی بالکل مقام امتحان
جاہی عبرت ہے محل خوف ہی اے مہربان
جو کہ ہیچ خواب کل تک سنتی تہی اک داستان

خواب راحت کی لئی اونکا ہوا افسانہ آج

موت مثل نادر شاہ جو ہی خاطر نشین
یعنی سب کے سر پہ اکدن ہوگے چرخ آسا زمین
اسلئے احباب سے اپنے چہوڑا کر آستین
جانب دشت عدم وحشت مین جاتا ہی تین

روح مجنون سے وسی منظور ہی یارانہ آج

## غلام مخلص متین وسید لایت علی ولد سید اصغر علی متوطن بلی شاہ مولوی گرد

راہ وفا مین اوسکے قدم کو ثبات ہی
خوش وضع خوش مزاج ہی وہ نیکذات ہے
ممدوح ہر صفت مین بہت خوش صفات ہے
نادر ادا کر شیمہ نکالے ہے بات ہے

شکر خدا کہ اب نظر التفات ہے

تشنہ دہن ہے ہین حسینان ارجمند
لو دل سے ہی بوسہ لب مین مرا دو چند
ہر ایک بات اوسکی ہی عشاق کو پسند
تنگ شکر دہن تو لب شکرین ہے قند

اور مٹہی بات یار کی گویا نبات ہے

ہرگز نہیں ہے بات صداقت کے برخلاف
ہی التماس عاشق غدیدہ صاف صاف

یہ قول سنکے مجھ سے میرے خطا معاف
کر اختیار حیرتیا نے ہی انحراف

زاہد فضول محض یہ صوم و صلوات ہے

ہوتی دعا ہماری کسی دن جو مستجاب
ہوتا اگر زمانہ کو حاصل نہ انقلاب

ملتی ضرور ہمکو رہ کوچہ صداب
باب وصال یار یہ ہوتی تو بار یاب

پر کیا کریں کہ یا نون میں بند حیات ہے

خوبان دہر میں اگرچہ بہت دلنشین
پر بی وفا دہر زیادہ ہی وہ ہیں

نادر کوئی حسی مجھی ہی خوب یہ یقین
محشر عشیر بھی نہیں میرے ہی جی میں

جلتی کہ غیر پر نظر التفات ہے

## موزون یہ نواب علی لکھنوی خلف میر بندہ صاحب دیوان

چھوڑا کسی نے نادر کوئی بی نشان گیا
ناخوش کوئی گیا تو کوئی شاد مان گیا

ملک عدم کی رہ ہر اک کاروان گیا
کسکا طاق قصر فریدون کہاں گیا

کوئی یہیں رہا نہ لیکن یہاں گیا

الفت ہماری اوسکی کبھی تھی کہاں تلک
جب تک کہ زندگی تھی رہا مستعد تلک

مرنے کے بعد طرفہ تماشا یہ ہی ہے بس
آیا نہ رونے کو وہ محبوب سبزہ رنگ

سبزہ ہماری قبر کا کیا ارمغان گیا

دنیا سے بے نشان ہوں نہ نام و ننگ ہوں
جی چاہتا ہی ہمت گرگ و پلنگ ہوں

انداز دیکھ کر یکی اوسکی میں دنگ ہوں
ایسا میں نہیں یوسف دلسی تنگ ہوں

یہ ہیچمدان مصر بھی جو کوئی کاروان گیا

اسکا تو حال کچھہ مجھی معلوم ہی نہ تہا
فی الحال ہی نہ تعلے کے انتہا

رتبہ مین بڑہ گیا ہی کہین آسی سوا
نالہ کی ہر کشی ہوئی ثابت پس فنا

مین جانب زمین وہ سوی آسمان گیا

او سکے حضور آکی ہر اک بند ہو گیا
صد آفرین ہزار ثنا لاکہہ مرحبا

منقار عندلیب سے نکلے نہین صدا
سر سبز طوطیون کا تکلم نہو سکا پر

گلشن مین سیر کو جو وہ شیرین بیان گیا

اوس سے ہوا فراق تو اب لطف ہی کہان
جی سی گذر گیا مین ہوے زیست رائیگان

سرمایہ حیات فقط تہا وہ جان جہان
ٹوٹی کمر عدم کو گئی بار ناتوان

آغوش سی مرے جو وہ نازک میان گیا

نادر کیطرح طبع ہے دروآشنا مری
ہی لعین نکتہ سنجونکی والہ جا مرے

مداح دلسی رہتی ہی خلق خدا مری
موزون وہان یہ ہو نہی ہی فکر رسا مرے

جس جا کبھی نہ طایر قدس شیان گیا

## معجز منشی محمد رضا لکہنوی ولد مرزا اکرم علے صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر

نکلے دعا کو ہاتھہ تہ آستین سے کب
رنج و ملال کم ہوے جان حزین سی کب

جا ہا سرور بہنے جہان آفرین سے کب
نکلا غم نہان دل اندوہگین سے کب

دولت سرا رہی ہی یہ جاے تمکین سی کب

مانی یہ بات ظلم لظاہر تو کم کیے
اندر گفتگو بہت اچہی بہم کیے

متروک جو سخن تہے وہ ترک تکلم کیے
شیرین کلامیون نے بتونکی ستم کیے

کہنے نہ اپنے دانت ہوئی آبگینہ سے کب

آئینہ تم ہو بات یہ سب پر رہی آشکار
ہرگز نہیں ملال کے قابل یہ خاکسار

سو چو تو اس کلام کو تمہید ہو نہیں نشتر
مانع صفائی دل کا نہیں طاہری غبار

میلا ہوا ہی دامن خاطر زمین سے کب

مشہور اونکی کرمی زمین ہے کہاں نہاں
کب ہے حرارت اونکی بھلا قابل بیان

معلوم ہو چکا ہے مجھے وقت امتحان
آنکھوں میں نہیں ہیں چہرہ پہ ہیں داغ یہ نشان

پیسے ہیں اس کرم نے تنک مرہم تسلی ہی کب

سودا کو اپنی فصل بہار ہی میں جوش ہے
وحشت کی دن قریب ہو کسکو ہوش ہے

ہر دم فغان و نالہ و آہ و خروش ہے
سینہ ہو نہیں یہاں سپر گلشن خموش ہے

داغوں کی یہ بہول کہ ہیں گل آستین سے کب

ہر چند یہ سکھے ہیں کہ ہیں ناتوان و زار
پر بڑھ کی ہم سی اور کوئی کب ہے استوار

ہے تہر نہیں ہماری طرف سے کبھی غبار
ای آسمان سمجھ لے غضب کے ہیں خاکسار

اونچی ہیں ہی مساوے تری ہم زمین سے کب

ظاہر ہے باتوں سے نہیں لازم ہی فخر و ناز
بیجا ہے اپنی مرتبہ کو چاہیے ایاز

کرتا ہے عرض نادر خستہ بصد نیاز
معجز فقیر ہو کے غدا میں یہ امتیاز

موڑا ہی منہ امیر نے نان جویں سے کب

## محبت آغا سید لکھنوی شاگرد صبا

سامنے آئی ہے جب گرچہ ضرر کی صورت
پر ملا ہے نہ وہ شیر و شکر کی صورت

خواہش نکھہ آہ نظر کی صورت
دیکھی افسوس نہ اوس شکر لب کی صورت

ہو کی دنیا سے بہت جلد سفر کی صورت

اونکو جو دیکھتے ہین نور بصر سے بخدا
تو تصور مین سماتا نہین نقشہ اونکا

پہنچ سکتا کوئی تصویر سراپا تو کیا
اسی حیرت مین ہے مانی و بہزاد سدا

صاف آلدن نہ پڑے ہو کے مگر کیصورت

معجز النور سے بھی بڑھکر ہے تمہاری تصویر
تمکو یوسف کہے کوئی تو بجا عین تقصیر

حسن مین تم نہین کمتر کسی حور عدیل اور نظیر
کہنیکے خود صنع قدرت نے تمہارے تصویر

ایسے ہوتی نہین دنیا مین بشر کیصورت

آپ سے آپ جھلک کیون نہ ہو کیون نہ ہو
کف افسوس ملے کسلئے کیون نہ بجا ہی

گہر مدّعا ہو نقش مراد کیون نہ ہو
خود بخود دھاتھونسے دل تھامی ہوے کیون نہ آہے

دیکھے ہمنے مرے الفت کی اثر کیصورت

خندہ زن ہے ہونہ مثل گل سیراب کبھی
نہ کسیطرحسے مہرے دل بیتاب کبھی

آشنا آنکھ ہوسکے نہ ہو خواب کبھی
چین بلبل کو نہ ہو صورت سیماب کبھی

دیکھی جو خواہین سے گل تر کیصورت

دیکھتے دیکھتے بسطر نہ تماشا ہوے
ہر طرف پیش نظر قلزم خونخوار آے

زورق چرخ برین سیل مین آکر ڈوبے
حشر بدپا ہوا بھی موج کا طوفان اوٹھے

ابر برسے جو مرے دیدہ تر کیصورت

نہ کسی اور سے آگہہ نہ خبر ہے اپنے
بازگشت اکیدن آخر کو اوسی سے اپنی

مثل نادر ہے اللہ نظر ہی اپنے
ای محبت یہ دعا شام و سحر ہی اپنی

قبر مین دیکھین شہ جن و بشر کیصورت

## محمود مرزا جان شاگرد میر وزیر علی صبا

چاک رہتا ہے گریبان سحر کیصورت
بگڑی آتی ہی نظر زخم جگر کیصورت

آہ فرقت مین نکلتی ہے شرر کیصورت
جل رہی ہین در و دیوار سقر کیصورت

تیری چاہنیسی ہوئے بہہ گہر کیصورت

دوستو چپ رہو ساکت رہو خاموش رہو
کیا صفت اوسکی کرے کوئی جو معلوم نہو

شرح بار یکیو نکے مجسی نہ ہرگز پوچھو
دیکھون کیونکر کہ مرے یار کہ ان آنکھون کو

نظر آتی ہے بخیہ تار نظر کیصورت

میری بیتابی دلکو جو ستاہی اوسنے
وصل کا شکر خدا وعدہ کیا ہی اوسنے

لیکے کاغذ مین قرار لکھا ہی اوسنے
جب سے گھر مین مرے آنی کو کہا ہی اوسنے

دیکھا کرتا ہون مین بیٹھا ہوا در کیصورت

پاس جو بیٹھتے تھے آہ وہ چھپے جاتے ہین
نام تک صفحہ ہستی سے مٹی جاتی ہین

دل مین دریافت کے ارمان رہے جاتی ہین
لوگ مرتے ہوے دنیا سی چلے جاتی ہین

نہ کہا حال عدم کیا ہی اودہر کیصورت

عشق بازی مین کے ہر طرح سی عمر انیسہر
ایک سا حال رہا آہ سفر ہو کہ حضر

اب سفر کی نہین آتی ہی مگر شکل نظر
عشق گیسو مین جو نکلونگا پریشان ہو کر

پھر کبھی آکے نہ دیکھونگا میں گھر کیصورت

ورہی دریا ونسی پانی کی اوبن جائیگا
دلکو اندیشہ پہاڑونکی ہی مل جائیگا

وخارہ سنگ کے ہے تجکو پگھل جائیگا
خوف ہے خیمہ افلاک کے جل جانے کا

آہ سوزان جو نکلتی ہی شرر کیصورت

ہے مرے ورد زبان نام خدا ے معبود
لب پر اب جاری ہی ذکر صلوٰۃ اور درود

صورت تار در الیس ہے بس شغل سجود
مانگتا ہون یہہ دعا مین شب وصل محمود

نہ دکھائی مجھے اللہ سحر کیصورت

# مجنون شیخ محمد حسین متوطن شکوہ آباد مقیم اٹاوہ خلف قاضی جمال علی یکی دوستان جامع الزوراق

جبکہ ظاہر وصل مین کی بیوفائی ہوگئی
ختم انہی غم مین قسمت آزمائی ہوگئی
اور بخت نارسا کی نارسائی ہوگئے
دل تو اودسکا تماشا ہے جانکی ہی صفائی ہوگئی

حیف جو چیز اپنی تھی آخر پرائی ہوگئی

مہربانی ہو ہمیشہ یہ بہروسا ہے کسے
غیر ممکن ہے مزاج اودسکا ہی کج ہوئے
صدقے اودسکے ناز کی طرفہ تماشا دیکھئے
بوسے دیتے دیتے اب وہ گالیان دینے لگی

زہر مین ممزوج آخر کو مٹھائے ہوگئی

عاشقی مین ہمتو ہین جان باختہ آغاز کی
محو رتبی ہین ہمیشہ ان بمو کمی ناز کے
ولولہ ہین ابتدا سے اس دل ناشاد کے
بان نالہ ہجر مین تھا طفل آتشباز کے

آہ جو سینے سے نکلی وہ ہوائے ہوگئے

ایک بوسہ پر ہمارا نقد دل اودسنے لیا
بادہ الفت ہمارے ساتھ ہی آج دسنے پیا
مورد احسان ہمین اوسنے رلایا کیا
آئینہ سوغات مین اوس نے روئے دیا

جو کدورت تھی گئی حاصل صفائی ہوگئی

مثل نادر کی تقین ہمکو ہی یدان بجا ن
آتی ہین تائید کو لاریب یا ہم انس و جان
تجربہ ہمنے کیا ہے خوب وقت امتحان
وقت مشکل جب کیا نام علی ورد زبان

صاف امی مجنون وہین عقدہ کشائی ہوگئی

# مجنون لالہ شنکر دیال ولد دوندے لعل

# متوطن پاڑا تالاب من منحلات شہر فرخ آباد

کیون نہ دم آنکھو مین حسرت سے مرون رہے
لب پر افسوس سے کیونکر نہ مری جان رہے

رشک سے طبع حزین کیون نہ پریشان رہے
خانۂ دل مرا کس طرح نہ ویران رہے

جبکہ گھر غیر کے دلبر مرا مہمان رہے

عمر بھر دیتے رہے اپنی پری الزام
تمہے رسوا مین ہوا عشق مین گا ہی مین نام

الفتو نکامری آخر کو ہوا یہہ انجام
کیا کہون مجھ پر مین ہے اوسکے ہوا کام تمام

وصل کے رات نہ آئی بھی ارمان رہے

ابھی جو رنج ہین ہوجاتی ہین کم مین ایل
ابھی حاصل مجھی ہوجاتی ہی جمعیت دل

ابھی آسان مرے ہوتی ہی دم مین مشکل
نگاہہ ناز سے جو قتل کرے تو قاتل

تیغ کا کیلئے سر پر مرے احسان رہے

سر مین والد ہین اور نے کوئی سودا
یہی پھانسی مرے گردن کی یہی ہے پھندا

ہی یہی چال اسی مین ہون نرسی و لجہا
اسی پر زاد مین گشتہ ہون تے رلفونکا

کیا عجب روح جو قالب مین پریشان رہے

حد سے بڑہ جای تو اچھی نہین ہوتی ہی جفا
کیلئے بے گنہ و جرم تو رہا ہی خفا

قول پر نادر مخرون کی عمل کر بخدا
اپنے محبون سے تو ای عیرت لیلی ملجا

تیرے وقت مین کہان تک وہ پریشان رہے

ماہ مرزا عنایت علے ولد مرزا فیض علی ابن
مرزا مراد علیخان مولد لکھنو مسکن اکبر آباد حال

# دیوان شاگرد خواجہ میر علی آتش مرحوم

راہ دیکھا کرے اپنا دل شیدا کب تک
جان مشتاق رہی محو تماشا کب تک

تجھ سے بیچین رہی وہ بھی پہ اک کب تک
صدمۂ ہجر کے آخر مہ یہ ایذا کب تک

دیکھیے نزع میں دیکھوں تری رستا کب تک

دیکھوں کیا اوسکی جدائی مجھی کہلاتی ہے
ہدف ناوک اندوہ ہمیں جہاتی ہے

زندگی ہجر میں ہرگز نہیں خوش آتی ہے
جب میں کہتا ہوں کہ اب جان نکلتی ہے

ہائے کس ناز سے کہتا ہے وہ اچھا کب تک

تم کیا دیکھ کے اوس چاند کو ہو شیدا
اونکی رفتار سے شرمندہ رہے کبک کی چال

گھر سے باہر کبھی نکلو تو یہ ہو حال
ناز سے چلکے کیا سارا زمانہ پامال

دیکھیے اب یہ قیامت رہے برپا کب تک

تا بہ کی وعدہ ملاقات کی فرماؤ گے
تا بہ کی اپنی طلبگار کو رسوا کرو گے

تا بہ کی صورت پر نور نہ دکھلاؤ گے
تا بہ کی ہجر میں عشاق کو تڑپاؤ گے

اسیماؤنگا ابھی دیکھو کی تماشا کب تک

نظر آئی لگی سیلاب کے صورت ہر سو
آگی تو پانی کی نوبت تہی فقط تازانو

اب مگر دوج پہونچی لگی ہی تا بہ گلو
دیکھوں کس طرح تہمیں دیدۂ تر کی آنسو

دیکھوں آنکھوں میں سمائی ہے دریا کب تک

آنکھیں دیدار کی ہر چند مری تہمیں طالب
تہی نہ تدبیر ملاقات کی کوئی غالب

ابتو رہ سکتے نہیں ہو نظر رسوا خائب
وصل کے رات ہے شرماؤ نہ ہمسے صاحب

سامنہ سوے تو اوتاروگی نہ انگیا کب تک

مثل ناد رہی اندیشہ تو کچھہ بہی نرہے — شکر صد شکر کہ وہ آنکی چہاتی سی ملی
جو جو ارمان تہی دلمین سو وہ سب بر آئی — اب یہ سودا ہے کہ ای ماہ مری سینہ سے

دیکھیے داغ کا مسجاتا ہی دہبا کرکب

## غزل شاہ مظاہر باشندہ لکھنو مقیم الہ آباد شاگرد میان مصحفی

ہی قیس یہ مفہوم ہی آواز جرس کا — دل دین یہ نہین کام ہی ہر کس و ناکس کا
لبانی وہی بسکو کہ پڑا چاہ مین بیکا — کب عشق مین پرتا ہی قدم اہل ہوس کا

شعلہ کی مقابل ہو یہ زہرہ نہین کس کا

ہی ہستی ہو موہوم سے اب ہاتہہ اوتہاؤ — کچہہ غور کرو دلمین ذرا حال تو دیکہو
غافل نہ رہو اہل دول ہوش مین آؤ — آتی ہی ندا آواز جلو قافلہ والو

اس رمز پہ شیفتہ ہون بانگ جرس کا

سبزہ ہی نہ گلشن ہے نہ سنبل ہے نہ ہی گل — ہو ہو ہی عجب شیوہ چمن دہر مین بالکل
الا یہ انسانکو لازم ہی تو گل — اس منزل ہستی مین جو دیکہا بہ تامل

وقفہ نہین گر ہی بہی تو یک آدہ نفس کا

صد شکر ہون اہباب سے سنت سے رہا مین — شرمندہ احسان غریزان نہ ہوا مین
مانند صبا بسکہ سبکدوش رہا مین — جیون ہو گل تر چمنستانسی اوڑا مین

ممنون ہوا ہر گز نہ کبہی ناکس و کس کا

بیداد ہے بیداد ہی فریاد ہی فریاد — فریاد ہی فریاد ہی بیداد ہے بیداد
اب فصل بہار آئی ہی کردی انہیں آزاد — دیکہیے یہ دعا مین بہی پر کہولے صیاد

اس موسم گل مین تو اسیران قفس کا

جو مطلع خورشید کے ہمسر ہو سراسر
جو ماہ دو ہفتہ سی ہو خوبی مین برابر
جو روشنی طور سی ہے ہوئی فزون تر
جس حسن کے شعلہ سی فروغ تو ہی ظاہر

پروانہ وہان کیون نہ رکھے چشم مگس کا

ہوتا ہی سر گریہ و زاریسی یہ مفہوم
نادر کی صفت فرقت جانان ہین ہون معدوم
فریاد و بکا کی گئی تا عرش سے ہر یوم
چلاتا ہون ازبس مین شب ہجر مین مظلوم

دم بند کیا ہی مرغ نالون نے قفس کا

## مؤنس میر نواب خلف میر مستحسن خلیق

## ابن میر حسن صاحب مثنوی بدر منیر

شہ روم ہوش مرے ہین عالم ظرف
چین و ختن مین کرتی ہین عاشق کا دم طرف
جو تبہ دان ہین کتنی ہی ہون ور دنام لف
ابرو سے بڑھ کی چاہی کچھ احترام لف

اوسکی جگہ ہے چشم یہ سر ہی مقام لف

جو ہی زلف کہ گہی ہی ہوا تیرے
ممکن ہین کہ ہون یہ پریشانی میری
اور دنکی انکی ساتھہ نہین کچھ برابری
لوگان رکھے حسن تو نکی ہی بھلائی میری

فریاد کر رہے ہین اسیران دام زلف

غنچے کہلیتین شرم سے واہو گر دہن
بیقدر آگی دانتونکی ہون گو جہان
تعریف کیا رقم کرون الغیرت چمن
ہی لعل لب کی زیر نگین خوشہ دہن

اور ہی سواد ملک ختن ہای نام زلف

ہی ماجرا الم کی گرفتار و نکا عجیب
کوئی شفیق حال نہ غم خوار ہی حبیب
مدت سے قید مین رہے دن مرگ کی ہی شب
چھوٹی نہ انکی عید مین بہے دام ہر نصیب

لگی برس دن اور اسیہ ان دام زلف

[illegible] رکی شام ہی سی مرا ہجر کرتی ہی
مشکل سے سانس سینہ کے اندر اوتی ہے
[illegible] رکیطے غم سے طبیعت بکہرتی ہے
مونس یہ رات دیکھی کیونکر گزرتی ہے

پہر بندہ گیا تصور لیلای شام کا

## منتظر نور الاسلام ولد فیض علی باشندہ دکنہ

## صاحب دیوان شاگرد مہیان صاحب

کبھی تو کبھی سر پر رہا ہاتھ
جدا ہیلی ہرای العنا ہاتھ
[illegible] ہی رہتی تھی بھر دعا ہاتھ
گل دوش یار کی جب تک نہ پایا ہاتھ

تو ہم سمجھے کہ آئے کیمیا ہاتھ

[illegible] افشان رہی ہیں دیدہ نم
[illegible] ہے [illegible] لے ہمدم
[illegible] شام سے تھا طرفہ عالم
[illegible] ہے اسی کی شب غم

کبھی سر پر کبھی زانو پہ رکھا ہاتھ

[illegible] دیکھنے کو آنکھیں سب وا
فرشتے دیکھیں گے آکر تماشا
[illegible] رب علے
قیامت میں قیامت ہوگی برپا

ترا جب ہوگا دامن اور مرا ہاتھ

[illegible] ہوش گم رنج والم سے
[illegible] سے دریا چشم نم سے
[illegible] حال تغیر آہ غم سے
یہی ہے شدت گریہ تو ہم سے

سبھے بیٹھینگے دہویار آشنا ہاتھ

پشیمان تا در دلریش و مضطر ۔۔۔ ہوا عاشق تو اوس جان جہان پر
جبھی سے ہو گیا جامہ سے باہر ۔۔۔ دیا دل انتظار آنکھون پڑ کر
ارے دیوانے اب ملنا ہی کیا ہے

## نظیر شیخ مظفر علی خلیف دیوان حاتم علی
## مہر بلگرامی شاگرد حضرت آتش مرحوم

ہاں گوارا دکھتو تنہا سے نہین ۔۔۔ کیا پھرون ہر سمت ہرجائی نہین
تربت سے یہ خاسہ فرسائی نہین ۔۔۔ آرزوی دشت پیمائی نہین
عاشق کاکل ہون رسوائی نہین

[illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible]

[illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible]

ہم ہین وحشی خوف رسوائی نہین

آدمی مجبور ہے نا چار ہے ۔۔۔ دیدۂ باطن تجھین بیدار ہے
دیدار سنگے پر نہین دشوار ہے ۔۔۔ آنکھ ہونگے پر نہ ہین پنہان یار ہی
دیدۂ مردم مین بینائی نہین

لوگ سو دیکھے مرے آگاہ مین ۔۔۔ کب جدا کچھ سوے دلخواہ مین
سب کے سب یہ بندۂ درگاہ مین ۔۔۔ نالہ و آہ و فغان ہمراہ مین

گوشۂ وحشت مین تنہائے تھے مین

ڈھونڈتا پھرتا ہون کیا کیا جا بجا
پر نہین معلوم ہوتا کیا ہوا

کچھ خبر ملتے نہین واحسرتا
سینۂ سوزان مین کیا دل جلگیا

لب تک آہ آتشین آئی تھے مین

سچ ہے قول ناور رستہ جگر
کس قدر پیر جرم ہے وہ تنگدست

پھولونکے چادر کے تو قطع نظر
بعد مردن اے ظفر قبر پر

شمع تک اوس گل نے جلوای نہین

مفتون پنڈت لچھمین نارائن خلش پنڈت

گوبرد ہن داس متوطن فرخ آباد شاگرد خاکسار

تنگ کرتا ہی سپند آہ جبنا دیکھکر
یاقی پانی ہے سونا ہوا دیکھکر

سب دل بیتاب ہین رنجے کلیجہ دیکھکر
مرغ بسمل ہوگئے تیر ترپنا دیکھکر

لوٹ ہین اہل تماشا یہ تماشا دیکھکر

چوکڑی بھولے ہرن کے طرح دیوانہ بنا
ہوش کب نسخہ نویسی کی ابھی باقی رہا

کیسے فکر چارہ سازی کسکو تھی بیمار دوا
کسقدر رم خوردہ صحرا ہے وحشت ہوگیا

ہاتھہ مین نبض غزالی سے جیسی دیکھکر

عاشق انکھون سے ہر اک ہوتا ہی چشم مست کا
ہون اگر عناق نہ تو نخچیر کیا ہوا

سحر کا نالم کا عمر سے ہان دیکھنا
سامنے آخر اسیر دام الفت ہوگیا

چشم فتان مین ترے جادو کا سرمہ دیکھکر

لگ رہی ہی میکشونکی جام مینا پر نظر
جھوم کر آتا ہی کیسا ابر اوج خم پر
ٹہنڈی ٹہنڈی ہے ہوا مین جوش پر گلہنا ہی
گرم مواب بزم نوشا نوش نیخوف و خطر

محتسب ساقی نا تندی صہبا دیکہکر

تہا نہ نادر ساکت و محزون بگل آئینہ
تہا تحیر مین ہر اک پر خون بگل آئینہ
سب کو حیرانی رہی فرون بگل آئینہ
اب ہے ای مفتون دل مفتون بگل آئینہ

محو حیرت ہو گیا اوسکا سراپا دیکہکر

## مفتون مترجم ستر گسٹین صاحب اکبر آبادی شاگرد عنایت احمد فا

نہ چین مین ہے کسی شب نہ ہے قرار مین روح
ہی بگل طایر سیماب سہم زار مین روح
بہٹک رہی ہی ہی سمرا اونکے انتظار مین روح
خراب ہے ہی تڑپتے ہے ہجر یار مین روح

نہ دل ہی قابو مین اپنا نہ اختیار مین روح

مین بیقرار یان اوسکی رقم کرون کیونکر
فراق مین ہے پریشان و اسیر و مضطر
وہ کون عضو ہے اسکا جہان نہین ہے گذر
کہیے دماغ مین نہے گاہ دل مین گہہ لب پر

بہٹکتے پہرتے ہی گہبرکے جسم زار مین روح

یہہ کیونکر اپنی رہ ناصواب سے پہوٹے
یہ کیونکر اس تن خانہ خراب سے پہوٹے
یہ کیونکر آہ صنم بیحجاب سے پہوٹے
تم اوبالین یہ تو اس عذاب سے پہوٹے

لبون تک آنکھین سکتی ہی انتظار مین روح

شگفتہ باغ جہان مین ہوئی نہ دلکی کلے
تمام زیست رہی اسکو سخت بیتابی
مصیبت آہ گذرنی تہی جو وہ سب جھیلے
موی کے بعد بہی ہمکو ملا نہ چین کبہی

رہی وصال کی مصروف کار دبار مین روح

مثال ناوک در سینہ نگار خستہ جگر
یہ قول لایق تسلیم ہے کرو باور

اگرچہ صدمۂ فرقت سے ہی جگر لب پر
بغیر حکم خدا کے نکل کہ طرح ہا ہے سر

پڑی ہے شیشہ میں مے خون بھی جھاگ بن کر

## مفتون لالہ رگھوبر دیال خلف لالہ
## بھگوت دیال متوطن شہر سرخ آباد

رونق ہے نہ آگی ہوا سیر ہی گھر کبھی
اس مت کو ہوئی نہ کہ کم بی نظر کبھی

راہم ہوا نہ وہ دہ ہمسایہ کر کبھی
آئی سنی نہ گریۂ دلکی خبر کبھی

آنسو نہ گھان تک گئے مثل گہر کبھی

بسطر سی رجوع نہ سوی جگر کرون
کیونکر نہ ہاتھ اوٹھا کی دعائے اثر کرون

حیران پھر رہا ہون میں عاجز ہو کیا کرون
کس کس مرض کے عوض میں ایدل دوا کرون

سب ہی کبھی تو گریہ کبھی درد سر کبھی

اگر چہ ہے آب رحمت حق جا بجا ستیگے
لیکن بے اسپ بھوکون کی چادر پہ کیا ستیگے

قل کی بھی ڈھیلی دینی کو ہرگز نہ آئینگے
کب بعد مرگ آکی جنازہ اوٹھا ستیگے

جب زندگی مین آہ نہ یونہی خبر کبھی

ملک عدم کو آہ کوئی بی خبر گیا
بی موت کوئی خوشی ایوای مر گیا

جہان عزیز سی کوئی اپنی گذر گیا
الرزہ چڑھا ہر س سے چہرہ اوتر گیا

بیمار چشم یار کو دیکھا اگر کبھی

امید فتح مین ہین یہان سگرون خسرر | نادان خبر ہے تجھی کچھہ دہمیان کے کدہر
نادر کہ طبع جان ہی ہے اپنی تو گذر | یہ دردسر بجا ہیگا منشون ودانہ کر
سودائی زلف یار نہوگا بسر کبھے

## مفتون شیخ مومن عشق وطن قصبہ کاکورے شاگرد شیخ غلام امام ساحر

رنگ رخ زرا بہوای تو پریدن دادم | خون دل از رمژہ در عشق چکیدن دادم
گریہ را قصہ حسن تو شنیدن دادم | دیدہ را بر رخ تو رخصت دیدن دادم
دل بر آتش زدم و تن بطپیدن دادم

خستہ بازی مین ہے آفاق مین ہمسا کوئی کم | عجز کا اپنی عشق مین عجب ہے عالم
اشتیاقی کہ بدیدار تو ہای دارم | چشم را فرش گذرگاہ خراست کردم
فرق را در رہ تو پای دویدن دادم

حسرت مجلس زمانی مین کبھی ہے ہوا | خار غم کا دل پرغم مین نہ اگر دیکھا
لیکہ واحسرتا وافسوس وتاسف واویلا | کس لئے ہی آیدم از دست نگاہی چرا
گل زباغ نگہ خسار تو چیدن دادم

قتل پر میرے کمر باندہی تو نی مجکم | اور شمشیر دودم غصہ مین کی آکی علم
اور تو ہو نہ سکا تجھسے مگر ای ہمدم | سینہ آماجگہہ ناوک نازت کردم
ابروت را چو کمانے بکشیدن دادم

تہی نظر تیرے کہ جانب سوی مفتون | مثل نادر تہی صحبتی دیکھنے کی کہ مفتون
ہر نظارہ کی تھی خواہش جدید مفتون | چون پری جلوہ حوری نظر آید مفتون
دیدہ بستم زجہان دل بہ طپیدن دادم

# مخمور سید مظہر علی نائب شہر رتنہ دار ضلع امرتسر

## خلف الرشید سید قایم علیخان اکسٹرا اسسٹنٹ

## متوطن مراد آباد یکی از دوستان جانب این اوراق

ہم نہ سمجھے تھے کہ برپا قیامت ہوگی
ہم نہ سمجھے تھے کہ دل دینے پہ فرقت ہوگی
ہم نہ سمجھے تھے کہ اس طرح کی آفت ہوگی
ہم نہ سمجھے تھی کہ یہ عشق ہمیں وقت ہوگی

آگہی تو ہے اگر جان سلامت رہ گی

[illegible]
[illegible]

جگہ دیں گے جو [illegible]

[illegible]
ہر گھڑی جی میں [illegible]
[illegible]

جان ہی جائیگی جب تن سے فراغت ہوگی

شام ہی سے مری خاطر کو ہی رنج اور تعب
مختصر ہوگے یہ ممکن نہیں ہے طول غضب
سچ تو یہ ہے کہ نہوگی کوئی اس طرح کی شب
جو درازی ہی مرے ہجر کی اس شب میں سبب

روز محشر کے بھی ایسی نہ طوالت ہوگے

مشق ناداں درغم واندیشہ نخواہیں کو ضرور
لاکھ یہ عصیاں کریں ہوئے ہوں کتنے قصور
اہل ایماں تو ہوں اس شعر کو سنکر مسرور
عشق حیدر میں جنہیں آئیگی مستانی مخمور

[illegible]

## موجد شیخ قادر علی ولد شیخ چراغ علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر

مجکو دکھلائی گی کیا نرگس شہلا آنکھین — رونی مین فرد مین بیشل مین تمیز آنکھین
گرتی ہین لیکے طوفان کو بریا آنکھین — کیا کہون جوش گریہ مین مین کیا کیا آنکھین
ابر ہین بحر ہین تالاب ہین دریا آنکھین

مطلقا راستی کا کچھہ بھی نہین اس مین اثر — کسی صورت نہین ہوتا سری لنکا بور
خرد و عقل سے الحمد ہے سر بسر باہر — وعدہ وصل زبانی ہی یقین ہو کیونکر
جی پتیایی تبھی پایی جو اندھا آنکھین

اوس مین جو بات ہے ہر ایک ہی عیاری کی — ظلم کا شیوہ ہے تو خوہی ہی آزاری کی
نام کو بھی نہین بو اوسمین وفاداری کی — چھوڑتا ہی نہین عادت وہ جفاکاری کی
صلح کیوقت بھی غمزہ سے لڑانا آنکھین

دخل کچھہ ہو نہ کوا سمین نہ دیکھو سمجھو — عرض جو کرتی ہین ہم اوسکو زرا غور کرو
بات بے جا نہ اگر جانو تو اوسکو مانو — گر تصور مین بھی آنی سی حیا ہو تم کو
کر لین وا مان نگہہ کا ابھی پرا آنکھین

قول نادر کو سیطرح نہ سمجھو بے جا — بات جھوٹی وہ کہین یہ نہین ممکن بخدا
سمنے سو بار یہ آنکھون نے تماشا دیکھا — حسرت دید ہی موجد انہین مجھسے سوا
رو کی سوتی مین بہا دیتے ہین دریا آنکھین

## مجیب مرزا رجب علی بیگ پیشکار تحصیل تروا

ضلع فرخ آباد خلف بابو دل بیگ متوطن الہ آباد یکی از ستایندگان مع این اوراق

ظلم ہمیشہ سے سوا ہو گیا — آج بہت قہر بڑا ہو گیا
کیا کہون ای وای کہ کیا ہو گیا — پانون مین وہان رنگ حنا ہو گیا
خون سر دست مرا ہو گیا

کھولے جو بندے زلفون کی مہ — پھیل گیا پھر جو ہر چہار سو
شکر ہے برآئی مری آرزو — آگئی سوی نشیمن کبوڑا لائے بو
آج مین ممنون خدا ہو گیا

ہجر مین ہے نیند خیال اور خواب — حال رہا عشق مین مبہ احراب
کیا کہون مین اپنے حقیقت خباب — بحر جہان مین ہون مثیل حباب
دم مین بنا دم مین فنا ہو گیا

ہجر مین کچھ ہوش نہ باقی رہا — دل مین نہ سوچا نہ تامل کیا
فکر مین تشبیہ کے مجبور تھا — مشک ختن زلف کو مین نے لکھا
مجھسے یہ اک کار خطا ہو گیا

صورت نادر نہین کوئی حبیب — پاس نہ ہین دوست نہ اپنے قریب
حال ہے فرقت مین نہایت عجیب — راہی بیتاب ہے دل ای مجیب
دور جو وہ بحر صفا ہو گیا

مجذوب منشی گوری شنکر متوطن فرخ آباد
اہلکار کلکٹری خلف رای خیراتی لال

نہ کی پروا کبھی غیروں کی ڈر سے
ہراس آیا رقیبوں کی نہ شر سے
گری بجلی فلک سے سنگ برسے
ٹلے ہم اوس پر پرو کی نہ گھر سے
نہ اوتر اسایہ دیوار سر سے

شہادت کا جو دل مین جوش آیا
ہر تسلیم مقتل مین مچکایا
بڑی لذت نہایت لطف پایا
گلا شمشیر قاتل سے کٹایا
گئے راہ عدم کو بائے سر سے

کیا کرتے ہین ہر دم شکر باری
کیے جیہے نہین شکوہ گزاری
مگر اتنا تو ہو نٹھون پر ہے جاری
خیال قدے نجر کانٹے ہماری
ملا مژدہ یہ ہمکو اس شجر سے

ہین مشتاق لقا عشاق پیر آن
نظارون سے نہ باز آؤ تم ای جان
تہاری جان و دلسی ہون مین قربان
ادہر دیکہو تو نکلین دل کی ارمان
گئین دست ہوس تیغ نظر سے

نہین دستور یہ مجروحہ تن کا
کرون کیا شکوہ اوس شمشیر زن کا
نہ عارض کا نہ لب کا نے دہن کا
ترش ہو کر دیا بوسہ ذقن کا
ہوے دانت آج کہٹی اس ثمر سے

مصمم غرم ہے میرا عدم کا
سمندر ہو روان بحر الم کا
جو جاری ہی چشمہ سے چشم نم کا
نیا عالم دکہاؤن گرد غم کا
بناؤن آسمان دود جگر سے

مثال ناوک اے کب ہے عادت
کہ تجہے پیش آئین باسکایت
خموشے ہے مگر اب ہی قیامت
لب شیرین کی سن ادبی مروت
مزی لوئین عدو مخجد ب تر سے

# ایضاً

کس طرح سے عاشق نہ سر جان ہوائے دوست
کسطرح سے نہ دلمیں ہو عاشقی جای دوست

بنگار قسم بذات حسن صفای دوست
بیند چو جلوہ رخ بیضا ضیای دوست

موسی بجای سر نہ برد خاکپای دوست

شب تا سحر عشق میں ہے تو رنگ پہ رو زرد
غم میں رہے جو جان تو دل مبتلائے درد

حاصل ہمیشہ جور میں دنیا کی گرم ہو
جان داد گشتہ و دم آخر طلب نکرد

مقتول خنجر نگہ سرمہ سای دوست

از دست تلاش خلقین کے آہ چار سو
ملجای وہ کہیں ہے یہ دلکی آرزو

من جا لا نمن بہ بیتہ ہے محبوب جو
در کعبہ یا قتم نہ نشانے بدیر ازو

عمرے کجا کجا بدویدم برای دوست

از کس کی زلف نے تجھکو گیرائی ہست
نادر کسیطرح موگئی ہیں ہم بھی می پرست

حاصل ہی کیا جو اہل کریں کوئی بندوبست
از باغ حسن سنبل و ریحان ہمیں ہے دست

گیسوے تابدار و خط مشکسای دوست

ملتا ہے جنکی ہی جو امر تھے نہان
رہتے تھے لکو فکر ہی ہر وقت ہر زمان

نادر کسیطرح سے نہ ہلا وقت امتحان
مجذوب گشت اب بقاسم بکام جان

تا ذلتے گرفت ز زہر جفای دوست

## مرحوم لالہ انگد رائے متوطن فرخ آباد

ترتیب وقت آمد و ہنگام ہی دگر
کرون کیا ترک بادہ میں کہ ہی سم جوا میکا

مرہی جانب عرب تشنہ ہی تجکو بدگمانی کا
اری ساقی میں ہوں محتاج تیرے مہربانیکا

## پیالہ دہی اور اک ساغر شراب ارغوانی کا

دم آنکھوں میں ہے اٹکا جان میرے بس لبِ پر ہے
ستاتا ہی غم دوست ہے جانِ من تو بیدرد ہے

نہیں آفاق میں کہتا ہوں کوئی اور مرا مطلب
کہ آپ ہی دیکھی وہ حلقہ ذوالجلال الجذب ہے

## تصور آنکھوں میں پھرے جس خورشید فلک کا

نہ خلوت کی قابل ہو تو میں تنہا نہیں رو
دل مضطر لڑتی مجھکو حاصل ہی ہمت قابو

نہ ہو کار راز افشا میری الفت کا کبھی ہرگز
کیا ہی ضبط یہ میں نکل سکتی نہیں آنسو

## کہیں گا کس طرح پردہ ہے راز نہانی کا

مسیحا نو خلائق جہان ہے او عین تیا یا
ہی اوسپر خاتمہ دنیا میں ہیں جامہ ہی کا

ہر دیدہ میں اک نظر کو مہر و نور ہے
نہ ہی کو پیدا میں ہے ستارہ کی چمک پیدا

## جسے ہے شوق دیکھو وہ مہر و دلبر کا یا فانی کا

جسے ہے کامل خلق میں ہر صورت
نہ ہو یاد خدا سے ایکدم وہ زیست میں فائدہ

نہ ہیں شیدا ہل عقل کہ یہ بے ہے ظاہر
نہ ہے ہوش و عقل دلمیں ہو مہد شباب آخر

## کہیے یا کہ [illegible] پیالہ ارغوانی کا

# مولوی شیخ فیض الدین ابن شیخ عبدالعزیز

# وکیل باشندہ فرح آباد شاگرد سید اسمعیل حسین ہنیر

عالم تمام بے سے معمور ہو گیا
دنیا میں جا بجا سو کافور ہو گیا

تاریکی کا نشان بھی بے دور ہو گیا
سینہ میں برق آہ سے بہ نور ہو گیا

## روشن ہے داغ دیدۂ ناسور ہو گیا

فرقت کی رنج نے مرے دلکو دکھا دیا
حرف غلط کیطرح سے مجھکو مٹا دیا

آیا غم فراق تو مردہ بنا دیا | افسردگی نے طاقت دل کو گھٹا دیا
رنگ شباب اوڑتی ہی کافور ہو گیا

کیسا شگفتہ ہے چہرہ پر نور یار کا | کہتا ہی کوئی صل علی کوئی واہ وا
اعجاز حسن کا یہ تصرف تو دیکھنا | پیر تو ہے لائے عارض گلگوں پہ بڑھا
ایجان کل قد شجر طور ہو گیا

ہے خیر یہ کہ ہوتی نہیں مین بیحجاب | رکھتے ہین اپنی چہرہ کو اکثر نقاب
میری دعا ہوئی جو کسی روز مستجاب | جلوہ ستم مین خیر ہے پیش آفتاب
کہلاتے ہے زلف دن شب دیجور ہو گیا

تو دیکھیہ منہ کو انسو دنسی دہو گئی دیکھو | سب دیکھتی ہیں رنج سنی رہ گئی دیکھو
ناوک نگاہ کرتی ہین کہو کی دیکھو | دیکھا جو چارہ گر نے خراش اور گئی دیکھو
گھٹنا ہماری رسم کا ناسور ہو گیا

## محبوب نواب مجبوب محل صاحبہ محل مرزا احمد علیشاہ بہادر باشندہ محلہ مہٹا من مضافات بلدہ لکھنو

تھی مبتلای بلا لاکھ انتشار مین روح | رہی نہ چین سے ایوای اضطرار مین روح
ٹھہر سکے کسی صورت نہ جسم زار مین روح | اوٹھا سکے نہ مصیبت فراق یار مین روح
نکل گئی تن لاغر سے انتظار مین روح

نہ جان اپنی مین دیتا تو آہ کیا کرتا | نہ جسم زار سی کیون اسکو مین جدا کرتا
نہ اسکی دور کی کیون حق سے مین دعا کرتا | ہزار مرتبہ تجہیز سے مین فدا کرتا
اگرچہ ہوتی مری پیارے اختیار مین روح

اگر چہرہ پر نور کو دکھا ظالم
خدا کیوا سے آواز ہی سنا ظالم

نے تیرے ہجر مین اب حال آن عالم
جو آنا ہو تجھے منظر تو آ غالم

کنکل نہ جاے کہین تیرے انتظار مین ہم

ہر ریخ اگر ہین تو دلکو لگا کہہ مال
ہماری جانکو اے جو رحمت حال

کہان دور سی چھپر وہی ہے اوس سوال
جو آئی نزع کی ہچکی تو ہے سمیع حمال

کہ فیض ہجر کی آجاتی ہے سم زار مین ہم

ہین ناوردل خستہ کا ہی خوش سلوب
تمام خلق ہی طالب ہی جو اب مطلوب

کی قدرت مین سب ہین ہیچ ہین ہے خوب
اوسکی حکم مین ہے موت اور زندگی جو ب

کیا جو غور تو ہی دست کرکار مین ہم

## محزون شیخ خدا بخش ابن شیخ باشو فرخ آبادی

ہین کس شناہ اک بت نا آشنا کی ہم
یا رب شناسا سیر مین وہ ہم کی ہم

یکبار ہی ہین دلکو صنم لگا کی ہم
جو بہدہ حال ہی ہی ہین ہی ہم

بتاب ہین فراق مین شیخ نا شکیبا ہم

سر زد ہوا ہے عشق مین ہمسی بڑا قصور
کر دو جی جو عفو کرم سی نہین ہی دور

جو جا ہی ہی مزد ہین دیجی حضور
جو ہوا ہی کرینگے اوسی عرض نا صبور

تو قصور وار ہو ہی دل لگا کی ہم

جو کچھ ہوتی ہی وہ ہوئے آگی تو جو ہو
شکوی کو لب نہ کہولو لب حیف ہو رہو

یہ عرض ہے سیر گوش تو جہہ سی اب سنو
کافر ہی جو عشق مین کہا ڈرہی ہی تو

سچ تو یہ ہی کہ بندہ ہین اپنی خدا کی ہم

شبہ نہین ہے اسمین بڑے خوفکی بات — اندیشہ مین نہین ہمین کچھہ لذت حیات
ہم کانپتی ہین خوف سے ہووے کہ رات — اللہ کرے الفت کیسو سے دی نجات

ای یار مبتلا ہوی اتبو بلا کے ہم

دور کی بات جو ہی ہمت بار رہے — اونکی کلام پر ہمین بس اعتبار ہے
ہر طرح جان پر اپنے نثار رہے — محزون وہ جانے ظلم کرے اختیار ہے

شما کی بندگی غیر سے اوسکے خجالی ہم

# نظم محمد معظم خان مدرس انگریزی سکول دیر الپور ضلع کانپور خلف وزیر عالم خان الہ آبادی یکی از دوستان جامع این اوراق

ہے گی تو نہی شدت درد جگر ایسی — پہلے تو نہ تھی اشک فشان چشم تر ایسی
شام ایسی تھی فرقت مین گاہی بلحر ایسی — ویرانی مین کرتا ہی جو وہ بی خبر ایسے

ہان ایدل مضطر کوئی تدبیر کر ایسے

بو اوسکی نکسطرح سے ہو دکو گوارا — ہیہہ رائیگہ خوش نہو کیونکر ہمین پیارا
ہی قابل تسلیم صنم قول ہمارا — یہ فیض اوسی زلف معنبر کا ہے سارا

ڈوبی ہے کبھی عطر مین باد سحر ایسی

سینہ غم فرقت کے خدنگونسی عجب حال — مژگانین ہین خون جگر و دل سے مری بال
ہے اشک فشانی کی اتنی عجب حال — للہ مری آنکھون پہ کہہ جائے رومال

طوفان آئے گا جو بھی چشم تر ایسے

ہر چند کہ شاعر ہو نہین ہون صاحب تصنیف
ہرگز نہ مخن کہنا کبھی زیبائی کی تعریف
مظہر رقیبونکی اونہین یسکہ بھی تعریف
بن بن کی کہین ہے وہ بجا بنکی تعریف

بیچین ہے دل جیسی سنی ہی خبر ایسی

اخلاص دلی تو نہ کبھی ہو نہ کبھی کم
ہم فقیر طالب ہے ہین ساعت و ہر دم
لب پہ یہ دعا اور دعا ونسی مقدم
ہو جاہ فزون حضرت نادر کا معظم

دیکھی نہین دنیا مین کرم کی نظر ایسی

## منشی اسد اللہ صاحب دیوان
## خلف منشی حیدر علی ساکن کلکت

کب یہ مجال نہین کرتی ہے پیش ما قدم
دلہنی ہین نازسی کیسی دم رفتار قدم
کیستم ہر دو رکھیہ ایسی ہین نہ اوٹھاتی قدم
وہ مسیحا جو رکھے جانب گلزار قدم

اپنے انکھو نسے ملی نرگس بیمار قدم

تجھ پی پردہ اداسن کے دکھلاتی ہو
نہ حیا ہی نہ کسی شخص سے شرماتے ہو
دل کو تو اپنے ہی گھر غیر دکھو ہلواتی ہو
اونکے گھر آپ ہے راتو نکو چلے جاتے ہو

خوب چل نکلے ہین ای شوخ طرحدار قدم

سر بزانوی فرقت مین رہا کرتا ہون
دمبدم یاد ترا دم مین بھرا کرتا ہون
کیا کہون جوشش وحشت مین میں کیا کرتا ہون
رات بھر کوچہ مین اوس کی پہرا کرتا ہون

اندلون رکھتے ہین کیا طالع بیدار قدم

روندنی مین تجھی عشاق کی حاصل ہے کمال
نہ سنی اور نہ دیکھی کبھی ایسی چال
ایک میرا ہے تری عشق مین خستہ نہین حال
ہر قدم پر تیرے ہوتی ہین ہزارون پامال

کیسی شوخی سی ہین یہ دم رفتار تو ہم

عشق بازون مین ہے تو صورت نادر مشہور
تو ہی مختار رقیبان سیہ رو مجبور
وہان اسکا تجھی پر چلے ہر وقت زور
ہاتھ اوٹھالی سر شوریدہ سے اپنی منحور

منزل عشق مین پہر شوق سی تو مار قدم

## مصاحب پنڈت رام نرائن دل پنڈت روپ چند متوطن شاہجہانپور

سر بستر پڑے ہین بیدم سے
اشک جاری ہین چشم پرنم سے
تنگ آئے ہین ہجر کے غم سے
اے صنم کیون خفا ہو تم ہم سے

روز ملتے ہو کچھ یہ جور ستم سے

ہے خدا اس کے حال کا ناظر
اک ہے حال غائب و حاضر
رہے اخفا مین کونہ ہم قاصر
راز دل صاف ہو گیا ظاہر

آہ سوزان و چشم پرنم سے

جو کرم ہم پر گذرتے ہے بخدا
نہین کہتے کسی سے ہم اصلا
دیکھنا صبر و ضبط ہے کیسا
عاشقی مین حرام ہے کہنا

حال سینہ کا غیر محرم سے

گذرے دنیا مین خوبرو کیا کیا
مہروش کوئی کوئی مہ سیما
پر مین کہتا ہون یہ قسم بخدا
کوئی اتنک نہین ہوا پیدا

تیرے صورت کا نسل آدم سے

میل تا دم رہی تو بہت کیا
اعتقادات سب ترے ہین بجا
سنکو اور دوسرے واسطہ ہے کیا
ای مصاحب تو رام ہی او سکھا

کیا غرض تجکو سارے عالم سے

## مداح شیخ محمد صادق علی مقیم سکندرہ اور ضلع علیگڑہ شاگرد جناب مرزا اسد اللہ خان غالب

دیکھیے چھپکے دیا ہو کی مقابل آئے
دیکھیے تخلیہ مین یا سر محفل آئے

دیکھیے آہ وہ سہلا کہ سنبھل جائے
اوسکو بلوایا تو ہی لطف تب ایدل آئے

ساتھہ تلوار بھی لائے جو وہ قاتل آئی

جب سے عاشق ہوی تب سے عوض دل دلبت
لطف سے اب نہین جینی کی کوئی صورت

کیا کہون ہجر بتا تین جو ہوی ہی حالت
ضعف فی آہ و فغا تکی بہی نہین طاقت

لب پہ نالی بہی جو آئی تو بمشکل آئے

اپنی دیوانگی کا حال کہون آہ مین کیا
زور وحشت ہی تو پھرتا ہون مین صحرا صحرا

بس بے اشتیاقی خاطر و جوش سودا
نر ہی یاد رہ عشق غرض بھول گیا

ساتھہ ہر چند خضر ہے گئی منزل آئی

ابھی افواہ ہی نکتیہ تھین آئی ہی خبر
خط بھی لا تا تھین تا حال کوئی نامہ بر

معتبر مقدم جانا تکی روایت ہو گر
شمع تھرانی لگی یار کی آمد سنکر

رنگ اوڑ جای جو وہ رونق محفل آئی

لو کہ تو تک سخن مین ہے مجھر طور لہیر
ہی بجا کہیے تجھے صاحب تاج اہل سخن

یا در کہہ پر سخن نادر مخزون و حقیر
نہین مداح کوئی حضرت غالب کا نظیر

کسکو دعوے ہے سخن کا جو مقابل آئے

## مجروح لالہ درگا پرشاد کیل شستہ خلف جوہری بخشا ولال متوطن فرخ آباد

کردیا نشانہ بی بکام سے ناکام مجھے
نظر آتی نہیں اب صورت ارام مجھے

بے مُنشی بی خبری ہی سحر و شام مجھے
آگے دکھلائیگے کیا کیا سحر و شام مجھے

گردش جام میں ہے گردش ایام مجھے

عمر بھر رہنے کو ہوں صحن چمن میں طیار
اب اسی سر پر آمادہ ہی میرا دل زار

نخصیں منصور ہی کا زرسے جانا زنہار
آشیاں باندھوں میں گلشن میں کیونکر بہار

پر بلبل کہیں صیاد وجود دین وام مجھے

نہیں آفاق میں ساقی کوئی مجھسا بی کش
خم بادہ کے سر ہر وقت رہا ہے سر دوش

نصیر ممکن ہے بجا نشانہ میں کہوں اب موش
استدر بادہ پیے میں ہوا ہوں مدہوش

اب معشوق نظر آیا لب جام مجھے

متوسخانی میں ہر مثل نخصیں یکتا ہوں
مشہا عروبات پر اپنے میں گرفتار

جو نہ دیکھا ہو کسی نے وہ ابھی کھلا ہوں
اور مسئلہ میں چلا ہے مضمون ہر بار

کر رگ گل کا سا ہے تار کہیں دام مجھے

مثل نادر نظر آتی نہیں ہی مکل فتوح
ضایر دل ہے مرا گنج گہر ہی مفتوح

تنگ کیا کیا قفس جسم میں ہے طایر روح
ملک الموت ہے کیا سمجھا ہی عاشق مجروح

جو نہیں بھیجا ہے ابتک کوئی پیغام مجھے

## مئی نوشتی شیوسہائے خلف منشی دیبی پرشاد متوطن قدیم شاہجہانپور و فتحگڈھ مقیم

جو گلی تھی روضہ رضوانسے اچھی ہوگئی
اوج سدرہ سی زمین کوچہ کی اونچی ہوگئی

عدسی افزون اور بھی حاصل بلندی ہوگئی
عرش سے بالا تمہاری گھر کی ڈیوڑھی ہوگئی

سقف گردون جیسے تہ خالی پی چھپر گئی

حسن وخوبی مین نہین ثانی کوئی جسکی گواہ
یوسف کنعاں کو موتی آپکی کیونکر نہ چاہ
چشم بد دور ایسے زیور زیب دیتے ہین کہ واہ
ہین نگینی نورتن کے غیرت الماس ماہ

موج ماہی آپکی بازو کی مچھلے ہو گئے

اوسکی رفعت کی مقابل ہو سکی کب آسمان
سجدہ گاہ قدسیان ہیشک ہی تیرے آستان
ہی سواد کوچہ رنگین تیرے باغ جنان
گہیری رہتی ہین ترا گھر سبز تختیان جہان

اس چمن کے گرد بھی مہدے کی مٹی ہو گئی

مجکو حیرت ہے کہ باغ خلق مین یہ کیا ہوا
کچھ نظر آتا نہین یا عقل پر پردہ پڑا
گو تہی فہم و دانش کم نگاہی دیکھنا
ہر گل گلشن کو سمجھی عارض رنگین ترا

نرگس بیمار کیا آنکھ اونسی اندہی ہو گئی

بیشل نادر و خیل فن شعر مین مجکو ہی کیا
باغ عالم مین نہین ہے مثل اونکا دوسرا
اسقدر کہتے ہین لیکن تنگ دہی عقل رسا
جس مین ای میمنوش وصف عارض رنگین ترا

وہ غزل گلدستہ گلہای معنی ہو گئی

شہنشاہ بلند اقبال امیر احمد علی ابن مرزا محمد خراسانی کی فیلخانہ آغا میر محلات بلدہ لکھنؤ

کرم فرما شفیق و مہربان ہے
بہت شیرین زبان و خوش بیان ہے
صفت اوسکی ہو یہ ممکن کہان ہے
ہمارا دلربا اک نوجوان ہے

جہان جان ہے اور جان جہان ہے

نہ اندیشہ کوئی ہی اب نہ کھٹکا
زمانہ ہو گیا طی رنج و غم کا
تجھے لازم ہے ایدل شکر کرنا
ستارہ اندنون ہی نیک اپنا

وہ رشک ماہ ہم پر مہربان ہے

نہاں ہاتھ پڑتی ہی عاشق سی کچھ بات ✤ ہوا گھر کو روانہ شوخ بدذات ✤
غضب ہے قہر ہے افسوس ہیہات ہوئی کیا جلد آخر وصل کے رات
سحر ہے حشر کی وقت اذان ہے

جو میرے روز اول سے ہے دلخواہ مرے دلکو ہے جس خورشید سے راہ
ہے جس غیرت یوسف کی ہی جا وہ زمرد رنگ کرسی پر ہے وہ ماہ
فلک پر ماہ کامل عیان ہے

تو پیارا کہاں آوے تو کو ✤ یہ بینائی کہاں حاصل کسیکو ✤
تقاضا ہی یہ کسیکے ہے کو ✤ کہاں وہ یکبینگی مردم اوس پر کو
وہ میرے شیشہ دلمیں خوان ہے

معاب سے ہے ہر گل شاخ مالے ہیں سر بسر مضمون عالے
ہے نکہت ہی کو دامن گل ہوا نزل میری ہی دلیوان ہے
ہر گل حسن مطلع سے عیان ہے

بہار بی خزاں ہوں ہر چمن میں نہ ہوں اس آشیانہ کے
بظاہر تو کہاں ہوں اس گلستان لگے ہیں اس چمن میں
وہیں عنچہ کا میرا آشیان ہے ✤

کروں ظاہر میں کیونکر حال اپنا مجھے تم سے ہے ہوا ہے سو کیا
نہیں وحشت زدہ ہے کوئی ایسا میں ظاہر ہوں بیابان جنوں کا
سر مجنوں پر اپنا آشیان ہے

مثال نادر محزون و مضطر ہمارا قول ہے ہر وقت لب پر
یہی ورد زبان رہتا ہے اکثر رہا ہی شہدی ہے شہد میں جسکر
کہ پر آشوب اب جنت و ستان ہے

# حرف النون

ناسخ شیر بیشۂ سخنوری یکہ تاز میدان نکتہ پروری
بے مثل و یگانۂ انتخاب زمانہ واضع طرز جدیدہ صاحب
اوصاف حمیدہ صاحب عظمت و حشمت و سریر آرائے مسند
جناب شیخ امام بخش صاحب علیہ الرحمۃ ابن
شیخ انجش تاجر صاحب اوطن مستوطن بلدۂ کالا نور

آمی میرے گھر میں ہوئی ہی کدھر جانی
معلوم نہیں ہوتی ہے کیدھر جانی
بیٹھی ہے بہر وصل ماہ کی خوش آمدی کیونکر جانے
دھوپ بھی بہر رشب فرقت کی مدبر جانی

صاعقہ کیطرح سے گرتی ہی مہر پر جانی

سب کہتے ہیں جانتی ہیں جو کہ ہیں گردش نشین
اور نجم فدوب کہتے ہیں سب اہل زمین
پر دل سودا زدہ یہ سچ ہی یا یقین
نقرئی مہ ہالۂ اوس کا ہی کیسو مہین

یہ وہ شب ہے جسنے کر لی ہی سحر جانی

کس کی طلاقت سے کہے سجے کہ بندہ کہا کہی
کون کہتا ہی نقاب رخ کو تو سرکا کہیے
میں نہیں کہتا کہ قصداً میری گھر میں آ کہی
جہاں کر او جانے کی نگری ادھر آ جا کہی

میری ویرانہ میں بھی ہوجا کبھی دم بھر جانی

یون تو کاہیکو کبھی تنہا نہیں جاتا ہے
واقعاً گیہہ مجھے دلبر داغ ہی کہتا ہی جانیدے

اور سبھوں اسکا فلک جو کبھی آتا ہی جانیدے
میری گہر کی راہ کتہ اکر نکل جاتا ہی جانیدے

رہتی ہی فرقت کی شب باہری باہر چاندنی

شام ہی سے ہی ہو خواب اور آتی ہی رات
نیند سے ہون اسکہ مین بیتاب اور آتی ہی رات

بالش سر رنج ہی نایاب اور آتی ہی رات
دشت غربت مین ہون بے اسباب اور آتی ہی رات

جلد اوگردون کہا دی پہر تبر چاندنی

رشک نے کو حور دی خدا اسکو عوج
آدمی کا دل نہ توڑے دی خدا اسکو عوج

منہ تواضع سے نہ موڑے دی خدا اسکو عوج
خاکساری بہی نہ چھوڑے دی خدا اسکو عوج

آسمان پر ہالہ ماہتاب ہے زمین پر چاندنی

اون گردون پر نہ پیدا ہی نہ لاہی زمین
لاکہہ ڈہونڈہا پر نہین گنتا تیا اسکا کہین

ناور دلکش کہتا ہی یہ جان زمین
تیرہ تاریکی ہے فرقت مین ای ناسخ نہین

ہون اگر غمی ہون تو تیرے تئہ رچاندنی

## ایضاً

چہرہ ہے یا کہ پہول ہے اہلا گلاب کا
قابل ہر اک حسین ہے حسن شباب کا

شعر ہے اوسکی نازکی جیسا ہے کا
کافی بس اوسکو نشہ ہی کو شراب کا

ہو یا جسکے ہاتہہ مین ساغر حباب کا

ہے طرفہ حسن ساقی عالی جناب کا
بی نور جسکے آگی ہی نور آفتاب کا

محبوب کیون نہو وہ ہر اک شیخ و شاب کا
البریز اوسکے ہاتہہ مین ساغر شراب کا

بتلا ہی عکس رخ سے کتورا گلاب کا

ہون سینہ چاک عشق مین اوسکی مین شانہ وار
ہو ار چہ کوئی نہین بہاتا ہے زینہار

نوبت یہ میرے پہونچی ہی اب اشک خونفشاں
آتی ہی خشک ہونے مجھی بوند لعل یار

ہی خشک کی زمین تو دریا کلاب کا

خاموش تنہا ہوای الم سے چراغ غزل
بیکار تنہا ازل سے ہمارا ایاغ دل

ہوتا ہی اب تو عرش بریں پر دماغ دل
دیکھی جو اوسکی زلف ہوا محو داغ دل

ہوتا ہی وقت شام غروب آفتاب کا

عشاق پر عتاب وہ رکھتی ہین بیشتر
تر بھی ہی اسطرف نے کبھی کرتی ہی نظر

پرواہ نہ جامی خوف نہ باقی ہی کچھ خطر
اونکی نگاہ گرم جو پڑتی ہے غیر پر

ابلیس کی نشانہ ہے تیر شہاب کا

رکھتے ہین خوب جو کہ بدونیک سی خبر
روز ازل سے پاک ہی جن لوگونکی نظر

ملتا ہوئی ہین خلق جو آفاق مین بشر
کہتے ہین تیرے قامت و عارض کو دیکھکر

بالای سرو پھول کہلاتی ہی گلاب کا

[illegible] باغ ہی بدلی ہی جا بجا
کوئی محل نہین ہے یہ موقع ہی عیش کا

[illegible] ہے خم مین مبتلا
ناسخ شراب بے پسٹ تاریک ہی تو کیا

محتاج آفتاب نہین ماہتاب کا

## ایضاً

کیا پوچھتی ہو اس دل آشفتہ حال کی
دلمین سر بہری ہی تمنا وصال کی

جوش جنون مین ہی یہہ رسائی خیال کی
صحرا مین دیکھتا ہون جو سونخی غزال کی

آتی ہی یاد اک صنم حور وسال کی

ہر ایک بات مہ سی نکلنی مین سحر ہی
زلفون مین ہی سحر مچلنے مین سحر ہے

جادو نگہہ مین آنکہہ بدلنی مین سحر ہے
افسون ہی بولنی مین تو چلنی مین سحر ہے

ہوگی پری یہی کوئی نسل جمال کی

آئے میان مین نہ رہی تیاریان مین
بل کہا میں خم ہو موڑ لی منہ کو ہزاریان مین

آئے کبھی نہ معرکہ روزگار مین
پہرا رہے سہرم کی نہ چلی کارزاریان مین

ملوار دیکھے طرز گر تیرے چال کے

اللہ ری نزاکت و زیبائی کی ہین
جو زیب تن کرے نہ محسوس بیر ہین

آئینہ کر رہا ہی تحیر ہی یہ سخن
حیرت سے صاف تربت پہ ہین تر امل ہین

تو ہی تری کمر پہ ہی تری ہی کی بال کی

عشاق سب بعشق صنم پیشگی کرین
اسباب جمع کرکے ہمہ پیشگی کرین

ہم آپ کی گنج خانہ مین کم پیشگی کرین
معنی یہین کہ بانچ مین جنم پیشگی کرین

فرصت ہین جو شراب جوانی ملال کی

مشتاق ہو کہین پہ مدارا ہی تو کیا کرون
زلفون سی بی جو وہ بیحیائی تو کیا کرون

آنکھون ہی مین سر نہ سمائی تو کیا کرون
موی کمر نظر ہی نہ آئی تو کیا کرون

تعریف ورنہ کی ہی تری بال بال کی

نادر کسیطرح سے نہین اقرار اسلئے
ہی ناگوار گرمی بازار اسلئے

خوبی وضع سے ہی جو انکار اسلئے
مخمل لباس قفس سے ہے عار اسلئے

ناسخ نہ تا بے کہین صعوبت سوال کی

## ایضاً

کچھ کام نہ آیا بت خود کام ہمارا
الفت مین بگڑتا ہے رہا کام ہمارا

اب دیکھیے کیا آگی ہو انجام ہمارا
دل لیتی ہی وہ زلف سیہ فام ہمارا

بجھتا ہے چراغ سر شام ہمارا

مجنون کو تو عشق مین ہے چشم سودا
تیشہ سر شوریدہ مین فرہاد نی مارا

بدنام ہوا عاشق دلدار فقط پر اصلا ہمسا کوئی کم نام زمانہ مین نہ ہوگا
گم ہووے نگین جس پہ کہدے نام ہمارا

فریاد ہی فریاد ہے فریاد ہی بیداد ہی بیداد ہی بیداد ہی بیداد
کیا کہہ کہہ بھی جی بھیجین سو کوشوخ ستم ایجاد اول تو نہ قاصد کو رہی کوئی ستم یاد
پہونچی تو فراموش ہو پیغام ہمارا

جیمکتے ہے ادہر کو نہ تو ہی جنبش ابرو لی شام سے تا صبح کہا ہمسی رہا تو
تنہا محفل عشرت مین جو کہہ آہ نہ خابو می پائی نہ پینے کو تو ہم پی گئی آنسو
اشکون نے بہی ساقی نہ بہرا جام ہمارا

انکیسان ہی بہیں جیاد مین سیتی وفا زی سودا ہی ہمارا نہین اطفال کی بازی
کہانی ہین ہم اسپر قسم شاہ حجازی کعبہ مین بہی وحشت کی رہی وسعت دراز ی
صد چاک ہوا جامہ احرام ہمارا

پیغام زبانی کوئی قاتل سہی یہ کہدی گذری غم و کلفت سے نہین جانبسی گذری
ہم زیست سے والد رہی مرگ مین اچہے طفلی مین تہی اک دایہ مین اب چار کہدے
آغاز سی کیا خوب ہے انجام ہمارا

نامور ہونہ کسطرح بہلا چاک گریبان جی یاد مین کیسو کے ہے حیران پریشان
دل آمد خط مین ہے بہت مضطر و نالان ناسخ کہین جلد آگی کہی قاصد جانان
خط لیجیے دلوائے انعام ہمارا ✣

## نواب ہوا اللہ خان مدبر ابونی خلف مولوی لیل اللہ صاحب دیوان

پہلے سے آہ جسم مین رازخمو نے گو فگار تہا دن ہی سے گو کہ ہجر مین دل کمین سے سر غبار تہا
کیا کہون اوسکی دوری مین آہ جو اقتشار تہا تیر تیہ یار کا سینہ مین شب گذار تہا

لمحہ زخم ہر خدنگ دیدہ انتظار تھا

آتی ہی تہین یہ سامنی دلکی خوشی کی صیقلیں
رہتی تہین سامنی مدام رنج والم کی مورچیں
رفع ملال کی لئی تھین جو بھی فصد درمین
اشکونکی سامنے نکلیان مدتونکی کدورتین

گریہ نے دھو دیا تمام دلمین جو کچھ غبار تھا

گوکہ ہوا ہو لطف سے سامنے وہ ناز
گوکہ ہو بارگاہ مین بجو زیادہ امتیاز
مہر و وفا سی اوسکی نگو گوکہ ہوا ہو سرفراز
کیجو نہ امی رقیب تو اوسکی مصاحبت پہ ناز

کچھہ دنون بزم یار مین ہمکو بھی اعتبار تھا

کسنے کیا ہی یاد آج عزت داغدار بحر
کسنے برہائی ای صبا وقت سحر ہمارا بحر
کون ہوا یہ آن کر سیج تو تباہ و جا بجا
کہولے تھی چین سے گئے گرہ کنار بحر

موج سرشک این مرحباب تا ذقن بار تھا

صورت نامہ ہر خین رشتہ انبساط سے
بہ کر ادای دلربا یا عیش نہی نشاط سے
یار رہا ہر ایک شخص لطف سے ارتباط سے
یا رہی ایک نہی ہی نوا انجمن انبشاط سے

سب سے نوا سر نخلبن سے بہ بیشتر انتشار تھا

## نوازش نواز تن حسین خان عرف مرزا خانی شاگرد میر سوز غلف حسین علی خان صاحب دیوان شدہ لکھنو

نہ تو دریا مین نگاہی لب ساحل ٹھہرا
یہ تو آسانی سی مہرانہ بمشکل ٹھہرا
تیرے ٹھہرانے سے گاہی نہ دل مہرا
اشک کو رلف تو دکہلا کی نہ قائل ٹھہرا

بحر کب ہوے گرفتار سلاسل ٹھہرا

گرد باد غم و اندوہ سے محفوظ ہوے
گرمی فصل سے آرام ملا گون سے بچے
امن مین صرصر آفات سے صدمہ نہ سہے
او میان آج تو ہم جاتی ہین تہمد پہنے

جانکا کوچ دم سرد کی شامل ٹھہرا

آپ سے آپ ہم ہوی تو ہو مانگی کون
آپ سے بوسہ جو دیتی ہو تو دو مانگی کون

اجی خاموش رہو میہو چلو مانگی کون
تمہی انصاف سی تبلاؤ کہو مانگی کون

کیا مین عاشق نہوا آپکا سایل ٹھہرا

مجسے تہا مرتبہ دیکانہ کسیطرح فزون
طفل مکتب تہا ابہی بات ہے کل کی مجنون

قیس سو دازدہ تہا مجسے نہ بڑہ کر مخرون
اوسکو ہرگز نہ مری طرحسی تہا جوش جنون

آج دیکہو تو فن عشق مین کامل ٹھہرا

مثل نادر کوئی کب ظالم و ستم سہتا ہی
عشق مین ایک خلل سا تہہ بیکا رہتا ہی

اشک کا سینہ کسی چیم سے کب بہتا ہی
جسکو ہی فہم و خرد صاف وہ یہ کہتا ہے

اشک جل تکلے لوازش جو کبہی ل ٹہرا

## نصیر شاہ نصیر الدین دہلوی عرف میان کلو سجادہ نشین شاہ صدرالدین شاہ غریب

جس بات کا ڈر ہی وہ بدل جاے تو اچہا
اچہی کوئی تدبیر چو چلجای تو اچہا

جو بیچ پڑا ہے وہ نکلجای تو اچہا
اوس کاکل پرخم کا خلل جای تو اچہا

دل سر سے بلا ٹیر چو ٹلجای تو اچہا

ہوئی نہ عدالت کے طرف ایک بہی راہی
مشہور نہوے خبر مہمل و واہی

قاضی کی نہ آگی کوئی دمی آکی گواہی
اثبات نہو دعوی خون اوسپہ الہی

صورت مری قاتل کی بدل جاے تو اچہا

اوس سے نہین آفاق مین کر کوئی دشمن
لاریب ہے غارت گر جان صورت رہزن

کہ طرحی میں اوسکو کہوں سنبل گلشن | دونے کو مرا دل ہے تیرے زلف کی ماگن

طالب خط اوسکو جو گل جامی اچھا

جو رات کہ باقی ہی ہو جاویگی ہی شمع | ایذا کی تجھی دینی سی کیا فایدہ ہی شمع
کیون بڑہ کی بہت بولتی ہی صورت شمع | لی سر یہ وبال اپنے تینگو کا نہای شمع

تو اور بہی جوبن سے جو جامی تو اچھا

صفحہ کی گرہ اوسکی ہی مانند سیہ مار | لہراتی ہی ناگن سی بہی بڑہ بڑہ کی ہر بار
چہپا ہی جبین اوسکے طرح سر کار | زلفون کی تصرف سے ہیں یہ جہرہ یار

کفار کا کعبے سے چلن جامی اچھا

کہتا ہی بصد ناز کہ جاتی ہی کبہی مر | لیجاتا ہی مر جان حزین آہ سحر
ہی التجا ہی آرزوی عاشق مضطر | خون ہوکی رولا ہی دل ہر ناله تاثیر

ہاتھون کا تمہارے چلن جامی اچھا

کہتے ہین جو بہو رہنا تمہارے کبہی ہرگز | بہر ہو رہین اسکے ہین ہم جان سے حاضر
پر صورت نادر جو تمہاری ہی یہ ہر تو | کہتے ہین کہ تصویر ہی ہم آپ کو رو کو

یہ تیر نشانی پہ جو چلتا ہی تو بہتر

نصیر ارجن سنگہ محافظ دفتر فوجداری ایجنسی

داروغہ توپخانہ مہاراجہ سندھیا شاگرد شیخ محمد عسکری اخگر

گریان جو مجہی پاتی ہین برسا کی راتین | آفات سے لاتی ہین برسا کی راتین
کیا کیا نہ غضب ڈہاتی ہین برسا کی راتین | اداؤن کی دلاجاتی ہین برسا کی راتین

اے دل ترا ہی جب آتی ہین برسا کی راتین

طوفان میں ہی کشتی تن کی جو تباہی
رکھی مجھی آفات سے محفوظ خدا نے

یہ روشنی کا قرق چراغونکی منا ہے
یہ کالی گھٹارات اندھیری یہ سیاہی

کیا ہجر میں تڑپا تی ہین ساتکی راتین

کیا عرض کرون حال جو ہی ہجر مین میرا
بجلی سے زیادہ دل بسمل ہے تڑپتا

اب جان ہی دی دون ہے منظور ہو کیا
ساون تو گیا آئی بہادون مین خدارا

ایجان چلی جاتی ہین برساتکی راتین

نی لطف نہ صحبت کے نہ ہی جمع احباب
تنہائی مین بہاتی ہی نخصین آہ و فغان آب

لطف سے ظاہر کرون حال دل بیتاب
نی پاس ہے وہ برق تجلے نہ می ناب

اب خوش بھی نخصین آتی ہین برساتکی راتین

بیفائدہ سینہ مین خلش کے ہین کیون خار
رہتی ہو غم ہجر سے کیون سوز و آزار

نادر سے سوا رہتے ہو کیون مضطرب زار
ملتا ہی نصیر حکر افگار و روہ دلدار

کیا راس تمہین آتی ہین برساتکی راتین

## ناظم نواب یوسف علیخان بہادر ابن نواب محمد سعید خان بہادر والی ریاست رامپور

گو کہ ہون فلک حسن کے تاری گیسو
گو کہ ہون دلکشی و حسن مین یکتا گیسو

لاف یکتائی کی ہر چند کہ ماری گیسو
یہ دماغ اوسکو کہان ہی کہ سنواری گیسو

انہی ہی پیچ و شکن کی ہین سہاری گیسو

سوئی زینت جو کبھی طبع معلے نے
اور منظور ہوئی جبکہ کسیے زیبائی

تخلیہ جبکہ ملا اور ہوئے تنہائے
شانہ و آئینہ مشاطہ اوٹھا کر لائے

پر نہائے نہ گئے خوف کی ماری گیسو

دیکھکر ہونکوئی مائل بکفر تجھسین
موت عاشق کی نہو جای گلوگیر کہین
نظر آنے نہ لگے پانو مین زنجیر کہین
تجکو ہو جای نہ الجھن بت بی پیر کہین

سر دامن تلک آ پہونچی ہین پیارے گیسو

جسکو منظور ہی ہو خار بدامان رکہنا
جسکو منظور ہی ہو چاک گریبان رکہنا
جسکو منظور ہی ہو خیر سامان رکہنا
جسکو منظور ہو عالم کا پریشان رکہنا

اوسکو کیا کام پڑا ہی کہ سنوارے گیسو

قتل کا قصد ہو نکیون جان عدم کی عازم
اولسی جرہ کر تجھسین آفاق مین کوئی ظالم
غیر ممکن ہے کہ عشاق کی ہو یا نا ظلم
دام ہو قتع بیچہا رکہی ہین گو یا ناظم

پیچہم در پیچ تجھسین ہین اتارے گیسو

ناظم بابو درگا پرشاد صاحب بابو آنریبل لعل
مدار المہام سرکار نواب جعفری بیگم صاحبہ مسیہ
شمس آباد دختر نیک اختر نواب عثمان الدولہ سید
فضل علیخان بہادر وزیر و نائب السلطنت مرزا
نصیر الدین حیدر شاہ بادشاہ ملک اودہ

ہو گوئی ہو تو کٹتی ہی ہنر سے
بچائی جاتی ہی بجلے بشر سے

یہ سب ممکن ہے مج خستہ جگر سے
اگر شمشیر ہو روکون سپر سے

بچاون دلکو کیا تیر نظر سے

دعاون مین نہین تاثیر اصلا
دواکون سے نہین ہوتا ہی اچھا
کوی تدبیر ہوتی ہی بے جا
اگر وہ صندلی اوڑھے ہے دوپٹا

تو محکو ہوا فاقہ در دسر سے

نہین کہنا کسیکا آہ باور
ہوا ادراک مین شک دلکو گمشہ
تحیر مین رہا ہون کو مل کر
نہین محرم ہون مین محرم کے اندر

جگمگے کیا ہین دو تمس و قمر سے

ہمیشہ عاشقی شیوہ ہے جن کا
ہمیشہ رکھتی ہین اوسکا جو چرچا
ہمیشہ دل ہی جبکا اوس سے اوجھا
جو اوسکی کاکل ور خی ہین شیدا

وہ نہین کیکا کام ہے شام و سحر سے

خدا اسکا ہے دانا اور عالم
تو شغل شاعری رکھتا ہے دایم
کسی جانب کو کیون ہوتا ہی عازم
تبھی تو فیض نادر سے ہے ناظم

نہ غفلت چاہیے کسب ہنر سے

## ناظم شیخ غلام یسین خلف شیخ غلام قادر ساکن تالگرام تحصیلے چہبرامئو ضلع فرخ آباد

ہوای موسم اردی کب اعتبار مین ہے
وہ سیر دشت مین دیکھی نہ کوہسار مین ہے
فضای گلشن فردوس کس شمار مین ہے
نہ وہ چمن مین عیان ہے نہ مرغزار مین ہے

بہار تازہ جو گلزار کوی یار مین ہے

ہمیشہ جان حزین غم مین نہی کھوتا ہون
ہمیشہ آنسو ونسی منہ کو آہ دھوتا ہون
ہمیشہ تیغ الم گشت دل مین بوتا ہون
کسی کی برق نگہہ دیکھہ کر مین تاپتا ہون

صفت سحاب کے اس تن ستم آسکبار مین ہے

ہمیشہ رنج سی فرقت کے مین رہا بیدل
خواص حسہ ہوی اوسکے عشق مین زائل
یہ سب تو تہا ہی ہوا اور یہ غضب نازل
نگاہ ناز نے اکدم مین کر دیا بسمل

اثر کہان یہ دم تیغ ابدار مین ہے

پڑی ہی جان مری درد و رنج و کلفت مین
خواص بہے بخیں باقی ہین آفرینش مین
مین جل رہا ہون تپ ہجر کی حرارت سے
بنا ہون سرو چراغان گلو کی الفت مین

عجب جہار مرے جسم داغدار مین ہے

ہزار کوئی محبت سے اوسکو سمجہاتا
ہزار غصہ و رنج و غم و الم کہاتا
ہزار صورت نادر وہ بیچ مین آتا
تو نکی کو چہ مین ناظم نہ پہونچکر جاتا

وہ کیا کرے نہین دل اسکے اختیار مین ہے

## ناظم پنڈت کاشی پرشاد اہل حرفہ تحصیلدار و منتظم سایر راج بہرتپور خلف پنڈت بدرے تاہر متوطن لکہنو

طوفان اوٹہاتی ہین مری دیدۂ تر اور
کرتا ہون دعائین تو وہ کہاتی ہین بر اور
ہی جان لبون پر کہون کیا اپنی خبر اور
نیرنگ زمانی کی ہین شام و سحر اور

شب داغ جگر اور سحر سوز جگر اور

کیون شمع شبستان ہو مجلس مین پشیمان
دریا ہین مری آنسوؤن کی سیل سے حیران
قربان گہر نیکی ہی جانسوزی ہجران
دکہلائی ہر اک اشک نے سو طرح کی طوفان

باقی تجھے حسرت ہے کچھ ای دیدۂ تر اور

سوگند یہ کھاتا ہون کہ گستاخ نہ ہونگا
زلفونکی بلائین ہی ہین ہاتھ لسنے کو نگا
والکسیطرحکی تکلیف ندون گا
خدمت مین فقط حالت دل عرض کرونگا

حاضر مین رہون آپ سمجھین کچھ اگر اور

پانو نکی تلی آنکھین ملک اپنی بچھائین
پریان ہی پرستانکی صدقے تری جائین
انسان تو کیا ہین کہ جو نظر بھر نہ ہمائین
فردوس سے حوریں ترے نظارے کو آئین

آنکھون سے تری سیکھہ لین جادو کی نہر اور

نادر ہی سوا غم مین تے گھبرائینگی ناظم
پھر فکر کوئی دل مین نہ ہم لائینگی ناظم
یہ شعر پڑھینگے تجھے سمجھائینگے ناظم
ایام مصیبت کی گذر جائینگے ناظم

صدقے تری کچھ فکر مری جان نکر اور

## نظام میان نظام ساکن رام پور شاگرد نواب ناظم بہادر

کرن آگہہ ہوتا کہ خون آرزو ہو جائیگا
عشقکو کب سمجھتی ہی طوق گلو ہو جائیگا
ب نہیں تھی جان کا آخر عدو ہو جائیگا
یہی الفت ہے، تو یہ ای تند خو ہو جائیگا

تجسا مین ہو جاؤنگا اور تُو ہو جائیگا

خوف رہتا ہی تو اوس سے گفتگو کرتی ہم
بند لب ہین ورنہ سی کچھہ مانگ نہین کرتے ہم
بولنا ہی ترک نہی کر دیا ہے یکقلم
کیا شکایت کیجئی یاد آئینگی ہوتی ستم

اور کیا ہوگا خفا وہ تند خو ہو جائیگا

دستبستہ عرض کرتا ہون سنو اید و ستو
یہ نہین کہتا سفارش یار سی میرے کرو
رحم حال زار پر بہر خدا اتنا تو ہو
ہو اد نہین انکار منی کا وہان لی تو چلو

فیصلہ میرا اور انکا روبرو ہو جائیگا

جی مین آتا ہی کہ قاتل ہا تہہ اگر آ ی تو کہا کرو ہمیز
زہر قاتل ہا تہہ اگر آ ی تو کہا کرو ہمیز
سب جینے سے بہتر ہے نرفت ہین اگر تیری
تم کایت ستی سے باز آئین لیکن کیا کرین
صبر تو کرین ہی پر تو ظالم تو ہو جائیگا

شل نادر صبر کی تب تہہ سی ہو ئی ہم
آخر کار اوسکی الفت مین ہو جلیا جرم
دین دو نیا کا نہ بن آیا کوئی ایوای کام
دو ہی سب باتین ہوئین کیون ہم نکتہ ہی خدی
ملکے دین عیار سی بدنام تو ہو جائیگا

## نمونہ منشی مولراج صاحب دیوان وقصاید خلف کشو رسہائے کرن الہ آباد

ہی ابتدا سے سو ہی مسلک صواب قلم
ازل کے دلسی ہی خوبی مین انتخاب قلم
مدام خلق مین محبوب ہی کا نیاب قلم
زجام معنی من گرکشد شراب قلم
کند زرشک دل دشمنان کباب قلم

حصول مخلوق ہی زور و قوت سخنے
عیان دی ہی عجبی تمان و فرصت معنی
ہمیشہ طبع مین میرے ہی جدت معنی
ازین مناسبت الفاظ و شوکت معنی
شکستہ ام بنکیف دشمن سرب قلم

اگر وہ ترک کری سامنہ غیر و نکی یاری
اگر رفیقون کے وہ دوستی ہی ہو عاری
اگر ہماری ہو منظور اوسی مدد گاری
اگر بدلہین طبع کند ہوا دارے
تمام عمر فشاند در خوش آب قلم

اسی لئی کہی خلق اوسکو اہل وفاق
اسی لئی کہ زمانہ مین لوگ ہون مشتاق
اسی لئی کہ وہ ہو جای شہرہ آفاق
بشوق آئنہ شود تر زبان ازان اخلاق
ہزار بار زبان شستہ از گلاب قلم

مری سب سے مکمل جو نظم کا ہی فرز — مقابلہ مین کب آ سکے ہین مرے دشمن
مثال ناور دلکش ہے کمال سخن — نیا فتہ ناظم ملک سخنوری جہان کہن

عجب نہ داد بہ نظمی سر انتظام سلم

## نظم زبردست خانصاحب لہ رہبوخان عیسوی الملت انسپکٹر پولیس متوطن حال آرہ

نظم بنگلور رہا تو کوئی محزن رہا — تا صبح خندہ زیر گل آسا دہن رہا
یہ ہوا سبوا خوشی ہی ہین مثل چمن رہا — لیٹا وصال مین بت سیمین بدن رہا

سونیکا لطف رات دل خستہ تن رہا

کو سون ہی دور ہمسی رہی کلفت والم — شادی زیادہ دلکو رہی درنج کم
اسباب عیش جتنی کہ تہی سب جمع بہم — یہ ہولی نہ پیر ہن مین سمانی تہی رات ہم

پہلو مین صبح تک جو وہ رشک چمن رہا

فرسودہ ہم ہین گردش لیل و نہار کی — خو یافتہ ہین رنج و غم بی شمار کی
بندہ ازلسی ہین جو محبت کی یار کی — ہی جان اسیر عشق لب ترمین یار کی

دل مبتلای الفت جاہ ذقن رہا

بی رحم ہین حسین ہین جتنے خدا گواہ — تا حد اختیار کیا خستہ و تباہ
رنج و غم والم سے نہ اوسکے ملے پناہ — شیرین کو اوسکی حال پر آیا نہ رحم آہ

برباد اپنی جان ہی گو کوہکن رہا ✣

ناور کیطرح طبع رہی بیشتر رسا — ہی شکر رایگان نہ مرا مشغلہ ہوا
تہی ابتدا کچھہ اور ہوئی اور انتہا — مداح مین رہا جو خطاب مسیح کا

مقبول نظم اپنا جہان مین سخن رہا

# نساخ مولوی عبد الغفور خان بہادر ڈپٹی کلکٹر و مجسٹریٹ محکمہ بانکا ضلع بھاگلپور خلف منشی قاضی فقیر محمد متوطن اجیاپور ضلع فریدپور مقیم کلکتہ

داغ دیتی ہین جلاتی ہین مجھے
آہ آہ آنسو رولاتی ہین مجھے
پاس کب اپنی بلاتی ہین مجھے
یون محبت وہ جتاتے ہین مجھے
یہ ستم دشمن جہاتی ہین مجھے

مخفی جو امر ہے جاتا ہے کہلا
مین یہہ کہتا ہون نہین ہے اچھا
ڈر ہے غیرون کو نہ ہو ے افشا
کرتے ہین یون اندرون کو رسوا
منہ جو چلمن سے دکہاتی ہین مجھے

تھی کسیطرح نہ امید ضرر
اولٹی تاثیر کی تجھے کسکو خبر
اور سب باتون سی ہی قطع نظر
یہ ہوا نقش محبت کا اثر
مثل تعویز جلاتے ہین مجھے

گو کہ دون نام پر اونکی مین جان
سمجھین اچھا مجھے کب ہی امکان
میری جانب سے اونہین ہے بدگمان
جب مین کہتا ہون کہ تیرے قربان
اپنی ایڑی وہ دکہاتی ہین مجھے

مثل نادر نہین جچی ہین جو دن
صبح سی دلمین الم ہی ساکن
زیست کا طور نہین ہے ممکن
آج نساخ بقول مومن
طور سیدہب نظر آتی ہین مجھے

# نسیم خوشنویس یکتا شاعر غزا اصغر علیخان دہلوی

## خلف نواب آقا علیخان بہادر صاحب دیوان

## شاگرد رشید حکیم مومن خان دہلوی

راضی ہوں دل ہی سے کہ تہی سیر چمن میں روح
خوش ہوں تہی نخ بیٹھنی سے کسی نخ سخن میں روح

ملک عدم سے آئی تہی ہی کو تن میں روح
تن ضعف سے کہان کہ جو ٹھہرے بدن میں روح

لپٹی ہوئی ہی جسم سے مجھ کو کفن میں روح

تنہا دل تو بہلی ہی سے غم عشق میں نگار
تنہا مہ کی طرح سی جگر خستہ داغدار

احباب دیکھیں آنکی اب جسم کی بہار
سینہ بجوم داغ سی کرتا ہوں لالہ زار

رہتی ہی یاد دلبر گل پیرہن میں روح

کس طرح سے نہ آہ رہوں غم میں بیقرار
کیونکر نہو ہی لیست مجھے اپنے ناگوار

فکر رہائی خاک کروں میں جگر فگار
ایسے ہیں حلقہ ہای رگ جسم استوار

گویا پڑی ہی بندش تار رسن میں روح

رشتہ کو دوستی کی تو توڑ دیجیو
تو ٹوٹے جو اتفاق سے تو جوڑ دیجیو

منہ میرے سمت سے نہ کہیں موڑ دیجیو
ای ضعف کچھ غبار بدن چھوڑ دیجیو

احباب سے لپٹ نہ سکے گی کفن میں روح

نادر کی طرح گو کہ ہیں غربت میں ہم مقیم
لیکن دماغ میں ہی بسی زلف کی شمیم

آگاہ حال زار سی ہی خالق کریم
ہر وقت ہے اذیت بیحد ہمیں نسیم

ہی جبیں ہے خیال بت سیم تن میں روح

# نسیم بُدت دیا شنکر اہل خطہ ولد گنگا پرشاد
# ساکن لکھنؤ صاحب مثنوی گلزار نسیم شاگرد خواجہ حیدر علی آتش

پہلے کبھی انسان ضرورت میں اگر تھا ۔۔۔ تو یار کو حق میں وہی وقت سحر ہاتھ
ہر ایک سے آگے تو وہ ہاتھا نہ مگر ہاتھ ۔۔۔ اب ہے جو پھیلائی ہے شبہ پیش بشر ہاتھ
یارب نہ کبھی ہاتھ کا ہو دست نگر ہاتھ

آنکھوں سے ذرا پردۂ غفلت کو اوٹھاؤ ۔۔۔ اس مرمیں انصاف کرو غور سے دیکھو
معنی نہیں پیدا ہی یہ ظاہر ہی عبث ہے ۔۔۔ کیا دردِ دنیا ہاتھ لگا سیم برو نکو
دل ہاتھ سے لیجا ہی چوری وہ ہر ہاتھ

ہوتی نہیں بیدار کبھی بیدار دلی کی ۔۔۔ کم زور نہیں ہے کبھی قرار دلی کی پلکیں
طاقت میں ہیں ان میں بہت بیدار دلی کی ۔۔۔ پنجہ کریں خورشید سے بیدار دلی کی پلکیں
وقت کے شب آ جاہی جو دامان سحر ہاتھ

وہ خوب سمجھتے ہیں جو دنیا میں ہیں غافل ۔۔۔ آگاہ وہی ہیں کہ جنہیں عقل ہے کامل
اشعر کے معنی ہیں بہت غور کی قابل ۔۔۔ خورشید کی پنجہ سے اشارہ ہی کہ غافل
اللہ کی جانب کو اوٹھا وقت سحر ہاتھ

اک عمر سے کرتا ہوں غم ہجر میں فریاد ۔۔۔ دنیا میں ملی صورت نادر نہ کبھی داد
خاطر نہ تعلق سے ہوئے آپکے آزاد ۔۔۔ ہی جی میں کہوں دلسی نسیم اپنی میں روداد
وہ شوخ چہل ہو جو کہیں لاگ ادھر ہاتھ

نطق شیخ مقصود احمد ابن مولوی

## ولایت احمد متوطن قصبہ کاکوری مضاف دوہ

نہاں ظلم سے طرز وفا نکلتی ہے
جو دل مین ہو کدورت صفا نکلتی ہے
جو بات تیغ کی وہ درست و جا نکلتی ہے
ترے ستم سے کچھ ایسی ادا نکلتی ہے
کہ خود بخود مرے دل سے دعا نکلتی ہے

تمام روان ہے خرام لالہ رخان
نہین ہے اور جگہ اب مقام لالہ رخان
ہر ایک سمت کو ہے اہتمام لالہ رخان
تری گلی مین ہے یہ ازدحام لالہ رخان
کہ گرد کارواں سے صبا نکلتی ہے

کہ جسکے سخت کو تیہر کی آب پہنچتی ہے
مزا نہ پانی مین ہے نی غذا خوش آتی ہے
زمین و آسمان سب کو بات بنتی ہے
ہلال زلف مین جانا کی جان جاتی ہے
کہ کام کا شکر ہے گہر سے بالا نکلتے ہے

فلک نے ساتھ مین کیا دیکھ دکھایا ہے
کسی سے دوستی دشمن نہین ہمکو بھایا ہے
ہر ایک ہین تو وہین ہمیان آتا ہے
وہ اپنے گھر سے پی قتل عام جاتا ہی
کہ تیرے بھیس مین قاتل قضا نکلتی ہے

اگرچہ صورت شادی رہین غم کی ہم پالے
اگرچہ ہجر مین ہین جینے کے ہمین لالے
مگر نہ ہوش ہین گم اور رہین نہ متوالے
وہ لوگ اور رہین ای نطق بد دعا والے
ہمارے منہ سے تو سکبو وہا نکلتی ہے

## ناطق مرزا احمد خلف مرزا محمد متوطن فرخ آباد

لطف نظارہ مجھی تنہا پہلی حاصل دور کا
تنہا نہ یہ نقشہ حرارت سی دل مہجور کا
وصل جب سے ہو گیا ہی دشمن بت مغرور کا
کیا کہون سوزش کا عالم اس تن مہجور کا

آفتاب حشر ہے پیہا ہماری ناسور کا

خوبیون مین حور جنت سبھی سے افضل ہی گمان
تابانی انیا حسن مین رکھتا نہین وہ جان جان
حسن مین قدرت خدا کی ہے نامہربان
وہ بقا لوے تو حور شدید قیامت ہے یہان

ہم اگر نعرہ کرین دم بند ہوے صور کا

سنور فرقت سی جلا کرتا ہی سرتا یا بدن
گھیرے رہتے ہین نہین یارش غم و رنج و محن
کم کوئی بخت نجسا ہی تہ چرخ کہن
کیا مرے آغوش مین آئے وہ شمع سیم تن

ساتھہ سونا اوسکے ہے دشوار بقدر کا

مفلسی مین رنج و غم دلسے رہا کرتی ہی دور
آدمی کی سامنی ہرگز نہین آتی فتور
شیشہ دل سنگ ایذا سی نہین ہوتا ہی چور
جمع ہونا زر کا لاتا ہے خرابی البضرور

توڑتے ہین شہد کی ہاتھ سے گھر زنبور کا

کیا کہون اوس غیرت حور امین کیا یا وصف
جسقدر کیجی تصور اوس سے ہوتی ہی وصف
بیشتر در ذہن نادر شد ہی وصف
لیسکہ اوسکے چہرہ پر نور کا لکھنا ہی وصف

میرا ہر اک شعر ہے طرق شرار طور کا

## ناطق لالہ جگناتھہ پرشاد خلف لالہ لال جی
## متوطن عطامی پور تحصیل قایم گنج ضلع فرخ آباد

جان تا حصر بیداد سے برباد نہو
تا کہ رگ رگ مین فرو نشتر فصاد نہو
تا کہ لب پر غم واندوہ سے فریاد نہو
جب تلک خانہ دل درد سے آباد نہو

عمر بھر خاطر عشاق کہے شاد نہو

وصل معشوق سی ہر گاہ کہ ہی خواب و خیال
تو ہی دور ایسی عبث جانکو اندوہ ملال

تو پہنچی راست اگر ہی تو سچ ہی ہی حال
ہی تسلی دل خام کو مضمون وصال

دل جو صابر ہو تو پھر ہجر کی فریاد نہو

ظلم کا سلسلہ ہے طول امل ہی ہی دراز
کچھہ ہی انجام ہی سکا نہ تو پیدا آغاز

جب کیا غور تو آخر کو نکلا پردہ راز
تو ہی بدنام فقط ای فلک سفلہ نواز

باقی جور کہین وہ ستم ایجاد نہو

لاکہہ بیداد اگر ہوی نہو شکوہ گذار
نہ گلا کروہ کری ہجر اگر ظلم ہزار

نہونا ہوش وہ اگر کہیچ کی آہی تلوار
ہو نہ بیزار اگر یار سے ہیو بخیے آزار

آزمایش ہے وفا کی تری بیداد نہو

طبع بیہودہ سرا کی نہوی شایق
یا وہ گوئی نہین انسانکو ہرگز لایق

مثل فادر رہی کم گوئی مین ہر اک فایق
بحث رہتی ہو جسے ہر کہہ و مہ سے ناطق

خام ہی خام ہی وہ صاحب ارشاد نہو

## نیاز شاہ نیاز احمد خلف حاجی رحمت اللہ متوطن بریلی

رخ خورجنت نہ بہایا مجہے ✤
نہ حسن پر بہی غش آیا مجہے

ہر اک لطف دنیا بہلایا مجہے
منہ اپنا جو تونے دکہایا مجہے

وہین پھر جو دیکہا نہ پایا مجہے ✤

بڑہا میری آنکہون مین تو اسقدر
رہا میرے آنکہون مین تو اسقدر

کہپا میرے آنکہون مین تو اسقدر
کہپا میرے آنکہون مین تو اسقدر

کہ تجہ بن نظر کچہہ نہ آیا مجہے ✤

رہی دل مین کیونکر نہ ارمان عشق
رہا ہاتھ سے کب ہو دامان عشق

کروون جانکاہ اپنے قربان عشق
کہان تک کہون لطف و احسان عشق

کہ جیون جیون گھٹا مین بڑہایا مجھے

ہے بے انتہا محبوب حسن عروج
زیادہ ملا محبوب حسن عروج

ہمیشہ رہا محبوب حسن عروج
یہان تک دیا محبوب حسن عروج

کہ بندہ سے مولا بنایا مجھے

اوٹھائی بہت مثل نادر تعب
سہے اوسکی الفت مین آفات سب

ہلای شکایت مین ہرگز نہ لب
نیاز اب ہے دعا و طلب

کہ رکھہ اپنا بندہ خدایا مجھے

## غزل لالہ راجا رام بن لالہ جگناتھ ساکن پانیت نگر قانونگوی ملا نوا ضلع نہروی ملک اودہ

کرکیا بندہ مین جو وہ صیاد مجھے
نہ خبر لی نکیا قید سے آزاد مجھے

کیا ہے کرتا کہے گلزار مین آباد مجھے
بہول کر بہی نہین کرتا کبہی یاد مجھے

کر دیا اوسکی فراموشی نی برباد مجھے

اصل مین جلوہ انوار خدا ہی ایدل
جو کہون اوسکی صفت مین بجا ہی ایدل

مین در یافت یہ ہوتا ہے کہ کیا ہی ایدل
جادو ہی سحر ہی افسون ہی بلا ہے ایدل

چشم مست سیہ شوخ پریزاد مجھے

بعد نظارہ جو کہینچے کہ دل پر گذرا
ہون تحریر مین مین تحریر کروں اوسکو کیا

سامنا اوسنے نہ تہا تاب تحمل نہ رہا
آنکہین جب چار ہوئین خون رگ جان مین سکا

اوسکی مژگان ہوے ہی نشتر فصاد مجھے

نہوا مین غم دو رسی کسیدن خورسند — ہوی ایذا والم عالم فرقت مین دو چند
اب نہ ہو بچا دل نازک کو کوئی سخت گزند — ہو سم گل ہے مگر کنجر قفس کا پابند

چار دن بہی تو ہو الہانی وی صیاد مجھے

مثل نا ور غم دو رسی بجا یئن معشوق — نظر لطف کرین رخم پر آیئن معشوق
خاک ذلت سی مجہی کی اوٹہایئن معشوق — ای نیاز آنکہو تسلی نی دیگر آیئن معشوق

نظر آتی ہی بری عشقکی بنیاد مجھے

# ناقد مرزا علی خلف مرزا مہر علی بیگ جفار متوطن مفتی گنج منحلات لکہنو شاگرد مولوی شہید

دست وحشت بایل چاک گریبان ہو تو ہو — ٹکری پیرہن بہی غم مین تا بدامان ہو تو ہو
جان الم مین آشنای یاس و حرمان ہو تو ہو — دل ہی جب ہم دی چلی پہر سر کا حیران ہو تو ہو

دوستی مین کروہ قاتل دشمن جان ہو تو ہو

سر فدا کرتے ہین ہو کیا تمہین ہر گز قصور — جان ہی الفت مین دیدی تو نہین ہمسی دور
جوش مین ہے ساغر دل مین محبت کا سرور — آج ساقی جائینگی گہر تیرے در انہ ضرور

غیر بدظن ہو زمانہ دشمن جان ہو تو ہو

شرح اپنی اشک ریزی کی کرین کیونکر بہلا — ہو نہین سکتا قلمبند آہ او سکا ماجرا
ابر بارندہ کجا چشم گہر افشان کجا — ضبط گریہ کیا کرین دل ہی تہا بو میرا

بحر ہستی مین بپا اشکونکا طوفان ہو تو ہو

تم حسینو نہین زمانہ کی ہو بیشک انتخاب — غیر ممکن ہے تمہارا خوب رو ہے مین جواب

عاشقون سی مقدر کیا چاہی شرم و حجاب — روی انور سے اوٹھا دو دست آرائش نقاب

آئینہ کیا روح اسکندر بھی حیران ہو آوے

ہین ہمارے نظم مین ظاہر ہر اک کی اہتمام — کرتی ہین تعریف اکثر نامور عالی مقام
کہتے ہین اس شعر کو سن سن کے سارے خاص و عام — سبکو ای نافذ پسند آمی وہ ہے لطف کلام

ورنہ اپنی فکر پر یون گوئی نازان ہو تو ہو

## ندیم سید پیارے صاحب باشندہ شہر لکھنؤ

سیرت و خو مین نظر آتا ہی ہر ہن بشر کیصورت — نظر آتی ہی قیامت سی ضرر کیصورت
یارب اس آدمی مین ہو کیہہ تاثر کیصورت — جلد دیکھین گے کہین اور سی شمر کیصورت

کہ دگرگون نظر آتی ہی جگر کیصورت

چرخ پر خاک کی پستی سی اوٹھایا سبکو — جو تصور مین نہ تہا اوج دکھایا سبکو
اثر قدرت کامل سے بلایا سبکو — چار عنصر مین وہی جنبش بنایا سبکو

پر جدا گانہ نہ ایسا ہی ہے کیصورت

تیغ ابرو سی ترے سینہ سپر ہو کی ہی — معرکہ دیکہی بہت پالون نہ ایسی کوئی
اور سب کہہ تو ہوا دیکہی اب کیا ہوئے — صفدر گان کو چڑہایا ہی خدا

نوک رہ جاہی اگر نکلے ظفر کیصورت

نہ وہ انگلی ہی محبت سے نہ وہ اگلی ہی تپاک — عمر گذری کہ مرا سینہ ہے اندوہ سی چاک
رحم کر رحم خدا کی لئی اب ای سفاک — یہی رونا ہے تو ہو جاے گا اک روز ہلاک

لخت دل آتی ہین خونناب جگر کیصورت

حاصل اس کو محبت سے نہ کچہہ ہو ی گا — دلمین ارمان جو تہا آہ نہ گا ہی نکلا
غور و انصاف کرو دوستو اسمین سنجدا — طالب وصل مین کیا ہون کہ نہین سچی کا

نفع مین ہوئے ہی انسانکو ضرر کیصورت

ہی زیانکاری مین دنیا مین نہین اپنا جواب
پانون افسوس گاہی نہ چلی راہ صواب
رہی سو طرحکی اندوہ و غم و رنج و عذاب
ہوی تا زیست خرابات زمانہ مین خراب

عاقبت جین ملا قبر مین گھر کی صورت

مثل نادر ہمین اس جہان سے ہے اٹھ قدیم
دلسے منظور رہا کرتی ہی سبکے تعظیم
گفتگو سخت کرے کوئی تو کرلین تسلیم
ہسا بالی رنج زمانہ مین نہین کوئی بیم

ہین ز شیر پر نہین کرتی کبھی شر کیصورت

# نعیم سید امجد علی لکھنوی

لب پر و فور درد سے تہا دم تمام شب
تہے اشکبار دیدہ پر نم تمام شب
آرام رنج سے ہمین تہا کم تمام شب
اینا رہا یہ ہجر مین عالم تمام شب

ہچکی لگی رہی ہمین پیہم تمام شب

رہتا ہی اونکی فکر مین ضیا و بدگمان
للہ انکی حال پر اب ہو تو مہربان
پہر موسم بہار کہان اور یہ کہان
بلبل سے گل سے ہو متعرض نہ اغبان

دو دن تو انکو رہنی دی باہم تمام شب

پایا نہ ہمنے جین تہ یہ بیوفا ق
شب انتظار مین ہوی طی دس شبہا یہ
بیدار یونہین ہیں ہوں نکیا نہ دم وطاق
رہتا گواہ تو ہی دز ای شب فراق

چھپکے نہین پلک سے اکدم تمام شب

قطع نظر اونسی جو ہین اور وغدسے
وہ اک طرف جو رہتے ہین ہا طر کو موسے
پھیرہ نہک نہین ہے اسکو تا مل سے دیکھیے
دلپر شب فراق کا یہ خوف ہے مجھے

سوتا ہون وصل مین ہے بہت کم تمام شب

کیونکر نہ ہو ارادہ جگہہ طبع مین کرین | کیونکر تو ہو بات نہ جی مین سے گزر رہین
کیونکر تصورات نہ دل مین سے بندہین | کیونکر نہ مجکو خواب پریشان نظر پڑین

رہتی ہی یاد کاکل پر خم تمام شب

کہتا ہون جب سے خدا اسمہل سہل | للہ اپنی طرز تکلم کو تو بدل
بزم نشاط مین کبھی واقع نہو خلل | ٹہوکر لگا نہ لشکر مین ساقی مہر کی چل

یہ جام وہ ہی پیتا تہا جو جم تمام شب

نادر کبھی تو نہین سنجیدہ فہیم | دل مین نہین خدا سے بہی کچہہ خوف بیم
تہمت ہمیشہ ہے جو تری عادت قدیم | کرتا ہی متہم ہمین ناحق تو ای ندیم

سوی ہین ساتہہ یار کی باہم تمام شب

نمود سید محمد حسین خان عرف چہوٹی صاحب کہ جامع اوراق ہی نسبت مصاہرت رکہتے ہین اور برادر نواب دولہا سید محمد علیخان بہادر رئیس شمس آباد کی ہین

خطا سے اب نہ مجہے مور و عتاب کری | زیادہ حد سے نہ پابندی حجاب کرے
دکہا نہ چہرہ انور کو بی نقاب کری | حصول مطلب دلکو خدا شتاب کری

مجہے وصال کی دولت سکی میسر ہے

جمال و حسن کی خوبی کو کیا کروں تحریر
زبان و صف مین قاصر ہی کیا کروں تقریر

ہی اوسکے حسن جہان سوز مین عجب تاثیر
مقابلہ مین ہیک جا ہی شبہ مہر منیر

اگر وہ چہرہ انور کو بی نقاب کرے

جو چاہی آج کری سب سے اختیار اوسکا
ابہی تو کچھ نہین کہتے ہین ہم کہی کیا کیا

مگر یہ دیکھیو وقت حساب روز جزا
خدا کی سامنے انصاف اسکا ہوئیگا

وہ مینہ غیرون مین عشاق سے حجاب کرے

خدا ہو دیدہ نمناک کا مرے ناصر
نہین ہین رونے سے آنکہین ہے کبھی قاصر

مقابلہ کی ابی ہین ہا برے حاضر
یقین ہے کہ ہو طوفان نوح پھر ظاہر

جو میل گریہ کبھی دیدہ پر آب کرے

مثال نا در مخزون و خستہ جگر
نپسند دکھو سیر کا نہین ہے سفر

ہزار رنج منازل مین ہون تو کیا ہی مگر
نمود ہے سفر کربلا کا دہیان اکثر

خدا زیارت مولا سے کامیاب کرے

## نور سید وزیر متوطن شہر لکھنو

ہر چند اونکی پاس تہے خورد تمام شب
ہر چند ملکے سوتی تہی باہم تمام شب

پر جو کہ لطف تہا وہ ملاکم تمام شب
دکھو وصال مین ہے رہا غم تمام شب

انگیا ہوئی نہ ہاتہ سے محرم تمام شب

کیا کہئے کیسی رنج مین اپنی بسر ہوئے
غمخوار اور مونس و ہمدم نہ تہا کوئی

ہرگز نہین بیان کی کچھ انتیاج اجی
آنکہون مین رات ہجر کی امی یاد کٹ گئی

چہپکے نہین ہین دیدہ پر نم تمام شب

جب تک کہ دور ہی فلک بی مدار کو
جب تک کہ ہی قیام خزان و بہار کو
اللہ رکھی شادبت گلعذار کو
محکم بلائی یار نی حی مینی یار کو

بدمستیون مین کٹ گئی باہم تمام شب

کیا کیا نہ آفتین ہوئین ربط و ضبط مین
کیا کیا مصیبتین نہ ہوئین اشتیاق مین
کیا کیا نہ خون جسم رہا احتراق مین
مرمر کی صبح کی ہی تمہاری فراق مین

برپا رہا ہی شیون و ماتم تمام شب

اوسکو نہین خوش آتی ہی ایسی ہی ہو تیم
اسکا بہی دل فراق مین تنہا ہی بر دنیم
جاتی نہین ہے اسکی بہی عادت جو ہی قدیم
عاشق ہی یہ ہے پیرہ گلکی جو ای نسیم

تنہا نہین ہے گریہ شبنہ تمام شب

ہرگز نگاہ غور کی آیندہ پر نہ تھے
افسوس ہے مآل پر اوسکی نظر نہ تھی
جو شام کو خوشی تہی وہ کم تا سحر نہی
آلام روز ہجر کی دلکو خبر نہ تھے

گیسا رہا وصال مین جورم تمام شب

سونی سی سایتہ کی نہ ہوئی مطلقاً خفا
تا در کیطرح باتین کین تو بہی رہا مزا
تھوڑ ریسے بات مین نہ ہوا طرفہ ماجرا
بوسہ جو مینی لوز لیا اونکی زلف کا

گیسو کی طرح ہوگئی برہم تمام شب

## نور حکیم سید نادر حسین خان ابن سید اصغر علی رئیس بریلی صاحب دیوان

بہائی گلشن نہ کبہی خوش مجھے ہمراہ آئی
بات کچہہ اور تصور مین نہ اصلا آئی
دہیان مین آئی تو یہ یدل شیدا آئی
یاد وحشت مین اگر وہ قد رعنا آئی

سرو بن کر سری وادیمین بگولا آئے

دل نظر آتی ہین آفاق مین بگولونکی شبیہ
قد ما کام نہ آتی ہین نہ اشخاص جمیع
چشم امید کی ایک ہی قریبون سے بعید
بعد مردن ہی کسی سے نہین نیکی کی امید

خاک مین مجکو ملا نیکو اصبا آئے

ہوے بطرحسے دن زیست کی سر مرکی بہرون
تنکو یکا حرف لبون تک کبھی آنی ہی نہین
دشت پر خار سے جبتیا نہ کسیطرح لوٹہون
تلوی ہو جاہین جو چلنی تو کہی اف نکرون

نوک کی کون جو کیے پانون سے کانٹا آئے

زیست مین مجکو کسی شے کی تمنا نہ طلب
ارزو حسرت کے رکھتا ہون نہ خواہان طرب
پر رہے یہ جانکی خواہش یہ ہے دلکا مطلب
چاند کی طرح نہ گشت نما ہون یارب

دامن خاک مین جیتے جی دن جو دہبا آئی

باتونکی طرحسے آتا نہین مجکو باور
جذبہ دل مین نہ تاثیر بہلا ہو کبھی نکر
سچ ہی سچ ہے سخن نا در لنشینہ جگر
نور آخر کو ہوا آپکے نالو نمین اثر

لو وہ تہامی ہوے ہاتھو نسے کلیجا آئے

## نقی نواب علے نقی خان بہادر خلف نواب امام علیخان بہادر از اولاد نواب شجاع الدولہ بہادر صاحب دیوان شاگرد مرزا باقر ادراک

حسینو نسے نرہے کیون مقابلہ دلکا
نکالین عشق نے اب خوب حوصلہ دلکا
اوٹہا ئینگے نہ جوانی مین ہم گلہ دلکا
شباب ہے ابہی کچہہ تو ہو مشغلہ دلکا

رہی کسی نہ کسی سے معاملہ دل کا

ہمیشہ رہتے ہین ہم سوز و عذاب و بلا
عجیب رنج ہی طرفہ ہی جانکو ایذا
جو کچھ ہی حال جدائی مین کیا کرین انشا
بجای جان ہمارے خدا سی ہی یہ دعا

پڑا ہے عشق بتا تنسے معاملہ دلکا

بیان کیا کرین جو زلف مین پڑا جھگڑا
ہمیشہ ہم رہے پابند رنج و ایذا
ستم یہ طرفہ ہے افسوس آہ و واویلا
پس فنا مری ہر زخم پر نمک چھڑکا

لگا لا خوب ہے قاتل نے حوصلہ دلکا

ازلسے اوسکی ہی برروے اب بس منیاد
ہمیشہ عشق مین رہتے ہین اوسکو پیش نہاد
بیان کیا کرون ایوای اوسکی مین روداد
ہوا ہی اوسکی لئی نوک خار سی ہی یاد

حباب ہے کہین نازک ہے آبلہ دلکا

مثال نادر مخزون و زار خستہ جگر
سفر ہے ملک عدم کا ہمیشہ مد نظر
ہی اپنی حال زبون سے زیادہ محکو خبر
کسی طرح نہ ہو نگا مین ای نقی جانبر

ہوا ہی ہجر مین اب تنگ حوصلہ دل کا

## نقی نقی علی خان عرف پیارے صاحب خلف واجد علیخان ابن سبحان علی خان باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مرزا برق

گذری ہین گو نظر سی ترے سو ہزار انکھہ
رہتی رہی ہین مجھ سے حسینونکی چار انکھہ
تیر ایسی پر نظر نہ پڑی ایک بار انکھہ
واللہ کیا غضب کے ہی ای گانگھڑا انکھہ

پڑتی ہی تیری آنکھ پہ بے اختیار آنکھ

نظارہ سے تو منع نکر انکو اپنے یار
للہ ایکبار تو ہو جانے چار چار
کہتے ہین دیکھہ دیکھہ کی عشاق بیقرار
عریان ہے تیری پنجہ مژگان ذوالفقار

رکھتے نہین یہ سرمہ دنبالہ دار آنکھہ

خوش چشمے کا اگرچہ ہے اوتنین بہت اثر
تعریف اوسکی ہوتی ہی گلشن مین بیشتر
دلکو مرے یقین ہے اسبات کا مگر
گر جائینگے زمین مین حجالت سے تم

نرگس سے ہو گئی جو تمہاری دوچار آنکھہ

ممکن نہین کہ سمجھین حسینہ نسی کم تمہین
یوسف سے بڑہ کی جانتی ہین اسی صنم تمہین
دیکھینگے لاکہ بار یہ شبہان ستم تمہین
کہتے ہین صاف صاف کہ گھورینگے ہم تمہین

دکھلائین آپ غمزہ سے مکو نہار آنکھہ

نادر کسی کام تھین کاروبار سے
باہر ہے یہ ہمارے حد اختیار سے
آیا ہون تنگ اپنی مین اس چشم زار سے
کیا سیر ہو تقی یہ تماشای یار سے

میری طرف سے کرتی ہی دس گلہ بیشمار آنکھہ

نجم سعید نجم الدین علیخان سب انسپکٹر بروا
ساگر ضلع جہانسی خلف حکیم الحکما سعید
ابوسعید خان یکی از دوستان جامع این اوراق

جیسے جو کوئی اپنے گذر جای تو جائے
دنیا سے اگر کوچ ہی کر جای تو جائے
بیمار جو اسکا ہے وہ مر جائے تو جائے
جو درد کہ سر مین ہے وہ سر جائے تو جائے

یہ بارِ گراں تن سے اوتر جاوی تو جاوی

حال تن مجروح ہے جو اوسکو نہ پوچھو
جو شوق شہادت ہے رقم کیا کریں اوسکو
آتی ہی صدا یہ دہن زخم سے ابتو
مقتل سے ابھی جا نہ جلادسی کہدو

ہمپر بھی کوئی وار وہ کر جاوی تو جاوی

مقتل وسکے نہیں ظلم و جفا میں ہے بلا کو
سفاکیون کی شہرہ ہین اوس تک کی ہر سو
کیا ماہ ہین کیا قبضہ ہین کیا ساعد و بازو
یہ تاہی وہ چمکتا ہوا خنجر ابرو

اب دل جو مرا سینہ سپر جاوے تو جاوے

قسمت ہے جو ہم لوگونکی ایسوا ہی ہوتی
تدبیر جو کرتے ہین تو تقدیر ہے روتی
اک خلق خدا جانکو ہی بیمار مین کہوتی
عیسے سے دوا عشقکی ہرگز نہین ہوتی

ین یہ وہ مرض جب کوئی مر جاوے تو جاوی

نادر کی پی قتل سہلا آئین کسیان
مقتل کیطرف گھر سے تیار آئین کسیان
تیرگان کے کنارے تو دکھلائین کسیان
ابروے اشارہ تو فرمائین کسیان

مہر نجم کو کیا غم ہے جو سر جاوے تو جاوی

## نجم سید نجم الدین احمد ابن سید عنایت علی

## متوطن بریلی تحصیلدار پرگنہ تروا ضلع فرخ آباد

کبھی رنجور ہون دوران سر سے
کبھی بیمار ہون درد جگر سے
نہایت ناتوان ہون پیشتر سے
کیا ہی ضعف نے پنہان نظر سے

کمر سا مین ہوا عشق کمر سے ٭

نکینو کر عمر کا پیمانہ بھر جاوے
نکینو کو آہ دنیا سے گذر جاوے

نکیون ملک عدم کو کوچ کر جاے | کلی کو گھوٹ کر کیون کر نہ مر جاے
خفا ہو کر تم آؤ جسکے گھر سے

ہوئی حاصل نہ مجھ مین معراج | رہا افسوس ہے قلاش و محتاج
نہ سر پہ آسمان ہونکا نہ سر تاج | سنا ہی اور ہو گیا دنیا سی وہ آج
گرایا کل جسے تمنے نظر سے ٭

ہزارون جاک کرتے ہین گریبان | ہزارون ٹکڑے کر دیتی ہین داماں
ہزارون مفت مین دیدیتے ہین جان | ہزارون مرغ دل ہوتے ہین قربان
گذرتا ہی وہ گل جس رہگذر سے

مہیا مرنی پر ہین نادر زار | فدا ہونے مین کب ہے عذر و گفتار
کسے قربان ہونی مین ہے تکرار | کسے ہے بحر دل و مینی مین انکار
وہ انگین تو تلطف کی نظر سے

## نجم مولوی نجم الدین احمد ابن مولوی احمد علی رئیس چریاکوٹ ضلع اعظم گڈھ ٭

شب وعدہ جو وہ بی جرات و تکرار آیا | کام امروزون مرا طالع بیدار آیا
بعد مدت کی مجھی عشق سزاوار آیا | پوچھا گھر کو مرے وہ سرور بار آیا
بارے اب شاخ تمنا مین مرے بار آیا

ہوی جس روز سے بنیاد ستمگاری کی | ہوا کوئی خطا کارون مین میرا نام لے
جوش پر ہے جو بہت مرحمت نیروانے | شرم سے آتش دوزخ ہوئی پانی پانی
منفعل سرد ہے جب سے نجم گلشن کا رآیا

کیا کہون آہ زبان مین جو سوز ہوا
سننے والونکی رہے ہوش نہ افسوس سجا

آہ بیداد و جفا ہای ستم وا ویلا
غل مچا قید یون مین سلسلی سلاسل کی صدا

اونکی گیسو کا کوئی تازہ گرفتار آیا

جو ہر تیغ بجا مرنے نگار کیا
زنگ آئینہ کسے کہتے ہین سبزہ کیسا

اور لو دیہان کسی طرح سے اصلا نہ ہوا
صاف شد بہ دل شیشے مین بال آنیکا

جب نظر محبکو تمہارا خط رخسار آیا

شاد پر ناد و محزون ہی نہین ہے شیدا
کون ہے جو نہین جان انہی پر تصدق کرتا

واہ وا صل علی صل علی صل علی
آنکھ مین حور ان بہشتی کی سمجھیائین تر یا

بجز تربت مین اگر حیدر کرار آیا +

## نذرت شیخ عابد علی خلف شیخ امانت علیخان رئیس سکندرہ مقیم آگرہ وہ یکی از دوستان جانب این اوراق

یون چاہین تو اغیار بھر ین بکان تمہارے
پر ہم نہین شاکی ہین کسے آن تمہاری

ممنون ہین شکور ہین ایجان تمہارے
سر سے ابھی اوترینگے نہ احسان تمہارے

قربان کیا عید مین قربان تمہارے

کیون طایر دل دام مصیبت نہ پھنسے جا ی
کیون دور بھی صحبت کوئی سر پر نہ بلا لائے

کیون جان نہ اپنے قفس جسم مین گھبرائی
در سکا کہ دیوار تلک بھی ہمین ایوا سے

آنے نہین دیتی کبھی دربان تمہارے

رشک جانی کی ہی شام سے کرتی ہو گھر گھر
افلاک سے ہی قطرہ فشان ابر کی چادر

جاوگی شب تیرہ و تار کہان مین کنو نکر
نکلے سے ورے لطفہ یہ تازہ ہوا اوسپر

الاجو بلا اوڑ گئی اوسان تمہارے

قید غم و ایذا و مصیبت ہی چھڑا دو
انچل کو دو پیٹے کے ذرا سی ہنسا دو
چوٹی جو چھپائی ہے تو مو باف دکھا دو
بوگیسوئے پر پیچ کی للہ نہ کہا دو

مدت سے پریشان ہین پریشان تمہارے

دنیا مین بڑی چیز ہی اخلاق و مروت
جو آپ کو چاہے نکرو اوس سے تو نفرت
نادر کی خدا کی لئی ہا تو تو نصیحت
کیا غم ہے جو نذرت کو سے سے ہی محبت

جی جان سے قربان ہے ایجان تمہارے

# نزہت الاکرام نژاد خلف الاکرام شیام لال

## نایب تحصیلدار متوطن کراولی ضلع مین پورے

ذرہ ناچیز تہا مین بخت سے کیا ہو گیا
قطرہ سی ہی تہا مین کم ہوا دریا ہو گیا
تہا حضیض خاک پر اب تبہ اعلی ہو گیا
مہربان مجہپر جو وہ خورشید سیما ہو گیا

آج روشن میرے قسمت کا ستارا ہو گیا

مثل اوسکے ایک بہی دیکہا نہین ہے گلبدن
کوئی ہے خوش رو نحیف و لیسا یہ چرکین کہن
خوبیون مین اوسکے دنیا مین ہے اب تکسو سخن
زرد رو ہین اوسکے جلوہ سے حسینان چمن

طایر رنگ چمن دنیا سے عنقا ہو گیا

جو تمنا سودا مین جبجا پین کرتا تہا سر
قیس کا ہوتا نہ تہا اوس دشت مین ہر گز گذر
ہین نخلین پڑتی ہی کچہہ حیران ہون اب تک
پانون پھیلائے مرے وحشت فنی ایکی سفر

تنگنائے دشت جنون دامان صحرا ہو گیا

نام تیرا لے نہیں سکتی پہ قدرت ہے جو مجھ
مثل تیرا مجھیں سکتا کریں گو جستجو
صانع قدرت کی ہاتھو لینے تا ہے یار تو
تو جو سویا چاندنی میں بی نقاب ایماہ رو

ہر ستارا انکو چشم تماشا ہو گیا

حسن اوسکا دیکھکر کرتا ہی ہر اک واہ واہ
حور سی بہی خوبیوں میں خوب تر حق ہے گواہ
مثل ماہ نو پڑتے ہین یہ شعر ہم شام بگاہ
صاف دیوانی ہوئی جسکے پڑی اوسپہ نگاہ

وہ پری نرہت مگر جادو کا پتلا ہو گیا

## ناظر سید غلام شبیر خلف سید
## کاظم عفی ذاکر متوطن شہر اٹاوہ

منظور اگر اوسکو مرے چاہ نہوتی
طبع اوسکی اگر میری ہوخواہ نہوتی
اوسکی جو کشش ایدل آگاہ نہوتے
اوس کا فر مد جو سی اگر راہ نہوتے

گمراہ طبیعت کبہی واللہ نہوتے

تر گانین نہ آنکہین ہین نہ بینی ہی ابرو
نی لب ہین نہ دندان ہین نہ ہین کان نہ گیسو
تقصیر سے انپی نہین آگہہ تو سرمو
اوس وے منور سے جو کرتا نہ حسد تو

زردی نہ تری چہرہ پر ای ماہ نہوتے

کیون ہوتی نگہہ مہر کی شام و سحر اونکو
کب حلم و کرم کا کبہی ہوتا اتراون کو
کب حال زبون پر کرم ہوتی نظر اونکو
درد دل محزون سے نہوتی خبر اونکو

اے آہ حزین تو جو ہوا خواہ نہوتے

ہم گیسو و کل سے ہر گز نہ بہرتے
سر پر کبہی بار غم و اندوہ نہ دہرتے
کچہہ جان نہ ہماری تہی پہلا کسلتے
پروانہ ہم ہوتے جو وہ پیار نہ کرتے

ہم شوق نکرتے تو جواب نہیں چاہ نہ ہوتی

دیکھا نہ سنا خلق میں تجھسا کوئی گویا
بی مثل مصاحب میں بلاغت میں ہے یکتا

نادر تو یہ کہتا ہی بصد شوق و تمنا
ناظر جو نہ ہوتا تری تقریر کا شیدا

گویائی کی طاقت کہیے واللہ نہ ہوتے

## نواب سید نصیر الدین عرف میر نواب ولد حکیم میر علی جان باشندہ دہلی مقیم بنارس شاگرد حضرت ناسخ مرحوم

جو ابروئی نظیر خلق ہین تو بمثال آنکھیں
بلاشک رشک مین وسکی کہتی ہین کمال آنکھیں

ہمیشہ کرتی ہین عشاق کی دل پایمال آنکھیں
نہین ہین نشاخرات اوس قاتل کی لال آنکھیں

ولا خونریزی عاشق کا رکھتی ہین خیال آنکھیں

اگرچہ خوبرو ہو کوئی پر کسکو خوش آتا ہے
اگرچہ یوسف آئے سامنی پر کسکو بھاتا ہے

ہواہی شوق مین ہر چند دل مجلو اڑاتا ہی
مری آنکھون مین کب کوئی سوا تیرے سماتا ہے

تصور ہے ترا تیرا ہی رکھتی ہین خیال آنکھیں

اگرچہ سامنے علما نو کا جلوہ نظر آیا
نہ کہا یا پر نہ کہا یا مین نے ایجان خرین ہو کلا

فرشتے بھی بہشت سے دیکھی علیحدہ قسم پیدا
مجھی جنت مین کب بھایا خرام ناخوزو کا

وہان بھی دیکھنا جاینگے اوس مہوش کی حال آنکھیں

کرو باور نہ جھوٹھہ سکو خدا کیواسطے مانو
ہماری بات کوئی شک رشک ہے جانو

قسم کھلاؤ تو بھی جو یقین آتا نہو تمکو
تمنای وصال ایسی ہی مجھی پا رہو

لیسلن مردن ہنگے دہتے وصال آنکھیں

مثال نادر مخزن ہمیشہ ہوتی ہین
تلاش اسکو جو کرتا ہی اوسکی جان کھوتی ہین
صفینہ عمر کا بحر فنا مین ڈوبتی ہین
لب معشوق دلبر عاشقونکی آگی ہوتی ہین
اگر تو اب اوسکی رکھتی ہین ترونکی بہال آنکھین

## ناصر سعادت خان خلف رسالت خان باشندہ نگینہ متیم لکھنو صاحب دواوین و تذکرہ شاگرد مذنب مرثیہ گو

صاف آینہ سان ہے سارا پیٹ
عالم نور ہی تمہارا پیٹ
دست قدرت نی جی سنوارا پیٹ
گل نے دیکھا ہی جب سے پیارا پیٹ
تیغ نکہت سے اپنا مارا پیٹ

جب سے اوسکا ہوا ہی دل شیدا
کبھی نظار کیا نہ لطف ہوا
سیر ہونیکی گفتگو ہے کیا
پیٹ بھر تا نہین کبھی میرا
دیکھون سو بار گر تمہارا پیٹ

نشا سے حال دل ہی آہ خراب
میکشے مین نہین ہے کوئی ثواب
خوش نہین آتی ہین ہمین خورو خواب
اکدن بھی اگر ملے نہ شراب
پیٹھہ سے لگ گیا ہمارا پیٹ

پاس رہتے تہے روز صبح و مسا
دور ہو سکتے تہے نہ ہم اصلا
چاہ تہے کیسے پیار تہے کیا کیا
اکدن انیا بالش سر تھا
اب سخن تکیہ ہے تمہارا پیٹ

مثل رکھتا نہین یہ ہے ظاہر
ہے زبان اوسکے وصف مین قاصر
کیون نہون محو صورت نادر
نظر اوسپر پہسلتے ہے ناصر

ایسا جکڑنا ہے اوسکا سارا پیٹ

## نشاط لالہ اجودھیا پرشاد اہلکار نظامت ضلع فرخ آباد

## حلف لالہ السیری پرشاد یکی از دوستان جامع این اوراق

کبھی گلچین تو کبھی دہیان مین صیاد آیا
سروآ گی کبھی آیا کبھی شمشاد آیا

یون تو کیا کیا نہ خیال ای ستم ایجاد دیا
لطف ابرو کا تری جب کہ مجھے یاد آیا

پھر ہر محراب حرم پر دل ناشاد آیا

اوسکے عاشق جو ہوا چین نہ اکدن آیا
رات بیتابی سہی جو طی ہوے دن غم مین کٹا

کیا رقم کیجئے فرقت مین جو کچھ حال ہا
قلق و یاس و غم و رنج و الم و درد و بلا

اور کیا عشق سے ہاتھہ ایدل ناشاد آیا

داستان غم دوری جو کبھی سنوانیگے
لطف اوٹھا نینگے بہت خوب سے پر پائینگے

بوسہ لی کی گلی سے اوسے لیکے نینگے
آج دلمین ہین جو ارمان نکلجا نینگے

بے بلائی ہوئی گھر پردہ پر نیزاد آیا

کون ہے وہ کہ تیری چاہ جسے آہ نہو
کون ایسا ہی صنم تجسے جسے چاہ نہو

کون ہے وہ جو ترا بندہ درگاہ نہو
دل وہ پتھر ہے کہ جس دلکو تری چاہ نہو

خود فراموش ہے وہ تو نہ جسے یاد آیا

باز صد شکر تو کیا غصب و کینہ سے
نسل نادر کی خوشی دلکو ہوئی جنسے

ہوگیا شامین لیلا کی تجھی سینے سے
ہوئی خاطر کو نشاط آج کی می پینے سے

ساقیا دیدۂ مخمور ترا یاد آیا ✤

# ثنا ر شیخ محبوب بخش ابن شیخ محمد افضل متوطن قصبہ بنہور ضلع بجنور نائب انجنیر ضلع فرخ آباد

## یکے اردوستان جامع این اوراق

ہوتی گہر افشان نہ ترے چشم تر ایسی | کرتا نہ محبت یہ دل بی خبر ایسے
پڑتی نہ کبھی پیار کی ہرگز نظر ایسی | آتی نہ طبیعت کبھی اوقت گر ایسے
این جانتا پڑ جائیگی آفت اگر ایسے

دل پہانسکے اولجھاتی ہین سونی گیسو | ابروی خمیدہ پی عشاق ہین شمشیر
اونکی نگہہ ناز مرے واسطے ہی تیر | آنکہو ہمکا اشارہ ہی کہ ہی قتل کی تدبیر
حاضر ہون اگر اونکی ہی مد نظر ایسے

ملنے کی تمنا ہی ہی جان کو اکثہ | تہی دید کی خواہش تہوے وہ ہی سیر
ای طالع وازون نہمین آتا تجہی باور | دن نکلی ہو خورشید چلا آئی مری گہر
اللہ دکہا ہی تو دکہا ہی سحر ایسے

ناکام ہی کیا عشق مین ایوائی ہونگا | مایوس ہے کیا وصل کی دولت سے ہیونگا
محروم ہے تا لیس مین دیدار سی ہونگا | اللہ مین کیا اونکی گلی سے نہ ملون گا
رہ جائیگی حسرت ہی تجہی عمر بھر ایسے

پروا جو کیا کرتے ہو ہمسی خفہین بے جا | الشب ہے ستمگار ہی اچہا یہہ اچہا
ای جان جہان عذر نہین ہمنی یہ مانا | معدوم دہن ہو کشہ دینی کی ہی تہا
یہ تو کہو کیون تمنے چہپائی کمر ایسے

لیجی قسم اب ہمسے اگر اور کوچاہین | رکھینگے ہمیشہ یہی ہمین بھی آئین
امید مگر آپسے کب ہے کہ نباہین | چھٹ پن مین تو یہ لطف و کرم کی نہ تہین گے ہم

تب جانین جوانی مین رہے جب نظر ایسی

ممکن نہین جو تجھ کو کبھی اپنے دکھائی | ممکن نہین پھر وہ رخ صافی سی اوہائے
کیون صورت نادر نہ دل اب خاک اڑائی | ممکن نہین تا حشر نثار اب نظر آئے

روپوش ہوئے ہے شب فرقت سحر ایسے

## بیان منشی سدا سکھ از تلامذہ مرزا رفیع السودا متوطن قدیم دہلی مقیم الہ آباد صاحب دو اوین ہندی و فارسی و مہابکہا و مثنویات و دیگر تصانیف کثیرہ خلف منشی ستھل چند از منصبدران بادشاہے

کسیکے محبت گوارا نہین ہے | ہمین جانکا بھی سہارا نہین ہے
کوئی ہمکو دنیا مین پیارا نہین ہے | ہمارا ہی دل جب ہمارا نہین ہے

تو شکوہ ہمین کیا ہے تم سا نہین ہے

خدا جانے کیا چیز ہے اور کیا ہے | عجب حال اسکا عجب ماجرا ہے
زاکت حبابون سے اسکے سوا ہے | ہوا کے لگے آن مین ٹوٹتا ہے

یہ مینای دل سنگ خارا نہین ہے

شرف اوسکے عالم مین ہین سب ہویدا | کوئی مثل اوسکے ہوا ہے نہ ہوگا
زیارت کو اوسکے ہے ہر ایک شیدا | لقب جسکا وہ ہے وہی گھر خدا کا

کہ ہے بیتکا سنوارا نہین ہے

تم اچھوں میں ایسے ہو پیارو نہیں پیارے
ہو تم اوج خوبی کے رخشندہ تارے
نہیں اور کو پاس کچھ ہے ہمارے
دل و جان و ایمان ہیں قربان تمہارے
کوئی تم سوا ہم کو پیارا نہیں ہے

قصور اور ہر اک سے ہوتے ہیں سرزد
کوئی خلق میں ایسا ہے کوئی ہی بد
ہیں نادر کی ذمہ گناہان بے حد
نثار ایسے سے لوگ ہونگے شاید
کہ جن میں ہمارا تمہارا نہیں ہے

## نفیس دلاور خان ابن بہور خان متوطن فرخ آباد شاگرد میاں صفیر

گو باتوں میں مشہور ہے تسخیر ہمارے
سب کرتے ہیں گفتار میں توقیر ہمارے
پر گشتہ ہے پر مشق تقدیر ہمارے
کیا بات بنے وہ بت بے پیر ہمارے
وہی کی برابر تخصیص تقریر ہمارے

غافل کبھی طاعت سے نہیں ہوتے پر ہم
سجدہ ہی کیا کرتے ہیں ہم اوسکی قدم پر
مقبول اوسی عجز ہمارا ہو نہ کیوں کر
گھستے ہیں جبین سنگ در یار سے اکثر
اک روز چمک جائیگی تقدیر ہمارے

صحراؤں میں ہر چند پھرایا خوب پھرایا
آوارہ کیا قیس کے جنگل میں بھی لایا
کیا کیا کہیں کیا کیا ستم و جور اوٹھایا
کچھ فصل بہار میں جنون رنگ نہ لایا
پاؤں میں پڑے آبلہ نہ زنجیر ہمارے

مجبور ہیں ہم عشق میں معشوق ستمگار
کچھ بس نہیں چلتا ہے نہیں کر سکتے ہیں اظہار
ناچار ہیں ناچار ہیں ناچار ہیں ناچار
قسمت میں نہو وصل تو تدبیر ہے بیکار
مجبور ہے تقدیر سے تدبیر ہمارے

وہ اپنی طبیعت کی ہین طرح سی مختار
گویا ہی حضور اونکی ہی ہر ایک کی بیکار
نادر کی بہی کام آتی نہین خوبی گفتار
الہدد کی قدرت ہے جو سنتے ہین مجھہ اشعار

کرے ہین نفیس اتو وہ توقیر ہماری

## تخلیف نواب مہدیعلیخان بہادر ابن نواب حفیظ اللہ خان ابن نواب غلام محمد خان کے بانوا احمد علیخان مرحوم مرثیہ گوئی مین مصاحب دارند

حسن جمالی ہر دو ہمین آنکہ نظر کیجیے ہی نہین
حرص کا دلمین جو پوچھو تو اثر کیجیے ہی نہین
خشم و خوشی جو بدہ کرے ہین حذر کیجیے ہی نہین
اونکو غفلت سے حذر ہے اگر کیجیے ہی نہین

بیخبر کیون ہو ایسے کہ خبر کیجیے ہی نہین

نہین میرے کوئی بیخبرے مین ثانی
بحر حیرت کے سری واسطے ہے طغیانی
کیون نہو جاے مجھے دیکھہ کی یہ حیرانی
خواب ہے یا کہ طلسمات جہان فانی

ظاہرا دیکھتا سب کچھہ ہون مگر کچھہ ہی نہین

دید کی اوسکے ہے ہر اک اہل نظر کو خواہش
نہ نظر آئی تو انسان ہی ایدل معذور
ہو نہ مرے تو ابصر کا نہین کچھہ بھی قصور
ادعاے شعر اسی وہ کمر ہی مشہور

غور سے تمنے جو دیکھا تو کمر کچھہ بھی نہین

جو صفت تہی وہ بصد شرح و بیان سنتے تہے
جتنے اوصاف ہین سب ورد زبان سنتے تہے
خوبیان باغ کی ہر حین مکان سنتے تہے
زندگی مہ تو بہت وصف جنان سنتے تہے

بعد مرنیکے جو دیکھا تو اودہر کچھہ بھی نہین

دخل اوسکی خلوت تسخیر مین ہے جادو مین
اور گیرائی کی تاثیر ہے ہر اک مو مین
مہر و رو کیون نہو حیرت سے سراپا نو مین
دام مین خط کی ہیسا ہی کہ خم گیسو مین

دل گم گشتہ کی مجکو تو خبر کہہ بہی نہین

وہ کرو بات کہ جسکا ہو ہمیشہ کو نباہ
نہ چلو کفر کی بدعت کی کسی طرح سی راہ
اسی ہو تا مانگو خداوند مدد و عالم سی پناہ
گہر خاکا دل عاشق ہی کرو عذر گناہ

آگ کعبہ کو لگاتی ہو حذر کہہ بہی نہین

وارد بزم طرب ہوتے ہین جتنے کہ شریف
شمل تا در مجہی رہتی ہی ہلک کی تالیف
گو کہ اب وقت جوانی نہین ہی جسم ضعیف
دولت عشق سے ہی زندہ جاوید نحیف

نقد جان گم بہی اگر ہو تو ضرر کہہ بہی نہین

## تخلص سید محمد عوض علی ولد میر احمد شاہ متوطن فرخ آباد

نظرے ہر ک کو گرائی ہوئی ہین
کمر سی وہ خنجر لگائی ہوئے ہین
کمان ابرو نکی چڑہائی ہوئے ہین
خفا ہو کی محفل مین آئی ہوئے ہین

غضب کی وہ تیوری چڑہائی ہوئے ہین

بہت مصر و کنعان مین جا جا کی ڈہونڈہا
کیا خلد مین حور و نکا بہی تماشا
پر ستان مین پر یو نکو بہی خوب دیکہا
نہین کو ئی آنکہ نظیر مثل اون کا

وہ آنکہون مین آپنے سمائے ہوئے ہین

کہون دو ستو کیا مین بے حقیقت
نہین عشقین جان بچنے کی صورت
ہلاہی غضب ہے ستم قہر آفت
چہپے گسطرح گمیون کی محبت

یہ کالی ہمارے کہلائی ہوئی ہین

گئے جان سی او سکی الفت مین اکثر
ہوئی عشقین اسکے کتنے ہی بی سہر
رہین خط مین آہ عشاق کیون کر
تری ابرون سی ہو کون جا نبر

یہ خنجر مرے آزمائے ہوئی ہین

اونہین سے فقط مثل نادر ہی محبت — کوئی اور بھائی نہین بلکہ صورت
عجب سمجھتا ہون مین اونکی محبت — نحیف اونسی کیونکر کرون ترک الفت

وہ آنکھون مین دل مین تمامے ہوئی ہین

## نادم نواب حسین خان خلف نواب مظفر حسین خان بہادر رئیس لکھنؤ

## شاگرد شمس الشعرا مولوی سید مقصود عالم صاحب عرف مہانو

فریاد و زاری کا گردون نے شمار کیا — رہ کون زبان نالونسی مین نہ بیکار کیا
لب پر جو آہ تو ہی اختیار کیا — ضبط فغان کرون شب فرقت مین کیا کیا

جب دل ہو بیقرار تو آہی قرار کیا

عصیان جو کئی مجھی سے کا خیال — افشان ہے اپنی ندامت کی لال
کیا شرح کرسکون کہ عجب آہ حال ہے — بار گناہ ہی مجھے اوٹھنا محال ہے

نیت مری اوٹھانیکے کاندھے نے پار کیا

ساری گناہگار و نمین بندہ الٰہی جواب — کی اپنی زیست مین نہ کبھی طی رہ صواب
حالت ہے وفور معاصی سے بس خراب — جرم و گناہ ہین مرے بیحد و بی حساب

ممکن ہے کامیان عمل سے شمار کیا

عقل سلیم رکھتی ہو تو فکر مین رہو — انجام کا لحاظ رہی جسقدر کہ ہو
ہم التماس کرتی ہین جو اوسکو سوچ لو — تاریکی لحد پہ ہے غور عاقلو

کرتے ہو روشنی سر لوح مزار کیا

نادر کیطرح یاس ہے عیش وصال سے — جاتا نہین ہے رنج جدائی خیال سے
کچھ زیست ہجر مین نہین ہے کم وصال سے — اک اک گھڑی زیادہ ہی اک اک سال سے

نادم ہے روز حشر شب ہجر یار کیا

## نسبت منشی رگھناتھ پرشاد متوطن شاہ آباد بگمانشہ کبیر صاحب

## منصرم چکولہ شاگرد شمس الشعرا مولوی سید محمد عالم رضوی پہانوے

اشک خونین تا سر مژگان نکلکر رہ گیا
پوست جتنا تھا بدن کا سب نکلکر رہ گیا

جسنے دیکھا محکو پس وہ ہاتھ ملکر رہ گیا
استخوان ہر ایک سوز غم سے جلکر رہ گیا

شمع کی مانند دل عیش نکلکر رہ گیا

خضب کا ملکو ہماری مرگ کا دھکا دیا
اسکو کہتی ہین شل ای واہ وا ای واہ وا

التفات آخری پر اوسکی ہو جاین فدا
نزع کی ہنگام مین اوسنے قدم رنجہ کیا

جانب ملک عدم مین رہ چلکر رہ گیا

ایسی حیرت کا کوئی نقشہ کبھی دیکھا نہ تھا
جسنے دیکھا صاف وہ محو تحیر ہو گیا

دوستو عبرت کے آنکھو ایسی ہان دیکھا نہ تھا
یہ مرقع ہی سہی حسرت دیدار کا

آنکھین وا حاشکی ہین اور دم نکلکر رہ گیا

عہد و پیمان لاکھ اسنے مجسے کئے کئی
حیف یہ جاہی جو ایفا نہ وہ ہرگز ہوئی

اوسکے بدخوئی عیان ایدل کوئی کنکو کہے
اوسکی وعدے بہت اوس شوخ فنی مجھی کئی

آج کا اقرار بھی افسوس کل کر رہ گیا

بے مروت ہوتے ہین جو بان عالم ہی بڑے
جہان وداع ان فداکش ہی کوئی کی

مثل نادر سب سے امید وفا ان سے گئے
بیوفائی ربط الفت کا بڑھایا غیر نے

گر کے نسبت بحر الفت مین سنبھل کر رہ گیا

## نسبت سید احمد علی رنجتی گویا جب دیوان متوطن لکھنؤ

اوس سے جس روز سے لگی ہی آنکھ
اوس سے جسدن سے چار کی ہی آنکھ
سب سے والد پھر گئی ہے آنکھ
جب سے اوسپر مری پڑی ہی آنکھ
سب سے انا یہ دکھ رہی ہی آنکھ

سینہ مین بن کے تیر اوترتی ہے
سب پر الزام غفت دہرتی ہے
نہ جھپکتی کبھی نہ ڈرتی ہے
بل ہر اک شخص سے یہ کرتی ہے
کسی بانکی سے کبا ڑی ہی آنکھ

منفعل ہین آہوئی صحرا
نہین بادام کی بہی اصل اصلا
زور علیا نہین ہے جادو کا
واہ کیا کہنا ہے ترا اچھا
تیری تو آنکھ نرگسی ہے آنکھ

کیون کہا کرتی ہی تو غم کی قرین
کیون جھکاتی ہی آسمان زمین
ہی نظر اسطرف تو دل ہے گہین
ای دوکا نادہ اگلی آنکھ نہین
مجھسے تیری جو پھر گئی ہے آنکھ

شوخیون پر عبث تو آتی ہے
دل ہیدل کو کیون دکھاتی ہے
مثل نادر کی کیون جگاتی ہے
ای دوا شور کیون مچاتی ہے
ابہی نسبت کی تو لگی ہی آنکھ

## نظیر میر ولی محمد اوستاد اکبرابادی صاحب تصانیف کثیرہ

خدا نی عضو عضو جسم کو سانچی مین ڈہالا ہے
جو انداز ادا و ناز ہی سب سے نرالا ہے
اگر پہنے مین زیور سن وزر افزون بالا ہے
یہ چہکی کا جو بالا کا نمین اب تنے ڈالا ہے

اسی بالی کی دولت سی تمہارا لوا ہے

اسی غم میں ہیں کہتیا ہو نہ لالا ہو جوبن
اسی شغل دیشت سے بدلی کی صورت اسکا افشاں ہو جوبن
ہمیشہ اسی فکر و تردد میں جان ہو جوبن
یہ اگر کو نکر نگہ سے آپھد جاتے ہیں حیران ہو جوبن

نہ خنجر ہی نہ شمشیر ہی نہ جمدھر ہی نہ بھالا ہی

ادا پر ناز پر جوبن حیران ہوتی ہی
عجب کیا ہو نثار اوپر ہر اک کی جان ہوتی ہی
عیان ہر سار صافی سی خدا کی شان ہوتی ہی
نزاکت سے پاؤں کی پڑی قربان ہوتے ہی

الہی من نکو تونی گیا سانچی میں ڈالا ہی

پی گلگشت جب سے چمن گھر سے چلی ہو
گل گلزار کو بالو نکی نیچی نیچی ملتے ہو
غضب کہیو نگی یال روز و من جاہو
جسے تم لگی بیدردیسی پاؤ نسی کہتی ہو

یہ دل میں نے تو الیسا بڑی محنت سی پالا ہی

جو عاشق دیکھتی ہیں رخ تو آفت سر پہ لیتی ہے
نزاکت یہہ کہ فرط نزاکت ہاتھ ملتی ہے
کہان کبک دری کی آگی رفتار و نکی چلتی ہے
گلے بالون میں منہ کی روشنی پھولی پھولتی ہی

تمہارا حسن تو صاحب مدبیر کیا اوجالا ہے

نظر آتی ہو ایسا جہان کیسی کجا ہی سی
نہیں ہے شرم لازم اسقدر انیی پرا ہی سی
جھجکتے چلتے ہو ہر ہر قدم پر ایسا ہی سی
کبھی جو شید بھی چھپتا ایسی پر میں نہاں ہی سی

او ٹھہرا دو منہ سے پردہ کو پڑا پردہ نگا لا ہی

مثال نادر و نخشہ و مخزون لوحہ گر
ہوی ہین عشق میں برباد و ویران عاشق مضطر
ہماری قول کو سچ جان لی گر خوب سا باور
نظیر اوس سنگدل قاتل سے دیکھو کیا مروت گر

الہی تے یہان کتنو کو ایسی مار ڈالا ہی

نجارت لالہ شنکر شرپ خلف منشی رام سرپ سابق

## شستہ دار کلکٹری فرخ آباد جہاں مالک مطبع منشی نکی رستا جی دون جی اور ان

گاہی ہوائی تند پر اپنی نظر نہیں
کچھ ہم صفیر و نسبے بھی امید پر نہیں

پہنچے سی خوف دام سے دل کو خطر نہیں
صیاد و باغبان سے ذرا بھی ڈر نہیں

پر سیر گلستان کی ہی بال و پر نہیں

اخلاص میں کسی کی نہ دل ہی نہ بہر میں
مصروفیت تماشے میں دیکھی سیر میں

ہر وقت بس تو جہہ خاطر ہی خیر میں
شنجا نہ میں شوالے میں مندر میں دیر میں

وہ کون جا ہی آپ جہاں جلوہ گر نہیں

رہتا ہی تو خیال دوئی میں جو مبتلا
ہی بت کی یاد دل میں تو لب پر خدا خدا

شاعر نی جو کہا ترے حق میں ہی بجا
کیا چل سکیگا جادۂ الفت میں زاہدا

یہ راہ وہ ہی جس میں ہر اک گام پر نہیں

قابل نہیں بیانکی گدازی ہی جو کہ حال
جدنا غم جدائی سی تنہا جانکاہ و بال

تا زندگی اسی کی ہی حسرت کمال
ای سرو قد نہ وصل سی تجکو کیا نہال

کیا باغ حسن کا مری قسمت میں بر نہیں

نادر کیطرح ذہن ترا گو کہ ہو رسا
گو طبع کو ہو زور خداداد بھی عطا

انصاف سے ہی غور و تامل کی یہ جا
مری جو تجھے نہوئی کروں اوسکی مے گیا

ظاہر کہیں نجابت شان کمر نہیں

## نظیر نظیر محمد خان خلف مجمد فیض خان ساقی کو توال فرخ آباد

کرم و مہر و عنایات سے پیش آتی ہیں
باطنی پیار کی جو لطف ہیں کہلاتی ہیں

یاس کے نہیں حیا کرتی ہیں شرماتی ہیں
باتیں کرنیکا وہ موقع جو نہیں پاتی ہیں

وعدہ وصل شماروں ہی مین کرجاتی ہین

دیر آتی ہین نہین ہوتی گہبراتی ہین — مستعد لڑنیکو ہوجاتی ہین بجھیلاتی ہین
اور بالجوسیطرح نہین پاتی ہین — لطف انجام کی آغاز مین دکہلاتی ہین

بہیروی شام سے وہ وصلکی شب آتی ہین

لطف سے غم مین سر کا نہین ہے ساقی — بادہ کا کوئی طلبگار نہین ہی بہاتے
بجز اب تجکو سزاوار نہین ہے ساقی — درد بہی دیگا تو انکار نہین ہی ساقی

ہم بلانوش جو پاتی ہین وہ پی جاتی ہین

دوست جو ہووے ترے حال پر احسان کرے — عرض جو بیری ہی وہ غور و قابل سنے
حکم کا وقت ہے للہ نہ خاموش رہے — بیری جانب سے کوئی جا کہی یہ اوس سے کہدے

تجو صدمے نہین فرقت کی سہی جاتی ہین

دوست وحال جو بیلیری ہی اب اوسکو دیکہو — فکر و کوشش و غم و رنج کو اب دل سے نہ دو
اونکی پیغام چلی آتی ہین صدسکر ابتو — ملک الموت سی کہدو کہ چلو رخصت ہو

جان بلب ہجر مین جسکی تہا وہ اب آتی ہین

سر پر اپنی تو نہ الزام کو دہراے قاتل — ظلم و بیداد سے للہ گذر اے قاتل
بخجر آب بازو ہی نازک کو نکراے قاتل — تیغ در کار ہی بکو نہ سپر اے قاتل

مرنے والی تو اشارون ہی مین مر جاتی ہین

بات پر غنچہ مین جو لوگ کہ آتی ہین نظیر — سینہ کو اپنی سپر جو کہ بناتی ہین نظیر
مثل ناور کی غم و رنج جو پاتی ہین نظیر — صدمہ آغاز و فا مین جو اوٹہاتی ہین نظیر

وصل ہوتا ہے تو راحت بہی ہوجاتی ہین

ندیم مرزا محمد علی بیگ خلف مرزا علی نقی بیگ صوبہ دار فرخ آباد

رہتا ہی تصور مین ہر بار تمہارا
نظارہ بہت حد سی ہی دشوار تمہارا

جاوہ نہین آتا نظر اے یار تمہارا
اس راہ سی دیکھہ آتی ہین دیوار تمہارا

حیرت ہے ہمین روزن دیوار تمہارا

گلبرگ کی پروا نہین وہ اپنی کو بہائی
گلچین سے نظر صحن گلستان مین بہائی

گلشن مین سہی سی نہ کبھی آنکھہ ملائی
حجاب سے وہ بلبل کو کبھی منہ نہ دکھائی

گل دیکھی جو رنگ گل رخسار تمہارا

مثل اوسکی نہین حسن مین کوئی پری ہے
ہی گیسوے حور اسی فزون بال مین جو ہے

خسار کی خوبی کو رقم کیا کری کوئی
پہونچین نہ کبھی وہم قلم چال کو اوسکے

رہوار ہی وہ کوکب ستیار تمہارا

ایسی نہین یہ بات کہی رکھتی ہون مین کچھو
غافل طرف عاشق جانبار سی تم ہو

اس بات پر الوای نہین دہیان ہی کچھو
شیرین سخنی غیر نسی دہان کرتی ہو تم تو

کرتا ہی پہان شور نمک خوار تمہارا

کچھہ دور نہین ہی جو ئی خاطر و تمکین
کچھہ دور نہین ہے جو ئی عزت و تمکین

یہہ دور نہین ہی جو ئی زینت و زرین
کیا اسکا عجب ہے جو نہی سلسلہ دین

زاہد کی لئی رشتہ زنار تمہارا

کچھہ قہر خدا کو بھی تو دہیان مین لاو
ظلم و ستم و جور سی بس ہاتھہ اوٹھاؤ

اب مہر و وفا و کرم و رسم پر آو
دیکھو دل ناشاد کو اتنا نہ جلاؤ

گہر ہو نک ندی آہ شرر بار تمہارا

رکھتا ہی نہ تہا اور حسینون سی سروکار
اک عمر رہا آہ تمہارا ہی گرفتار

نادر سے بہی تہا بڑہ کی مے عشق سرشار
بی جرم کی تعزیر ندیم جگر افگار

ہر حال مین بندہ ہی گنہگار تمہارا

## نازبی جان سا کنہ فرخ آباد

سوئی فلک بلند رہین التجا کی ہاتھہ
حاجت روائی گو کہ ہی حاجت روا کی ہاتھہ

ہر چند ہی قبولیت ایدل خدا کی ہاتھہ
عاشق یہ مانگتی ہین جائین دعا کی ہاتھہ

گردن مین ہون پڑی ہوئی اوس دلربا کی ہاتھہ

یخ دشنا ہمیشہ رہی ہر زبان پر
محواک زمانہ اوسکے رہا آن بان پر

سم پر کوئی نثار رہا کوئی تان پر
زہرہ بلائین لینے لگی آسمان پر

توڑا لیا جو ناچ مین دستی دہا کی ہاتھہ

ہوتی ہین گو حسینون مین کتنی ہی تند خو
دیکھی ہین سیکڑون ہی حسینان خشمجو

ظلم و ستم کی شہرتی ہین ہر چند چار سو
الحمد اکبر ایسی ہے ہوتی ہین خوبرو

بے قول آپ ہو گئی ہمسی علی کی ہاتھہ

جانا نہ تہا کہ عشق مین ہوگا یہ انجعل
جانا نہ تہا کہ مجلسی مین ہوگا ضیم خجل

جانا نہ تہا کہ مخلوکریگا تو منفعل
جانا نہ تہا تجھی کو تو کھلیگا سنگدل

عزت ہی میری ای بت کافر خدا کی ہاتھہ

دنیا سی صاف نام مٹانے کی واسطے
بس خاک و خون مین دلکی ملانے کی واسطے

جان حزین کے آہ جلانے کی واسطے
دلمین ہمارے آگ لگانے کی واسطے

کیا لال لال کر لئی مہندی لگا کی ہاتھہ

قطع تعلق اوس سے کریگے کبہی کم
ہرگز نہ دل دہا ہے تنکیجے ستم ہے دم مین دم

نادر کیطرح کہتے ہین باقول و باقسم
ای نازاسطرحسی رسائی کریگے تم

اوس گل کو نا بہیجگی باد صبا کی ہاتھہ

# حرف الواو

## ولی موجد ریختہ شاہ ولی اللہ گجراتی صاحب خلف وجیہ الدین شاہ

بدر کوئی کوئے ہلال ہوا | کوئی خوبے مین باکمال ہوا
حسن مین کوئی بے زوال ہوا | جلوہ گر جب ترا جمال ہوا
نور خورشید یا مہ سال ہوا

نور او سمین زیادہ تہا ہر چند | پر نہ تہا کاملون کو خوب پسند
تہا نمایان مثال نخل سمند | دیکہہ کر تیرے ابروان بلند
ماہ نو صاحب کمال ہوا

غور سے دیکہو ہمتو کیا ہین اجے | برق رخشندہ بہی ٹہہر نہ سکے
ٹہہرے گا او سکے آگے کیا کوئی | دیکہکر اوس نگاہ کی شوخے
ہوش عاشق رم غزال ہوا

دیکہیے کسقدر ہے عالی شان | پہونچے جسکو کبہی نہ وہم وگمان
صاحب فہم کہتے ہین السنان | مصرع وصف ابروے خوبان
مصرعۂ تازے ہلال ہوا ✣

مثل نادر زیادہ وحشت تہے | تہے نہ ہرگز پسند آبادے
تہا جو مین وحشی اور سودائے | عرل مجنون کے بعد محبوبے
صوبۂ عاشقی بحال ہوا ✣

## واقف ذوق تعلق از قاضی زادگان قصبہ بلیا ضلع غازیپور

وہ صدای دلکش مرغ خوش الحان اب کہان
جو ہمنا وہ بلبلا وہ جوش باران اب کہان
وہ چمن کی سیر وہ لطف بہاران اب کہان
ہین خزانکی دور وہ گلہای خندان اب کہان
اوڑ گئی بلبل رہا سونا گلستان اب کہان

تن کو میری جو شش حسرت نے عریان کر دیا
دست غم نے مجکو باچاک گریبان کر دیا
عشق مین مدت سے حیران و پریشان کر دیا
گھر چھڑایا خانہ ویران کو چہ گردان کر دیا
لیچلا ہی اودل بیتاب و بادان اب کہان

ہوگیا انجام کیا اسکی نہین کہتا خبر
خود سری ہر امر مین کرتا ہی دیکھا بیشتر
باتکا ہوتا نہین ہی مطلقا تمکو اثر
ہم نہ کہتی تھے کہ چشم ترکی ہم چشمی نکر
ہی وہ تیر زور شور ای ریاران اب کہان

یاد الفت رقیبو نکا نہ اتنا کیجئے
دیدہ و دانستہ کیون سم وفا کو پیجئے
جو قدم رنجہ کیا اتنی عنایت کیجئے
فاتحہ ہم مرمٹو نکی قبر پر پڑہ لیجئے
آئی گا پھر سر گور غریبان اب کہان

دیکے تشویش جدائی ہوگئی تم تنگ کم
خبر نشاط و خرمی ہرگز نہین باقی الم
مثل تاور کی نہین نزدیک ہے آنا غم
ساغر مئی ہاتھ مین رہتا ہی پہلو مین صنم
وصل ہی دنیا مین واصف یاد ہجران اب کہان

وجیہہ سید ضامن علی دختر زادہ جامع این اوراق
یعنی خلف الرشید سید جعفر علی نبیس الہ آباد

لب پر شکایت آئی مناسب نہ کیا مجھی
منہ سی برا کہون تو کہین کب بہلا مجھی
اس عیب سے بنا ہ مین کہی خدا مجھے
شکوی جفاونکی نہین ہرگز روا مجھی

ہر حال مین ضرور ہے تیری رضا مجھی

لکھون مین شرح اوسکی تنگی نظر کی تا کجا
جسکے ہے نفور وہ تجنبا کہ ہو سکا

اس انتہای نفرت باطن کو دیکھنا
ظاہر مین گو ملی مگر اونکا : دل ملا

وصلت مین بھی وہ آپ سے سمجھے جدا مجھے

پابند دین تھین کوئی مجھسا ہی دوسرا
ایمان اسکو کہتے ہین والضحیٰ ہوا

ہین خوبرو لیونکا نہین بے وجہہ مبتلا
قرآن مین پڑہ کی سورہ واللیل والضحیٰ

عارض کا عشق زلف کا سودا ہوا مجھے

گو خوبرو گذر گئی ہین پہلے اور اور
آفاق مین ہین اب بھی حسینونکی دور دور

آئی ہین تجربہ مین بہر طور انکی طور
خوبان دہر خوب ہی دیکھی بچشم غور

تمسا نظر پڑا کوئی دوسرا مجھے

دشمن ہون مبتلا غم و ماتم مین ای مجھہ
خوشنود و شاد دل رہی عالم مین ای مجھہ

ناحق ملول کیون ہون ن غم و ہم مین ای مجھہ
نادر کبھی یار ہون اکدم مین ای مجھہ

سمجھے وہ بحر حسن اگر آشنا مجھے

## ولا محمد مراد خان رئیس الہ آباد محلہ دریا باد خلص بہ نادر

نہین فا بوہی کسیطرح سی اصلا اپنا
حال انجام مین ہو دیکھی اب کیا اپنا

اسمین کیا رنج ہی مقسوم ہی اپنا اپنا
روز بن بن کی بگڑ جاتا ہی سودا اپنا

ہو کی دیوانون مین رہ جاتا ہے چرچا اپنا

برہمی کی لگی حباب تمنا ے ہین
ہم پریشان ہین بہت لوگ تماشای ہین

دوست جو تھے وہی اب دشمن جان میرے
پوچھیے حال ہو کیا زلف کے سودای ہین

پیچ مین آگیا دل طول ہی قصہ اپنا

آشنا لب سے جو ہی نالہ و آہ و فغان
دیکھہ کر ہمکو شریر مین ہے ہر پیر و جوان

عیش و آرام ہے کیا چیز دلا جلد بتان
بالی کو دیکھہ کی بجلی سی زیادہ ہے طپان

چین دم بھر نہین دل ہے تہ و بالا اپنا

اہل آفاق سے کیا کیا نہ ندامت ہوتی
جان بخشی کی نہ پیدا کوئی صورت ہوتی

کیا کہون جیسی غم و رنج کی شدت ہوتی
تو خاموشش ہی دل ورنہ قیامت ہوتی

آسمان تک جو پہونچیگا کبھی نالا اپنا

قول پر نادر و رسم کی کیا عرض حکم
عمر بھر خاطر خاطر رہی پابند الم

آہ افسوس ہے افسوس ہے اے وائے ستم
اے ولا رونے سے کیا ہوتا ہے کہتی تہی ہم

ابتدا سے نے دل زار سہالا اپنا

## واعظ شیخ الہی بخش ساکن پہانی نتاگرد شمس الشعرا مولوی سید مقصود عالم رضوی پہانی نوی

ہجر مین عیش پر نظر نہوے
جان جاتی رہی خبر نہوے

رنج مین زیست کب بسر نہوے
کب بیان غمسی چشم تر نہوے

کب عیان سوزش جگر نہوے

سینہ تیر و نسی ہو گیا غربال
ہو گئی زیست فرط غمسی وبال

کیا کرون عرض ہو گیا جو آل
ہجر مین غیر ہو گیا احوال

اسکے کسدن اور نہین خبر نہوے

آہی کیا فہم مین جو ہی مفہوم
اسکو کب حال غیب ہے معلوم

سچ ہی یہ ہم جو کرتے ہین منظوم
دہن تنگ یار ہے معدوم

بات کیا ہی اگر کم نہوئے

تہی جدائی جو یار جانی سے
تنگ تھے ہی زندگانی سے
خوش ہوئے مرگ ناگہانی سے
یون گئے ہم جہان فانی سے

دلکو کیا روح کو خضر نہوئی

کیا کہین آہ عشق کے نیرنگ
جس سے ہر ایک ہے جہان مین دنگ
مثل نادر ہوئی ہین بات سے تنگ
دیکھے واعظ وصال و ہجر کی رنگ

غم و شادی مین کب بسر نہوئے

## وصف لالہ بینی مادہو خلف لالہ مول چند دیوانگل نواب مظفر حسینخان ابن سبحان علی خان شاگرد شمس الشعرا مولوی سید مقصود عالم رضوی پہانوی

ذکر اسکا اپنے بیگانی کی لب پر رہ گیا
اور جہان چرچا یہ گلی کوچی مین گھر گھر رہگیا
حوصلہ جو دلمین تہا وہ دلکی اندر رہگیا
ایک شب بہی تو مری گھر مین نہ آکر رہگیا

داغ دلمین یہ بڑا ای ماہ پیکر رہ گیا

دل ہی مین دلکا رہا تہا جو کہ اسکا مدعا
کیا سبب تہا وہ جو کہا تہی یہ کچھ ظاہر ہو
آہ برگشتہ نصیبونکا اثر تو دیکھنا
ٹل گئی آکی سر بگڑیا ہونکی قضا

کہتے کہتے کہتے میان سے قاتل کا خنجر رہگیا

ہمنے مانا یہ پری ہو حسن مین طلعت مین حور
جلوہ گر الہ کا ہی سر پاک تم مین نور
دہیان اسکا چاہیی ایکا رہ گہنا ضرور
اس بہار عارضے پر ضد بیجا ہے غرور

اک کیسکا حسن یکسان اور برابر رہگیا

اور کچھ رنج ہین اونکی تو یہی تشویش کم
کلفتین جتنے کہ ہین اونکا نہین ہرگز الم
بس اسی کا ہی فقط افسوس سیکا دلکو غم
بیٹھنے پائی نہ پہلو مین ترے اکروز ہم

حوصلہ دل ہی مین اپنی دلکا دلبر رہگیا

ذم کیجانب طبع نی مایل ہجو ملیح
ترک بالکل کردی ہین مطلق ہین جتنے قبیح
کہہ رہی ہین برملا نادر یہی فصاحت صریح
معرکو غین وصف نے بہتم پر سے مشتر صحیح

دنگ ہوکر ہر زبان دان سخنور رہگیا

## وارث مرزا وارث علی بیگ ابن مرزا علی نقی بیگ صوبہ دار ساکن فرخ آباد محلہ دلی حیاتی

تہا دہیان ہمیشہ سحر و شام ہمارا
یعنی می وصلت سے بہری جام ہمارا
آیا نہ ادہر وہ بت گلفام ہمارا
کس کام کا خدا سب دل ناکام ہمارا

کیا کیا نہ محبت مین دل افگار ہوئی ہین
کیا چاہ ہوئی ہے ہمین کیا پیار ہوئی ہین
کیا کیا نہ جسینونسی سروکار ہوئی ہین
الفت مین ترے جبسے گرفتار ہوئی ہین

رم کر گیا ہے عشق مین آرام ہمارا

معلوم نہین آگے پریشانی ہو کیا کیا
شانہ سی بہی کچھہ بڑہ کی جگر چاک ہی اپنا
کچھہ دور نہین ہوئے محبت مین جو سودا
کسطرح نہو صورت دیوانگی پیدا

دل لیگئی ہے زلف سیہ فام ہمارا

عشاق مین افسوس کہ بدنام رہے ہم
بازارون مین رسوا سحر و شام رہی ہم

بی چین بلا عشرت و آرام رہی ہم
اس دورہ افلاک مین ناکام رہی ہم
اک بار نہ ساقی نے بہر جام ہمارا

معشوقو نہین واللہ کہ بی مثل جہان ہو
ہین عقبی حسین ایک پہونچتا نہین تکلو
اب دور کرو رنج کو بس مہر پہ آؤ
وارث کو عنایات سے اک بار تو کہدو
مدت سے یہ ہے عاشق بدنام ہمارا

## وصل سید کرار حسین خلف سید رحم علی خوشنویس متوطن جہجر امو ضلع فرخ آباد

وصل کیوا سے دل صرف مناجات رہے
رمز کی باتین رہین لطف اشارات رہے
پیار باطن مین بنا ہے کہ ذرا ہے
کہتے ہین وہ کہ بظاہر مین کوئی بات رہے
ہمسے اور آپ سے جو ریکی ملاقات رہی

گو کہ فرقت مین گذرتی ہی بصد رنج و تعب
پر غرض میری یہ ہے اور یہی ہی مطلب
یہی رہتی ہے دعا اٹھ پہر دن ہو کہ شب
جو مہینے ہین مری زیست کے اوخیر ہی شب
رنج شفاف کا دن گیسو نکی رات رہے

گو کہ آئینہ خاطر کو ہوئی کچھ نہ صفا
گو کہ ناراض رہے روی توجہ پہ میرا
گو کہ الطاف و عنایت سے تکلم نکیا
گو مزاج آپنے سرکار نہ پوچھا میرا
گالی ہی دیجئے کہنے کو تو کچھ بات رہی

خوان غفلت سے ہمیشہ ہے جگاتی ہی ہمین
باتین ایسی جو نہ آتی ہین سکھاتی ہی ہمین
جو کبھی کو چہ دیکھی ہی دکھاتی ہی ہمین
خضر مہ راہین بتاتی ہی ہمین
گو می محبوب مین گم قبلہ حاجات رہے

مثل نادر کے مناسب ہے کہ سرور رہو
رنجش طبع خدا کے لئے بس دور کرو

بی سب جانیے آزردہ کسیطرح نہو +
خفگے جانے دو بس وصل سے بولو چالو

وہی الطاف وہی باتکی عنایات رہے

## وزیر سپہ پرورش علی خلف سید نیر اللہ مقیم اٹاوہ

گاہ سے کاٹنے کو گاہ پئے آزار آیا
مستعدیان تو پئے قتل کے ہار آیا

جانکی لینے کو آمادہ وطیار آیا
ہاتھہ مین کینچکے جھپٹ وہ تلوار آیا

مست ہستی ہے بہکا کر مین سوئی یار آیا

تجھ سے جب بن نہ ہم غیر سے ہو وطا
جو کہ اظہار وفا تھی وہ ہوئی ہے ظالم

مہر و الفت کی جو رسم تھی نہ تو نے رکھی ظالم
یا نون بھی تیرے ہوئی ہے ظالم

وعدہ پر تو نہ مگر ای بت عیار آیا

با وہ الفت اغیار پیا ہے ظالم
سر پر الزام عبث آہ لیا ہے ظالم

دل رقیبون ہے کو الیوای دیا ہے ظالم
بی گنہ عاشقونکو قتل کیا ہے ظالم

حیف ہے خوف خدا تجکو نہ زنہار آیا

ناز تہی خو میونکی اپنے فلک پر کیا کیا
دخل کچھ شبہ و شک کو نہین اسمین تنجبا

جانتا تہا کہ مین دنیا مین ہون سب سے اچھا
ماہ کو اپنے صفا پر تہا نہایت دعوی

کیا ہی شرمندہ ہوا بام پہ جب یار آیا

شب تنہائی کی گو نجم شماری دیکہی
تا در خستہ کی کو گریہ وزاری دیکہی

جوئی خون آنکہون سے ہر چند کہ جاری دیکہی
ای ہزیر اشک فشانی جو ہماری دیکہے

آگی آنکہون کے نہ پہر ابر گہربار آیا

# وزیر افصح الفصحا بلغ البلغا خواجہ محمد وزیر لکھنوی

## صاحب دیوان ولد خواجہ وجیہ اللہ شاگرد رشید حضرت آسی مرحوم

کیا نور جلوہ گر ہے تری گورے گال کا
تا حشر غم نہ ہوگا ہمیں جس پہ گز زوال کا

اللہ رے حسن کوتری بوعوی کمال کا
سایا جو پڑ گیا ہی ہمارے جمال کا

اولیں سلطنت جس کی ارادہ خال کا

مثل اوسکے تہا نہ خلق میں دوسرا
ہزار ہے کمال ہے تہا ہزار ہے

خوبی عقل و فہم کو باغور دیکھنا
تصویر کیچ بکی تو لکھا اسکو زیر پا

ہاتھی سے جب کہ پنجہ نہ ہووے غزال کا

ہر وقت ورد لب ہے بیان دہان یار
رہتا ہی دل میں روز کمان دہان یار

ہوتی ہی گم جو عقل میان دہان یار
ہم سب سے پوچھتے ہیں نشان دہان یار

ہرگز نہیں جواب ہمارے سوال کا

تو نے کیا نہ غور مرے حال پر ذرا
الفت میں آہ میں نہ کسی کا تکا رہا

اب مان تو خدا کی لئی میرے التجا
انکھیں مجھے دکھا کی جو دیوانہ کر دیا

پہنا دے طوق حلقہ چشم غزال کا

پہچانتے ہیں خوب ہمیں گہاتیں آپکی
معلوم ہیں اشاری کنایات دل لگی

تیر نیں سے غرض ہے نہ زیبت سے ہی اسے
کہولے ہے رخ پہ زلف کہ پوشش کو ہی

افعی کو اب کیا ہی نگہبان مال کا

آگی تری ٹہہر نہیں سکتی کوئی سیاہ
قبضہ سے تیغ تیر کی ملتی نہیں پناہ

کہتا ہوں سچ میں خالق کونین ہے گواہ
روشن نہو فلک سے کسی شب چراغ ماہ

روغن نہ ہاتھ آئی اگر تیری ڈھال کا

ہر چند پیروی میں بہت دیر تک رہا
انداز کبک پا نہ سکا پر شرام کا

رفتار کی صفت میں وہ ان سے سبق ہوئے گیا
پر سون زین شعر میں ہو خیال ہی رہا

مضمون بندھ گیا کبھی ہے تیر خیال کا

اس سے زیادہ امر نہیں ہے کوئی عجیب
حسرت اوٹھائی تھی کہ ہیں ہوتکی فریب

ہر شے نگاہ میں نظر آتی ہی اب غریب
ہم سنہ کو دیکھ دیکھ کی ہر جا ہیں بالنصیب

لوٹی اوگالدان سراسر اوس گال کا

نادر دکیطرح پہلے سے دل غم میں تھا سمیٹ
راحت قلیل جانکو تھی رنج تھی کثیر

خم پشت باز فکر سے تھی مثل حرف میم
بر ہا ہوا ہے فتنہ محشر جوای وزیر

کچھ ذکر آگیا ہے کہیں بسکی چال کا

## وزیر شیخ وزیر علی ابن شیخ معین الدین احمد خطیب بلگرام صاحب دیوان شاگرد منشی احمد

گو کہ دنیا میں جہاں ہے بہت اوالٹا
گو کہ دیکھا ہی روان خلق میں دریا اولٹا

اور جو کچھ ہو وہ غم نہیں سیدھا اولٹا
ایسی قسمت تو کسیکی نہ خدایا اولٹا

جا دربت کدہ تک شیخ پھر آیا اولٹا

غیر کو وصل میں ساتھ سلایا اوسنی
مجھکو پہلو میں بہ مشکل بٹھایا اوسنے

اور گھر میں نہ کبھی اپنی بلایا اوسنی
اپنے کوچہ سے بھی آخر کو اوٹھایا اوسنے

آہ نی آہ اثر ہمکو دکھایا اولٹا

رنج کا کھول سکے گا نہ معما کوئی
ہوئی ساتھی نہ بری وقت کسیکا کوئی
سمجھے اس مزرعِ ناداں بھلا کیا کوئی
کام تدبیر سے اپنا کبھی بن آیا کوئی

آگئی تقدیر کی تدبیر کو پایا اولٹا

خرچ پر لاکھ چڑھی لاکھ ہوئے سر تہہ بار
لاکھ ہو انجم افلاک مین سب سے ابوز
سانتنا انکے کرتا یہ تھے مہابا فوز
کھینچ لی ماہ نی وہین ابر کی چادر منہ پر

اوسکا سونی مین عجب چہرہ سی دوہٹا اولٹا

مثل نادر ہو کسطرح سی دل غم مین سیر
ہی عجب طرحی کچھہ حال قیامت شیر
درحقیقت نہین ثابت کوئی اوسکی تقصیر
رشک سے گہر کا پتا اوسنے بتایا نہ ذرہ

یہ بھی قاصد تراخط لیکی پھر آیا اولٹا

## وزیر وزیران ابن عبد الرحمن خان متوطن فتحگڑھ یکی دو بتا جا اولٹی

کیون ہماری بنا کرتی نہی تقدیر ہماری
کیون ہوتی ہی گردن پہ شمشیر ہماری
کیون ہوتی ہی جان بلب حالت تیر ہماری
کچھہ بھی تو بتا دیجی تقصیر ہمارے

کس بات پہ یہ ہوتی ہی تعزیر ہمارے

ہی ہین نظر سکیرون آفاق مین مجنون
دیکھی ہین زمانی مین بہت عاشق مفتون
ہوگا نہ کبھی ضعف مین ہمسی کوئی فرہاد
اس مرتبہ لاغر ہی تن زار کہ مجنون

حیران ہوا دیکھہ کی تصویر ہمارے

ساتھہ اپنے جو لاتا ہی وہ بت بزم مین تمکو
کہانا جو کھلاتا ہے وہ بت بزم تمکو
انروز دن بلاتا ہی وہ بت بزم مین تمکو
پاس اپنے بٹھاتا ہی وہ بت بزم مبکو

کہنہ کر نہو عشاق مین توقیر ہمارے

تبدیل ہوئی شکر ہی اب ظلم کی عادت | آنی لگی کچھ آنکھ مین اب اوسکی سرورت
ہی جوش پر اتنو اثر جذب محبت | ہی سطرف اوسکی نظر لطف و عنایت
شاید کہ ہوئی آہ مین تاثیر ہمارے

پہلے نہ تھی ایسی طبیعت کبھی عیار | پہلے تو زبان ایسی نہ تھی تیز نہ طرار
یہ وجہ نہین ہے یہ کبھی خوبی گفتار | نادر کی توجہ ہی وزیر جگر افگار
کیون بزم سخن مین نہو توقیر ہماری

# وحید حکیم وحید اللہ خان ابن حکیم سعید اللہ خان ابن حاذق الملک حکیم عبد اللہ خان قریشی

## رئیس بدایون صاحب دیوان رفیق راجہ بہر تپور

چھوٹی بہی رہے پیش نظر اور بڑے آنکھہ | کس پر اجی اپنی نہ دنیا مین پڑے آنکھہ
پر ایسے نظر آئی نہین کوئی کڑی آنکھہ | جس ڈر سے اوس ظالم اکفر سی لڑی آنکھہ
کیا آنکھہ لڑی پھر نہ لگی ایک گھڑی آنکھہ

کرتی ہین جو انصاف سے عشاق پہ بخشے | تو حسن مین بیشک جہان تم ہو بہر طور
ہو لاکھہ برس گو کہ زمانی کی لمی دور | ہم چشم تمہارا نہو دنیا مین کوئی اور
بار یک کمر تنگ دہن اور بڑی آنکھہ

ان آنکھون نے کیا کیا کہون کیا کیا نہ دکہایا | کیا کیا کہون کیا کیا نظر آیا ہی تماشا
حیران ہون کسکی مین ہون کچھہ کہہ نہین سکتا | بادام ہی یا جادو ہے یا نرگس شہلا
یا صانع قدرت نے وہ موتی ہی جڑی آنکھہ

کچھہ خوف نہین دڑکی جو ہیں شاعر کوئی بات
صدمہ کی نہ دہشت ہی اندیشہ افات

ہر صبح و یا شام و یا دن ہو و یا رات
کیسا ہی ہو موسم یہ یہان رہتی ہی

موقوف کری کب سے آنسو نکی جھڑی نے آنکھہ

وہ دن گئے جن روز وان ہین اب جو رہی ہے راہ
اب صورت نادر ہی غم و نالہ جانکاہ

افسوس ہے افسوس ہے افسوس ہے والله
کیا انکھون نے سہ جائی کیا انکو وسید آہ

دنیا کی حسینو نسی تصور مین لڑی آنکھہ

## وحید سید ہادی ابن سید مہدی علی اُنس مرثیہ گوئی نامی متوطن لکھنؤ

یون ہو نکو آفاق مین کیا کیا نہین ہوتا
انا ثیہ دین یا عم دنیا نہین ہوتا

ہوتا ہی ہر اک امر یہ اصلا نہین ہوتا
بیوجہہ پشیانی و سودا نہین ہوتا

دل زلف مین جب تک کہ لہو لہا نہین ہوتا

دشمن بہی محبت کے پڑے آہ نہ پالے
ایوای کہ پڑجاتی ہین حد ہی کے لالی

گرداب مین الفت کے خدا لکو نہ ڈالے
کیون عشق مین ڈوبے نہ زمین چاہنے والے

دریای محبت مین کنارا نہین ہوتا

جو حال ہی پوشیدہ نہین سبکو ہی ظاہر
ادراک حقیقت سی نہین ہے کوئی قاصر

سب دیکہہ کی تہتی ہین خدا حافظ و ناصر
بیمار محبت کا تری وقت ہے آخر

اب آئین مسیحا بہی تو اچہا نہین ہوتا

گو غمسی شب و روز رہا کرتی ہین گریان
تر آنسو نسے رہتا ہی ہمیشہ مژگان

تو بہی ہی یہی قول اخی خستہ و نالان
تم صاف رہو یا نہ رہو ای مہ تابان

ہم وہ ہین کہ دل بہی کبہی میلا نہین ہوتا

ہر طرح سے ہم کو کی کہ نہیں ہو محتار — نادر سے سوار کہو مجھی مورد آزار
ایجان یہ دستوار ہے دستوار — دل تم سے نہ پھیریگا وحید جگر افگار

یہ عاشق جانباز کا شیوا نہیں ہوتا

## سید مولوی وحید الدین ابن مولوی امیر اللہ متوطن کرہ ضلع الہ آباد

جھیڑے کیا ہو گئی لطف سخن کیا ہو گیا — کیوں ہیں سب خاموش رنگ انجمن کیا ہو گیا
تفرقہ کیسا پڑا جرخ کہن کیا ہو گیا — چھٹ گئے یار و نسی ہم کیونکر وطن کیا ہو گیا

پھول سے کثرت سے جسمیں فرش چمن کیا ہو گیا

پھر میں جو زیب تن کرتی تھی چنگیز حسین — بل کسی میں بھی نہیں باقی رہا زیر زمین
خاک کی پیوند لحد مرگ ہے بند نشین — قبر کی سایچی میں سیدھی ہو گئی ساری جبین

آج کل دنیا میں وہ سارا بانکپن کیا ہو گیا

تو نظر رکھتا نہیں مقتل میں ہر گز مش و پیش — رحم بھی اصلا نہیں ہے تجھ کو کچھ اندیش
مطمئن دل میں نہیں افسوس تیرے اتنا بس — رہ گئی کتنوں کی دل میں قتل ہونیکی ہوس

دو ہی ہاتھوں میں تجھی ای تیغ زن کیا ہو گیا

ہو گئی سب باتیں کرتی کرتی کچھ مدت کے بعد — قہقہے تھے بزم میں باقی نہ ہر گز پھیکے
جتنے تھے سامان یکجا سب کے سب تتر بتر — شمع کی گل ہوتے ہی پروانے بھی ہیں اڑ گئے

دفعتا کیا تھا میان انجمن کیا ہو گیا

دل میں ہے کسکے انسانکی قطع امید — رحمت خالق سی بخشش ہی نہیں ہر گز بعید
مثل نادر نجب ہی فضل الہی سی امید — مغفرت یوں پوچھتی ہی حشر میں بخشو وحید

وہ فدائی نام پاک پنجتن کیا ہو گیا

## وفا محمد علی خان اہلکار عدالت دیوانی ضلع شاہجہان پور خلف مولوی احمد علیخان خوشنویس

کہوتا ہی کوئی عمر کو انعام کی لئے
دیتا ہی جان کوئی دل آرام کی لئی
موضوع ہی ہر ایک ہر اک کام کی لئی
دل سیکدہ مین خاک ہوا جام کی لئی
جا کر کہین نگین بنا نام کے لئے

عاشق ہون جان و دلسی متقر مین الصنم
رہتا ہون تیرے یاد مین اکثر مین الصنم
بھولون مین تجکو شام و سحر کیونکر الصنم
غافل نہین ہون ذکر سی دم بہر مین الصنم
حق نے زبان دی ہی ترے نام کے لئے

رکھتے ہین ایک خلق مین ہم اوس سے رسم و راہ
دلکو نہین ہے اور کسی خوبرو کی چاہ
وہ روشنی ہی دلکی ہماری خدا گواہ
اوس ماہ وش کے ہجر مین روشن ہے شام تا صبح
کچھہ حاجت چراغ نہین شام کے لئے

جاتی نہین ہین گرد بھی مسجد و مخمر کی
عاشق نہ ہین پرے کی نہ دلدادہ حور کے
پر قول ہین یہ اپنے دل ناصبور کے
ہمسے ادا ہینگے نازنین بیحجاب حضور کے
مزدور ڈھونڈھتی ہی کوئی اس کام کی لئے

دہ حرص ہے زمانی مین ہمکو نہ کچھہ ہوا
کی چاہتے ہین نرم مین ہم شور مرحبا
نادر کیطرح بس یہ سخن سے ہی مدعا
کچھہ اور احتیاج نہین ہمکو ای وفا
کافی ہے ایک شعر فقط نام کے لئے

## وفا سید حیدر علی متوطن دہلی شاگرد میان

# ذوق اہلکار سررشتہ بندوبست امرتسر

آوارہ تھی دور فلک پیر مین دونون
وابستہ رہی ایک ہے زنجیر مین دونون

آغاز سی تھی عشق کی تاثیر مین دونون
دل اور جگر تھی اسی تدبیر مین دونون

صد سنگر ایرہ تھی ہوے اک تیر مین دونون

نی خاک سی لوای اوٹھانیکی اشاری
جان تجشنگی رفرین نہ جلانیکی اشاری

نی بادہ وصلت سے پلانیکی اشاری
آنی کی تبشارت نہ بلانی کی اشاری

یہ لفظ نہین نامہ کی تحریر مین دونون

ہر ناہی بڑا بول کسیکو نہین زیبا
انسان بھی اس سے سہ سہے یہ ہیجا

اچھا نہین اچھا نہین اچھا نہین اچھا
تھا کہیے گا مانی و بہزاد کو دعوی

حیران ہوئی یار کی تصویر مین دونون

اب دام سی چھوٹین نہین اسکا ہو قتیل
ہوتی ہین رہا بھی کوئی یا بند سلاسل

مشکل ہے یہ مشکل ہے یہ مشکل ہے یہ مشکل
وابستہ ہوے زلف مین تیرے نگہ و دل

باندھی گئی ہین کونسی تقصیر مین دونون

یوسف ہے بھی رکھتا ہی فزون حسن و صفا وہ
نادر رہی بھی ہوشیار رہی سو درجہ سوا وہ

نادان ہے اس مرتبہ نافہم ہی کیا وہ
سینے سے لگی بوسہ سے دی تھو وفا وہ

یہ طور نہین اوس بت ثانی پیر مین دونون

وحشت مولوی حافظ رشید النبی مفتی عدالت
ضلع ہوگلی خلف مولوی حبیب النبی متوطن رامپور مقیم کلکتہ

پھیلے کو نگیون رشک ہو نازک مزیکا
جلوہ ہی ہر اک خال مین نجم سحر کیا
دعوی ہی حسینون مین اونہین تا جو یکا
چشم آہوئی انداز قدم کبک دریکا

رخ مہ کا ہی قد سرو کا نقشہ ہے پریکا

شرمندہ ہی آہو نسی مرے شمع شب افروز
سینہ ہے اوٹھا کرتی مین بس نالہ پرسوز
دل وقف جو غم کا ہی تو ہی جان غم اندوز
لب خشک ہین تر آنکھین مین قرین تا مین

یہان زیر نگین ملک ہی خشکی و تریکا

مدتسی مرے طبع مین اندوہ ہی ساکن
کچھ غم کی سوا کام نہین رات ہو یا دن
ہی قول ہمیشہ یہ مرا ظاہر و باطن
کہانی کی تو مدت سے قسم کہائی ہی لیکن

یہ غم ہے کہ کہا تا ہون مین اوس سے پریکا

نی اونکو غرض مجھسی نی اونسی مجھی یہ کام
مدت سے تو ہی بندہ و نامہ و پیغام
لیکن یہ یقین ہی مجھی ہر سحر و شام
اوس لفت کا آئی جو تمو در دم ارتام

طاوس کو ہو شوق مری نامہ بریکا

جو بات ہے نادر کی وہ ہر ایک بجا ہی
شک جسکو کہ تنہا تجربہ اونکو بھی ہوا ہے
حیرت کے جگہہی نہ تعجب کے یہ جا ہے
اوس کان ملاحت سے یہ الفت کا مزا ہے

وحشت سے ہے جو شور آپ سے شوریدہ سریکا

واصل لالہ درگا پرشاد انگریزی دان خلف
لالہ گنگا پرشاد گماشتہ مسٹر گلمور صاحب
تاجر متوطن علیگڑہ کول مقیم فتحگڑہ بمضاف شہر فرخ آباد

کچھ فایدہ نہین ہے محبت سے چاہ سے
رہتا ہی دور ہے وہ ہماری نگاہ سے

کیونکر نہ کام رکھون مین فریاد وہ سہی
ہوتا نہین وصال بتان رشک ماہ سے

ہر دم ہی سامنا شب بخت سیاہ سے

ہین منفعل اگرچہ وفور گناہ سے
محروم پر نہین کوئی اوس بارگاہ سے

مطلب نہین ہمین شرف و غروجاہ سے
اگرچہ یہ دعا ہے جناب الہ سے

وہ مہ لقا نہ دور ہو اپنے نگاہ سے

ہمسے ستم رسیدہ ہے آفاق مین کم
کوئی بلا نصیب نحوست جسی کہ ہین ہم

کیا اپنے حال زار کو اب کیجیے رقم
جو مین ہمارے خونکی پیاسی ہین اے صنم

پلکون کی تیز کم نہین تیغ نگاہ سے

سرمہ سے آنکھ زندگی ابدی سے دار ہے
ناوک اشارہ کا دل زخمی ہی پار ہے

بی شک شبہ پر محسن ستوار ہے
قتال خلق نرگس فتان یار ہے

کس طرح مرغ دل بچے تیر نگاہ سے

جو تیرے دام مہر و وفا کے اسیر ہین
عاشق ترے جو خلق مین نادیر ہین

جو معتکف ہین در کی ترے گوشہ گیر ہین
تیری گلی کی خاک نشین جو فقیر ہین

رتبہ مین وہ سوا ہین کہین بادشاہ سے

مری جو تہی ہو وہ آتی ہی کب نظر
احوال عیب سے نہین کہتا کوئی خبر

تعریف سنتی ہی ہین لوگونسے بیشتر
دیکھی نہین کسی نے ابھی تک ترے کمر

ان بال باندہ دیتی ہین سب انتباہ سے

اُف بھی زبان سے کہو جب ہی ہو رہو
جو حال ہی وہ چشم تامل سے دیکھ لو

حاصل ہے یار نادر حرمان نصیب کو
واصل اب اونسی کیا ہمین شیم امید ہو

ہر وقت دیتے ہین وہ ترچھی نگاہ سے

## حرف ـــــ الہای ہوز

### ہلال امیر علیخان و لقد اراب خان بان بشندہ لکھنو جب دلوشالہ رشک گرد رشید

جاتا ہی نہین دہیان سے ہرشام و سحر یہ بیٹ
رہتا ہی تصور مین ترا آمد مہ پیت

ہر وقت ہے ای جان جہان مد نظر یہ بیٹ
دکہلادی شب وصل مین اے رشک قمر یہ بیٹ

بہوکی تری دیدار کی غم کہا چکی ہر یہ بیٹ

آفاق مین ہوگا نہ مصفا کوئی ٹکڑہ کر
آئینہ نگیون رشک سی ہوجاے مکدر

حیران ہون حیران ہون شرمندہ ہون شرمندہ
اللہ ری صفائی کہ ہی روشنی برابر

آئینہ کیصورت ہی ادہر یہ ادہر یہ بیٹ

کرتا نہین پیش آئینہ خجلت سے سکندر
حیران اگر کوئی ہی تو ہی کوئی شکندر

بی چین نہین دیکہہ کی اک عاشق مضطر
رہ جای ہر اک جور و جفا پر پیٹ پکڑ کر

کرتے سے تمہارا کبہی لہلجای اگر یہ بیٹ

قدوہ ہی کہ دیکہا نہین سرو چمن ایسا
آنکہہ ایسی کہ ہو گا نہ غزال ختن ایسا

پایا نہ کبہی لطف حیا کا دولہن ایسا
کیا شرم ہی ای حور چو رایا بدن ایسا

پوشیدہ رہا وصل کی شب شکل مکر یہ بیٹ

از لیکہ ہی با معنی دتہ داریہ مصرع
پر تہتا ہی ہر اک کا فرو دیندار یہ مصرع

اور اوسمین نگاہ کی ہی ہر بار یہ مصرع
ہے دود ہلال جگر افگار یہ مصرع

دکہلادی شب وصل مین اے رشک قمر یہ بیٹ

### ہوس نواب مرزا تقی خان ابن نواب زلیخان

# شاگرد میان مصحفی صاحب مثنوی لیلی مجنون

تجھی پر دل فدا ہین جان کیا کون پر فدا کر
نہ جی کو وسوسہ چاہے کرے طبع الفت آشنا کر
کہان ہے عہد شباب اب عشق ہین دل بیقرار
نہین ہوتی جو مستی قدح دیدہ سے کچھ چکھا کر
تو ہمانندہ ہے تو کیا تو کیا خدا خدا کر

خیال عشرت دنیا نہ دے کبھی ایمان کو
قضا غافل کیا ہی کیا کچھ نہ ہوں گے غم کو
کہ کل عالم ہے محو حیرت ارادہ ہی ہمین ہمو
کہان کی ہنسی آگئی ہی ہمین ہمان ہے عدم کو
کچھ ہنسی سے کیا ہے پھر رونے کی تھی کیا وہ ہنسی ہم ہنگامہ کیا کر

خلوص نیت سے وضو طہارت سے شوق دل سے
نماز و تسبیح و ذکر و ہو یا حق ہو ریا کی ہن سے
رہ حبت کے ہین جو سالک ہے شعار ان کا زبان سے
سجود و محراب تیغ قاتل عبادت بدشتر ان ہے
جو وہ کرے قضا سی عمر ایک سجدہ ہین ادا کر

یہ تن جی کا ہی سب تکلف یہ زندگی کا طمطراق ہے
نہ دین جو آنکہین قضا سی تو پھر نہ تیرے نہ میرے ہین تمہارا
ہمیشہ گلہای ماہ تابان بخشم عبرت نظارہ
کہان ہے وہ جم کہان سکندر کہان سلیمان کہان قارون
یہ سب ہے خاک کی تہی تلی بگاڑ ڈالی بنا بنا کر

ذرا تمین جتنے کافقین تجھ پہ سکی سب کے دور ہوین
غم جدائی و رنج دوری تمام زایل ضرور ہوین
بہم ہون سامان عیش و عشرت عجب لطف و سرور ہوین
مراد دو جہان ہو حاصل جو یار یا تجھ سے ہو ہمین
تبھو دیر تک تو ہم بھی ہو نگی ہین خدا خدا کر

نہ اوسکے کیا کنارہ نہ ہی ہے کیا کنارہ
سمجھتے تہی سب اوسکو تہی ہے یا وہ تمہارا
وہ ہے البتہ زندگی کی تو اوسی سے ہے تمہارا
غریز تہے ہمکو جان شیرین جدائی اوسکی تو ہے ہمارا
یہ تن مہمان کو ایدھو مون رکہہ سکے ہم مناسنا کر

عیش ہی پابند فکر کا تو عقبیٰ و دین تمنا ہے — نہ ناخوشی ہی کوئی غرض نہ رنج ہی کوئی دل سے
کوئی دُرنی کی ہی ضرورت تیرے دل کے ہر دکھ ہے — بہار ابرو و مژگاں سبا فی ندبیری اُو حق کیا ہے

چراغ داغ جگر ہی ہے فروغ بخانہ قضا کر

لکھنؤ میں کیا ستم رنج خاطر کہ بیقراری بیکلی ہے — وفور گریہ سے غم ہوا جب ٹھہر گئی اشک شبنم کے
وصال کی شب ہے رنج ہجر اسی بات کی بیکلی ہے — اوٹھا جو دامن کو ہوا طرہ گرہ تو خورشید تیغ کی ہے

نہ بس چلا کچھ تو رہ گئی ہم کلیجہ تھام تھام کر

ہماری قسمت خراب ہی کہ یہ سب سے اوگئے ہی — نہ ہم صحبت سے اتنو نا طبع صحبت دشمن کے رہ گئے ہی
نسی مطرسی ملی نہ وہ آوارگی رہی اب وہ دل گئی ہے — ہی منہ پہ پیدا لوگ زدہ ہی اس کر منہ دیکھ رہے ہی

تصور دسکی ہین سو رہو تم بغل کا تکیہ گلی لگا کر

## ہنر سید مظفر علے متوطن لکھنؤ

تہا ملتفت کمال وہ ہر دم تمام شب — کیا کیا نہ جان زار تہی خرم تمام شب
یون ابر ہے عنایت اوسکی نہ تہی کہ تمام شب — بوسی جو یار نی دسی ہیہم تمام شب

تجسس کیا کیا سراحا تم تمام شب

اک رنگ پر مزاج رہی یہ نہین سنا — ہوتا ہی آدمی کبہی راضی کبہی خفا
لیکن یہ کبہی ہین نیا طرفہ ماجرا — ملتا نہین مزاج کسیوقت آپ کا

در ہم تمام روز تو برہم تمام شب

بے دغدغہ یہ تہی تو بی خوف و بی خطر — ظاہر ہے یہ کہ ہی کسی دیدہ کی خبر
اسکو خیال ہے جو زیادہ مآل پر — نیرنگ آسمان سے انجام پر نظر

ہنسے نہ کہکے روتی ہی شبنم تمام شب

محسباہی اور کون بہلا درد آشنا | آفات و رنج و غم کی کروں تشریح تا کجا
حال شب فراق کروں میں بیان کیا | دل و دونوں ہاتھ ہوں نہ میں بے بہا ہی بار ہا

درد جگر ہوا نہ ذرا کم تمام شب

وہ انتخاب اگر ہیں تو میں ہوں لاجواب | وہ پرسیا اگر ہیں تو میں ہوں بے حجاب
وہ برق وش اگر ہیں تو شبدہ بہی ہی | انکو سہر اور حسن مجہی نشاء شہاب

دونوں طرف تہا ایک ہے عالم تمام شب

پیدائش ہوس نہیں میرے نہاد میں | ملی کی ہے تیری عہد وفا ق و وداد میں
پر کیوں رہا میں حیف تری اعتماد میں | آخر کو گل کہلایہ ہے راتحاد میں

تہا خلق زیر تیغ ستم دم تمام شب

کیا کیا ملول تہی ہے جان تو حوصلہ کر | نجیر و مثل نادر گذشتہ تہا جگر
یہ سب ملال و رنج تو پہلی سی تہی مگر | وہ رشک ماہتاب جوانا نہ ای ہنر

کیا کیا کہا کہا کیا ہی ستم دم تمام شب

ہاتفی مولوی محمد حسن علی ولد شیخ عبد الغفار
ساکن شاہجہانپور محلہ بنگش محافظ دفتر عدالت
صدر الصدوری ضلع فرخ آباد صاحب تصانیف
نصاب انگریزی و فرائض ہاتفی تحسرسناو نور القران

سو فتوے ہے ایسی کچھ ہوا ہوئی | سب کچھ تو تہا پر اور بہی نازل بلا ہوئے

اوبھن یہ جانکی لئی کیسی صبا ہوئی | جوڑی کی اوسنے یکی گرہ آج وا ہوئی
الوا ور شام تک کو قیامت بپا ہوئی

باقی رہی نہ شرم نہ کچھ بہی ہا حجاب | بادہ کشی عذاب تھے سمجھا اوسی ثواب
کیون عاشقون مین سمجھین نہم اوسکو انتخاب | واعظ کی ہی لعل مین جھپا شیشہ شراب
مدت کے بعد دختر رز آشنا ہوئے

سمجھاتی ہم رہی تجھی نادان بار ہا | یوسف جمالو کنکا ہی تعشق بہت برا
مانا نہ ایک روز بہی تو نی کبہی کہا | زلفو نسی بند کی چاہ زنخدان مین جا ذرا
جو کچھ کہہ سنا ہوئی تری ایدن بجا ہوئی

تو لیتا سپند ہی وہ رہا ہو کو شہ گیر | مولس نہ پاس تہا کوئی اوسکی نہ تہا مشیر
نکلا نہ باغ سے وہ کبہی تا دم اخیر | دیوانہ بہار چمن مین رہا اسیر
ہیچ نسیم ہی اوسی بنجیر پا ہوئے

تیرا نباو جو ہی وہ ہی جانکاہ و بائل | آنکھین سیہ مین سرمہ سے مہلیسی ہاتہہ لال
نادر کیطرح بس ہے آتا ہی اب خیال | شب خون ہاتھی کی لئی اہی پر مثال
دونون مین ایک سرمہ ہوا یا خطا ہوئے

## ہدایت شیخ ہدایت اللہ خلف شیخ عبد اللہ ساکن شاہجہانپور مقیم فتحگڑہ یکی از دوستان جانب این اوراق

ثابت نہین کر سکتے ہین جب کوئی حجاب | کیون کرتی ہین سیر لئی تجویز بنا آپ
جیکاتی ہین کسواسطے شمشیر خفا آپ | دہمکاتی ہین کس بات پر ایماہ لقا آپ
کیا جرم ہوا مجسی جو ہین آج خفا آپ

بیفائدہ ہوتی ہی مرے قتل کی تدبیر | خنجر کبھی کھنچتا ہی کبھی تنتی ہی شمشیر
الغرض کی ہی بات مگر پیش ہے تعزیر | بوسہ جو لیا رخسا ہوئی کونسی تقصیر

کیا بوسہ قران کی دیتے ہین سزا آپ

باہر مین ہا اونکو سر بزم بلایا | مین دور رہا پاس انہین اپنے بٹہایا
ایوای یہ قسمت نے ستم مجکو دکہایا | اغیار کو سینے سے مرے آگی لگایا

کیا صاحب انصاف ہین ایماہ لقا آپ

دشمن مرے دلکا ہی جو عشق بت کم سن | سینہ مین عوض جانکی اب درد ہے ساکن
حالت متغیر ہے نظر آتی ہی دن دن | بیمار محبت کو شفا ہو نہین ممکن

ای حضرت عیسی کرین مرے نہ دوا آپ

ہی صورت ناداری خاطر کو مسرت | ہوگی نہ دم حشر کسیطرح کی ذلت
حضرت ہے کی ہی ذات سے امید شفاعت | کیا خوف جہنم ہی قیامت مین ہدایت

بخشا ہینگے بیشک مجہی محبوب خدا آپ

## ہمت لالہ اندرمن سررشتہ دار خلف

## لالہ ستیارام متوطن بہانی شاگرد شمس الشعرا مولوی سید محمد صاحب

لب شیرین کی مقابل مین نکہ کچہہ بہی نہین | تین بر خم کمر دوسر کچہہ بہی نہین
خال کی روبرو جو سیر کچہہ بہی نہین | آگی دانتونکی ترے قدر گہر کچہہ بہی نہین

سامنی چہرہ انور کی قمر کچہہ بہی نہین

ہین عجب طرح سی کچہہ لیل و نہار عاشق | راتدن رنج والم ہے مدار عاشق
دلسی مایل نہین ہوتا ہی غبار عاشق | کیا بہلاوے ہو حالت زار عاشق

آہ و نالہ کی سوا آتہہ پہر کچہہ بہی نہین

نہ کنہہ ہی نکونی جرم نہ تا ثابت ہے قصور
تم ہو مختار ہر اک طرحسی مین مجبور
پر یہ اسیر یہ سخن صاف ہے انصاف سے دور
مین ہون مرون بہدمہ فرصت سے یہی ہی منظور

تو جہی غیر کو ہو میرے خبر کچہہ بہی نہین

حد ہی بڑہ کر نہین بیباہی محبت مین کمی
سچ تو یہ ہی کہ نہین بات یہ ہرگز اچہی
ڈرتی ڈرتی کہون ہو عفو اگر بی ادبی
غیر پر کرتی ہو ذرات تلطف کیون تم نے

مجہ پہ مدتسے عنایت کی نظر کچہہ بہی نہین

زیست بیصورت نادر ہی سراسر آفت
جینے کی ہی نظر آتی نہین کچہہ صورت
اور سب یکطرف یہ ہے نہایت دقت
آئی دن ہار کی گہر جانیکی اب آے ہمت

ہای کیا کہیے کہ سامان سفر کچہہ بہی نہین

## ہوش شیخ عزیز الدین خلف شیخ فیض الدین مجون فرخ آبادی

خفا ہو کی تیوری چڑہای ہوئے ہین
ترحم ہی کس ہاتہہ دبہائے ہوئی ہین
غضب طبلیں مین آج آئی ہوئے ہین
گلے سے وہ بلکین لگائی ہوئے ہین

رگ جانسے لہو برسائی ہوئے ہین

کرشمہ مین دل خلق کا لی لیا ہے
اشارون نے اونکی کوئی کب جیا ہے
ستم اور قہر آج تازہ کیا ہے
نہین اونکی آنکہون مین سرمہ سیا ہے

وہ خنجر کو تیہر خیائی ہوئے ہین

نہین نوجوان کوئی چرخ کہن مین
نہین مثل رکہتے ہین وہ بانکپن مین
ہے سرخی پان کو ہمیشہ دہن مین
بنائینگے سوسن کو شاید چمن مین

ٹہری جو لہو نیر حمای ہوئے ہین +

مے صبح کو وہ اگر رہگذر مین — تو تہی مبتلا نشار کی درد سر مین
پڑ رہا یہی خواب اونکو جنے نظر مین — رہی رات چور ایسی غیر و نکی گہر مین
جو آئی تو آنکہین چڑہائی ہوئے ہین

نہین شوخ صورت کوئی اور انسا — وہ نہین حسن و خوبی مین واللہ یکتا
نکیون مثل نادر رہون محو تمنا — ہی ہی ہوش ہر عضو مین جلوہ اونکا
وہ رگ رگ مین ایسے سمائی ہوئے ہین

## ہادی مولوی محمد ہادی متوطن سنبہل شیرین بیان کامل تھے

یون تو ہتی تہی ابتدا نیکے شاخ مین — اور تہا ہر دم تصور گر گدنکی شاخ مین
دیکہو آویزش تہی ہر محل کہن شاخ مین — باغبان نے جبکہ آویزان رسنکی شاخ مین
سو جہی بلبل کو کہ گل یگا چمن کی شاخ مین

خط کی لیجانیکو باد صبح بہی آتی تہی کم — کوئی قاصد جانیکو ہوتا نہ تہا ہرگز بہم
گونہ اوسہتی تہی اودہر کو ہونکی ہی قدم — تہا برابر عاشقان پر شاخ آہو بس رقم
نامہ لیلی ہی جو باندہا تہا ہر نکی شاخ مین

نازکونکی عشقمین ہے زندگی مینی بسر — سخت جانی کا نہین باقی رہا تہج مین اثر
جان لینی ہے تجکو اگر مد نظر — باغبان تار رگ گل سے رسن طیار کر
تا مری گل کلی پڑی جہولا چمن کی شاخ مین

شرح حال زار مین قاصر ہی تو زبان — حال بعد مرگ جو گذرا کرین کیا وہ بیان
اسقدر سمجہا ہی مین تمہین اے مہربان — نخجدین وہ نخل مرقد کا ہمارے ہے نشان
یہ عجیبان جسکی لٹکتی ہو کفن کے شاخ مین

تجہ جوانی مین تو بوستان مثل نادر کی نہر — تو کہلا ہوئے ہے طبع نوجوانکو بار بار

لیکن اب باقی نہیں کچھ وقت آخر ختیار | داغ ہیں پیرہن پہ ہادی کی تن پہ زخم یار
گرچہ کم آتا ہی پہل محل کہن کی شاخ میں

## حرف ی الیاسی

## یوسف یوسف خان

کیا ہو سوا سکوت کے جو کچھ سخن پڑے | عشاق سے مقابلہ میں خامل بن پڑے
گردن میں طوق یا پا میں جامہ رسن پڑے | اوس خنگ جو کی جبکہ جبین پر شکن پڑے
یہ مشت خون جہان میں ہو ران پہ رن پڑے

معدوم ہی جو طوطو کا قفر بی نشان | دو گز زمین ملنی کی امید ہی کہان
سامان کب نصیب ہوئے بہر بیکسان | للہ چلکی دفن کرای قاتل جہان
اشتے تری کہی ہین ہنی کفن پڑے

کیا کیا نہ تو نے شق مین سینہ سپر کیا | مطلق نہ تیرے آہ نی لیکن اثر کیا
اسکا جیال تو نی نہ امی بی خبر کیا | کاٹا پہاڑ دلمین نہ شیرین کی گھر کیا
پتھر تری نصیب پر امی کو من پڑے

کہتے ہین ماہ تو جسے تیری رکاب ہے | بی مثل خوبرو یو زمین ہے لاجواب ہے
لاکہون حسینون مین بخدا انتخاب ہے | امی بادشاہ حسن تو وہ آفتاب ہے
نکلے جو خط عذار پہ سورج گہن پڑے

فکر سخن جو ہم مین ہم بیش و کم کرین | تختہ سیہ مسودہ مین یکقلم کرین
تعریف اپنی اب بہلا کیا رقم کرین | تیغ زبان جو معرکہ مین ہم علم کرین
حاسد کو بہاگنے کی سوا کچھ نہ بن پڑے

خوگر کیا ہی ظلم کے سہنے سی آپ نے
روکا ہماری تشنگ کو بہنی ہی آپ نے
رکھا ہی باز شہر کی رہنے سی آپ نے
گھر سی نکالا غیر کے کہنے سے آپ نے

اب جا کی کس جگہہ یہ غریب الوطن پڑے

عشاق کی لئی ہین ہزاروں ہی درد سر
تدبیرین وصل کی لئی کرتے ہین بیشتر
نادر کیطرح پر ہے یہ بس قصہ مختصر
اغیار کی طرحسے اوسی لاوا ہے کہر

یوسف یہ چال خوب ہے تمسے جو بن پڑے

# یوسف سید یوسف علی شاہ ولد میر حاجی احمد علی شاہ ساکن کوٹہہ پاچیہ من محلات شہر فرخ آباد شاگرد ہیان صفیر

روان ہے دریای اشک نجہ تو اب لیکے کیا کرینگے
جہاز ہے پیہم وہ متنی باب ہم لیکی کیا کرینگے
جہاز ہے نوسانیہ کیونکر جاب لیکے کیا کرینگے
جلا ہی دل تار اکباب ہم لیکی کیا کرینگے

وی وصال صنم کی دن ہے شراب ہم لیکی کیا کرینگے

ہر کرکوخ وہ کہا رہا اگر نہ صل نہین ہے
نقاب منہ پر نہین وہ کہتا نہین ہے یا نہین ہے طرز گفتگو
عجب تماشہ مری ہی ہے نہ وصہ میں نصرت
شلب ہے نی کر دیا ہی یہانتک دست کو بی تکلف

نقاب اوٹہا کر یہ کہہ رہا ہی ہجاب ہم لیکی کیا کرینگے

ہمارے حال خراب خستہ کو شیم مہر و وفا سی دیکھو
وا تمین تربت آجو جاے تعجب اسکا نہ یار دیکھو
سونگہا نو سونگہ بونکو مری اگر نہ لاوے تو رونکے کو
غرض گیا ہی کسی کی غم مین دیا ہی بیکار اپنی جیہو

پینگے اوس گلے پا نون کو کر گلاب ہم لیکی کیا کرینگے

نہ مثل عاشق کی ہمنی دیکھا نہ سنا نہ پڑھی میں — کہ قتل کرنیکو جسکی ہر گز نہین ہے آمادہ قاتل
حیرت آنکھو نے سبھی کی ایدن کچھ آپ ہی ہوتی ہے تلف — کہا کسینے جو اوس سے جا کر یہ سرا دہ پیر السمل

تو آہ کہنا ہی سر جھکا کر تو اب ہم لیکی کیا کرینگے

والا و مصر و وفا مین گر نہین ہے اوس سے کوئی برتر — ہی خوبرو یونہین اوجہ اعلی ہی تو ہے ہاد وی سے افسر
زبان نادر سی اوسنے تکرر کیا ہے ایک آہ کو — ہوا ہے یوسف سیر زمان رائی لازم ہی لیکی تھی

کسیکا مرنا نہین گوارا عذاب ہم لیکی کیا کرینگے

# یقین میرن صاحب شاگرد میان اسیر

سامنے آنکھو نکی آئی گل تر کیصورت — دیکھتی پھرتی ہے ہر نجم سحر کی صورت
حور سی بڑہ کی ہی دنیا مین بشر کیصورت — دیکھکر اوسکو صنم شرمسک قمر کیصورت

نہ تجھی آنکھو مین معشوق دگر کیصورت

حسرتین دلمین بہری ہ گئین خلق کی خواہ — اوسکی دیدے کو ہون سیر نہ نکلی کوئی راہ
کیا کہون اپنی مین ناکامی کی حالت صاحب — وصلکی شب سے جانان نہ نکی مینی نگاہ

تنہا یہی در نظر آئی نہ سحر کی صورت

حسن کی دید کجا دیکھی نہین اوسکی جھلک — ہای کس سر تہ ہی در پی آزار فلک
جانجا یسکے اسی حسرت و غم مین مشیک — رہگذر مین ہون رسائی نہین ہے دور تک

کون وارگذران مین ہی گذر کیصورت

ضعف سے میرے نہین کسکو ہی دنیا مین خبر — مجکو سب کہتے ہین موہوم ہے مانند کمر
نظر آتا نہین اب جسم مبدے بستر — حسرت دیدمین اسد رجعہ ہوا ہون لاغر

ننکیا جسم مرا از نظر کیصورت

اپنی برباد کی حالات کہو نہین کیا کیا
سہر ہی یا تک نہ مری چشم مین پھرتی رہا

اب یہ حالت ہے کہ صدمہ آغضب واویلا
شعلہ رویونکی تجسس نے جلایا کیا کیا

آہ بھی جسسے نکلتی ہی شرر کی صورت

دلبران جوانی کی ہین طرفہ نظر آتی ہی یہان
حسن کا اندنون ہی خوب شگفتہ گلزار

مجکو کسطرح سے اوس شوخ پر آجاتی ہی پیار
پیہاتہ تکا ہی نہال قد گلزار مین او بہار

سہر مین بہی نظر آتی ہی تمثیل صورت

دل ناداں ہمیشہ ہی غم راحت مین
چلئے اوس شہر مقدس مین ہون جاکر ساکن

جن کے دلمین نہ ہو یہ ہیچ یہان ہین ایسے
ای یقین کرب بلا مین ہو محرم لیکن

ہاتہ یہ لگتی ہی نہین کوئی سفر ایسی صورت

یادگار سید مہدی حسن خلف سید امداد حسین ساکن

نوشہرہ پرگنہ شکوہ آباد ضلع مین پوری

کبہی صیاد بگڑتے ہین
کبہی گلچین سے آکے لڑتے ہین

سرد کی طرح سے کرتے ہین
آج بلبل کو وہ پکڑتے ہین ✤

رنگ گل کے قفس بگڑتے ہین

دہیل لیتا یہ تاب ہے کسکو
سب اوہائی ستم ہوئے جو جو

بعد آگے اور کیا کیا ہو
کسطرح سے نبیگے کہئے تو

آپ ہر بات مین بگڑتے ہین

جو کہ جہوٹا ہمیشہ کو جہوٹا
کبہی امکان ہے نہین ملنا

وصل ہوتا نہین جو ہجر ہوا
دوستان عدم کو پائین گیا

کبھو ملتے ہین جو کبھو ملتے ہین

کبھو ہوتا نہ تھا جنہین چسکر
دھوپ مین جو نہ آتے تھے باہر
جنکے سر کے تلے تھے تکیہ پر
جو کہ سوتے تھے بستر گل پر

خاک پر اڑیان رگڑتے ہین

مثل نادر کہے نہ پوچھے بات
رہے غفلت مین صیف ہے دن رات
آپکے بات کا نہین ہے ثبات
لے نہ سرکار سے خبر ہیہات

پانون یار پڑے رگڑتے ہین

یادلالہ کاشی رام ناظر عدالت دیوانی شاہجہانپور
متوطن بہاٹی شاگرد شمس الشعرا مولوی سید مقصود عالم رضوی

حال پر آہ کچھہ نظر نہوئے
یا خبر ان کو گر نہ ہوئے
آگہے کچھہ بنے بشر نہوئے
مطلق آہٹ کسے قدر نہوئے

کون دل لے گیا خبر نہوئے

گو کہ ہین آپ غیر دنکی طالب
دل او نہین کیطرف کو ہی راغب
ہون مین مدام حاضر و غائب
مجھسے آنکھین ملائے صاحب

کیون مرے حال پر نظر نہوئے

واقف حال ہین صغار و کبار
ہین خبردار کا فرو دیندار
نہین خالی ہے کوئی شہر و دیار
جیہ گئے میرے حال کے اخبار

بگڑی بنجبر خبر نہوئے

فرد خوبی مین حسن مین یکتا
آپ سے نون مین کون ہی ایسا

طرفہ جوبن ہے واہ صل علے | دیدنی ہین تمہارے سب اعضا
کیا ہوا اک فقط کمر نہوئے

جان ہر بند ہوگئی برباد | مثل ناور کیا نہ ترک وداد
گو ہے پابند غم دل آزاد | کیون یہ مصرعہ رہے نہ یاد کو یاد
تم نہ آئے تو کیا سحر نہوئے

یاس رای تن سکھہ رای خلف رای بچھن شاد
از غریران اجہ الفت رای بخشی فوج سلطانے
شاگرد شمش الشعرا مولوی سید مقصود عالم رضوی

عرق رخکی ہی قطرونکو شرف تار دینیر | خال رخسار کو ترجیح ہے ستارونپر
یہ بیک دین آپ اگر توڑ کی دیوارون پر | کہکشان رشک کرے اوسے ہوئی تارونپر
چاندنی محو رہی پھول سے رخسارون پر

خار زار ایک ہے دم مین ہو مثال گلزار | مہد کی مٹی سے بہی سبز ہوا ہو دیوار
غیرت باغ ہوا کاہن دشت مرغزار | ہر جو ہوسکتا ہے خز انکا ابہی آجاتی بہار
عکس رخسار کا پڑ جاتی جو دیوارون پر

تجکو حیرت تھی کہ حیرت مین غرز و کیون ہو | سکتے مین کسلئے ہو ہوش مین اپنے آؤ
مثل آئینہ نہ حیران ہوا گت نر ہو | یار کی آئینہ رخکی تجلے دیکہو
صاف شیشی کا گمان ہوتا ہی دیوارونپر

آزمایش ہمیت آپکے تاثیر دوا | قسم بہی فرمائینگے تو بہی نہ اثر ہوئیگا

نوکی اعجاز و کرامات کو بس دیکھہ لیا | وہ اگر ہے دوران ہین ہمین حاصل کیا

رحم آتا ہی نہین جب وہ نہین بار و نیر

مجکو کہلتا ہی تہا کچھہ کہ نہان ہے کیا امید | لرزہ تہا جسم کو سر تا بقدم صورت بید
پہونچی پر نا درد رخنہ سی دلمین یہ ید | یا لگی بخشش خالق سی نہونا امید

ابر رحمت ہی کا سایہ ہی گنہگار و نیر

## یار امام خان ولد چاند خان متوطن فرخ آباد

رقیبونکے ایدل سیکہائے ہوئے ہین | عجب طرح سے طیش کہائے ہوئے ہین
کہرے ہین خنجر لگائے ہوئے ہین | سرے قتل کو شاید آئے ہوئے ہین

جو ن آستین چڑہائے ہوئے ہین

ہین اوس سے ہر شکو ن گرم صحبت | رقیبونکو ہر طرح حاصل ہے عزت
نباہ اونسے ہوئے نہین کوئے صورت | اوٹہائین بھلا کیون ہم روز ذلت

وہ سے نظر سے گرائے ہوئے ہین

کرینگے ن کیون ترک طیش و غضب کو | کرینگے ن کیون دہان سے تیر تعب کو
ن چہوڑینگے کیون اپنے طیش و طرب کو | ن کیون اپنے وعدہ پر کرینگے شب کو

سنا ہے کہ مہدے لگائے ہوئے ہین

ہین ہم جیسے مہجور و رہجہانین | نہ بلبل ہے ہونگے فصل خزان مین
نہین تاب و طاقت تن ناتوان مین | یہ ہیر اے فلک ہمکو ہجر ستان مین

غم و رنج کے غم سہائے ہوئے ہین

وہ بالکل سراسیمہ ہین اور مضطر | ن ہین سب کے سب اپنے جامہ سے باہر
ن سب شکل نا در ہین حیران و شدید | کیا اوسکے کیسوئے خمکو کہ ابتر

ن ای بلا آفت مین آئے ہوئے ہین

دیوان مؤلف و احباب سے چکا تب چند احباب کے غزلین بہت بدیع
پہونچین اسلئے بعد کیف یاری تحتانی کہدیا منتظر فا قوت طبع کی پہونچے

ابر سید وزیر علی خلف سید منصب علی مسمی اکا وہ

بوسون کے جو مرے ہین لبونکی آرزو
خوبی ہی اونکی دید کی چہپ کر کوا رہین
ہی خاک بہت بیتاب تو تجھ سہارہین
کیون لطف میل سے نہوا فروان بگاڑ رہین
ان سارہین کہان جو نہ اچہیر پہاڑ رہین

ہر ہر ایک بانکپن پہ ترے ہون فدا
جسکا کہ نو بسر ہوے ہر اک کے لئے روا
جہان کہ جن و ملک کرتے ہون ادا
قاصد تو جانتا ہے وسے دروازہ یار کا
زنجیر زلف حور ہو جسکے کوار رہین

تو یار روزگار ہین اپ لاجواب
کہہ تک تمھین حسینو نمین ہین فروانتخاب
مطلق نہ بیگانیو سے کیجے حجاب
تا کے غرور کہہ مجے کہتا ہے آر رہین

کہتے ہین ہو بنام و نہ ہو نام تو بتاؤ
ساکت ہون جو نہ آہ پھر اونسے کیجے
کہا جاے غیر ونکے جو خانہ ادا ہے
ہے سوختہ جگر کو اگر اون سے پوچہیے
فرماتے ہین کہ ہونگے کہین جو لہے بہار رہین

جون عصو عصو یار پہ ایمان لائے ہین خدا
ولیسا حسین اور نہین کوئی دوسرا
کرتا ہے التماس یہ نادر بالتجا
ای ابر دیکہو فیض یہ دندان یار کا

الماس کی گلاس ہین با تو نکے جہاز مین

## تسکین متوطن حیدرآباد دکن

شبنم ہمارے رونے سے آجاے جا بجا
یہ ڈر ہنسا رونے کے نہ ہین گر جا بجا

ہوگی روانی ایسے نہ اشک کباب مین
طوفان اشک دیکھ کی چشم پر آب مین

کشتے جسے خدا نے کیے انقلاب مین

وہ بیدار کیا فضول ہے لاریب ادعا
سر کو جھکا مین سجدہ خالق مین کیا بھلا

نے ابتدا درست ہے اپنے نہ انتہا
بیت الحرم کا خاک کرین قصد زاہدا

بت سب بسے ہے مین دل خانہ خراب مین

یہ پیار وہ نہین ہین کہ موہین ہو رو براہ
اے محتسب وہ نکے ہین شوار تر نباہ

جاتے رہے ہین ش و خرد سے خدا گواہ
عاشق ہوے ہین حضرت دل کسکے جسکے آہ

تصویر بے نظر نہین آتے ہے خواب مین

مبذول حال ہے مرے فضل کبریا
میرے صفت مین کہے جو کچھ ہے وہ سب بجا

نہین ہے مرتبہ مین نہین ہے کوئی سوا
کیون ہیری خاک مین نہ ہوتا اثیر کیمیا

ہین سلک نبدگان شہ بوتراب مین

نادر کیطرح چشم حقیقت کو کر کے وا
دیکھو تو کارخانہ قدرت کو اک ذرا

کرتا ہون جو مین عرض سنو بہر کبریا
ہر گر نہ ہوگے جلوہ وحدت سے آشنا

تسکین جب تلک ہو دوے کے حجاب مین

شاگرد مایہ ناز دلکشا متوطن لکھنو فاسی گو شاگرد احمد فا حسرت تکین

نسبتے نبود بنقش شام را | منفعل پیش کند بادام را
کے سزد تشبیہ خطش دام را | تلیسش آن سرو سیم اندام را

آفرین باد ماہ ایام را

اوسے بڑہ کر کب کوئے ہے جنگجو | بے مروت بے وفا تند خو
جان عاشق کا بلا شک ہے عدو | درد نبود در دل بے درد او

سنگدل گو ہم بت خود کام را

گو کہ ہوئے ناظر توحید چشم | گو کرے بینائے کے تائید چشم
کہولے کیا کوئے برائے دید چشم | بلبل از گل در چمن پوشید چشم

دید چون آن عارض گلفام را

حسن مین یوسف سے بہتر ہے ولیکن | مثل اوسکا کوئے کم آتا ہے یاد
شانہ کرنے سے ہے تنہا اوسکے مراد | کاکل مشکین بعارض بر نہاد

زیب و زینت داد صبح و شام را

حال گو دشمن ہین ہے اوسکے تباہ | مثل نادر چاہیے کرنا نباہ
گو زمانہ اب نہین ہے رو براہ | ہمچو حافظ جام مے شایق بخواہ

خاک بر سر کن غم ایام را

شروع مرزا وزیر علی بیگ خلف مرزا امیر بیگ صوبہ ارتموطن فرخ آباد محلہ دلی حیاتے

ذکر محفل مین نہ تیرا اور نہ چرچا تیرا | تہا کبھی مد نظر ہے نہ تماشا تیرا
مین تو پہنچا آگے نہ تہا جانے والا تیرا | جب سے ہے مد نظر حسن سراپا تیرا

جو سے آنکھ ملا نہین شیدا تیرا

حسن پر تیرے ٹھہرتے نہین جو رو کے نظر | خوبرو ایک نہے تجھ سے نہین ہرگز بہتر

تیری رتبہ سے نہین ہے کوئی والا خبر
ای بت اللہ نے سو طرح کی صنعت رکھکر
اپنے ہاتھون سے بنایا ہے سراپا تیرا

یون تو آئی ہین حسین اور بھی دنیا مین نظر
تجھسے بہتر کوئی خوشرو نہین دیکھا ہے مگر
ترک ہے حور خیا تکو بھی ترے خو بی پر
حق نے دی نور دیا ہے کہ ادب سے آکر
پھرو مہ چومتے ہین نقش کف پا تیرا

الشکون ہے ہجر مین ای شہ پر نم ہے
جان فرقت مین ترے آہ سریر غم ہے
رنج پر رنج ہے دلکو مرے غم پر غم ہے
اتنوا آبھر عیادت کہ لبو پر دم ہے
جان دیتا ہے صنم چاہنے والا تیرا

ہے وہ شیرینی سخن مین کہ ہو شرمندہ عسل
نہین نادر کو مرے فکر مین کچھ دخل
کرتے تھے مدح وثنا وہ تو بروز اول
ای فروغ اب ہے وہ فرماتے ہین کر تکمیل
ہی ہر اک شعر مین انداز نرالا تیرا ✤

سامی مولوی وجیہ اللہ خان بہادر سابق مفتی عدالت صدر اگرچہ حال صدر الصدور ضلع مین لوہری خلف الرشید حاجی مولوی عبد الحکیم قاضی و رئیس اعظم اسلام آباد عرف جانگام مضاف ملک نیگالہ متعلق ہائی کورٹ کلکتہ شاگرد رشید الانبیا حاجی مولوی محمد موسیٰ صاحب

کیا بیان اوسکو کرون جو ہی نرا دیدا مین
شرح کیا اوسکی لکھون ہے لطف جیسا پانی مین
میرے کیفیت نہین آسکتی ہے اظہار مین
کیون مین مرکے چھون نخم فراق یار مین

آب حیوان ہی مرے سفاک کی تلوار میں

کرتے ہیں طیار اب جلاد فولادی تبر
نوک کی پہل پر جہونکی لی رہی ہیں الحذر
آئی ہی بنگالہ سے تحفہ میں سلہٹ کے سپر
سان کہتی ہیں کسیکے خنجر خونخوار پر

شور محشر ہو رہا ہی کوچہ و بازار میں

پیار سے جسطرح کی کیا ہوئے اوسنکا بیان
بوسہ کیا دیدیتی تہی جانتکی سنتہ وہیں زبان
وہ لڑکپن کی گہنیں باتیں ہوئے جسے جوان
دینا اپنے منہ سے یا کہنا لینا میرے منہ سے پان

کیا بہلاوے تھے جو بیان تہیں پہلے اوس خونخوار میں

نوبت چاک گریبان آ تا دامن گئے
ناوک بیدادسی الواسی چہاتی چہن گئی
موت اوس لیلے ادا کی غم میں دیوانہ بن گئی
قیس بہاگا دشت کو بستے مجہی بن بن گئی

فرق مج سرشار میں دیکہو اور اوس شہار میں

اب توجہہ کرکے عرض نادر شید اسنو
زخمی کرنہیں نہ مہر حق ذرا صرفہ کرو
تجربہ اوسکا کر و جانباز یونکو دیکہہ لو
امتحان تیر ستم کا سینۂ سامی پہ ہو

سنتے ہیں اوسکو ہے دعوے لذت آزار میں

تقریظ رشحۂ کلک سلک نواب نامدار فلک وقار جناب نواب محمد علیخان بہادر عرف نواب دولہ حضرت جنت مکان نواب اعتماد الدولہ سید فضل علیخان بہادر وزیر عہد سلطنت مرزا القصیہ الدین حیدر بادشاہ اودھ الحمد للہ جواس خمسہ کو شعرائے جہات ستہ کی مبارکباد کہ دونیولا جناب معلے القاب برادر صاحب والاسناب فخر الامرا ملک الشعرا ریب ساده کمال رشک چار باش غرجلال اعتصام الدولہ سبحان مان نواب بہی بیمر اکلب حسینخان بہادر مبارز جنگ المتخلص بہ نادر مجدہم کے کہ سخن سنج و سخن فہم و سخن گو اور نازک خیال و شیرین مقال و معنی سنج مقتضائے طبع خداداد و ذہن رسا زیادہ پانسو سے مطبوع ہر علے وادنی قالب تصنیف میں لاکر قصد فرمایا ہے کہ مطبع پسند خاص و عام مفید الانام میں طبع ہو کر وسطے فیض عام کے طراز عالم میں پہلین اور باوصف کر وشہور و سرور سمور سیم یادگار اس زمانہ اور زمانہ ہائے بعد میں رہیں اگر شاخ حنا کا قلم نباؤں اور زمانہ چین کو دوات ٹھہراؤں تو شاید تعریف انکے اشعار رنگین و شعر عنبر آگین کی کاملہ سکوں اور بسطح جو دریا کو کوزہ میں بھروں اور در نکو بیت کے گنوں تو اونکی ذات ملکی ملکات کی در توصیف سلک تقریر میں پروؤں الغرض اندکے از بسیار و یکے از ہزار ہے کہ ہر شعر روشن اونکا شعری کے مقابل ہے اور قصہ شنیدہ کا معا وانیجا اگر طالب دیدار ہو تو یوسف کو بی نقاب آئینہ شعر میں دیکھا میں اور جو مانی طلبگار ہو تو پردۂ تصویر کو بحجاب صفحۂ شعر میں جتائیں طائر مضمون اونکے کنگرۂ قصر خیال کا ایک گردان کبوتر ہے اور گوہر معنی اونکے صدف بحر مواج طبع کا ایک نمایان جوہر ہے اگر وہ یکو ایک بیت عنایت فرمائیں تو مالک شعر سخن ہو جاے اور جو قطعہ لطف فرمائیں تو صاحب اقطاع فن کہلاے شعرے حال اونکے گلچین چمن کمال ہیں اور نشان باکمال خوشہ چین خرمن مقال پروردگار اونکو بطفیل ائمہ اطہار ہمیشہ مع اولاد امجاد و آباد رکھے ایں دعا از من و از خلق جہان آمین باد۔ اور تاریخ اتمام از ابی سید محمد علی عرف نواب دولہ عاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی کی اسباب میں سب فرمایش انتخاب عجب ہے انور بے سواد

کو اکدن ❊ فکر تاریخ جو موئی پیدا ❊ روی القضات سے کہا دل نے ❊ کز ہی خمسہ در راہ

## تقریظ منظوم لفکر عالی نواب عبد العزیز خان ابن نواب محمد سعادت یار خان نواب اعظم الدولہ حافظ محمد یار خان ابن حافظ الملک حافظ رحمت خان بہادر نصیر جنگ والی ملک روہیلکھنڈ ❊

ای طبع ملول شادمان رو — افکار رجحانے سر کران رو — ای جان حزین خرم تر شو
دلگو مسرور کہہ شب و روز — دنیا مین عبث ہے رنج کرنا — آخر ہے جو اسنے گدز ما
مہمان دو روزہ ہر بشر ہے — کس کو دم مرگ کی خبر ہے — اس عمر قلیل مین نہ رہنا
انسان ہو مبتلائے افکار — لازم ہے کہ دل ہو شاد و خرم — ہو غم بھی اگر تو عشق کا غم
یہ غم دلمین اگر سمائے — غم اور نکوئی پاس آئے — وارستگی این و آن ہے جا
ہر چند کہ رنج و فکر سرت — ہے لازم حالہ شہادت — لیکن ہو اسنگ آن آزاد
تدبیر بھی او سکی رہتے ہین یار — ہوتی ہے جو فوج غم مقابل — جمعیت ہر شغل شر غیل
ہے بحر الم اگر یہ ذخار — کرتا ہے سفینہ غزل پار — زن اندوہ ہو جو منظور
کافی ہے یہ شغل حشم دور — ہوتا ہے اسی سے عشق پیدا — کرتا ہے یہی دلونکر شیدا
ہے دام غزال عشق کا یہ — ہے ریشہ نہال عشق کا یہ — بادہ یہ ہے عشق کا ہے
آمینہ یہ روے عشق کا ہے — اس مشغلہ کا جو چاہے سامان — کز جمع سخنور و نکے دیوان
جب گلشن عیش ہو خزانی — ہو مائل شعر خوانی — جب سانے ہو یہ خوان الوان
سب جاشنیان ہین و قدحخوان — اشعار مین سب مزے ہین موجود — سیر ہے کوئی کوئی نک سوو
ہر شعر کے مختلف ہین پرداز — ہر شاعر کا نیا ہے انداز — کیا گلشن نظم خوش فضا ہے
ہر پھول مین رنگ و بو جدا ہے — جب تک نہ ہو سیر ہر خیابان — مشکل ہے کہ ہو کوئی سخندان
لیکن وقت ہر جگہہ یہ — کیونکر سب جنس ہو میسر — ہان میسر گر سنی تو گفتار
آسان ہون کارہائے دشوار — نادر ہین جو بیمثال شاعر — افصح صاحب کمال شاعر

ہین سیکڑون سخن کے ساقی — نام نامی ہے جو لنے باقی — شاگرد رشید فخر اوستاد
ہے خانہ نظم اولنے آباد — ہے اولنسے بہار اس چمن میں — رونق ہے سخن کی انجمن مین
ون حاکم کشور سخن ہین — سرد فتر دفتر سخن ہین — مشہور جہان ہے نام اونکا
مطبوع ہے سب کلام اونکا — جتنے ہین سخنوران نامی — اونکے در کے ہین سب سوالی
قسام سخن ہین جتنے مشہور — سب پر ہے عیوبر شہ بدور — قابو مین فنون نظم ہین سب
اک اک دیوان ہے مرتب — فی الحال ہوئے ہین رشک گلزار — مجموعہ کیا ہے ایک طیار
جتنے شعرائے نظم اردو — مشہور ہین شاعری مین ہر سو — سبکی غزلونکی کرکے تضمین
شعرونکو گرد سے دی ہے زینت — بعضی غزلین ہین فارسی بھی — تضمین اونکی ہے جنکی
ہے تتفہ ہر دیار اسمین — ہر رنگ کی ہے بہار اسمین — گونا گون رنگ و بو ہی اوسمین
ہر طرز کی گفتگو ہے اوسمین — وہ قابل دید اہل فن ہے — تعلیم و قوانین سخن ہے
مجلس تمام نہیں ہوتی سیر سے بھی — دیوان بھی ہے وہ تذکرہ بھی — جسکا ہوا اوسکی سیر کا دہان
کیون جمع کرے نظیر دیوان — گوطرز سخن ہے گونہ گونہ — ہے اوسمین ہر ایک کا نمونہ
سبحان اللہ لطف تضمین — قدسی کرتے ہین سنکے تحسین — تاسیخ کی دیتے ہین صدا یہہ
مجموعہ منتخب ہوا یہہ — ۱۲۸۳ ہجری — نادر ہین اسمین سب مخمس
دل اس تاریخ پر گرو ہے — دیوان مخمسات لو ہے — اب طول نہین عزیز بہتر
کرختم کلام کو دعا پر — جب تک ہے فیض نظم جاری — ہے باغ سخن مین آبیاری
نادر سے شگفتہ یہ چمن ہو — سرسبز حدیقہ سخن ہو — نقطہ زیر از نتائج افکار

## شمس الشعرا مولوی سید قصود عالم رضوی پہانوی شاگرد نواب معلے القاب جناب میرزا اسد اللہ خان بہادر غالب دہلوی رباعی

این مخزن سخن کہ برنگ چمن است — نادر چمنے پر از گل یاسمن است
ہر سطر روش سر دالف گل الفاظ — گلچین مقصود و نگہت گل سخن است

نسیم فکر مقصود رنگ صبای سحری دسته دسته گل و ریحان فقرات حمد و ثنای بیحد
گلستان کائنات و نزهتستان ممکنات اردو چمن چمن گل سودی گل سحری محبت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پیش تماشائیان چمنستان ہر سخن کہ بنگارد و ہر نقش کہ بنگارد از گلشن خیال
نشاندو ضرور می انتخاب از ریاض مضامین نگارگران نگارستان خیال و تماشائیان
مسائل نگاران معقول را غرض باو کہ درست حال گلہائے رنگین نوشتہ شائقان
گوش بیانی گلشن و فصاحت سمر و چہار باغ بلاغت دستہ التاج تا کہ نظارہ فزایان
شاعری قادر الفصاحۃ الدولۃ عبدالرحمان جناب دہلی میرزا کلب علی خان بہادر المتخلص بہ نادر
کہ دوحہ باغ نادر و دستہ تاریخی اوراد گلزمین شرف تقریظ نشانیدہ دام مرتب و رہرو دبستان ما
ہواداران چار چمن سخن از نسیم نکہت گلہائے مضمون تازہ و مرغطر شمودہ التزم تمیز
غزلہائے زیادہ از پنجصد شعر اردو گویان کشور ہندوستان بزبت ملبند طبع وقاد
ملازم گرفتہ منتظمان فکر و خیال عشر کہ بخاطر نوروان برائے غریب تماشائیان استقبال
ناظران بصورت پیک طرب شاعر اندرفتہ الحق این نسخہ نگارین بیاضیست کہ واصحیفہ
ریاحین و صفحہ رضوان سودہ از اوراق رنگین او ست صفائی خاطر روضہ ضمیران جلب نزاوار
مشاہدہ صفحات آئینہ آئین او و ہر صفحہ از صحائف مصارع تضمین غزلہا ابواب لطافت قابلیت
معانی بر ارباب تحقیق و معارف خوش بیانی کشادہ دار شرق اوراقش آفتاب ہر مطلع
چون مطلع آفتاب نمودی در عین بیت الشرف جلوہ طلوع داد و قطعہ ست تنگ زر یو صفحہ ہائے
این کتاب ۔ زہرہ دامنیست حاجتمند زیور آفتاب ۔ وصفحات ماہرویان زینت اوراق او
الاجرم ہر صفحہ دار وصد شرف بر آفتاب ۔ بیت الاحزان خاطر مجبوران از ذوق ہر خمسہ غزل
دار السرور و ضمیر قابلیت پذیر روشندلان از پرتو شمع معانی ہر بیتش بیت المعمور سواد صفحات
قابض النور شش بصفحات تو جج اللیل فی النہار موصوف و ناظرین از ریاض مین السطورش بمشاہدہ
تو جج اللیل فی النہار شغوف رقم دیباچہ کمالش کلام بدرا از تکلف جدول سیمین کہکشان تار

تعلق بریده وجدا ول شنگرف کار شنگرف گون بعاینه گلرنگی بمضمون لو مانند آبجوان
نیلفام خود را بکنار کشیده رشحات الفاظ سحابی صفاتش بر نگارستان بر دهار ریاحین قبات بالا بل
جان بخش معانی کلام تازه وآبدار پرورده ودر محد صحایف الطفال حروف را باعجاز روح افزائے
نادر بیانی مسیح وار بگفتار آورده چون این تقریظ در عین هجوم افکار رقم پذیر گردیده تاریخ
این نسخه روح بخش از امداد مسیح خامه معجز نگار بر روے اظهار رسیده مامول که شاعران نکته بین
وناظران دقیقه کمین بطبع اوکاتب سرایا بلغزا لعین انصاف دیده بدکر خیر یاد آرند ونظر
برستحسان که ازاز ل شعار الثقلین ست برگمارند قطعه تاریخ فارسی حضرت نادر مانکه
نباشد مثلش ✤ شاعرے نکته ورے قدر شناس شعرا ✤ خمسه بر بهر غزل هند چه نورون
فرمود ✤ مرحبا فکر رسا گفت برین فهم ودکا ✤ گفت مقصود تباریخ چنین لفز کتاب ✤ مخزن
فائده نادر اردو زیبا مثنوی حضرت نادر اوستاد زمن ✤ بانسیم سحری گرم سخن
نظم عشتر کده وباغ کلام ✤ دسبدم طائر مضمون در دام ✤ وه چه نزهت کده آباد شده
بابل صبح حزین شاد شده ✤ کرد تخمیس کلام شعرا ✤ شد نسگفته گل مضمون هر جا
سال مقصود قسم کرد صبا ✤ چمن تازه مخمس گویا ایضاً هندی کلام نادر کو
حق نے بخشے عجب طرح کے ہین لطف افسون ✤ فصیح کہتے ہین دیکھہ کے ان میہ
مضمون شاعری ہے ✤ کرینگے جادو بیان موزون مخمس ایسے فصیح مضمون ✤ جو پڑھے
مجسے کوی حقیقت کہون مین اوس سے یہ ساحری ہے ✤ عجب ہے تاریخ کا تر دد عجب
تجھے فکر سال کی ہے ✤ بدیہ مقصود کر قسم تو بجا یہ مضمون سامری ہی قطعه
تاریخ اردو جناب ڈپٹی وحید دوران ریاض شعر وسخن کے گلچین ✤ ہر ایک علم
وہنر کے ماہر ازسے ہر ایک فن پہ قادر ✤ ہر اک غزل پر لگاے مصرعہ سگفتہ فرماے
غنچہ دل ✤ صبا سے کہہ جا بجا یہ خمسے کمال اعلے کلام نادر ✤
قطعه تاریخ طبعزاد ضیاء الشعرا سید جورشید عالم خورشید

تخلص خلف الصدق محرر تقریظ ہذا منیر اکلکسین آن ماہر ہر علم و
فن ❊ موجد سبعہ سخن شاعر گرو ساحر بیان ❊ جدت فکر رسانا در تخلص یافتہ ❊ خلق شد
زنگو نہ کم او ستاد در ہندستان ❊ فکر بحر موجزن زال بر و عمان سیئہ ش ❊ فیض اشعار از
خباب ناسخ مغفور دان ❊ بزغر طمانے بان اردو از فکر سامیم ❊ کرد فزون حمیئے لاجواب
و در فشان ❊ مصرعہ تاریخ اے خورشید و شن بنکاید ❊ آبکدآباد کلام انتخاب بندیان قطعہ
تاریخ ریختہ ابر کلک گو ہر بار سید مقبول عالم را در کو حکایت و ہم شمار گرد
محرر تقریظ کرد سوزن خباب نادرا ❊ خمسہ ہی لطیف و ملیح پسند ❊ گفت قبول
شہر بخش ❊ یک کتاب محسن لبند قطعہ تاریخ چکیدہ خامہ سحاب رقم سید
وزیر علے منظور مشیرہ زادہ محرر تقریظ چہ نادر گرہ بند و زون نمود ❊ کہ ساحر
بگویند جادو کلام ❊ نبشتم بلاغور منظور دوش ❊ تاریخ این ذکر اردو کلام ❊
قطعہ تاریخ طبع زاد مرصد حسین خان غضنفر تخلص مشیرہ زادہ نواب
علیخان بہادر والی حسین آباد شاگرد محرر تقریظ خجستہ خامہ باد ستش چہ سازد
حاسد روبہ مزاج ❊ حضرت نادر بلاشک شیر میدان سخن ❊ چون گرہ بندش گرد از بند
زلف دل کشاد ❊ نیزہ در کف از تے کلک در افشان سخن ❊ ای غضنفر از سر لفظ بداہت
سال او ❊ صاف پیدا کرد الفاظ نیستان سخن ❊ تقریظ غبار خستہ مولوی
سید عرفان علی رئیس بریلی و ستاد صاحبزادگان جناب
نواب دولہ سید محمد علیخان بہادر جواہر زواہر محمدت بقیاس نثار بارگاہ
شہنشاہیکہ یکہ تازان عرصہ سخن وری را شہریار اقلیم معنی ساختہ و شیرینی مذاق
شعرائے بلیغ الکلام قوت سامعہ را بچارہ موجہ کوثر انداختہ و تحف صلوات زاکیات پیشکش
سید المرسلین کہ مسدس این کہنہ رباط عالم از مطلع قامت مبارکش بر و نق و تازگی
سید و ہشتمن بہشت بطفیل مخمس آل اطہارش بہ محبان اہل بیت اطہار عنایت

گردید اما بعد سخنوران هنرپرور و زبان آوران هفت کشور را نوید سے سید هم و بشارتے
میرساند که درین هنگام فرخی انجام جناب شوکت مآب امارت انتساب فلک قباب معلی
القاب امیر باذل رئیس دریا دل ثریا مرتبت کیوان هفت عطارد رقم خورشید هم مشتری
خصال قمر جمال نگین نورآگین خاتم جلالت مهر درخشان سپهر نبالت رشک فصحای عرب
و عجم مسعود بلغاے بنی آدم افتخار فرزدق و حسان حسبان زمان نواب اعتصام الدوله امیر بنا
کلب جنگ بهادر مبارز جنگ متخلص به ناورادام الله اقبالهم العالی مادامت ساعات
الایام واللیالی کتابے عجیب موسوم به دیوان غریب حاوی کلام متقدمین و متاخرین ترتیب
نموده تخمیس آن همت والا نهمت مصروف فرموده اند تا گلچینان چمن نظم و نثر با مر بصیرت
مکشایند و بپاے چشم ارباب گلگشت این نگارین گلشن در آیند سبحان الله زهے تخمیسکه
بسوادش نمونه توالج اللیل فی النهار و بیاضش آئینه تبات تجری من تحتها الانهار تقاطش
نور افزاے نقطه سویدا الفاظش روشنی بخش بیضه بیضا و در برابر جودت قضا منیش مطلع آب
و تاب آفتاب بے نور و در جنب شیرینی بیانش ماء معین بلخی عذاق مشهور مصنف نظم آفرینش تا
مخمس حواس خمسه تصنیف فرموده مصنفی را انچنین تصنیف میسر نیامده و سوانح کتاب دلنشین و منیر
تار باعی عناصر اربعه تالیف نموده شاعرے را مثل این مضامین بخاطر نرسیده تعریف این
تخمیس از حوصله فکر فلک فرسا بیرون و توصیف این تصنیف از حیز خرد آسمان پیما افزون
اگر فصحاے علوی خرام عمرے در وادی تحریر صفاتش بکار دارند سر گردانی خامه سطر از ان گام
فکر نتواند پیمود و اگر قلم اسطفی زاد سالهاے دراز بمیدان بیان اوصافش قدم گذارد حرفی
ازان بعجز نخضر و الیاس تحریر نتواند نمود و المعجز ازین وادی عنان شتاب نیز قلم کشیده بریک غزل
بدیهه رود قطعه تاریخ که از طبع شورید سرزده خاتمه کلام میسازند ۔ ای کمال تو بآفاق جهان
شده مشهور ۔ ز کلام تو بود ساحت عالم پر نور ۔ رتبه افضل تو از رتبه سحبان برتر ۔ متفق گشت
بدین قول بیان جمهور ۔ جودت فهم تو از فهم مهندس فزون ۔ جهت ذهن تو از ما بود

از شعله طور ✤ مشک از روی خجالت نکشاید دکان ✤ نفحه خلق تو انجا که بر دباد دلور ✤ کشور علم
فیضان کلامت آباد ✤ خطه قسم زاحناس بیانت معمور ✤ در جهان مثل و نظیریت چو نیامد بنظر
شده خاک نظیری ز خجالت ستور ✤ انوری کیست که هم زمزمه کامت گردد ✤ پیش شهباز کجا ل
کشاید عصفور ✤ نقطه خط تو مانند سویدا و لکش ✤ حلقه حرف تو چون دیده لیلی پر نور ✤ وادی مدح
تو از طی انامل فرون ✤ شرح اوصاف تو از حامه عرفان بس دور ✤ قطعه تاریخ برای این
سخن سنجه ها رقم فرمود ✤ چناب نادر ناظم محبت آل رسول ✤ چون گردید سال طبع آن عرفان ✤ ندا رسید
زهاتف که خمسه ثانی قبول ✤ تقریظ انطبعا [illegible] عالیجاه رحیم خان ثانی جالینوس زمانی حکیم
اضعر حسین جامع علوم عدالت سرکار نواب سکندر بیگم صاحبه والیه ملک بهوپال
انظر وایا اولی الابصار [illegible] این نادره مجموعه ارباب سخن ✤ گلهای کلام را بود چون گلشن
افروخته از بیاض او عارض حور ✤ دل سوخته از سواد او مشک ختن ✤ تشبیه نه هم گزیده گلزار
بهشت ✤ حقا که دو هست بسی جای سخن ✤ سبحان الله این مجموعه [illegible] این گلدسته بهار
مدت بجال مایه داران نازست ✤ وهم کارنامه عاشقان سرایا نیاز ✤ هم زیب محفل رندان بادخوار
ست ✤ وهم فسانه طراز دوستداران زار و دلسوز ✤ اباب فرهنگ ست و شگرف فزای نگارخانه بهار
کاشانه از رنگ معانی روشن ✤ ز سوادش اسمان پروین بر فلک تابان ست ✤ آب گوهر نکات در
ظلمات مدادش مانند برق در سحاب ✤ خوشتمان یار لیست جلیس محفل سخن آرائی ✤ غمخوار انیس گوشه
تنهائی یکرنگ شناسی همدم و همزبانست ✤ و یکرو رفیق بی عیب و مصاحب همدستان ✤ به یکتائی
توانا هر خمسه اش قوت بخش حواس خمسه باطن و ظاهر است ✤ و دو مصرعه هر شعرش روشنی فزای
هر دو دیده ارباب بصائر سفینه لیست خواص خردوران گهرهای آبداری چیند ✤ و سواد دیده سواد
بهشت ✤ و سوادش می بیند گلشن نازنکته سازانست ✤ و فهرست خیال جانگدازان سودائی دل
سخن طراز است ✤ و حرز بازوی زمزمه پردازان خامه جادوئگار مانی تصویر خیالات النعیم
گشیده است که هر خط و خال نکات پسندیده آن نورعین بابر دک دیده است مقرحی ست که

ازان دماغ دانش عطر آگین ست و معجونیست که بسان تریاق جاوی تلخ و شیرین نی لی
مانند ام الکتاب جامع خشک و تر ست و دین بن بیت را کارنامه اهرست منکران این کتاب گو نخست
است بی ارتیاب و مرسل این خطاب آغاز نامور ست فیضل انتساب آنکه از جمله صاحب زبانان این
زمان ممتاز است و در گروه برتر بین انبوه نازک خیالان سرفراز از سخن زبانی صاحب السیف
والقلم است و بنا در بیانی در چار سوی عالم بکتابی علم اعنی آغای نامور نکته پرور غبار افزای
انگیزش شوریده سر جمال را کمال سخن کمال افزای جمال این فن دانشمند فضاحت پیوند بینش
اندوز گرامی نهاد مبارک نفس والانژاد دریا هنر ماهر هنر را کلب حسینخان بهادر المتخلص بناد رالتکلم
الفقار کلین دیوان غریب و کتاب عجیب از سخن های گوناگون و معانیهای تازه و بوقلمون
گلدسته بسته است و ازلالی رحمان وزد ردو ضمیران مرکبے نادر و معجونے غریب رشته رهی
تسخیر اندیشه رسا که جسم سنگ نهاران زبان آوران تنها چو بمعنی و زور اندیشه خود و امنمود
و بهی بالاوستی خیال کرد کلام تمامی سخنوران را ازان خود فرموده تو گوی آرمیدگان بستر عدم
را حیات جاودان بخشیده و در کالبد افسردگان گوشه خمول جان بلند آوازگی دمیده ایزد توانا
سعیش را مشکور نماید و جزای خیر عطا فرمایدے این طرفه کتاب مایه ذوق ✤ دامن زن شوق
آتش شوق ✤ بحر لست لبالب از لالی ✤ پر از زهر و رعیب خالی ✤ امید که گردد این در پاک
آویزه گوش اهل ادراک ✤ تقریظ بالقلم ندرت رقم ✤ مشی سید فرزند حیدر صفدر مخلص
رئیس فرخ آباد و بعد چمن چمن گلدسته بندی گلهاے ثنای بهار پیرائے گلچین گلستان مصنوع
چار حد و شش جهت دین و دنیا باغبان بوستان هشت جنت و چوده طبق ارض و سما
مرقع هفت اختر و نه آسمان نقاش نگارخانه دوازده برج و چار ارکان که او بسطحه آب گهر تاب قلزم
ذخار نا پیدا کنار قدرت کامله او سخته گلزار بهار آثار صنعت بالغه او سکی کی چرده اجرام سیماب
گون سبعه سیاره هفت کشور آسمان نیلگون کمتر گل حباب نقش آب سے ہے اور بس ختن
ختن درستی ترکیب ست انبوے دانست و منقبت صاحب دیوان رسالت مفتخی جاے فقر الامت اعنے

پنجتن پاک و دوازده امام علیهم الصلوٰة والسلام که آوازه دماسه نوبت فصاحت اونکے سے
تمام عالم پست و بلند گونج اوٹھا اونکی بہت سرا پا نزہت گل نقش قدم پاک اونکے نے دم
روح القدس کالبد بیجان بلاغت مین پھونکا نقارہ معجزبیانی نے ماہ سے تا ماہی کوس من الملک یجایا
اور خصوصیت انکا رہ نوردان بادیہ ضلالت کو بیچ طور سے تا چراگاہ گاؤ زمین راہ دین حق پر لایا اور
دلاویز کامل شاہد محبت اطاعت اونکی بھتیہ خوشبوی عطر گلاب سے بھی دیدہ بیدار سخن سنجان
دقیقہ رس دل صفا منزل منجی طرازان صبح نفس سے مخفی نہیں ہے کہ یہہ گلدستہ ہمیشہ بہار طراوت
آثار اور دست انبوی عنبر انگیہت، فوار قطعہ سال اطباع دیوان معجز بیان مخمس غزلہای سعدی
شعر ماضی رحمۃ اللہ تالیف و تصنیف عمدۃ الکتبش معرکہ فصاحت فارسی ضمار بلاغت شاعر نامی میرزا صبحان
زمان جناب عضد الدولہ میرزا کاظم حسینخان بہادر دبدبہ کلکم دام اقبالہ پہولون چکیدہ شاخسار
قلم نکتہ نگار اور خوشبولون دمیدہ ریحان بتائج افکار عنبر بار منشی سید فرزند رشید و سعد خلف
منشی سلیمان حیدر معفور فرخ آبادی سے آراستہ پیراستہ ہوکے تم عدم سے نکلکر بہ نگاہ
آرای محفل شہود اور عطر بیز دماغ بزم وجود ہوا امید کہ صاحب نظران عیب پوش و سخن بین اور
سخنوران انصاف کوش و عمل آئین یہ بین رنگ قبول زینت تازہ اور تازگی بی اندازہ عطا
فرمائین اور جہان کہین خار خس سہو و خطا پائین دامن عفو و عطا سے جہائین بحرمۃ النبی
و آلہ الامجاد قطعہ تاریخ شش جہت مین کلام نادر کا ✦ گوہر بی بہا ہے پارس ہے ✦ پنجسو کا
وہ کہا ہے اب دیوان ✦ جس سے شش در دل سخن رس ہے ✦ ہی وہ تمہید کل چمن پہولا ✦ چا
گلزار ہی جہان خس ہے ✦ کیا نظامی کی خمسے نسبت ✦ وہ فصاحت مین پنج یہہ دس ہے
تجھے خوش فکر کو جوابی صفدر ✦ فکر تاریخ طبع ارس ہے ✦ کہہ یہہ تو الطباع کی رو سے ✦
کیا ہی نادر یہ اک مخمس ہے ✦ تقریظ چکیدہ خامۂ تلطف ختامۂ منشی سید فضل حسین
تحصیلدار کورٹ آف وارڈس راج تروا ضلع فرخ آباد و نغمہ لیات
شعرے بلبہ کلام ماسبق و حال جناب شوکت مآب اعضد الدولہ میرزا کاظم حسینخان صاحب بہادر

المتخلص بہ ناور نے عالم زبانی مدالہ انصاف نگار فرمائے حق یہ ہے کہ داد سخن کی دی ہے
ایک ایک خمسہ نظامی سے بلاغت فصاحت میں ہم پنجہ ہے ہوا دار خمسونکا سواد دیدہ سنجر ہے
اور بیاض انکی رشک گل یاسمن ہر پت اوراق خمسونکی مہوشان فرخندہ جمال کے لئے دو برو
ہین یا یہہ کہ اوپر خسارہ صفحہ بہبینون کے دو کاکل مشکبو ہر مصرع اونکی نظم کا قامت دلربا ہے
اور مذاق اونکی خوبی کا ہوش افزا مژدہ ہوشا یقان فن نظم کو کہ حضرت مخدوم حسب العظیم نے
دروازہ سخن نوازی اور فیض گستر یکا اکناف عالم مین کھولا اور نوید تازہ ہوا س طرز نوکی شیرین
کلامان رستہ سخن آفرین کو کہ آواز خوش گفتاری جناب مصنف کا قلمرو سخن مین ساتھہ بلند
کے ہے پہنچا ہجوم مضامین بلند نے رونق بازار پروین کی گھٹا دی اور بلاغت کلام نے چھلے
اور گلوبند کی بڑھا دی سخنوران نامی ہزار جانسے خریدار اور معنی آشنایان گرامی نژاد سو
کاد ای سخن سنجے اونکے خواستگار ہین سبحان اللہ بہت خوب کہے ہین اور فاش کہتا ہون
کہ کالبد معنی ہین جان پڑ ڈالی ہے ایزد غالب اس نظم وال پیر کو کہ نظر ان حسب اشعار سے محظوظ کرے آمین

## تقریظ

نوبہار عرض عاصی بنا چیز کا کیا کہے تمہید گلدستہ ان فیض منش ارجمن طرازان بستان سخندانی
خوش نفسان بہارستان رنگین بیانی نشو نما پذیر باد کہ روزے بحضور پر نور گل گلزار معنی رافت
شاخ پربار و است بیخ مطبع سخنوری رنگ آرائے حدیقہ سپہر پروری و ستہ نہاز بار کہ آبیاری
تختہ پیوند گلشن بعنی گزینی تازگی بخش آئین شرع متین باغ و بہار علم و دین شاعر ماہر ناظم
جناب محتصام الدولہ سبحان ثان امیر الکلام خانخان بہادر صابر جنگ المتخاص بہ ناور
سلمہ اللہ تعالی و بالرأس العین سپیدم دیدم کہ ذکرے از ہر باب آغاز است و ہر یکے دلشین
گفتار و سخن پردازی بلبل شیراز ساعتی چند با چمن فیض از گلستان صحبت متعطران آن
رشک طوطی ہندوستان چیدم و کمال شادمانی ہا وزیدم پس ازین دیدے آن نہبہا
ریاض اشعار و انشا رخیدے خمسجات رنگین از دیوان تضمین ریختہ گلگشت گلگشت رنگین و نتیجہ طبع ہمایون

بیان فرموده همانا مگر گلبانگ ترجیب از منقار بلبلان بمعنی پیرایه بلند شده در گوش مقیمان
گلشن قدس رسیده و باستماع تقریظهای پر مضمون که بعبارت بوقلمون از سحاب قلم عنبر بین
رقم گلشن نما جان شگفته بیان در وصف این کتاب عجیب و دیوان غریب تراویده
بود و مانع جاز اطراوتی حاصل گردیده آمدم باغبان خرد و راندیشش چنان بسویم
ایما ساخته که تو هم گلستان توصیف این نظم متین را بقاطر غمام تحریر سیراب کنی و مکرره
تحسین و آفرین از شاخسار زبان زبان آوران بری را نوقت هوسے انمیخی تا چند
در سرم پیچید مگر از بے برگیهاے دوران گل فرصت بدامن حاصل نرسد بالجمله که
یاسمین مقصود مگر بیان تمنای همنیم فصل اردی بهشت قلم را گل افشان تحریر مدعا سازم
که بهر چند هزاران بلبلان عراهین شعر و سخن درین چار چمن ساز نشاط عرے چهچه زنان
بوده از قفس عنصری پر پرواز کشاده اند لیکن همرنگ این نورس گلستان معانی گلبنے
کلام تو نبود آیا بیاری ذهن رسا از روش نوشادانی تالیف نداد ذالحق انحضرت ملبس بخلعت
راه درین فن مدطولی است که اندازه پا لفصد گلهاے مطراے غزلیات شعرای رنگینه
بیان اردو زبان خطه هندوستان جنت نشان و بعضی فارسی گویان از کلکته و
مرشد آباد و عظیم آباد و حیدر آباد تا دهلی و لاهور بهمه سو فورچیده برشته تضمین بسته
گلدسته بزم شایقین نموده و چمنستان تذکره نام و نشان سخنوران ماضی و حال را
تبرشح ابر سیاه خامه آب و رنگ شهرت جاوید عطا فرموده سبحان الله تعالی
زهے دیوان فیض آگین که بهر همایون بهار قرینش ساعتی بدل نشنیده گوشها پیرایه
گوش رشک افزاے گلشن کده ارم گردیده و کفی بالله شهیدا شخصے محبوعه نگارین
که سیکه بگلگشت گلزار فردوس نگار خمسجات رنگینش بیاے نگاه خرامیده همانا خانه چشمش
آب و رنگے که ریاض رضوان ازان رنگ برد و بهر سانیده گلشنی ست همیشه بهار
که از دست تطاول مهرگان برکنار یا بغلیه طراوت سرشار که از خس و خار ی آزار

هر سطرش نهالیست که در گلشن خوبی چون سهی قامتان جادو نگاه قد کشیده و در
صفحه اش تخته بیمیست که هزاران گلهای معنی در رود میده اشتهار از نسیم عنبر و سیم
ابرگ اوراقش مشام جان عنادل حدیقه هنروری را معطر ساخته و سیه بهار نگشته
زار سرو فرش سنبل زلف خالیه سویان را در تخته تاب انداخته از ابر سیاه سواد شکه باران
لطافت پیهم میچکد بستان خرد بهار طبعان را تازگی بی پایان می بخشد و هر که غرم تحریر و تصنیف
این گلدسته ریان نازک خیالی بخاطر می آرد تخته ریاحین مطرا معانی از شاخ خشک
کلکش می دمد سا گفتن دایره حروف سرور تر میش از رحیق گلرنگ دلفریبی گل آگین است
و چه شاهد نظمش بخشای خوبیست رنگین بلبل باغ را اگر یکمژه حسن گل فشان لاله رویان
مضامین رنگارنگش در عالم رویا هم بچشم در آید گاهی بار دیگر نظر تماشای چهره
معشوق العلمین قباے گل نکشاید اوصاف حسن سنبران بمضمونش از خامه نرگس بخط
ریحان بر صفایح گلستان نگاشتن زیباست و صفات گلچهرگان بمطلع های بوقلمونش
براوراق سفینه گل زمرد دوات الاله نوشتن خوشنما بیاض بین السطورش روکش اوراق
نسرین و کاغذ صفایش غیر پنجش تخته یاسمین بندش رنگینش را نهار دسته گلشن در
کنار است و در جنب ریحان لفظیش گل خار و از قتاب در کدام شمار از انجا که عندلیب ناطقه
را صفیر سنجی اوصاف این گلبن و رد نوبر تمنا شدن کار لیست آسکال و امریست از حالم خیال
محال لاجرم از بیان آن غنچه صفت بسته دهان میگردد و بخلاصه کلام دعای پرانزو
الهی تا که بوستان ایجاد از آب و رنگ قیام بر روی کار است و آبسال سخن با بیاری
میر آب طبع ارباب دانش و بینش از بیم خزان بر کنار چهره حال این دیوان زینت آگین
که غیرت فرماے کارگاه فرودین است رنگ پذیر شهرت جاودانی و نهال تمنای مولفش
بار ور کامرانی باد فقط میوه شیرین تاریخ ترتیب و طبع دیوان که از شاخ نخل خامه مبتدی
رسید زیب خوانچه تحریر گردید فقط قطعه تاریخ مرتب حضرت نادر خوش فکر

چو این دیوان را + ساخت تالیف که عشاق سخن راست انیس + بلبل فکر تمیز از
پی تاریخ دوسال + زونوا دلکش وخوشتر چمن نظم نفیس + قطعه تاریخ
طبع لبطبع آمدرهی دیوان نادر + که درعالم جوابش هست ممنوع + تمیز این
مصرعه سالش رقم کن + چه گلزار معانی گشت مطبوع +
۱۲۸۳

التواریخ

قطعه تاریخ طبع دیوان بقلم مولوی فرزند علی وکیل مرزا نور محلص باخگیر

| | | | |
|---|---|---|---|
| بهر بین حسنه حضرت نادم | لفظ سخن فکر اگر او راست | چو انگه به پسند تاریخ او | بگو مرج گلدسته نادر است |
| | | | ۱۲۸۳ |

قطعه تاریخ بفکر لاله بلدیو پرشاد احقر تخلص متوطن قصبه عطا پور ضلع فرخ آباد

| | | | |
|---|---|---|---|
| تالیف کیا بهی دیوان مشار | نخود نم خضر شاعر نادر نی راد بی | آن بهر سال آمد حضرت نادر نی وقت | دیوان جدید بان بخوبی نظم بی لکهو |
| | | | ۱۲۸۳ |

قطعه تاریخ بفکر منشی نجم الدین متخلص بحزت متوطن بهانی شاگرد شمس الشعرا

| | | | |
|---|---|---|---|
| نسخه نادر که بند لاجواب | گوهر یکدانه لولوی کمال سفت | بخت چون سال نش رقم کرد حزت | دره اردو نخه رنگین گفت |
| | | | ۱۲۸۳ |

قطعه تاریخ طبع دیوان لاله بکهن پرشاد بهار تخلص شاگرد ممیز

| | | | |
|---|---|---|---|
| دیوان تالیف دیوان عجب | دلکشا پسند و دلپذیر | سال آن جویش رقم کن ای بهار | ای بهار دیوان بیانی نظیر |
| | | | ۱۲۸۳ |

قطعه تاریخ بفکر سید کاظم حسین منور تخلص متوطن لکهنؤ شاگرد علی اوسط رشک

| | | | |
|---|---|---|---|
| رقم نمود بطرز پسندیده کره | جناب کاظم حسین منور تخلص کریم | زین کمال نامی تخلص شد رقم | شهره در غزلهای شاعران سلیم |
| زبان خود در نهاد عاصی ضعیف کرد | بقصد مصرع تخلص کرد فکر عظیم | نوشتا مصرع تاریخ خوش آن منور | تخلص شد رقم کلام کلیم |
| | | | ۱۲۸۳ |

قطعه تاریخ طبع بفکر عالی لاله ماه ور بهر تخلص رئیس اعظم فرح آباد شاگرد قدسی سید محمد حسین میر

| | | | |
|---|---|---|---|
| این فرخ مرتضی کرد نشاط افزا دست | دیوان سپهری گهر یافت دراست | بهتم چو سال تم رقم جوید او | تاریخ آن خلاصه بجا یافت دراست |
| | | | ۱۲۸۳ |

قطعه تاریخ طبع کتاب بینین فصلی بفکر سید محمد جعفر علیخان جعفر تخلص
ابن نواب دار جناب نواب سید محمد علیخان بهادر عرف نواب دوله

| | | | |
|---|---|---|---|
| بهنچه ناکه شعر گوئی مین | بهر طرح نادر زبان پایا | وه مخمس لکهین جسکے جهنهین | مژده بنشی فرزبان پایا |

شش جهت بن لیک حسنه کو | مخزن معنی بیان پایا | سال فضلی طبع نضرے | ہندستان بے خزان پایا

## قطعه تاریخ بفکر عالی پنڈت سوج پرشاد خورشید تخلص سبل علت حجی فرخ آباد

کہاں اور فی جو سوکھا دیوان | متاع حسن سخے کی کان ہے | کہی خورشید نے تاریخ فاد | جو یہ دیوان ہے باغ جہان ہے

## ایضاً در سنہ فصلی

فاد رشک گنی فی وہ دیوان کہا | رہ بیضوں کو جب سے واسطے | کاش تاریخ میں شہید کہا | بول اٹھا بلبل کہ فاد باغ ہے

## ایضاً در سنہ عیسوی

شباب کی خوش ادائی دیکھ کر | اپنا ہاتھ ہی کیا ہے مذکر ہے | خورشید نے لکھی ہی تاریخ عیسوی | یہ دیوان قدر نادر شاعر ہے

## ایضاً در سنہ ہندی فصلی

تخلص کی میں نادر سے یہ دیوان کہا | یہ فرخ آباد کے ایک شاعر ہے | سمت میں ال کا یہ خورشید کہا | سمت کیا تاہی کی ہی مندے ہے

## قطعه تاریخ بفکر سید وزیر علی متخلص بہ راغب اہلکار سرشتہ حسبی فرخ آباد

ابنیا ہے خلاق منان | یافت ترتیب بین کلام فصیح | فکر تاریخ بست گر راغب | بود منظور اہل نولیں

## قطعه تاریخ بفکر سید محمد حسین عرف میاں جان شایق تخلص متوطن پلا یا فرخ آباد

ترتب چو گردید دیوان نغز | بفضل خدائے کریم ودود | بود تا بود یہ مرصع تاریخ او | رہے جاودانہ زاید غبار ابد

## قطعه تاریخ طبع بفکر عالی منشی امداد حسین صفیر تخلص متوطن فرخ آباد شاگرد بحر

ہر اک دست میں گل فروزاں ہے | گلدستہ بھلا ہی گلشن سخن | لکھا یہ صفیر نے تاریخ طبع | مجموعہ مخمس نادر ہی چمن

## قطعه تاریخ بفکر پنڈت گوپالسہائے طرب تخلص متشرشہ وارجہ پلی صلع فرخ آباد

دیوان غرب یافت ترتیب | ہر مصرع او بیاض معنی | ہو گوہر کلک بے بہا یش معنی

## قطعه تاریخ بفکر محمد طالب بیگ خان طالب تخلص نقشبندی کلکٹری فرخ آباد

کتاب نغز دیوان ریخت | مصنف سحر ہا در ہر نمونہ | بفکر تہ تاریخ چو طالب | بگفتہ منظر القلوب بودہ

## قطعه تاریخ بفکر شیخ محمد علیم علیم تخلص ساکن اجگین پرگنہ قنوج ضلع فرخ آباد

چو دیوان صحیح ترتیب شدہ | تالیف ال شاعر رو زمین | بی سال تاریخ کلک علیم | از قسم دو نسخہ ہای ثمین

## قطعه تاریخ بفکر منشی جوالا پرشاد و عیش تخلص انسیکلوپولیس فرخ آباد

طرفه نظم غریب و بیمثلے — آمد درست لطف بے عدیلے — سال جشن اگر کنی دریافت — گلستان سخن ز بوی علی عیش ۱۲۸۳

## قطعه تاریخ طبع رنجینه کلک معجز سلک السید خان بهادر دهلوی غالب تخلص

خان عالیجاه وفاق آئین قدیم — از مستقدمان حال نما در رقم — مجموعه مراجعه نو تسمیه تاریخ — آن گنج خجسته گشته باغ ارم ۱۲۸۴

## قطعات تاریخ طبع بفکر عالی منشی سید اسمعیل حسین سیر تخلص

خنبا ب اعتصام الدوله نادر — که بر اوج فضایل آفتاب است — مرتب کرد دیوانے که شعرش — برای اهل معنی فتح باب است

تا سیر از بهر تاریخش رقم زد — بیان گفت این نادر کتاب است ۱۲۸۴

## ایضاً

تجمیل غزلها گشت ممتاز — چو طبع آسمان پیمای نادر — مرتب گشت دیوان سخن بس — زهی فکر فلک فرسای نادر

محیط عالم لطف سخن شد — سپهر همت والای نادر — بزرم اهل معنی یار الهی — دمی خالی مباد از جای نادر

فتد تاریخ سال ختم دیوان — نفیر انفس عیسای نادر — بسے نافع نفس هاے نادر ۱۲۸۴

## قطعه تاریخ طبع بفکر عالی شمس الشعرا سید مقصود عالم رضوی بهانوی مقصود تخلص

شیخ ناسخ حضرت نادر کی جو اولاد سے تھے — تھے وہ بیشک فرد فرد انتخاب شاعرے

حضرت نادر نے اونکے نام کو روشن کیا — ہے سخن کی آسمان پر آفتاب شاعرے

ہر غزل پر شاعرونکے خمسے جو موزون کئے — غل ہوا اعجاز سے یہ لاجواب شاعرے

کیون تردد تجکو ہے مقصود تاریخ کا — سال اسکے نصل اعداد کتاب شاعرے ۱۲۸۴

## قطعه تاریخ بفکر عالی میرزا حاتم علی بیگ مهر تخلص شاگرد حضرت ناسخ مرحوم

خنبا ب میرزا نادر تخلص ها — که در نظم است بر هر قسم قادر

غزلها کرد تضمین و مخمس — ز با نم در ثنا ے اوست قاصر

عجب مجموعه ترتیب داده — کز و نام آور ند ا ے مهر شاعر

سزد با شند اگر ممنون منت — همه یاران هم عصر و معاصر

پئے تاریخ سالش گفت ہاتف | کہ نوطرز مخمس ہائے نادر ۱۲۸۳

## قطعہ تاریخ لفکر عالی منشی گوری شنکر مجذوب تخلص متوطن فرخ آباد

چو ن غزلہا را مخمس ساخت آنکہ | بر سخن ذہن رسایش قادر است
ساختم مجذوب فکر سال ودل | گفت بے عیب آن کتاب نادر است ۱۲

## قطعہ تاریخ طبع طبغراد منشی رگھوناتھ پرشاد نسبت تخلص متوطن شاہ آباد

نگہ سازد نسبت بہر سنہ | بہ فہم سخن فکر رقادرست | رقم کن تاریخ ایں کارگاہ | بجا ایں ا تحفہ نادرست ۱۲۸۴

## قطعہ تاریخ لفکر بابو محبوب بخش نشار تخلص نابینا لکھنؤ

گشت چو دیوان نغز ختم بفضل خدا | ہست ہمہ خوبش رشک گنجینہ گاے
فکر بتاریخ آن داشت دلم اے نثار | ہاتف غیبی بگفت باغ وبہار لونے ۱۲۸۳

## قطعہ تاریخ طبع لفکر مورون لالہ رام سہائے نربت تخلص نثار گردھپور

دادہ بطبع دیوان عجیب | چون جناب عالی خطاب | سال طبعش ظاہر ست | فوقرا فکار نادر لا جواب ۱۲۸۴

## قطعہ تاریخ لفکر محمد فوزیر خان فوز تخلص

بفضل خدا یافت ترتیب کل | کتاب عجیب عدیم المثل | بہاتف چو تاریخ جستم ز فوز | بگفتا گل نغمہ آہل ۱۲۸۳

## قطعہ تاریخ طبغراد جامع این اوراق

یافت ایں مجموعہ حسن اختتام | بہر تصحیح غزلہاے عجیب | سال آں پرسیدم از خود چو ناگہ | زد ندا ہاتف کہ دیوان غریب ۱۲۸۳

## تتمہ

## قطعہ تاریخ طبع لفکر مولوی سید وزیر علی ابر

تمام کرد چو دیوان خمسہ را نادر | حضور او شدہ افکار فیض یاب از آں | بگفت خسرو دوراں بتاریخش ابر | ہزار و صد و ہشتاد و چار بود دلا ۱۲۸۴

الحمد للہ کہ مجموعہ عجیب ہوسوم بدیوان غریب از تصانیف حضور فیض گنجور نواب عصمت مآب امیر اکلب حسین خان بہادر تخلص بہ نادر سلمہ اللہ القادر واقعہ یازدہم شہر شوال ۱۲۸۳ ہجری مطابق ہشتم فروری ۱۸۶۸ ع در مطبع منشی رام سہائے ہوسوم مطبع لکشا واقع کمپ فتحگڈھ محلہ تلیالین طبع گردید

فہرست آسامی شعرا بقید تخلص و سکونت و نمبر صفحہ اور واضح ہو کہ جن شعرا کی پیشانی غزل پر یہ لکھا ہی کہ تلی از دوستان خلجع اس اوراق اوس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ سابق و حال میں متوطن بھوپال کا اس مجموعہ ان سے رکھتے تھے اور رہتے ہیں

| نام | تخلص | نمبر صفحہ | نام | تخلص | نمبر صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| آغا محمد حسن | آرزو | ۳۲ | آغا میر | آگاہ | ۱۲۸ |

| تخلص و نام | نمبر صفحہ | تخلص و نام | نمبر صفحہ | تخلص و نام | نمبر صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| نباش مزار کلاں بلند بہادر | ۸۸ | اتم شیخ مہر حسین | ۴ | بکارام | |
| 〃 تیغ شیخ تیغ علے | ۱۰۸ | 〃 حسن شیخ عطاء اللہ خان | ۱۴۷ | 〃 | |
| 〃 ذاکر ہواوری ذکر علے | ۱۰۲ | 〃 رفیع منشی فرزند علے | ۱۰۰ | 〃 | |
| 〃 شاباش مزار کلاں سید جہاں خان | ۲۵۶ | 〃 زکی سید محمد زکی | ۱۹۸ | 〃 | |
| 〃 صوف مبارک میرزا | | 〃 حمید رسید ابن حمید | ۱۳۹ | دہلی | |
| 〃 عنایت یار جانی | ۲۸۶ | 〃 ظہیر منشی محمد ظہیر خان | ۲۰۱ | 〃 | |
| 〃 عیاش مزار کلاں جان بہادر | ۳۲۵ | 〃 ظہیر شیخ علی بخش | ۳۲۲ | 〃 | |
| 〃 قدیر الحمد خان بہادر | ۳۶۲ | 〃 غبار سید علے | ۳۴۷ | 〃 | |
| 〃 محو نواب غلام حسین خان | ۴۲۲ | 〃 قدر سید غلام حسین | ۳۸۰ | 〃 | |
| 〃 محاصر اکبر شاہ بہادر | ۴۴۳ | 〃 کاظمی آقا محمد خان | ۲۹۵ | 〃 | |
| 〃 نواب سید نصیر الدین | ۵۰۹ | 〃 لیوانی شیخ | ۳۸۳ | 〃 | |
| 〃 نسیم نواب محمد خان بہادر | ۲۵ | 〃 مظفر شیخ مظفر علی | ۴۵۳ | 〃 | |
| 〃 وجیع حکیم محمد اسمٰعیل خان | ۷۳ | 〃 وزیر شیخ وزیر علے | ۵۲۴ | 〃 | |
| 〃 رفیق منشی [illegible] | ۱۸۴ | بدایونی شہر مولوی علی نقی خان | ۲۲۴ | 〃 | |
| 〃 شہید شیخ کرامت علیخان | ۲۳۳ | 〃 فوز ظہیر اللہ خان | ۴۷۷ | 〃 | |
| 〃 شایق سید محمد حسین | ۲۵۲ | 〃 وحید حکیم وحید اللہ خان | ۵۳۰ | 〃 | |
| 〃 طالب محمد طالب علیخان متوطن الہ آباد | ۲۹۵ | بجنور منشی شیخ امیر اللہ | ۲۰۰ | 〃 | |
| 〃 فقیر نواب عبد الغفور خان بہادر | ۳۰۶ | 〃 نثار شیخ محبوب بخش | ۵۱۲ | 〃 | |
| 〃 عرفان مولوی عرفان علی | ۳۴۲ | پہانے مقصود مقصود علی | ۴۳۵ | 〃 | |
| 〃 متین سید ولایت علے | ۴۴۱ | 〃 منظر سید منظور علی | | 〃 | |
| 〃 نظیم سید ناد حسین خان | ۵۰۰ | 〃 مہر سید حیدر علی | ۴۴۴ | 〃 | |
| 〃 نیاز شاہ نیاز احمد | ۴۹۳ | 〃 نسبت منشی گوہر شہر بنیاد | ۵۱۰ | 〃 | |
| 〃 شاہان تخت پیمبران | ۲۹۹ | 〃 داغ شیخ آلہی بخش | ۲۲۶ | 〃 | |

| تخلص و نام | نمبر صفحہ |
|---|---|
| بہت لال زمدرس | ۳۴۹ |
| زرین نام علیخان بھادر مخلص | ۱۸۱ |
| شاد ان مہاراجہ حیدرآباد وصل | ۲۵۰ |
| لشکریں | |
| انعام سید اللہ خان بہادر | ۲۳ |
| ہدایت اللہ شاہ خان | ۱۵ |
| افسوس میر شیر علے | ۲۰۳ |
| آزرده منشی امداد علیخان | ۳۰ |
| تشنه محمد علے | ۱۰۲ |
| تلکین میر وارث علے | ۱۰۷ |
| حزیں [illegible] | ۱۱۲ |
| حسرت مرزا اصغر علے | ۱۹۲ |
| حسن میر حسن | ۱۷۹ |
| درد خواجہ میر | ۱۹۳ |
| زار محمد آفتاب | |
| داغ نواب مرزا خان | ۱۹۷ |
| زده منشی محمد ابراہیم | ۱۹۹ |
| زلفین جاوری | ۱۸۰ |
| شرر مرزا رضیع | ۱۹۰ |
| صبر میر محمد | ۲۰۷ |
| طپش میر محمد | ۲۰۱ |
| ظفر راز ابو ظفر مرزا | ۲۰۹ |
| عاشق شیخ شاکر | ۲۶۸ |

| | تخلص نام | صفحہ |
|---|---|---|
| دہلی | عاشق پیشہ و بیدار ام | ۳۱۷ |
| 〃 | عاشق نسب مرزا سید السلطان | ۳۴۱ |
| 〃 | فایز منشی شیو نرائن فرگہ | ۳۶۲ |
| 〃 | مصحف شیخ غلام محمد | ۳۸۶ |
| 〃 | مصاحب پنڈت سہارام | ۳۹۱ |
| 〃 | منظہر زراجان جانان | ۴۲۴ |
| 〃 | مومن حکیم محمد مومن خان | ۴۰۹ |
| 〃 | مہر بندۂ محبوبانا تہہ | ۴۱۹ |
| 〃 | منصف بخطاب اعظم سر انجینیر | ۴۳۴ |
| 〃 | نذیر شاہ نصیر الدین | ۴۷۹ |
| 〃 | نسیم مرزا اصغر علیخان | ۴۸۹ |
| 〃 | ولی شاہ ولی اللہ فرزند | ۵۱۰ |
| رامپور | ہلال سید ضیا من علے | ۱۲۱ |
| 〃 | ریاض شیخ فیاض الدین احمد | ۱۸۹ |
| 〃 | تحیف نواب سید محمد علیخان | ۵۱۰ |
| 〃 | ظلم نواب سید علیخان بہادر | ۴۸۱ |
| 〃 | نظام سیان نظام | ۴۸۵ |
| 〃 | بی صبر لالہ بالمکند | ۹۳ |
| 〃 | برق محمد سنجم الدین | ۸۱ |
| 〃 | تفتہ منشی ہرگوپال | ۱۰۰ |
| 〃 | غبار لالہ کنہیا لعل | ۳۴۸ |
| 〃 | غنا غلام محمد خان | ۳۶۵ |
| 〃 | حسین نواب غلام حسین خان | ۱۲۲ |
| 〃 | ہاتفی مولوی محمد حسن علے | ۵۴۷ |

| | تخلص نام | صفحہ |
|---|---|---|
| شاہجہانپور | اسیر منشی شیو سہائے | ۳۷۰ |
| سہارنپور | انور نواب سید علیخان بہادر | ۴۷ |
| 〃 | اختر لالہ بیجو پنڈت ساکن عطا | ۷۱ |
| 〃 | غضنفر نواب سید غضنفر علیخان | ۳۴۳ |
| 〃 | قمر نواب محمد ولی خان | ۴۷۰ |
| 〃 | مشتاق شیخ امین الدین | ۴۲۹ |
| 〃 | نمود سید محمد جہان | ۴۵۸ |
| 〃 | ناطق لالہ بنکٹ بہاری پنڈت | ۴۵۴ |
| | ساکن عطا نیور | |
| 〃 | سرور بابو بدھو لال ساکن ایضاً | ۲۵۹ |
| 〃 | زیلدار شیخ جمعہ ساکن | ۲۰۱ |
| اٹاوہ | فیض نواب سید حسن خان | ۱۵۱ |
| 〃 | آنکھ منشی فرزند علے | ۴۴ |
| 〃 | بجنو نواب علے احمد خان | ۷۹ |
| 〃 | حسبان نواب احمد خان ساکن | ۲۶۴ |
| | حسین آباد | |
| 〃 | ضمیر سید فرزند احمد کرن | ۲۷۴ |
| علیگڑھ | مدح محمد صادق ساکن سکندرآباد | ۴۶۹ |
| 〃 | صاحب مولوی محمد علیم نیر | ۲۶۷ |
| | مارہرہ | |
| خانپور | امین شیخ فرحت علے ساکن | ۷۳ |
| | سرولے | |
| 〃 | ادیب قاضی عنایت حسین خان | ۳۱ |
| | ساکن بارہ بنکی | |

| | تخلص نام | صفحہ |
|---|---|---|
| خانپور | فانی شیخ محمد مسعود علے | ۳۰۵ |
| 〃 | نجم مولوی نجم الدین احمد ساکن | ۵۰۵ |
| | چریاکوٹ | |
| 〃 | واصف خان محمد یعقوب | ۲۲۵ |
| | ساکن ہلیلہ | |
| فتحپور | واقع میر لطف حسین | ۱۲۵ |
| ہمیرپور | طاہر مرزا منہ حسن | ۲۹۶ |
| 〃 | حاجر سید اکرام علے | ۳۲۷ |
| 〃 | آنکھ حکیم اصغر حسین | ۴۲ |
| | امیر کوٹ امیر علے ساکن | ۳۸ |
| | ٹانڈہ | |
| 〃 | امیر مولوی میر علے | ۳۹ |
| | الہ آباد | |
| 〃 | ایثار حافظ امداد علے | ۷۷ |
| 〃 | بدیع امانت علیخان | ۹۲ |
| 〃 | بہار لالہ کالکا پرشاد | ۹۰ |
| 〃 | بیرون لالہ لگدراے | ۹۵ |
| 〃 | تسلیم منشی دیبی پرشاد | ۱۰۳ |
| 〃 | تمیز منشی کالیراے | ۱۰۴ |
| 〃 | ثنا نثار اللہ خان | ۱۱۱ |
| 〃 | جوہر لالہ مادھو رام | ۱۲۷ |
| 〃 | جمیل مولوی جمیل الدین | ۱۱۸ |
| | ساکن شاہجہانپور | |
| 〃 | جمیل سید فیض الحسن | ۱۱۹ |
| 〃 | حکیم حکیم محلے | ۱۲۵ |

| نمبر شمار | تخلص و نام | نمبر شمار | تخلص و نام | نمبر شمار |
|---|---|---|---|---|
| فتح آباد | حمید سید حمید الدین | ۱۴۴ | اصغر سید حمید | ۲۷ |
| " | حمید سید ولی حمید | ۱۳۶ | طبیب حکیم محمد حسن خان | ۲۹۳ |
| " | خبیر غلام محمد خان | ۱۵۷ | ظاہر سید ظاہر علی | ۲۹۷ |
| " | خورشید بیدت سنج پشاد | ۱۵۶ | عزیز منشی وہبی پشاد | ۳۰۹ |
| " | خطیر میر لوٹ امراد علی | ۱۵۸ | عقیل مرزا فرید حمید | ۳۳۳ |
| " | ذکا پنڈت سہ کشن | ۱۷۳ | عاشق منشی بانکی سنگھ | ۳۱۹ |
| " | ضوان الحق صاحبزادہ غلام خان ہمایوں | ۱۸۲ | عنیش منشی جوالا پنشاد ساکن بہوجپور | ۳۲۷ |
| " | راحت پنڈت کشن لال | ۱۹۵ | عاصی منشی کاشی بیعت رائے ساکن لاہور | ۳۲۵ |
| " | راحت مرزا راحت علی | ۱۹۶ | عشق علام علی شاہ | ۳۲۰ |
| " | رشید پنڈت کنور بہادر | ۱۸۹ | علی سید ہدایت علی | ۳۱۲ |
| " | راغب میر وزیر علی | ۱۸۷ | علیم شیخ علیم الدین ساکن قنوج | ۳۳۲ |
| " | سریع محمد علی | ۲۱۷ | غضنفر سید امین حیدر | ۳۴۴ |
| " | سروش امداد علی خان | ۲۱۹ | فقیر مولوی فتح علی خان | ۳۵۳ |
| " | سہیل مرزا محمد عباس | ۲۲۹ | متین حافظ بہادر علی | ۳۴۰ |
| " | سرور لالہ نیک رام | ۲۲۴ | مجذوب لالہ گوری سنگھ | ۳۴۱ |
| " | شباب سید دلدار حیدر | ۲۵۵ | محو شیخ فیض الدین | ۳۴۳ |
| " | شریف سید نجف الحسن | ۲۴۰ | مفتون پنڈت پھجو مل | ۳۵۴ |
| " | شرف میر امام علی اکبر | ۲۳۸ | مفتون لالہ رکھبر دیال | ۳۵۶ |
| " | شوق جہانگیر خان | ۲۵۴ | مشتاق لالہ بہاریلعل | ۳۴۱ |
| " | شمیم لالہ سنج پشاد | ۲۴۵ | محروم لالہ نگد رای | ۳۴۲ |
| " | شفق محمد فتح خان | ۲۴۸ | محزون شیخ صدر بخش | ۳۴۵ |
| " | شفیق شیخ ناصر علی | " | مجرم لالہ گوپال داس وکیل | ۳۴۷ |
| " | شہید احمد علی خان | ۲۴۷ | | |
| " | صفدر منشی مدد حسین | ۲۳۳ | | |

| نمبر شمار | شخص و نام | نمبر شمار |
|---|---|---|
| فتح آباد | محبوب لالہ شنکر دیال | ۳۴۷ |
| " | مضطر لالہ لچھمی پرشاد | ۳۴۶ |
| " | نشاط لالہ امجد مہایا پرشاد | ۵۱۱ |
| " | ناظم بابو رگھا پرشاد | ۴۸۲ |
| " | نفیس ناور خان | ۵۱۴ |
| " | نحیف محمد عوض علی | ۵۱۶ |
| " | ندیم مرزا محمود علی | ۵۲۲ |
| " | نجابت لالہ شنکر سروپ | ۵۲۰ |
| " | نظیر نظیر محمد خان | ۵۲۱ |
| " | نظام نوبردست خان | ۴۸۷ |
| " | نازنی جان | ۵۲۴ |
| " | ناظم شیخ غلام یسین ساکن آگرہ | ۴۸۳ |
| " | ناطق مرزا احمد | ۴۹۱ |
| " | وفا محمد علی خان | ۵۲۶ |
| " | واصل لالہ رگھا پرشاد | ۵۳۱ |
| " | وزیر وزیر خان | ۵۳۵ |
| " | وصل سید کرار حسین ساکن بہرائچ | ۵۳۶ |
| " | وارث مرزا وارث علی | ۵۳۳ |
| " | یار امام خان | ۵۵۷ |
| " | یوسف سید یوسف علی | ۵۵۴ |
| " | سید بہادر علی ساکن چہرپور | ۱۴۷ |

| نمبر | تخلص نام | صفحہ | تخلص نام | صفحہ | تخلص نام | نمبر |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۵۹ | اشک سید علی حسین | ۴۸۰ | انسان مولوی عبدالغفور خان شوق | ۱۰۱ | ہدایت شیخ ہدایت اللہ | ۴۷۰ |
| ۴۰ | ابر نواب شمس علیخان | | راجہ پور صاع فرید پور | | افضل افضل علیخان | ۳۵ |
| ۴۳ | انس سید ابوطالب | ۵۴۲ | وحشت حافظ شبیہ النبی تجمان | | سلیس سید حسب علی | ۲۱۷ |
| ۴۴ | افضل فضل افضل حسین | ۴۰ | آسن ابوالمحمد احسن | ۱۰۱ | عروج منشی احمد حسن خان | ۳۱۳ |
| ۴۹ | ابر نواب حسین علیخان | ۱۰۱ | تراب شاہ تراب علی | | فردمولوی خدا بخش | ۲۴۹ |
| ۶۴ | اعظم مرزا سلطان رضا | ۲۱۱ | ساحر شیخ غلام مینا | | قاضی شہر قادر بخش | ۳۸۹ |
| ۶۵ | ادیب احمد حسین خان | ۴۱۴ | سحر منشی عبدالمجید | | قریشی منشی الہ آباد شاد | ۴۰۲ |
| ۶۷ | امدد علی حسین خان | ۴۳۸ | محسن مولوی محمد حسن | | مضطر منشی عبدالرشید | ۳۳۴ |
| ۱۸ | اکرام منشی محمد اکرام | ۴۷۲ | مفتون شیخ حسن علی | | رائج شیخ غلام مصطفےٰ سا | ۱۹۲ |
| ۶۹ | آغا مرزا آغا حسن | | ناطق شیخ محمد احمد | | مکمل پیر بخش | |
| ۷۰ | ابوالفضل حسین | ۱۵۴ | ناچیز خاور محمد اکبر خان | | قربان شیخ قربان علی | ۲۷۲ |
| ۳۶ | امیر نواب حسن علیخان | ۵۳۹ | وفا میر حیدر علی مقیم | | | |
| ۳۰ | امیر متقی امیر احمد | | امرت سر | | کاوش بابو بخشش خان | ۸۳ |
| ۵۳ | آغا نقشہ نواب ناظم دولہ | ۱۰ | اختر حضرت واجد علی شاہ | | کلمہ الشیخ مولوی محمد نعمت اللہ | ۷۲ |
| ۴۲ الف | انیس سید میر علی | | بادشاہ | | سعید منشی صلے حیدر | ۳۵۳ |
| ۴۸ | انس محمد مرزا | ۱۹ | آصف نواب راجہ اودھ | | سامی مولوی حافظ محمد | ۲۷۱ |
| ۴۷ | انس میر مہر علی | ۲۰ | آنس خواجہ حیدر علی | | ہمایوں حسن چاشنی | |
| ۵۶ | آرزو سید طالب حسین | ۵۴ | ایوب سید ابوالبرکات علی خان | | نجم حافظ اکرام | ۲۱۵ |
| ۶۱ | ازل آغا حسن | ۲۴ | امیر منشی مظفر علی خان | | عزیز منشی عبدالعزیز | ۳۱۹ |
| ۴۲ الف | افضل افضل علیخان | ۵۰ | امانت سید آغا حسن | | آتش آتش علیمیر | ۳۶۰ |
| | بحر شیخ امداد علی | ۱۵۱ | آباد مہدی حسین خان | | قیس محبوب علیخان | ۸۷ |
| | برق مرزا محمد رضا | ۵۴ | افسوں مرزا آغا حیدر | | مخلص محمد حسین خان | ۴۲۴ |
| | مدبر شیخ الٰہی بخش | ۵۷ | اسحاق محمد اسحاق قلی خان | | بیوہ گلپور | |
| ۸۲ | بلند نواب بلند الدین حیدر خان | ۵۸ | آزاد شاہ مزا خان | | منور منشی سدا سکھ | ۴۷۷ |

| تخلص نام | | | تخلص نام | | | تخلص نام | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| مکتوبہ مضافات | باقر نواب آغا علیخان | ۸۴ | مکتوبہ مضافات | دبیر مرزا اسلامت علے | ۱۸۱ الف | مکتوبہ مضافات | شایق رای راو بکانیر |
| 〃 | پرستہ آغا حسین علے | ۹۱ | 〃 | دانا لالہ روشن لال | ۱۶۸ ب | 〃 | شیدا میر اعالیجاہ بہادر |
| 〃 | بیگم دختر میر محمد تقی | ۹۴ | 〃 | زن نواب سید محمد خان | ۱۷۸ | 〃 | شعور شیخ عبدالرؤف |
| 〃 | ترقی نواب مجد تقی خان | ۹۸ | 〃 | رشک سید علے اوسط | ۱۷۷ | | ساکن بلگرام |
| 〃 | تجمل نواب شاہ مرزا خان | ۵۹ | 〃 | رونق منشی رام سہائے | ۱۸۵ | 〃 | شرم شمس النساء بیگم |
| 〃 | تمنا مرزا امداد حسین | ۱۰۲ | 〃 | زیب میر آغا | ۲۰۳ | 〃 | شیرین سہاۃ بیگا |
| 〃 | تنویر میر کاظم حسین | ۱۰۹ | 〃 | زاہد سید علے محمد | ۲۰۱ | 〃 | شہید مولوی محمد بخش |
| 〃 | تائب مرزا مہدی | ۱۱۰ | 〃 | سحر شیخ امانت | ۲۰۰ | 〃 | شہید مولوی غلام امام |
| 〃 | جانفشاں سید یار علی | ۱۲۳ | 〃 | ساقی سید محمد محسن | ۲۱۵ | | ساکن امیٹھی |
| 〃 | جوش نواب محمد حسین خان | ۱۱۳ | 〃 | ساجد محمد سجاد علیخان | ۲۱۲ | 〃 | صبا سید وزیر علی |
| 〃 | جنون نواب علے محمد خان | ۱۱۵ | 〃 | سرور کاظم حسین | ۲۲۲ | 〃 | صفای ہنوز مفعل |
| 〃 | جرار سید محمد حسین | ۱۲۴ | 〃 | شرر مرزا دلاور بیگ | 〃 | 〃 | صبر میر علی حسین |
| 〃 | جلیس نواب احمد یعلیخان | ۱۱۶ | 〃 | سلیمان مرزا محمد سلیمان | ۲۱۱ | 〃 | صدر میر صدر الدین |
| 〃 | حیدر نواب آغا حیدر | ۱۲۵ | 〃 | ساحل علی اکبر خان | ۲۱۶ | 〃 | صبیح سید وارث علی |
| 〃 | حزین نواب مجد علیخان | ۱۳۲ | 〃 | سہیل مرزا محمد عباس | ۲۲۹ | 〃 | صولت نواب مجد تقی خان |
| 〃 | حزین سید علیحسین | 〃 | 〃 | سحر رجہ نواب علیخان | ۲۱۰ | 〃 | صاحب مترجم رف |
| 〃 | حضور محسن مرزا | ۱۴۰ | 〃 | شورش شہید دین الہی | ۲۳۴ | | جو ہانس صاحب |
| 〃 | حنا عبدالکریم خان | ۱۴۱ | | | | 〃 | صبر شیخ محمد نظر |
| 〃 | حسام نواب سراج الدولہ | ۱۴۴ | | ثمان | | | ساکن بلگرام |
| 〃 | خلیل سید دوست علے | ۱۵۲ | 〃 | شجاعت شیخ بہادر علے | ۲۴۳ | 〃 | صاحب قدر ان سید امام علے |
| 〃 | خضر شیخ محمد یوسف | ۱۵۹ | 〃 | شان الحسینخان | ۲۳۵ | | بلگرامی |
| 〃 | خلیق میر حسن | ۱۵۱ | 〃 | شمس مرزا اکبر علے | ۲۴۴ | 〃 | ضمیر سید مظفر حسین |
| 〃 | خلیل شہر فرالدولہ محمد ابراہیم | 〃 | 〃 | شرف ساداتخان | ۲۳۶ | 〃 | ضامن سید ضامن علے |
| | ثمان | | 〃 | شمیم مرزا محمد حسین | ۲۴۹ | 〃 | ضیغم نواب سید خان |
| | | | 〃 | شوق سید علے ثمان | ۲۵۳ | | |

| | تخلص نام | | تخلص نام | | تخلص نام | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | طور سرور احمد آغا | ۲۹۲ | قاسم آغا محمد قاسم | ۳۸۳ | محبوب نواب یعقوب علیخان | ۴۶۴ |
| | عزیز سید یوسف علیخان | ۳۱۲ | قتیل نواب بادشاہ علیخان | ۳۸۴ | شیخ فاروق علی | ۴۶۵ |
| | عاصی مفتی سالگرام | ۳۲۳ | قلق خواجہ سلامت خان | ۳۸۳ | تائب شیخ خدا بخش | ۴۷۳ |
| | عاجز سید غلام حسین | ۳۲۶ | کوثر مرزا مہدی | ۳۸۹ | نعیم سید احمد علی | ۴۹۷ |
| | عقیقی طالب علیخان | ۳۳۳ | کشور مرزا محمد عصر | ۳۹۱ | نور سید وزیر علی | ۴۹۹ |
| | نواب عاشور علیخان | ۳۳۴ | کافی محمد رضا خان | ۳۹۲ | نقی نواب نقی علیخان | ۵۰۱ |
| | عشق سید حسین مرزا | ۳۳۱ | کرم مرزا حیدر علی | ۳۹۹ | نوازش نواب حسینقلی خان | ۵۰۷ |
| | عزیز سید عسکری | ۳۵۵ | کاش اسمٰعیل آوری | ۴۰۰ | ناصر سعادت ناصر خان | ۵۱۰ |
| | عارف سید جمال الدین | ۳۲۵ | گہر خورشید علیخان | ۳۵۷ | نقی نواب نقی علیخان | ۵۰۲ |
| | عاشق نواب الہ یار | ۳۱۴ | لو یا فقیہ محمد خان | | | |
| | عشرت علیخان | ۳۳۳ | لطافت سید حسین | | | |
| | | ۳۴۲ | لایق | | | |
| | | ۳۶۴ | مہر سید آغا علیخان | | | |
| | | | مسرور بیگم | | | |
| | غلام رضا خان | ۳۴۲ | منور دل میرزا اسد | | | |
| | فدا حسین سلطانی خان | ۳۵۰ | معجز مفتی محمد رضا | ۴۳۳ | | |
| | فدا خواجہ نجم الدین | ۳۵۷ | محشت آغا سید | ۴۴۴ | | |
| | فہیم سید وارث علی | ۳۵۸ | محمود مرزا جان | ۴۴۱ | | |
| | فغان سید عباس علیخان | ۳۵۹ | مولس میر نواب | ۴۵۱ | | |
| | قتیل مرزا محمد حسن | ۳۶۵ | منظر نور الاسلام | ۴۵۲ | | |
| | قمر مرزا قمر الدین | ۳۶۶ | مشہد مولوی مرزا احمد علی | ۴۷۱ | | |
| | قمر میر اسمٰعیل | ۳۷۱ | مسیحا حکیم محمد جان خان | ۴۲۵ | | |
| | قاری شیخ فاخر بخش | ۳۷۹ | محسن سید حسن علی | ۴۲۷ | | |
| | قتیل الکتاب کاتب العلیخان | ۳۷۲ | مشک نواب محبوب جستخان | ۴۲۱ | | |
| | قدیر مولوی احمد علی | ۳۸۲ | | | | |

# صحیح نامہ اغلاط دیوان غریب

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | سطر | صفحہ | صحیح | غلط |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۹ | ۱۰ | سحری کہ طرب سے | دلہلاتی فرد دانے | ۵ | ۱۲۷ | دلخستہ ہے | دلخستہ سے |
| ۱۲ | ۲ | تا جو مہاجر | تا جو مہاجر | ۱۹ | ″ | مجھے ہری | بھیے ہری |
| ″ | ″ | الفاظ شہین | قدر شہین | ۳ | ۱۴۰ | آہ حزین سے جہان | آہ حزین کے جہان |
| ″ | ″ | ہما داؤدی | ہما داؤدی | ۱ | ۱۴۱ | اوگرگنی مومن | اوگرگنی مومن |
| ۱۶ | ۱ | وشاعری | زور شاعری | ۱۰ | ۱۴۲ | دست ہمی | دشت ہمی |
| ۲۰ | ۴ | نخلے | نخلے | ۱۶ | ۱۴۵ | بھیے جوہر | بھیے جوہر |
| ۲۰ | ۳ | نکیہ | نکتہ | ۱۵ | ۱۵۱ | نہین زیبا | نہین گزرا |
| ۲۶ | ۱۵ | ارض نضا | جو سے منقاتیز | ۷ | ۱۶۴ | مثل او نخا | مثل او سکا |
| ۳۲ | ۳ | او مہانا | او مہانا | ۱۳ | ۱۷۰ | گر سخنی ہی | گر سخنی ہی |
| ۳۴ | ۱۴ | ارجمہین | آرام مہین | ″ | ″ | نہ دعا کا | نہ دعا کا |
| ۳۶ | ۱۴ | بجا بھیر | بجا بھرا | ۱۶ | ″ | رکہتا ہون | رکہتا ہون |
| ۴۱ | ۲۱ | اتی ہین | جاتی ہین | ۲۱ | ۱۷۹ | یا حال پشیان | یا حال پشیان |
| ۴۴ | ۱۸ | خطہ بھی | خطہ پر ہے | ۱۳ | ۱۹۲ | افشہ کیا | افشہ کیا |
| ۴۹ | ۵ | نایہ مرا | نایہ مرا | ۱۸ | ۱۹۵ | کچھ نہین | کچھ نہین |
| ۵۴ | ۷ | طشت مین | طشت مین | ۲۲ | ۲۰۰ | | |
| ″ | ۱۱ | جو دیکہنا | کو دیکہنا | | | | |
| ۶۰ | ۹ | حیف ہے | صرف ہے | | | | |
| ۷۱ | ۱ | نہین ہے | نہین ہے | | | | |
| ″ | ۱۷ | آئے جا نیکے | آگے جا نیکے | ۱۹ | ۲۰۹ | رو کی نکو | رو کی نکو |
| ۹۳ | ۱۷ | تا مقدور | تا بقدور | ۹ | ۲۱۱ | ہرا کی کی | ہرا کی کی |
| ۸۷ | ۳ | انبیہ ہون | انبیہ ہون | ۵ | ۲۱۷ | اللہ جرم | اللہ جرم |
| ۸۹ | ۸ | انبیہ ہون | انبیہ ہون | ۱۳ | ۲۲۶ | مانس نوس | مانس نوس |
| ″ | ۱۱ | کجی یہ | کجی ہر | ۹۸ | ۲۴۱ | اپنی ابوات | اپنی ابوات |
| ۹۱ | ۱۱ | ملک حضرت | ملک ہی | ۷ | ۲۴۵ | سامنہ نہی | شش انحس |
| ۱۰۰ | ۱۱ | ہم رہی | ہم ہی | ۲ | ۲۴۸ | غذاب کا | غذاب کے |
| ۱۰۲ | ۱۲ | تمشا گاہ | تماشا گاہ | ۵ | ۲۶۳ | تو بہی | تو بہی |
| ۱۰۳ | ۱۵ | ناخن تدبیر | ناخن تدبیر | ۵ | ۲۶۵ | در و لوان | در و لوان |
| ۱۰۶ | ۸ | ہکو ہوا | ہکو ہوا | ۱۷ | ۲۶۶ | ہم جا ہین | ہم جا ہین |
| ۱۰۸ | ۱۳ | جسنے ہر | جسنے جسنے | ۱۲ | ۲۰۶۶ | طے جاوے | طے جاوے |
| ۱۱۲ | ۱۱ | بلا ہاتین | بلا ہاتین | ۲۰ | ۲۸۰ | بیتابی کا | بیتابی کا |
| ۱۲۱ | ۱۸ | پر کے | پڑا کے | ۱۴ | ۲۸۲ | ضمیر حسن | ضمیر حسن |
| ۱۲۴ | ۲ | اوتر نیگے | اوتر ہی گی | ۷ | ۲۸۵ | شاگرد | شاگرد |

تمت

فرمان

بست و سیوم جلد

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۲۸۷ | ۱۴ | غم مجھی | غم سے بچنے |
| ۲۸۸ | ۱۵ | ہمان کی | ہماکی |
| ۲۸۹ | ۱ | ہیو مرا و ہین | ہیو مرا ایمن |
| ۲۹۲ | ۱۹ | زکوے | کوئی |
| ۲۹۷ | ۱۸ | صبع | ضلع |
| ۳۰۲ | ۳ | اپا مال | پا یمال |
| ۳۰۲ | ۲ | سوذ | سوز |
| ۳۰۸ | ۲ | سفر سی ورکا | سفر ہی ورکا |
| ۳۱۱ | ۶ | لب سوات | اسیا موات |
| ۳۱۵ | ۶ | پہچانتے | پہچانتے |
| ۳۱۶ | ۲ | وزر | وزیر |
| ۳۱۷ | ۰ | ہین | ہی |
| ۳۲۰ | ۴ | تر | تری |
| ۳۲۱ | ۱ | رکہا تا ہی | دکہا تا ہی |
| ۳۲۶ | ۲۴ | ۱۵ مس | اوس |
| ۳۲۷ | ۸ | شعر و | شعر و |
| ۳۲۸ | ۴ | ہین | ہین |
| ۳۲۸ | ۶ | ہوکں ہین | جوئے ہین |
| ۳۲۸ | ۱۸ | یہ ہول لگی | پہول لگی |
| ۳۲۹ | ۳ | غبار | غبار |
| ۳۳۲ | ۱۶ | ادہر | ادہر |
| ۳۳۵ | ۳ | خزا | خزان |
| ۳۳۸ | ۱ | پیارا | یارا |
| ۳۳۹ | ۴ | لیلیین | " |
| ۳۳۹ | ۱۷ | قیامت | قامت |
| ۳۴۲ | ۳ | و | وہ |
| ۳۴۳ | ۲ | خرا ما نکا | خرا ما نکا |
| ۳۴۴ | ۸ | تعش | تعشق |
| ۳۴۴ | ۱۳ | لیکن | لیکر |
| ۳۴۶ | ۱ | مش مکالات | من مجالات |
| ۳۴۶ | ۴ | ہینا ہی | ہین |
| ۳۴۶ | ۱۶ | ہتو | ہتو |
| ۳۴۷ | ۱۴ | ہیہوش | ہیہوش |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۳۴۳ | ۱۲ | کا نی | کا فی |
| ۳۴۳ | ۱۴ | یا | یار |
| ۳۴۰ | ۱۴ | دہ | دو |
| ۳۴۰ | ۱۳ | بہتر | اچہا |
| ۳۴۰ | ۹ | بہار | بہار |
| ۳۴۹ | ۱۹ | مبتلے درد | محبت درد |
| ۳۴۵ | ۱۷ | غمخوا | غمخوار |
| ۳۴۰ | ۱۲ | ا وبرو | ابرو |
| ۳۵۰ | ۱۵ | پروانہ ہم | پروانہ ہیم |
| ۳۵۰ | ۱۵ | جا ینگے | جا ینگے |
| ۳۵۰ | ۱۹ | اچہا ہا پہیدا | اپنا ہا پہیدا |
| ۳۵۱ | ۱۲ | دیکی وسکے | دیکہو سکے |
| ۳۵۲ | ۲ | ہیچ ہا ہوئین | ہیچ ہا ہوئین |
| ۳۵۲ | ۱۰ | سما ہی ہی | سما ہی سی |
| ۳۵۳ | ۵ | سرو کا | سرو کا |
| ۳۵۳ | ۱۲ | پہر سر | پہر پہر سر |
| ۳۵۵ | ۵ | صح نی | صبح ہی نی |
| ۳۵۶ | ۸ | نا در و | نا در |
| ۳۵۸ | ۲ | وشوا | دشوار |
| ۳۶۰ | ۱۲ | معلقا | مطلقاً |
| ۳۶۳ | ۱۸ | زیست کا تہا | زیست کا |
| ۳۶۹ | ۳ | فرصت | فرقت |
| ۳۷۰ | ۳ | پڑنا ی | چورا سی |
| ۳۷۰ | ۴ | وہ نہین | وہ ہین |
| ۳۷۰ | ۷ | انشکون | انشکون |
| ۳۷۹ | ۱۹ | جیسا | جیسا |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۳۹۸ | ۱۰ | تر ہی | تر ہی |
| ۳۹۸ | ۱۹ | آزا دی تی | آزا دی دل |
| ۴۰۲ | ۱ | اندرون کیے | اندرون سینے |
| ۴۰۳ | ۴ | کرتی پہرے | کرتے پہرے |